

season 1 and 2



New Era Magazine

امر حہ شیخ



نہجیں جاننا، اجازت ہے

www.neweramagazine.com

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

تمہیں جاناں اجازت ہے

از امرحہ شیخ

ہماری ویب میں شائع ہونے والے ناولز کے تمام جملہ و حقوق بمعہ مصنفہ کے نام محفوظ ہیں۔ ہمیں اپنی ویب نیو ایرا میگزین (New Era Magazine) کیلئے لکھاریوں کی ضرورت ہے۔ اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، آرٹیکل، شاعری، پوسٹ کروانا چاہیں تو اردو میں ٹائپ کر کے مندرجہ ذیل ذرائع کا استعمال کرتے ہوئے ہمیں بھیج سکتے ہیں۔

(Neramag@gmail.com)

انشا اللہ آپ کی تحریر ایک ہفتے کے اندر اندر ویب پر پوسٹ کر دی جائے گی۔ مزید تفصیلات کیلئے اوپر دیئے گئے رابطے کے ذرائع کا استعمال کر سکتے ہیں۔

شکریہ ادارہ: نیو ایرا میگزین



سیزن 1

جمادینے والی سردی میں جھیل کنارے بیٹھی وہ لڑکی کسی اور ہی دنیا کی باسی لگ رہی تھی سنہرے لمبے گھنگرالے لمبے بال جو ہوا سے اوڑرہے تھے پیروں کو چھوٹی لمبی سیاہ رنگ کی فروک پہنے اجنبی نظروں سے اطراف میں دیکھتی رو دینے والی ہو رہی تھی۔۔ دور سے ہی لوگوں کو دیکھتی وہ ان سے مدد مانگنے کا سوچ رہی تھی جب کسی لڑکی کو خود کو دیکھتا پا کر گھبرا کر کھڑی ہو گئی۔۔

ماما دیکھیں وہ کون ہے۔۔ لڑکی نے جلدی سے قریب ہی کھڑی اپنی ماں سے کہا جس کی آواز اسے بھی سنائی دی سب نے جیسے ہی اس طرف دیکھا وہ ڈر گئی۔۔

واہ کیا یہ پری ہے؟ انہی میں سے کس نے اسے دیکھتے ہوئے پوچھا شاید ساتھ کھڑے دوسرے لڑکے سے نامحسوس طریقے سے اپنے موبائل کا کیمرے اون کر کے اس کی جانب کیا۔۔

یہ سب مجھے ایسے کیوں دیکھ رہے ہیں۔۔ خود سے بڑ بڑاتی وہ تیزی سے وہاں سے بھاگتی ہوئی سڑک کنارے جانے لگی لڑکے نے جلدی سے تصویر لی۔۔ لیکن اتنا فاصلہ ہونے کی وجہ سے ٹھیک نہیں آئی جلد بازی میں وہ زوم کرنا بھول گیا۔ سب نے گھور کر اسے دیکھا جس کی پر جوش آواز نے اسے بھگا دیا تھا۔۔



چہرے پے ٹھنڈاٹھار پانی پڑتے ہی جھٹکے سے اٹھ کر اس نے جھجھری لے کر سامنے کھڑے
ریحان کو دیکھا جو پانی پھینک کر اب سکون سے کھڑا سے مسکرا کر دیکھ رہا تھا۔ تالیہ نے ہونٹ
بھنج کر چادر کو خود پر اچھی طرح لپیٹ کر کھا جانے والی نظروں سے اسے گھورا۔

یہ کیا بد تمیزی ہے جاہل انسان۔۔۔

اوہ تم مجھے جاہل کہہ رہی ہو حسینہ۔ ریحان اسکے گیلے چہرے کو نظروں کی گرفت میں لیتا
چڑانے والے انداز میں بولا۔۔

اس سے قبل تالیہ اسے کوئی سخت بات کہتی آمنہ کو اندر آتے دیکھ کر ضبط کرتی روک گئی۔
تم یہاں کیا کر رہے ہو ریحان۔۔۔ آمنہ نے گھورتے ہوئے سختی سے ریحان کو کھڑا دیکھ کر
پوچھا۔

میں تو اسے جگانے آیا تھا امی اسے بلا رہی ہیں۔ ریحان نے معصوم بننے کی ادکاری کرتے
ہوئے اسے بتایا۔۔۔ آمنہ نے ہنکار بھرتے ہاتھ سے جانے کا اشارہ کیا۔
آجاتی ہے وہ جاؤ تم۔۔۔ ریحان سر ہلاتا تمیزی سے باہر نکل گیا۔

دروازہ لاک کر کے کیوں نہیں سوتی ہو تم ہاں۔۔۔ آمنہ نے گھورتے ہوئے اسے جھڑکا۔
ہاہ!! مجھے کیا پتہ تھا وہ جاہل یوں میرے کمرے میں گھس جائے گا اوپر سے اسکی جرت دیکھو مجھ
پر پانی پھینک دیا اتنا پیارا خواب دیکھ رہی تھی جھیل کنارے میں کھڑی تھی بال کھولے حسین سی
فراک پہنے ہائے لوگ مجھے پری سمجھ رہے تھے۔۔۔ تالیہ نے ٹھنڈی سانس بھرتے کھوئے
کھوئے انداز سے اسے بتایا۔۔

ہاہاہا۔۔!! تم اور تمہارے یہ خواب ہاہاہا!! آمنہ زور سے ہنستی اسکے قریب بیٹھی تالیہ نے ناپسندگی سے اسے دیکھا۔

اس میں ہنسنے والی کیا بات ہے ہنہ تم دیکھنا ایک دن میں اسی طرح کے مہنگے کپڑے پہنا کروں گی۔ تالیہ نے بُرا مانتے ہوئے اپنے بھورے فراق کو دیکھا جس کے نیچے چست لیگن پہنا ہوا تھا۔ آمنہ منہ پہ ہاتھ رکھتی ایکدم سنجیدہ ہوئی۔۔

ان شاء اللہ اب خوابوں کی دنیا سے باہر نکلو اور اٹھ کر جاؤ میم کے آفس میں حاضری لگاؤ ورنہ کہیں یہ نہ ہو غصے میں تمہے یہاں سے نکال باہر کریں۔

ہنہ وہ ایسا کر کے تو دکھائیں میں کیس کر دوں گی ان پر کے اپنے بیٹے کو روز اپنے ساتھ یہاں لاتی ہیں اور اور۔۔ تالیہ جل کر بولتی اٹک گئی جب کے آمنہ افسوس سے سر نفی میں ہلاتی باہر نکل گئی۔۔

میں کر سکتی ہوں ایسا صرف ایک بار میرے پاس ڈھیر سارے پیسے آجائیں۔۔ تالیہ خود سے بڑبڑا کر اٹھ کر ہاتھ روم چلی گئی۔۔



تیزی رفتار میں ریڈ سپورٹ کار اپنی منزل کی جانب گامز تھی ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھی لڑکی لانگ سکرٹ کے ساتھ ٹاپ پہنے گنگنانے کے ساتھ سر کو ہلکے ہلکے ہلا رہی تھی جب کے ساتھ بیٹھا دوسرا وجود بیزاری سے سر سیٹ پر گرائے بیٹھا تھا سرخ سفید چہرہ دھوپ سے تمتمتا رہا تھا۔۔۔

سار نے ایک نظر سے دیکھ کر دوبارہ سڑک پر نظریں مرکوز کی۔۔
 ولید پلینز اپنا موڈ ٹھیک کر ویار میں نہیں چاہتی تم میرے ساتھ لکتے منہ سے آج کا دن
 گزارو۔ سار نے نزاکت سے بالوں کو جھٹک کر کہا۔
 ولید نے ایک نظر سے دیکھا پھر واپس آنکھیں موند لیں۔۔
 میں کچھ کہ رہی ہوں تمہے۔۔
 سن لیا۔۔

یہ کیسا سننا ہوا ایک تو میری سمجھ میں نہیں آ رہا تم پاکستان واپس جا ہی کیوں رہے ہو مجھے تو ڈر ہے
 تمہارے پیرنٹس کہیں کسی فضول سی لڑکی سے تمہاری شادی نا کروادیں ہنسہ میں بتا رہی ہوں
 مسٹر ولید ہم دونوں کی انگیجمنٹ ہو چکی ہے بے شک تمہارے پیرنٹس یہاں موجود نہیں تھے
 اور۔۔۔

اوہ مائے گاڈ! سارا تم کیا بے کار کی بحث شروع کر رہی ہو صرف دو ہفتے کے لئے جا رہا ہوں میں
 بہن کی شادی کے لئے سب جانتے ہیں ہماری انگیجمنٹ کے بارے میں تمہے کیا لگتا ہے میں نے
 چھپ کر یہ سب کیا ہے تم خود بھی ایک ہفتے بعد آ جاؤ گی۔۔۔ ولید نے جھنجھلا کر اسکی بات
 کاٹ کر کہا جو چڑ کر بنا رو کے بولے جا رہی تھی ولید نے دوبارہ سر جھٹک کر آنکھوں موند لیں
 جب کے سارا چپ ہو گئی۔۔

وہ۔۔۔۔
 پلینز سارا ہم یہ بات بعد میں ڈسکس کر سکتے ہیں۔ ولید نے ایک دم اسے کچھ بھی بولنے سے روک

دیا سارا ہنکار بھر کر رہ گئی۔۔ ولید کو زیادہ بولنا پسند نہیں تھا اس وقت تو بلکل نہیں جب وہ پریشان ہو۔



آپ نے بلا یا میڈم۔۔ تالیہ نے اندر جھانک کر معصومیت سے پوچھا۔
وقت دیکھا ہے؟ موٹی سی عینک کوناک پے ٹکائے چشمے کے اوپر سے ہی گھور کر دیکھا۔
جی وہ۔۔۔ تالیہ اندر آتی اٹکتی ہوئی نظروں کا زاویہ دیوار گھیر گھڑی پر مرکوز کرتی آنکھوں کی پتلیاں چھوٹی کر کے دیکھنے کی کوشش کرنے لگی۔۔
شائستہ میڈم نے تیز نظروں سے اسے گھورتے ہوئے گلا کھنکھارا۔۔
چشمہ کہاں ہے تمہارا لڑکی۔۔

ہاں اچھا تبھی میں سوچوں مجھے نظر سہی سے کیوں نہیں آرہا۔۔ ایک منٹ میڈم میں ابھی کمرے سے چشمہ لے کر آتی ہوں۔ تالیہ نے سر پے چپت مار کے ایسے کہا جیسے واقعی وہ اپنے نظر کا چشمہ بھول گئی ہو۔

شائستہ بیگم جھٹکے سے اپنی جگہ سے اٹھیں وہ جو دروازہ کی طرف فرار ہونے پر خوشی سے بڑھنے لگی تھی رک کر براسا منہ بنانے لگی۔۔

جھوٹ بھی بولنا شروع کر دیا ہے تم نے اب لڑکی تمہاری فراک کی جیب سے چشمہ باہر نکل رہا ہے۔۔ شائستہ میڈم نے چبا چبا کر اسے کہا تالیہ نے تیزی سے جیب کی طرح دیکھا۔

اوپس پکڑی گئی اب یہ جلاڈ میڈم پھر مجھے زیادہ کام دے گی پر میں بھی تالیہ ہوں۔۔ خود سے بڑ بڑاتی وہ مسکرائی جب شائستہ میڈم کی بات سنتے ہی کرنٹ کھا کر رہ گئی۔



یا اللہ مجھے اس جلاڈ میڈم سے محفوظ رکھیں پلیز۔۔ مانا مجھے پانچ سال کی عمر سے سنبھالا ہے پناہ دی لیکن پیار ہو نہہ سوچ کر ہی خود کا مذاق اڑانے کا دل کرتا ہے ہا! اوپر سے میری یہ سمجھ میں نہیں آتا جب اپنے ہی بچے کو اپنی زندگی سے بھاڑ میں بھیجنا ہوتا ہے تو پیدا کرنے سے پہلے سوچ کیوں نہیں لیتے۔۔ کوریڈور کے فرش پر پوچا لگاتی تالیہ دل کی بھڑاس اپنی سہیلی آمنہ سے کرتی چڑچڑی ہو رہی تھی جب کے آمنہ ہاتھ میں ڈسٹنگ کا کپڑا پکڑے خاموشی سے کھڑی مسکرائے جا رہی تھی۔۔

تالیہ میری پیاری سہیلی ہر عمل اگر سوچ سمجھ کے کیا جاتا تو یتیم خانے نہیں بنتے نہ عدالتیں ہوتیں اور نا ہی فساد ہوتے چونکہ یہ سب زندگی کی اذیت و دردناک حقیقتاً اسی دنیا کا نظام ہے جو صدیوں سے چلتا آ رہا ہے اس لئے میری مانو تو ان بیکار باتوں کو سوچ کر خود کو ذہنی مرضہ مت بناؤ کیوں کے جو ہو چکا ہے اسے نہ تو تم بدل سکتی ہو نہ ہی وقت۔۔۔ آمنہ ٹھہر ٹھہر کر اپنی بات مکمل کرتی آگے بڑھ گئی جب کے تالیہ اسی طرح بیٹھی اُسے جاتا دیکھتی رہی پھر زور سے سر جھٹکتی ہو نہہ کرتی اپنے کام کی طرف متوجہ ہو گئی۔۔



کراچی ایئرپورٹ سے باہر نکلتے ہی ولید ایک جگہ روک کر متلاشی نظروں سے اطراف میں دیکھ رہا تھا جب کوئی تیزی سے اسکے سامنے آیا۔۔۔

السلام علیکم صاحب۔۔ ڈرائیور نے سلام کرتے ہی اُس کا سوٹ کیس لینے کے لیے ہاتھ بڑھایا۔۔

ولید جواب دے کر اُس کے ہاتھ کو نظر انداز کر گیا تھا۔

گاڑی کہاں ہے؟

جی وہ سامنے۔۔ آپ یہ سامان مجھے دے دیں۔۔ ڈرائیور نے اسے بتاتے ساتھ دوبارہ ہاتھ اسکے سامنے بڑھائے۔۔

بہت شکر یہ میں اپنے کام خود کرنے کا عادی ہوں۔۔ ولید سنجیدگی سے اسے کہتا آگے بڑھ گیا۔



گاڑی اپنی منزل کی جانب رواں دواں تھی جب ولید کی سپاٹ آواز پے ڈرائیور نے حیرت سے اسے دیکھا۔۔

جی صاحب؟

گھر جانے سے پہلے میں آفس جانا چاہوں گا تم جانتے ہو اس وقت پاپا آفس میں ہونگے۔ ولید نے اب کے تفصیلاً نرمی سے جواب دیا۔۔

او کے سر جیسا آپ کہیں۔۔ ڈرائیور نے چہرے کے تاثرات نارمل کرتے ہوئے سر اٹھایا جہاں میں ہلایا۔۔

ولید دوبارہ کھڑکی سے باہر دیکھنے لگا جب اُس کا موبائل بجا چونک کے موبائل اٹھایا جہاں سارا کالنگ نام جگمگاتا تھا ایک دم ولید کے ہونٹوں پر تبسم نمودار ہوا۔۔



السلام علیکم تشریف رکھیے۔۔ شائستہ میڈم شیریں لہجے میں سامنے کھڑی موٹی عورت کو دیکھ کر بولی۔۔

تالیہ جو کپڑوں کی ٹوکری پکڑے فرح کو دینے جا رہی تھی شائستہ میڈم کی آواز پر روک کر جلدی سے چھپتی میڈم کے ساتھ کھڑی ایک عورت اور دو آدمیوں کو دیکھنے لگی۔۔ یہ کون ہیں شکل سے تو کھلے سانڈ لگ رہے ہیں او پس اللہ مجھے معاف کریں پر انہیں دیکھ کر ایسا ہی محسوس ہوا۔۔ خود سے بڑ بڑاتی تالیہ چاروں طرف دیکھ کر جلدی سے بھاگی۔۔ دروازے سے کان لگا کر سُننے کی کوشش کی لیکن سب بے سُد کچھ سوچتی دروازے کی ناب کو دانتوں تلے زبان دبا کر آہستہ سے گھما کر ہلکا سا واکیا۔۔

کون سی چاہیے یہاں ہر عمر کی بچی اور لڑکی ہے ویسے تو یہ میرا رول ہے کے میں بڑی لڑکی نہیں دیتی کیوں کے آگے جا کر خدا ناخاستہ کسی غلط کام پر لگا دیا تو میرا تو سوچتے ہی دم نکلنے لگتا ہے۔۔ شائستہ میڈم ہنوز اسی لہجے میں بات کرتی ان کی جانب متوجہ تھیں جب کے دروازے

کے باہر کھڑی تالیہ نا سمجھی سے اُنہیں دیکھنے لگی۔

کیا یہ کسی سولہ سترہ سال کی بچی ایڈویٹ کرنے آئے ہیں؟

بجافرمایا میڈم جی آج کل تو حالات بھی اسی طرح کے ہو گئے ہیں مجھے بس بیس اکیس سال کی ایک لڑکی چاہیے اور شائستہ میڈم سننے میں آیا ہے آپ یہ کام اپنے ہی اس بڑے سے بنگلے میں کرتی آرہی ہیں اور جوان لڑکیوں کو کام دھندھوں میں لگا کر عیش سے زندگی گزار رہی ہیں۔۔۔ آدمی نے ہلکی آواز میں آگے ہو کر کہا شائستہ میڈم ایک دم گھبرا گئیں۔

یہ کیا بکواس کر رہے ہیں آپ؟ شائستہ میڈم اپنے لہجے کو مضبوط کرتیں اس آدمی کو گھورنے لگی جب پیچھے کھڑا دوسرا آدمی قہقہہ لگا کر آگے بڑھا۔

شائستہ ڈارلنگ ہمیں معلوم ہے تم نے چند مجبور لڑکیوں کو اپنے باپ کا مال سمجھ رکھا ہے۔ اب ہماری بات دھیان سے سنو ایک لڑکی دو اور اس راز کو راز رہنے دو ورنہ۔۔۔

آدمی ورنہ پے زور دیتا پیچھے ہو کر سیدھا کھڑا ہو گیا شائستہ میڈم کی پیشانی پر پسینے کے قطرے نمودار ہوئے۔



آمنہ چلو میرے ساتھ جلدی۔۔ تالیہ کمرے میں آتے ہی پھولی سانسوں کے درمیان کہتی اسے گھسیٹنے لگی۔

او فو!! تالیہ کی بچی سانس تو لے لو کون سی آفت آگئی ہے۔۔

سب بتاتی ہوں بلکہ نہیں دکھاتی ہوں خاموشی سے چلو میرے ساتھ۔۔
 نہیں پہلے مجھے بتاؤ ایسی بھی کیا قیامت آگئی ہے۔۔ آمنہ نے ہاتھ چھڑوا کر ضدی لہجے میں
 استفسار کیا تالیہ اُسے گھورتی سب بتاتی چلی گئی جس کا چہرہ سب سُن کر اچانک سپاٹ ہو چکا تھا۔۔
 یاد ہے تالیہ جب میں تیرا سال اور تم بارہ سال کی تھی آ۔۔ نہیں تمہے کیسے یاد ہوگا چلو میں ہی بتا
 دیتی ہوں کیوں کے مجھے لگتا ہے یہ وقت بہترین ہے تمہارے لئے۔۔ آمنہ اُداسی سے کہتی
 اُسے دیکھنے لگی۔

آمنہ تم تم جانتی ہو؟ تالیہ ہچکچائی ایک دم کسی تکلیف کا احساس بڑھا۔۔
 ہم جہاں ہیں وہ ایک گھر ہے بڑا گھر جہاں لاوارث لڑکیاں اپنی زندگی گزار رہی ہیں ہنسی خوشی
 کیوں کے انکی میڈم ایک اچھی نیک عورت ہے لیکن جو آنکھوں کے سامنے نظر آتا ہے ضروری
 نہیں وہی سچ ہو۔۔ آمنہ اسے دونوں کندھوں سے تھام کر آہستہ سے بتانے لگی جو چپ کھڑی
 یک ٹک اُسی پے نظریں مرکوز کیے ہوئے تھی۔



گاڑی سے اتر کر ولید داخلی دروازے سے اندر بڑھار سیسپشن پے کھڑی لڑکی کو اپنا تعارف
 کروایا۔۔

سر میں ابھی باس کو انفارم کرتی ہوں۔۔
 اس کی ضرورت نہیں ہے آپ مجھے بتادیں ان کا آفس کس طرف ہے۔۔ وہی سنجیدہ لہجہ۔۔

سر سب سے آخر میں ان کا آفس ہے۔۔۔ لڑکی اسکے انداز سے خائف ہوتی پیشہ وار نہ
مسکراہٹ سے بتاتی سامنے کھڑے لمبے چوڑے پُرکشش وجیہہ مغرور آدمی کو جانا دیکھتی رہ
گئی۔۔



جیسا کہ میں نے تم سب بچیوں سے کہا تھا کہ مس روشنی یہاں ایک بچی کو ایڈوپیٹ کرنے آئی
ہیں اس لئے میں چاہتی ہوں سب کا آپس میں ایک بار تعارف کروادیا جائے۔۔
شائستہ میڈم سامنے کھڑی ساتھ آٹھ لڑکیوں کو دیکھ کر بتانے لگیں جو پندرہ سے پچیس تک کی
عمر کے درمیان تھیں۔۔

آمنہ نے ساتھ کھڑی تالیہ کا ہاتھ سختی سے تھاما جس کا چہرہ غصہ ضبط کرنے کی وجہ سے سرخ ہو
رہا تھا۔۔

مجھے یہ بچی پسند آئی ہے۔ عورت مسکراتی ہوئی تیز نظروں سے سب کو سرتاپیر دیکھنے کے بعد
تالیہ کے مقابل آئی۔۔

ہاہاہا یہ میرے گھر کی سب سے شرارتی بچی ہے۔۔ شائستہ بیگم ہنستے ہوئے بتانے لگی تھیں جب
کے دونوں مقابل کھڑی ایک دوسرے کو دیکھ رہی تھیں۔

یہ تو اور بھی اچھی بات ہے ہمیں شرارتی بچیاں پسند ہیں۔۔۔ پیچھے کھڑا آدمی آنکھوں میں حوس
لیے تالیہ کو دیکھ کر بولتا مسکرایا۔۔

مجھے نہیں جانا کسی کے ساتھ سمجھیں آپ۔۔۔ تالیہ نے چبا کر سخت نظروں سے شائستہ میڈم کو گھورا۔

یہ کیا طریقہ ہے بات کرنے کا تالیہ۔۔۔

مجھے طریقے سکھانے کو کوشش مت کیجئے گا سب جانتی ہوں میں کہیں یہ نہ ہو کے میں وہ سب کہنے پر مجبور ہو جاؤں جو آپ یقیناً سننا گوارا نہیں کریں گی اس لئے بہتر ہے ان لوگوں کو یہاں سے چلتا کریں۔۔۔ چبھتی نظروں سے گھورتی تالیہ کہ کرر کی نہیں تھی۔۔



ٹھک ٹھک ٹھک !!

یس۔۔۔ ٹیبل کے پیچھے کرسی پر بیٹھے آدمی نے مصروف سے لہجے میں اندر آنے کی اجازت دی۔۔

السلام علیکم پاپا آپ جانتے ہیں میں پاکستان آتے ہی سب سے پہلے آپ سے ملنا چاہتا تھا۔ ناراضگی سے پُر لہجہ حماد خان کی سماعتوں سے ٹکرایا تو شفقت بھری مسکراہٹ انکے ہونٹوں پر رقصاں ہو گئی۔

وعلیکم اسلام۔۔۔ آخر میرا بیٹا آ ہی گیا۔۔۔ حماد خان خود اٹھ کر اس سے پرتاک ملے۔۔۔

آنا ہی تھا آخر آپ کی بیٹی کی شادی جو ہے۔۔۔ ولید کا لہجہ ایکدم تلخ ہوا۔۔

ہا!! مجھے پرواہ نہیں تم جس بھی وجہ سے آئے بس میرے لئے یہی کافی ہے کہ تم ابھی میرے

سامنے ہو۔۔ حماد خان نے گہری سانس لیتے ولید کا کندھا تھپتھپایا۔۔
پاپامیرے ساتھ گھر چلیں۔۔

دس منٹ انتظار کر سکتے ہو میں ایک کام نبٹالوں پھر چلتے ہیں۔۔۔
دس کیا آپ آرام سے اپنا کام مکمل کریں میں یہیں ہوں۔ ولید نے مسکرا کر اپنے باپ کو دیکھا۔
کتنا وقت گزر گیا باپ کو اس طرح قریب سے دیکھے۔۔
اوکے بیٹا۔۔۔



تالیہ اپنے کمرے میں آتے ہی بیڈ پر بیٹھ کر رونے لگی جب ٹک کی آواز پر تیزی سے اٹھ کر کھڑی
ہوئی۔

یہ دروازہ کس نے بند کیا۔۔ تالیہ دروازے کے ہینڈل کو چیک کرتی دروازہ پیٹنے لگی۔
تم سب جاؤ بچیوں شاید وہ یہاں سے جانا نہیں چاہ رہی ہوگی تبھی اول فول بولتی
رہی۔۔ شائستہ میڈم غصہ ضبط کرتیں لڑکیوں سے بول رہی تھیں سب انکی بات سن کر سر
ہلاتیں کمروں کی طرف بڑھ گئیں آمنہ بھی تیزی سے اپنے اور تالیہ کے مشترکہ کمرے کی
جانب بڑھ گئی۔۔

دروازہ کھولو مجھے کیوں بند کیا ہے۔۔۔ کھولو پلیز۔۔ اس سے قبل تالیہ دوبارہ چیختی ایکدم دروازہ
کھولتے کوئی اندر آیا۔

آمنہ دروازہ۔۔۔

ملازمہ کر کے گئی ہے میڈم کا حکم تھا ان سب باتوں کو چھوڑو چلو میرے ساتھ۔۔ آمنہ تیز تیز
بولتی تالیہ کا ہاتھ پکڑ کے بالکنی کی طرف بڑھی۔۔

کہاں لے کر جا رہی ہو آمنہ۔۔۔

تم یہاں سے ابھی اسی وقت چلی جاؤ ورنہ وہ لوگ زبردستی کر سکتے ہیں۔۔۔ تالیہ آنکھیں پھیلا
کر اسے دیکھنے لگی جو ساتھ نیچے اترنے کا سے سارا منصوبہ بتا رہی تھی۔۔



میں ایسے نہیں بھاگ سکتی ہمیں کوئی اور حل نکالنا چاہیے۔۔ آمنہ تم میرے ساتھ چلو ہم
پولیس اسٹیشن جاتے ہیں انکے خلاف رپورٹ کروائیں گے دیکھنا سارے مسئلے خود ختم ہو جائیں
گے۔ تالیہ اسکے دونوں ہاتھوں کو مضبوطی سے تھام کر کہ رہی تھی۔۔

نہیں تالیہ یہ سب آسان نہیں ہے شائستہ میڈم کے پاس بہت پیسہ ہے ہم پھس سکتی ہیں پلیز تم
بھاگ جاؤ یہاں سے ابھی وقت ہے ورنہ اگر یہ وقت ہاتھ سے نکل گیا تو نہ تو میں کچھ کر سکوں
گی نہ ہی تم۔۔۔ آمنہ نے ہاتھ چھوڑ کے جھنجھلا کر اسے کہا تالیہ افسوس سے اُسے دیکھ کر رہ
گئی۔۔۔

مجھے بہت افسوس ہوا تمہاری سوچ جان کر آمنہ تم جیسی ہی لڑکیاں ہیں جنہیں زبردستی کیچڑ
میں کھڑا کرو تو وہ واپس پلٹنے کے بجائے اُسی کیچڑ میں پھسلتی چلی جاتی ہیں اور جانتی ہو وہ اتنا خوف

کو خود پے حاوی کر لیتی ہیں کے انہیں لگتا ہے اُنکے ہاتھ میں کچھ نہیں ہے ایسا کہ وہ اپنا بچاؤ کر سکیں اور یہی سوچ قدموں کو معذور کرتی چلی جاتی ہے لیکن تالیہ پھسلنے والوں میں سے نہیں قدموں کو کنارے پر ہی مضبوطی سے جما کر پلٹ جانے والوں میں سے ہے۔۔ خیر میں تمہاری ہمیشہ احسان مند رہوں گی اپنا خیال رکھنا۔۔ تالیہ سختی سے کہتی ریلگ کی دوسری طرف اترتی نیچے رکھی سیڑھی سے اترنے لگی چونکہ دوپہر کا وقت تھا یہ طرح سناٹا تھا۔۔۔

آمنہ شرمندگی سے کھڑی اُسے جاتا دیکھتی رہی۔۔

بھاگ گئی؟ ایک دم کمرے میں شائستہ میڈم کی آواز گونجی۔

آمنہ جھٹکے سے پلٹی۔۔

جی لیکن (آمنہ لیکن پے روکتی قدم قدم چلتی انکے مقابل کھڑی ہوئی) آپ ہی سودے بازی کر رہی تھیں پھر کیوں خاموشی سے اسے یہاں سے نکالنے کا منصوبہ بنایا۔۔

ہا!! جانتی تھی میں تمہارے دماغ کو یہی سوال ستارہا ہوگا لیکن شائستہ محمود باغی لڑکیوں پے وقت برباد نہیں کرتی اور ہاں رہی بات اُس کی کہ وہ میرے خلاف جائے اس کا انتظام میں کر چکی ہوں۔ بہت مال لگایا ہے اب سود سمیت نہیں دے گی تو انجام اُسے بھوگتنا ہوگا میری جان۔۔۔ شائستہ میڈم اُسکی تھوڑی کو پکڑ کے شیطانیت سے کہتیں کمرے سے نکل گئیں جب کے آمنہ کانپ کر رہ گئی۔۔



مالکن صاحب آگئے۔۔ ملازمہ نے ٹیبل پے ٹرے رکھ کے اُسے اطلاع دی۔۔۔

سُمیرا بیگم کا بالوں میں چلتا ہاتھ ایک دم رُکا۔۔

ٹھیک ہے جاؤ تم۔

جی۔۔ ملازمہ جواب دیتی جانے لگی جب دروازے کے قریب پہنچ کر سُمیرا بیگم کی آواز پر

رک کر پلٹی۔۔

حرا سے کہو ولید آگیا ہے ہم۔۔ بالوں میں برش پھیرتی مسکرا کر حکم دیتیں اسے جانے کا

اشارہ کیا۔

بہتر مالکن۔۔ ملازمہ سر ہلاتی حرا کے کمرے کی طرف بڑھ گئی۔۔



سلور ٹویوٹا فار چیونر خوبصورت سے بنگلے کے گیٹ سے اندر آتی پتھریلی روش پر رکی۔۔

ولید۔۔ حماد خان نے آہستہ سے اس کے کندھے پر ہاتھ رکھا۔۔ ولید جیسے ہوش میں آیا۔۔

بہت کچھ بدل گیا یہاں پاپا۔۔ افسردگی سے کہتے ولید نے سر جھٹکا آنکھوں میں چمکتی نمی کو

چھپاتا گاڑی سے نیچے اُتر گیا۔

لیکن میں نہیں بدلہ نہ ہی میری محبت بیٹا۔۔ حماد خان اسکی پشت کو دیکھ کر خود سے

بڑبڑے۔۔ حماد خان ایک دراز قد و جیہہ آدمی تھا چوبیس سال کی عمر میں شادی ہو جانے کی

وجہ سے حماد خان زیادہ ایجڈ نہیں لگتا تھا۔۔

ولید چلتے ہوئے ایک دم رُک گیا۔۔ کیا بات ہے رُک کیوں گئے ولید؟

نہیں کچھ نہیں چلیں۔۔ ولید سر جھٹکتا اُنکے ساتھ چلنے لگا۔۔

حال میں قدم رکھتے ہی نظر سامنے لمبی سیڑیوں کے پاس کھڑی سُمیرا بیگم پر پڑی۔۔

السلام علیکم مُمی۔۔۔

ارے ولید و علیکم السلام مجھے تو لگا تھا تم اپنی بہن کی شادی کے لئے بھی نہیں آؤ گے۔۔ سُمیرا

بیگم مسکرا کر گال پے ہاتھ رکھ کر بولیں اُنکے انداز میں کوئی خوشی نہیں تھی۔۔

آپ ہمیشہ میرے لئے غلط اندازے لگاتی آرہی ہیں مُمی۔ چہرے پے تلخ مسکراہٹ سے کہتا وہ

اپنے کی طرف دیکھنے لگا۔۔

تم فریش ہو جاؤ ورنہ تمہاری بہنوں نے تمہاری جان نہیں چھوڑنی۔۔

اوکے پاپا۔۔۔

ہاں جاؤ تمہارا کمرہ اوپر دائیں۔۔۔

مُمی مجھے اپنا کمرہ یاد ہے میں کچھ بھولا نہیں۔۔ ولید نے اچانک اُنکی بات کاٹتے مسکرا کر بولتا

سیڑیوں کی جانب بڑھ گیا۔۔۔

پر دیس نے اسے زیادہ ہی کڑوا کر دیا ہے۔۔

ہو نہہ نہیں سُمیرا اُسے اپنوں کی بے رخی نے ایسا کیا ہے۔۔ حماد خان نفی میں گردن ہلاتے اپنے

کمرے کی طرف چل دیے۔۔۔



ولید بھائی میں نے آپ کو بہت بہت مس کیا مجھے لگا تھا کہ آپ نہیں آئیں گے کیونکہ آپ ممی سے ناراض ہو کر گئے تھے۔۔۔

حرا ابو قونوں کی سرداری تم ہمیشہ الٹا ہی بولنا ولید بھائی کوئی ناراض نہیں ہیں انفیکٹ ممی نے خود کال کر کے ولید بھائی کو پاکستان بلایا ہے سمجھی اب ہٹو مجھے بھی ملنے دو میں کچھ دن کی مہمان ہوں اس گھر میں۔۔۔ حنانے گھورتے ہوئے اسے ٹوکا جب کہ ولید سامنے کھڑی اپنی ماں کو دیکھے گیا جو اسکے باپ کے بازو کو تھام کر مسکرا رہی تھیں۔۔۔



تیز تیز قدم اٹھاتی تالیہ ایک دو بار پلٹ کر پیچھے بھی دیکھ رہی تھی یہ خوف بھی تھا اگر کسی نے اسے پکڑ لیا تو کیا حشر کریں گے یہی سوچ اُسکے رونگٹے کھڑے کر رہی تھی۔۔۔ سردی کے موسم میں بھی اسے پسینہ آ رہا تھا بہت مشکل سے خود پے قابو پاتی وہ اس خاموش علاقے سے جلد از جلد دور چلی جانا چاہتی تھی۔



ولید بھائی سارا بھابھی کیسی ہیں ہم تو انکا بھی انتظار کر رہے تھے اور آپ انہیں ساتھ ہی نہیں لائے۔۔۔ حرانے چائے کا کپ ٹیبل سے اٹھا کر ایک دم اس سے پوچھا۔۔۔
ولید نے چائے کا گھونٹ لے کر مسکرا کر اسے دیکھا۔۔۔

ڈونٹ وری وہ کہیں نہیں جانے والی۔۔ ایک ہفتے بعد اپنی موم اور دادا کے ساتھ آئے گی۔۔
سنجیدگی سے جواب دیتے وہ دوبارہ چائے کی طرف متوجہ ہوا۔۔

ایک ہفتے بعد کیوں ولید تمہے بتایا تھا آج رات کو مایوں ہے حنا کی۔۔ سُمیرا بیگم نے پیشانی پر
سلوٹیں لا کر استفسار کیا۔

سب خاموشی سے ماں اور بیٹے کو دیکھ رہے تھے وہ دونوں کم ہی ایک دوسرے سے بات کرتے
تھے۔۔

جاننا ہوں وہ صرف شادی اور ولیمہ انڈ کرنے آرہی ہے ویسے بھی اُسے یہ سب پسند نہیں
ہے۔۔

واٹ ریش کیا مطلب ہے اس بات کا ولید خان تم بھول رہے ہو کے اب وہ اس گھر کی بہو بننے جا
رہی ہے یہ چونچلے بازیاں وہ اپنے ملک میں ہی چھوڑ کر آئے کیوں کے اب تم واپس نہیں جاؤ
گے سمجھے۔۔ سُمیرا بیگم اچانک غصے سے کپ کو ٹیبل پر پٹختے والے انداز میں رکھ کر بولیں۔
حنا اور حرا نے گہرا کر ایک دوسرے کو دیکھا پھر خود ہی اپنی جگہ سے اٹھ کر چلی گئیں۔
سُمیرا میں نے تمہے کہا تھا ہم اس بارے میں بعد میں بات کریں گے۔۔ حماد خان نے سختی سے
کہتے انہیں دیکھا جو ولید کو ہی دیکھ رہی تھیں۔۔

کب؟ یہ بعد کب آتا حماد جب یہ ٹکٹس کروا کے جا رہا ہوتا تب ہم اس سے پوچھتے۔۔ ہنہ اسے
سمجھنا چاہیے یہ گھر کا بڑا بیٹا ہے اسے اپنی ذمہ داریوں کا پتہ ہونا چاہیے ناں کے یہ کے وہاں جا کر

اپنی الگ دنیا بسالے جس میں گنتی کے چند دوست اور ایک عدد منگیتر ہو۔۔

انف می۔۔۔ ان سب چیزوں کی ذمہ دار آپ ہیں جو کچھ ہو چکا اور جو ہو رہا ہے ان سب کی
زمیدار صرف اور صرف آپ ہیں پھر یہ سب دکھاوا کس لئے۔۔۔ ولید سرد لہجے میں جواب
دیتا کر سی پیچھے کرتا اٹھ کر چلا گیا۔

حماد صاحب نے دکھ سے اپنے بیٹے کو جاتے دیکھا۔۔

تم نے اچھا نہیں کیا میں خود کر لیتا اس سے بات لیکن تم جان بوجھ کر یہ موضوع زیر بحث لائی
ہو کیوں کے وہ تمہاری بات کبھی نہیں مانتا اور اس چیز کی بھی تم خود ذمہ دار ہو اس لیے اسے
الزام دینا بند کرو۔ حماد صاحب غصے سے بولتے اٹھ کر چلے گئے جب کے سُمیرا بیگم کپ کے
کنارے پے انگلی پھرتیں کندھے اچکا کر مسکرا دیں۔۔۔



اندھیرا بڑھ رہا ہے اب میں کہاں جاؤں۔۔ ناخن چباتی وہ ارد گرد دیکھ رہی تھی کراچی کا یہ پوش
علاقہ جہاں چھوٹے بڑے بنگلے قطار میں بنے تھے اسے انہیں دیکھتے ہی خوف آ رہا تھا جانے کوئی
کہاں سے نکل کر اسے دبوچ کر واپس لے جائے۔۔ تالیہ ڈیڑھ گھنٹے مسلسل چل چل کر اب
تھک چکی تھی حالانکہ وہ اب بہت دور آگئی تھی لیکن اسے اپنی میڈم پر بھروسہ نہیں تھا۔۔
ابھی وہ یہ سوچ ہی رہی تھی جب قدموں کی آواز پر گھبرا گئی۔۔۔

ٹائمس اپ۔۔ ڈارلنگ اب میں بھی تھک گیا ہوں۔۔۔ کان کے قریب مردانہ آواز میں کہے

گئے جملے اسکے سر پر بم کی طرح پھٹے۔۔

اس سے قبل تالیہ بھاگنے کی کوشش کرتی کمر پے کوئی نوکیلی چیز چبھی۔۔

آہ!!!

شش!! ہلنا مت کہیں یہ اندر گھس گیا تو تمہاری سانسیں چھیں لے گا اب جیسا میں کہتا ہوں ویسا کرو سبھی۔۔

آ۔۔ ٹھ ٹھیک ہے۔۔ تالیہ خود کو پر سکون کرتی آرام سے بولی۔

گڈ گرل بس اسی طرح میری بات مانتی جاؤ میں تمہے چھوڑ دوں گا اب خاموشی سے میرے ساتھ اس وین تک چلو۔۔ آدمی نے چاقو ہٹا کر ہاتھ اسکی کمر پے رکھ کر چلنے کا اشارہ کیا۔۔



دونوں خاموشی سے سڑک کے کنارے کھڑے آتی جاتی گاڑیوں کے گزرنے کا انتظار کر رہے تھے۔

بابر سن ایسا کروین ہمارے قریب اکروک میں ایسے سڑک پار نہیں کر سکتا سمجھ۔۔

ہاں جانتا ہوں میرا باپ نہ بن اس عورت نے کون سا دیکھنا ہے بس کچھ دن اپنے ساتھ رکھیں گے۔۔ ہا ہا چل اب آ جا جلدی۔۔ تالیہ اسکی باتوں سے سن کھڑی رہ گئی یہ کیا ہونے جا رہا تھا وہ عورت؟ کیا وہ اسکی میڈم کی بات کر رہے تھے۔۔

نہیں تالیہ ایک دلدل سے نکل کر غلاظت کا ڈھیر نہیں بنے گی نہیں۔۔ خود سے سوچتی وہ

چو کئی ہو گئی۔۔

ہم کھڑے کیوں ہیں۔۔۔ تالیہ نے اسکا دھیان بٹانا چاہا۔۔ آدمی اسے دیکھ کر مسکرایا۔۔
وین یہیں آرہی ہے اتنی بھی کیا بے تابی۔۔ آنکھ دبا کر بولتا وہ اُسے زہر سے بھی زیادہ زہر لگا
تھا۔

مجھے پیاس لگ رہی ہے۔۔

ہائے مجھے بھی بہت پیاس لگ رہی ہے۔۔۔ آدمی اسے سر تا پیر دیکھ کر بیہودہ انداز میں بولا۔
نہیں مجھے پانی چاہیے کیا تم تمہارے پاس ہے؟
وین آنے دو پانی کیا میں تمہے اچھا سا کھانا کھلو اوں گا۔۔



ٹھک ٹھک ٹھک!! دروازہ کی آواز پر ولید نے کھڑکی سے باہر آسمان پر نظر مرکوز کیے ہی اندر
آنے کی اجازت دی۔۔

! چھوٹے صاحب

ہمم سن رہا ہوں۔۔۔

یہ مالکن نے بھجوا یا ہے رات کی تقریب کے لیے اور تاکید بھی کی ہے کہ آپ یہی
پہنیں۔۔ ولید نے پلٹ کر ملازمہ کے ہاتھ میں بینگ ہو اسفید کاٹن کے شلوار قمیض کے ساتھ
شال دیکھ کر ہلکے سے مسکرایا۔

ہم رکھ دو اور جاؤ۔ ولید اسے کہتا دوبارہ کھڑکی کی جانب رخ پھیر لیا۔۔۔



وین کے قریب آنے سے قبل ہی تالیہ نے ساتھ کھڑے آدمی کو دیکھا۔۔

سنو۔۔۔

کیا ہے۔۔۔ آدمی نے جیسے ہی اسکی طرف چہرہ کیا تالیہ نے پوری قوت سے اُسکی ناک پے پیچ

مارا۔۔۔ آدمی اس طرح کی ہمت کی بلکل توقع نہیں کر رہا تھا تبھی جھک کر اپنی ناک پکڑ کر

لڑکھڑایا۔۔

تالیہ نے ایک بھی لمحہ ضائع کیے بغیر تیزی سے دوڑ لگا دی اتنے میں وین قریب آ کر رکی۔۔۔

لڑکی کہاں گئی۔۔۔

ابے سالے کہاں مر گیا تھا سامنے سے آنے میں اتنی دیر کر دی۔۔۔ ناک سے بہتے خون کو

صاف کرتا وہ پھاڑ کھانے والے انداز میں اپنے ساتھی پر چیخا۔۔

کت ہی اتنی دور تھا اس میں میری کیا غلطی ہے بھائی۔۔۔

اچھا چل پکڑا سے سالی نے اتنی زور سے میری ناک پے مارا ہاتھ لگے زمین میں زندہ دفن

کرونگا۔۔۔ آدمی کھولتا ہوا بول کر وین میں بیٹھ کر گلی کی طرف چل دیا۔۔۔

وین کو دور جاتے دیکھتی تالیہ سکون بھرا اسانس لیتی گیٹ سے باہر جھانکنے لگی۔۔

میڈم آپ کون ہیں؟ گارڈ جو کب سے اس لڑکی کو مشکوک نظروں سے دیکھ رہا تھا جو مہمانوں

کے ساتھ اندر داخل ہوئی لیکن وہیں کھڑی ہو گئی۔۔

جی وہ میں میری دوست کا گھر ہے یہ۔۔۔ تالیہ نے گڑ بڑا کر اسے جواب دیا جو اپنی موٹی موٹی

آنکھوں سے اُسے گھور رہا تھا۔

کون سی دوست نام بتائیں۔۔۔

وہ۔۔۔ تالیہ ابھی سوچ رہی تھی جب کوئی لڑکی خود ان کے قریب آئی یہ اتفاق ہی تھا کہ حرا

مہمانوں سے ملنے کے لئے لان کی طرف جا رہی تھی جب نظر ان پر پڑی تھی۔۔

سوری کیا ہم پہلے مل چکے ہیں؟ آنکھوں کو چھوٹا کرتے وہ تالیہ سے پوچھنے لگی۔۔۔ گارڈ خود پیچھے

ہٹ گیا۔۔۔

تالیہ اُسے پہچاننے کی کوشش کرنے لگی اچانک اسے یاد آیا کہ وہ اس سے کہاں ملی تھی۔۔

آہم شاید کسی فنکشن میں ملی ہیں۔۔۔ تالیہ نے سوالیہ انداز میں پوچھا۔۔

ارے ہاں یقیناً میں وہاں اپنی مہمی کے ساتھ آئی تھی ہم وہاں گیسٹ کے طور پر انوائٹڈ تھے بٹ

سوری میں تمہارا نام بھول گئی۔۔ حرا نے مسکراتے ہوئے اسے دیکھا۔

تالیہ میرا نام تالیہ ہے۔۔ تالیہ اب بھی حیرت زدہ تھی کیا دنیا سچ میں اتنی چھوٹی ہے کے ایک

مہینے پہلے اسکول فنکشن میں ملنے والی لڑکی آج یہاں ملے گی۔۔۔

اچھا مس تالیہ تم پہلی کلاس کی ٹیچر تھی رائٹ؟ کیا جا ب چھوڑ دی تھی تم نے؟ میں ایک بار

دوبارہ آئی تھی لیکن تم ملی نہیں۔۔۔

ہاں وہ بس مجبوری تھی۔۔ تالیہ اب سکون سے کھڑی اس سے باتوں میں مشغول ہو گئی تھی۔



ڈریسنگ کے سامنا کھڑا وہ اپنے بالوں کو جیل سے سیٹ کر رہا تھا وائٹ شلوار قمیض اس پے
خوب بیچ رہا تھا۔۔۔

ولید۔۔۔ عثمان کی آواز پے اس نے پلٹ کر دیکھا۔۔

پہچانا نہیں کیا؟ عثمان کا سارا جوش اسکے تاثرات دیکھ کر رفع ہوا۔
نہیں۔۔۔

ہیں کیا تم نے مجھے نہیں پہچانا یا میں تمہاری خالہ کا بیٹا ہم اب بھی نہیں پہچانا۔۔۔ ولید نے اسکی
بات سن کر اسے دیکھا۔۔

ہم پہچانا۔۔۔ حمیرا آئی کیسی ہیں؟ سنجیدگی سے بولتا وہ دوبارہ رخ موڑتا بال سیٹ کرنے
لگا۔۔

وہ ٹھیک ہیں۔۔ ویسے ناراضگی خالہ سے ہے اور روٹھ تم سب سے گئے ہو ایسا کیوں؟ عثمان کی
سنجیدہ آواز اسکے کانوں میں پڑی۔۔

ایسا کچھ نہیں ہے عثمان مجھے کسی سے کوئی شکایت نہیں ہے میری نیٹ پر ہوتی رہتی تھی سب
سے بات اگر ایسا کچھ ہوتا تو میں گھر والوں سے رابطے میں نہیں رہتا۔۔۔

ہم اوکے۔۔۔ میں چلتا ہوں۔۔۔ عثمان سر ہلا کر کمرے سے نکلنے لگا۔۔

عثمان رو کو ساتھ چلتے ہیں۔۔ ولید نے مسکرا کر اسے کہا وہ واقعی روڈ ہو گیا تھا۔۔
عثمان نے اوکے کہ کر کندھے اُچکائے۔۔



ممی یہ میری دوست ہے تالیہ۔۔۔ حرا سے سُمیرا بیگم سے ملوانے اندر لائی تھی۔۔
السلام علیکم آئی۔۔

وعلیکم السلام حرا تمہاری دوست کو تم نے اپنی مہندی پر انوائٹ کیا ہے؟ سُمیرا بیگم نے سر تا پیر
تالیہ کے حلیے کو دیکھ کر استفسار کیا۔۔

نہیں وہ ممی یہ اچانک آئی ہے۔۔ حرا کنفیوزڈ ہو کر جواب دیتی تالیہ کو دیکھنے لگی۔۔
اچانک آنے کا یہ کون سا وقت ہے تمہاری دوستیں ہمیشہ دوپہر یا شام کو آتی ہیں کیا تم نے اسے
نہیں بتایا کہ یہ وقت تنہا لڑکی کو کسی کے گھر آنا لڑکی کو زیب نہیں دیتا۔۔ سُمیرا بیگم نے سخت
لہجے میں اپنی بیٹی کو گھورتے ہوئے کہا۔
سوری ممی وہ۔۔۔

اوکے اسٹاپ اب سوری کی ضرورت نہیں ہے جاؤ اسے اپنے روم میں لے جاؤ۔۔۔ سُمیرا بیگم
ہاتھ جھلا کر بولتیں آگے بڑھ گئیں۔

تالیہ کا چہرہ سرخ ہو چکا تھا۔ اتنی بے عزتی وہ کیسے برداشت کر گئی۔۔

سوری تالیہ ممی کا موڈ آج کل ایسا ہی ہے ایچھولی حنا باجی کی شادی ہے تو اس لئے اپ سیٹ ہیں۔۔

کوئی بات نہیں۔۔۔ تالیہ نے زبردستی چہرے پے مسکراہٹ لا کر کہا ورنہ دل چاہا اسے ہی سنا کر
دل کی بھڑاس نکال لے۔۔

چلو میں تم سے اپنا کمرہ دکھاتی ہوں۔۔ حرا سے ساتھ سیڑیوں کی جانب بڑھی جب کسی کی آواز پر
پاٹی۔

آپ کو مالکن بلا رہی ہیں انہوں نے کہا ہے فوراً آئیں۔۔۔

اچھا چلو۔۔ تالیہ تم جب تک اوپر جاؤ میں آتی ہوں۔۔۔

اوکے۔۔ تالیہ مسکرا کر سیڑیاں عبور کرتی اطراف میں دیکھنے لگی۔۔ ایک دم کچھ سوچتی وہ ایک
کمرے کی طرح بڑھ گئی۔۔۔



مہندی کی تقریب لان میں جاری تھی۔۔۔ حماد صاحب ولید کو سب سے ملو رہے تھے۔۔ ولید
سب سے مسکرا کر مل رہا تھا جب اسکے موبائل پر کال آنے لگی۔۔

ہیلو ولید کیسے ہو؟ سارا کی چہکتی ہوئی آواز سنتے ہی وہ مسکرایا۔

میں تو ٹھیک ہوں کیا بات ہے بہت خوش لگ رہی ہو؟ ولید بات کرتے لاؤنج میں آیا۔۔

خوشی کی بات تو ہے گیس کرو کیا بات ہو سکتی ہے۔

مجھے کیا پتہ تمہارا موڈ بن موسم برسات کی طرح ہے۔۔ ولید نے کندھے اُچکائے۔۔

اوکے فائن۔۔ میں خود بتا دیتی ہوں کچھ دیر پہلے سُمیرا آئی تھی کال آئی تھی مام کو وہ کہ رہی تھیں

کے ہمارے پاکستان آتے ہی وہ ہماری شادی کرنا چاہتی ہے۔۔ سارا چہک کر اسے بتا رہی تھی۔۔

اچھا آئی نے کیا جواب دیا؟ ولید نے مسکراتے ہوئے پوچھا جانتا تھا سمیرا بیگم جان کر یہ سب کر رہی ہیں۔۔

مام نے کیا کہنا ہے وہ تو پہلے ہی راضی تھیں۔۔۔ تمہیں خوشی نہیں ہوئی سن کر؟ نہیں مجھے بہت خوشی ہوئی آ۔۔ اچھا سارا میں بعد میں کال کرتا ہوں۔۔ اوکے بائے۔۔ ولید نے بات ختم کر کے کال ڈسکنیکٹ کر دی دوسری طرح سارا کندھے اچکا کر مسکرا دی۔۔



ولید جیسے ہی اپنے کمرے میں داخل ہوا سامنے کھڑی عجیب و غریب مخلوق کو دیکھ کر آنکھیں پھاڑے دیکھنے لگا۔۔

تالیہ جو اپنے بالوں کا جوڑا بنا رہی تھی آہٹ پر چونک کر پلٹی لیکن سامنے کھڑے وجود کو دیکھ کر گھبرا کر ڈریسنگ روم کی طرف جانے کے لئے قدم بڑھائے۔۔

رو کو کون ہو تم؟ ولید نے تیز آواز میں سختی سے اس سے پوچھا اپنے کپڑوں میں کھڑی انجان لڑکی کو دیکھ کر اسکا گلادبانے کی خواہش کو بڑی مشکل سے دبا کر پوچھنے لگا۔۔

میں وہ۔۔۔ آپ کو دیکھ نہیں رہا ایک پیاری سی لڑکی کھڑی ہے۔ تالیہ نے گڑ بڑا کر ہچکچاتے ہوئے ایک قدم پیچھے لیتی اُسے دیکھنے لگی اگر وہ ان حالات میں نہ ملا ہوتا تو ایک دو محبت اس سے

خود باخود ہو ہی جاتی لیکن نہ تو یہ وقت ٹھیک تھا نہ ہی موقع۔۔

تو مس پیاری لڑکی آپ مجھے یہ بتانے کی زحمت کریں گی کہ آپ اس وقت میرے کمرے میں وہ بھی میرے ہی کپڑوں میں بوری بند بارود کیوں بنی ہوئی ہیں۔۔ ولید نے آنکھوں کی پتلیاں چھوٹی کرتے ہوئے سنجیدگی سے اسے دیکھتے ہر بات پے زور دے کر پوچھا۔۔

تالیہ نے سر جھکا کر شرٹ کے ساتھ پہنے پاجامے کو دیکھا جسے کاٹ کر ساتھ بیلٹ سے کس کر اپنے ناپ کا کیا گیا تھا۔

یہ آپ کے ہیں اففف جانتے ہیں کتنی مشکل سے اسے اپنے سائز کا کیا ہے کتنے ہٹتے کٹے ہیں آپ ماشاء اللہ لیکن خیر کوئی نہیں تالیہ کو سب چٹکیوں میں کرنا آتا ہے۔۔ تالیہ باقاعدہ چٹکی بجا کر اسے کہہ کر فرار ہونے کے لئے دروازے کی طرف بڑھنے لگی۔۔ جب کے ولید ضبط سے ہونٹ بھنچے اسکے قدموں کی طرف دیکھنے لگا۔۔

خبردار اگر بھاگنے کی کوشش کی تو وہیں کھڑی رہو جہاں ہو۔۔ ولید نے اسے گھورتے ہوئے وارن کیا۔

ہاں تو میری ٹانگیں ہیں میں کہیں بھی جاؤں۔۔ تالیہ نے بولتے ساتھ ایک قدم پیچھے لیا۔۔

گڈاب بتاؤ تم یہاں کیا کر رہی ہو اور میرے کپڑے پہننے کی ہمت کیسے ہوئی تمہاری۔۔

کیا؟ آپ کو اپنے کپڑوں کی پڑی ہے ہنہ کنجوس۔۔

ہاں ہوں میں کنجوس پھر اتارو میرے کپڑے۔۔ تالیہ کا کنجوس کہنا اسے دوبارہ غصہ دلا گیا تبھی وہ سوچے سمجھے بغیر کہتا اسکے قریب آنے لگا۔۔

آپ یہ کیا کہ رہے ہیں شرم نہیں آتی۔۔۔ تالیہ نے دونوں ہات اپنے گرد لپیٹ کر صدمے سے اسے دیکھا۔۔۔

اس سے قبل وہ جواب دیتا حرا کمرے کا دروازہ کھول کر اندر داخل ہوئی لیکن سامنے کا منظر دیکھ کر اسکی بھی حالت ولید جیسی ہی ہو گئی۔۔۔

تالیہ تم ولید بھائی کے کمرے میں کیا کر رہی ہو اور یہ کپڑے اومائے گاڈ! تالیہ یہ کیا حرکت کی ہے یار۔۔۔ حرا بوکھلا کر اسکے نزدیک آ کر صدمے سے سہی سے غصہ بھی نہیں کر پار ہی تھی۔۔۔

وہ میرے کپڑوں پر پانی گر گیا تھا تم تو جانتی ہو آج کل کراچی کا موسم کیسا طوفانی ہو رہا ہے اس لئے مجھے جو سمجھ آیا میں نے وہ کر دیا ویسے بھی آمنہ کہتی تھی ہمیں کبھی کبھی دل کی بات بھی ماننی چاہیے ورنہ یہ بیمار ہو جاتا ہے۔۔۔ تالیہ معصومیت سے آنکھوں پٹ پٹا کر بولتی حرا کا بازو پکڑ کر کھڑی ہو گئی تھی۔۔۔

ہا! شکر ہے محبت کا صرف سوچا ورنہ یہ تو توبہ توبہ بے شرم کہیں کے پلیز تالیہ اب اس شخص کی طرف مت دیکھنا۔۔۔ تالیہ خود سے سوچتی فیصلہ کر چکی تھی پھر اسے دیکھا جو اپنے بھائی کو صفائیاں پیش کرتی روہانسی ہو گئی تھی۔۔۔

اپنی دوست کو تمیز سکھاؤ کسی کے کمرے میں منہ اٹھا کر نہیں آیا جاتا نہ ہی اس طرح کسی کے بنا پوچھے کپڑے پہنتے ہیں۔۔۔ ولید نے سامنے کھڑی لڑکی کو گھورتے ہوئے چبا چبا کر کہا۔۔۔

جی جی ولید بھائی آئندہ ایسا نہیں ہوگا اور تم اب چلو اتنی بے عزتی بہت ہے ورنہ ہاضمہ خراب ہونے کا خدشہ ہے۔۔۔ حرا اُسے کہتی ولید کے قریب سے گزرنے لگی جب جاتے جاتے بھی تالیہ کہنے سے باز نہ آئی۔۔

فکر مت کریں آپ کو میں لا دوں گی آپ کی یہ پھٹی چر سی پینٹ۔۔۔
تالیہ تم۔۔۔

ایک منٹ حرا۔۔ ولید نے ہاتھ اٹھا کر اسے روکا۔۔

تالیہ اسی طرح کھڑی گردن اٹھا کر اسے گھور رہی تھی۔۔

میری بہن کی دوست ہو اس لئے لہذا کر رہا ہوں تمہارا سبھی ورنہ اتنی جرأت میں نے اپنی منگیتر کو بھی نہیں دی کے وہ مجھ سے اس طرح زبان درازی کرے اور تم کیا مجھے میرے کپڑے واپس کرو گی جانتی بھی ہو انکی قیمت؟ سرد لہجے میں بولتا ولید اسکے نزدیک جھکا۔۔
حرا کابس نہیں چل رہا تھا تالیہ کو اپنے بھائی کے سامنے سے غائب کر دے اگر کوئی اور آگیا تو تماشا لگ جائے گا۔۔۔

اس سے قبل تالیہ کچھ کہنے کی ہمت کر پاتی ولید لمبے لمبے ڈاگ بھرتا کمرے سے ہی نکل گیا۔
اف حرا تمہارے بھائی تو قریب سے بھی کلر ہیں۔۔ تالیہ دل پے ہاتھ رکھتی لمبی سانس لے کر بولی۔

باہا ہا! مجھے بالکل ہنسی نہیں آئی اور مجھے نہیں پتہ تھا تم اس طرح کسی سے بھی اس قدر جلدی متاثر

ہو جاتی ہو۔۔۔

ہاں تو اس میں کیا ہے میں کون سا فلرٹ کر رہی تھی میں تو بس تمہے بتا رہی ہوں۔۔ تالیہ منہ بنا کر کہتی اسکے ساتھ چلنے لگی۔

ہاہاہا! نانس جوک ویل تمہاری اطلاع کے لئے بتاتی چلوں میرے بھائی کی دو ہفتے بعد شادی ہے اور ہماری سارا بھابھی کچھ دن میں پاکستان لینڈ کرنے والی ہیں اور تم انہیں دیکھو گی تو دیکھتی چلی جاؤ گی کیا لگتی ہیں وہ انگریز پوری۔۔۔ حرا اپنے کمرے کی طرف بڑھتی اپنی بھابھی کی تعریف میں زمین آسمان ایک کر رہی تھی۔۔۔ جب کے تالیہ جل بھن گئی۔۔

ہمم نانس گولڈن بال ہیں کس پارلر سے کروائے ہونگے۔۔۔ تالیہ مسکرا کر معصومیت سے پوچھنے لگی۔۔۔ حرا بولتے بولتے رُک گئی۔۔

مجھے نہیں پتہ کبھی پوچھا نہیں خیر چلو میں تمہے اپنا کوئی سوٹ دیتی ہوں۔۔۔ حرا کندھے اُچکا کر بولتی الماری کھول کر کھڑی ہو گئی۔۔

حرا مجھے تم سے پہلے بہت ضروری بات کرنی ہے۔ تالیہ ایکدم سنجیدگی سے اصل مدے پے آئی جو بہت ضروری تھا۔۔

ہاں کہو نہ۔۔۔۔۔



تھینک یو لید۔۔ ولید جو ایک طرف کھڑا جو س پینے کے ساتھ اسٹیج پر ہوتی فوٹو شوٹ دیکھ رہا تھا
سُمیرا بیگم کی آواز پر چونک گیا۔۔۔

کس لئے؟

میری بات ماننے کے لئے اور مجھے اُمید ہے میری دوسری باتوں پر بھی تم غور کرو گے۔۔۔

سُمیرا بیگم مسکرا کر اسکے گال کو پیار سے چھوتے ہوئے بولیں۔۔

اور اگر آپ کی بہو ہی نہ رکنا چاہے پھر؟ پھر کیا کریں گی؟

تو تم کس لئے ہو ولید تم اُس سے اپنی کوئی بات نہیں منوانا جانتے یا صرف وہ تم سے اپنی باتیں

منوانا جانتی ہے؟ سُمیرا بیگم نے اُسکے جواب پے ناگواری سے پوچھا۔۔

بعد میں دیکھا جائے گا مئی یہ وقت ان باتوں کا نہیں ہے۔۔ اور ہاں آپ کو تو خوش ہونا چاہیے

کے میں آپ کی نظروں سے دور رہتا ہوں پھر یہ اچانک مجھے واپس اپنی نظروں کے سامنے

رکھنے کا کیا مقصد ہے آپ کا؟؟؟ اس سے قبل بحث طویل ہوتی حرا اور تالیہ اُن کی طرف آتی

دیکھیں۔۔ ولید نے ڈارک گرین شلوار قمیض میں تالیہ کو دیکھ کر چڑ کر سر جھٹکا۔۔

چورنی کہیں کی۔۔۔

مئی۔۔ حرا کی آواز پر سُمیرا بیگم اسکی طرف متوجہ ہوئیں جب کے ولید وہاں سے آگے بڑھ

گیا۔۔۔



اچھی طرح سوچ کر فیصلہ کر لو تم اس وقت مجبور اور بے سہارا ہو اس لئے اس سے بہترین پیش کش نہیں ملے گی۔۔۔ لان کے تنہا گوشے میں تینوں کھڑی تھیں جب کے اسٹیج پر سب کی فوٹوشوت ابھی تک جاری تھی۔۔۔

ممی ابھی تالیہ کو جاب ملنے میں وقت لگ جائے گا اور ویسے بھی انیکسی بند ہی ہوتی ہے۔۔۔ حرامتم اپنی بہن کے پاس جاؤ وہ خود کر لے گی بات۔۔۔ تالیہ کی طرف داری میں بولنا نہیں ایک آنکھ نہیں بھایا اگر وہ خود اس دن والی ملاقات بھول چکی ہو تیں تو ابھی تک تالیہ انکے گھر میں نہ نظر آتی۔

لیکن ممی۔۔۔

حرامتمہاری ممی ٹھیک کہ رہی ہیں میں بات کر لوں گی اس وقت تمہے اپنی بہن کے ساتھ ہونا چاہیے۔ تالیہ نے اچانک اسے ٹوکا۔۔۔

ٹھیک ہے۔۔۔ حرامتم لٹکا کر اسٹیج کی طرح بڑھ گئی۔۔۔

آنٹی میں آپ کو کرایا دے دوں گی بس مجھے ایک مہینہ دے دیں پلیز۔۔۔ تالیہ نے بے بسی بھری امید سے انہیں دیکھا۔۔۔

ٹھیک ہے اور ہاں شادی والا گھر ہے ہو سکے تو کاموں میں ہاتھ بٹانے آجایا کرنا۔۔۔

جی کوئی مسئلہ نہیں ہے۔۔۔ آپ کا بہت بہت شکریہ۔۔۔ تالیہ خوشی سے بولتی مسکرانے لگی اسکے لئے یہی بہت تھا۔۔۔

ہمم چابی میں بھجواتی ہوں۔۔۔ سُمیرا بیگم خوشی سے دکتے چہرے کو دیکھ کر کندھے اُچکا کر چلی

گئیں۔ تالیہ نے ایک دم بھنگرے کے انداز میں ہاتھ اٹھا کر ناچنا شروع کیا دوسری طرف رخ کرتے ہی ولید کو خود کو گھورتے پا کر جلدی سے ہاتھوں کو نیچے کرتی گھبرا کر دوبارہ پلٹ گئی۔۔۔
 اُنف میرا ذاتی ڈانس دیکھ لیا کنجوس نے جانے کیا سوچ رہے ہوں گے اب۔ تالیہ ناخن چباتی پریشان ہو گئی جب کے دوسری طرف ولید اسکے پلٹتے ہی مسکرا کر سر جھٹک چکا تھا۔۔۔



دیر رات تک مہندی کی پُر رونق تقریب جاری رہی تالیہ حرا کے ساتھ حنا سے مل کر اسٹیج کے قریب ہی کھڑی ہو گئی تھی جب عثمان اسے دیکھ کر نکھارا۔۔۔

کیا ہم پہلے کبھی مل چکے ہیں۔۔۔ تالیہ کے متوجہ ہوتے ہی عثمان نے کالر ٹھیک کرتے ہوئے سٹائل سے پوچھا۔۔۔

جی نہیں۔۔۔ تالیہ رکھائی سے کہ کر رخ دوسری طرف کر لیا۔۔۔

مطلب ہم سچ میں کبھی نہیں ملے؟

جی مسٹر ہم کبھی نہیں ملے اب آپ یہاں سے جاسکتے ہیں۔۔۔ تالیہ نے ناک چڑھا کر کہتے دور کھڑے ولید کو دیکھا جو مسکرا کر کسی لڑکی سے باتیں کر رہا تھا۔۔۔

کیا یار یہاں تو سب ہی خار کھائے بیٹھے ہیں۔۔۔

ہیلو مسٹر میں کوئی آپ کی یار وار نہیں ہوں اس لئے زیادہ فری ہونے کی کوشش مت کریں

ورنہ ابھی آنٹی سے آپ کی شکایت لگا دوں گی۔۔۔ عثمان کے بڑبڑانے پر تالیہ تلملا کر اُسے

گھورنے لگی۔

ولید کبھی گھر آؤ ہمیں بھی کبھی وقت دو۔۔۔ فائزہ نے ہنس کر اُسے کہا۔۔۔ فائزہ عثمان کی بہن تھی جس کی دو مہینے قبل ہی شادی ہوئی تھی۔

جی ضرور۔۔۔ ولید جان چھڑانے والے انداز میں بولا اسے کبھی اپنی خالہ کے گھر جانے کی خواہش نہیں رہی تھی۔۔۔

یہ عثمان کس لڑکی کے ساتھ کھڑا ہے؟ ولید نے فائزہ کی نظروں کے تعاقب میں دائیں طرف دیکھا جہاں عثمان کے ساتھ تالیہ کھڑی عثمان کو گھور رہی تھی۔۔

پتہ نہیں۔۔۔ ولید کندھے اُچکا کر قدم دونوں کی جانب بڑھا چکا تھا۔۔

سوری سوری ایکچولی میری عادت ہے میں دوستوں کو یار کہ دیتا ہوں اس میں غصہ کرنے والی کوئی بات نہیں۔۔ عثمان دونوں ہاتھوں کو کھڑا کرتا جلدی سے بولا۔۔

تم یہاں کیا کر رہے ہو عثمان؟ اس سے قبل تالیہ اسکے جیل سے جمائے گئے بالوں کا بیڑا غرق کر دیتی ولید کی آواز پر دونوں اُس کی طرف دیکھنے لگے۔

ارے ولید وہ۔۔۔

یہ مسٹر مجھے یاد دلانے کی کوشش کر رہے ہیں کے کسی طرح میں انہیں پہچان جاؤں کے ہم پہلے

بھی ملے ہیں یا نہیں لیکن میں آخری دفع کہ رہی ہوں نہیں کبھی بھی نہیں مسٹر لڑکیوں سے

بات کرنے کا یہ بہت ہی بھونڈا طریقہ ہے سمجھے آپ۔۔۔ تالیہ اسکی بات کا ٹٹی کھری کھری سنا کا

تن فن کرتی آگے بڑھ گئی۔۔

میں آتا ہوں۔۔ عثمان کان کی لومسلتا تیزی سے بھاگا جب ولید ابھی تک اسی طرح کھڑا تھا۔۔
اففف کتنا بولتی ہے۔۔ ولید لمبی سانس لے کر سر کو نفی میں ہلاتا حماد خان کی جانب بڑھ گیا۔۔



میڈم یہ چابی۔۔ ملازمہ نے تالیہ کو چابی لا کر دی۔۔
اپنی مالکن کو شکریہ کہنا۔۔ تالیہ مسکرا کر بولتی انیکسی کی جانب بڑھ گئی۔۔
انکسی اندر داخل ہوتے ہی اسے لگا جیسے وہ اب محفوظ ہو چکی ہے رہنے کے لئے چھت ملی
ہے۔۔۔

دروازہ لاک کرتی کمرے کی طرف بڑھ گئی۔۔



جگہ اور بستر بدل جانے کی وجہ سے تالیہ کی آنکھ جلد ہی کھول گئی ورنہ اس سے کوئی بعید نہیں تھا
کے وہ تنہا پڑی دوپہر تک گدھے گھوڑے بیچ کے سوتی رہتی۔۔ پانچ منٹ تک وہ اسی طرح چٹ
پڑی چھت کو گھورتی رہی۔۔

پانچ منٹ اُسے یہ سمجھنے میں لگا کہ وہ کہاں ہے اور ابھی تک کوئی اسے جگانے نہیں آیا اور اسکے
پریوں والے خواب وہ آج جانے کہاں چھپ گئے تھے۔۔

تالیہ کہاں ہو تم؟ خود سے بولتی وہ اپنی کینٹی کو دبانے لگی۔۔ کہنیوں کے سہارے سراٹھا کر اپنے
اطراف میں دیکھا تو کل کی ہر بات ہر واقعہ کسی فلم کی طرح اسکے ذہن میں چلنے لگا کراہ کر وہ بستر

پر گرسی گئی۔۔

یہ کیوں ہوا اسکے ساتھ۔۔ اور اس سوال کا جواب خود اسکے پاس بھی نہیں تھا۔۔



حرا ولید کو جگاؤ جا کر یہ کیا اتنی دیر تک سوتا رہتا ہے۔۔ کرسی کھنچ کر بیٹھتیں وہ ناگواری سے بولیں۔۔

جی میں آتی ہوں۔۔۔

حرا کو۔۔ ولید کی سپاٹ آواز پر تینوں ماں بیٹیوں نے گردن گھوما کر دروازے کی طرف دیکھا جہاں سیاہ پاجامہ اور ٹی شرٹ میں ملبوس ماتھے پے گرے بال اور سرخ ہوتے چہرے کے ساتھ کھڑا وہ اپنی ماں کو دیکھ رہا تھا غالباً وہ جاگنگ کر کے لوٹا تھا۔

بیٹھ جاؤ تم واپس۔۔۔ سُمیرا بیگم اسے نظر انداز کرتیں حرا سے بول کر ناشتے کی طرف متوجہ ہو گئیں۔ جب کے ولید پر واہ کیے بغیر سیڑیاں چڑھ گیا۔



السلام علیکم آئی۔۔ تالیہ مسکراتی ہوئی لاونج میں آتی وہیں انکے مقابل کھڑی ہو گئی۔۔

وعلیکم اسلام کیا بات ہے کسی نے بلایا ہے تمہے؟ سُمیرا بیگم کی بات سنتے ہی تالیہ کی مسکراہٹ غائب ہوئی۔۔

جی نہیں وہ تو میں۔۔۔

ایک سیکنڈ تمہے رہنے کی جگہ دی ہے اس کاہر گزیہ مطلب نہیں کے تم اب اس طرح گھومتی پھیرو۔۔ تم یہاں پینگ گیسٹ ہونہ کے مہمان۔۔ اور ہاں جب تمہاری ضرورت ہوگی تو میں بلوا لوں گی اب تم جاسکتی ہو اور ایک بات ذہین نشین کرتی جاؤ آسندہ سرپے ڈوپٹہ نظر آئے مجھے۔۔ سُمیرا بیگم تفاعر سے کہتیں اس کی اچھی خاصی عزت افزائی کر چکی تھیں تالیہ کے ہلک میں آنسوؤں کا گولہ سا اٹکا اسکی مجبوری نہ ہوتی تو وہ کبھی اتنی باتیں نہ سنتی کاش اسکے پاس پیسے ہوتے تو پہلے ہی ایڈوانس دے کر منہ بند کروادیتی۔۔

نظروں کا زاویہ بدل کر ساتھ بیٹھی انکی بیٹیوں کو دیکھا ایک کا ڈوپٹہ ایک کندھے پر لا پرواہی سے جھول رہا تھا جب کے دوسری کا ڈوپٹہ گلے میں رسی بنا ہوا تھا۔۔
حنا اور حراد دونوں خاموشی سے بیٹھی تھیں اپنی ماں کے سامنے کچھ بھی بولنا خود کی شامت لانے کے متعارف تھا۔۔

ٹھیک ہے آنٹی۔۔ زبردستی مسکراتی وہ تیزی سے لاونج سے نکلتی چلی گئی۔۔
باہر آتے ہی اسکے آنسوؤں بھل بھل بہنے لگے۔۔ اسکی زندگی کی یہ پہلی صبح تھی جس کا آغاز اسکی شرارتوں سے نہیں اسکے آنسوؤں سے ہوئی تھی۔۔۔



مئی آپ کو اس طرح نہیں کرنا چاہیے تھا۔۔۔ حنانے ہلکی آواز میں اپنی ماں کو احساس دلانا چاہا۔
اب تم مجھے بتاؤ گی مجھے کیا کرنا چاہیے اور کیا نہیں۔۔۔

لیکن مئی۔۔۔۔

بس بہت ہوا حنا باہر کے لوگوں کے لئے اپنی ماں سے بحث کرنے کی ضرورت نہیں ہے نہ ہی
میرے کاموں میں مداخلت کرنے کی سمجھی بہتر ہو گا اپنی شادی کی تیاریوں کی فکر کرو۔۔۔ سمیرا
بیگم جھڑک کر بولتیں کچن کی طرف بڑھ گئیں۔۔۔



میرے پاس کوئی اور رہنے کی جگہ ہوتی تو بتاتی مس آئی صاحبہ کو ہنہ کتنی بے عزتی کی ہے
میری وہ بھی اپنی بیٹیوں کے سامنے۔ مجھے کوئی شوق نہیں ہے انکے گھر جانے کا۔۔۔ شکر تھا
وہاں انکا بیٹا نہیں تھا ورنہ میرا کتنا مذاق بنتا۔۔۔ گال پر بہتے آنسوؤں کو بار بار صاف کرتی وہ خود
کلامی کر رہی تھی جب کسی کی نظروں کی تپش خود پے محسوس کرتی سر اٹھا کر اوپر دیکھا کھڑکی
میں کھڑا وہ کوئی اور نہیں ولید خان تھا جو ہاتھوں کو دائیں بائیں رکھے اسے ہی دیکھ رہا تھا۔۔۔
ہا!!۔۔۔ تالیہ مت دیکھ وہ پہلے ہی کسی اور کے ہیں۔۔۔ افسردگی سے بڑ بڑاتی وہ انیکسی کی طرف
جانے لگی ولید اسی طرح کھڑا اُسے جاتے دکھتا رہا۔۔۔



دلاور۔۔

جی چھوٹے صاحب۔۔

ابھی جو لڑکی انیکسی کی طرف گئی ہے وہ کون تھی؟ ولید تجسس کے ہاتھوں گھر میں کسی سے پوچھنے کے بجائے گارڈ سے پوچھنے آگیا۔۔ چھوٹے صاحب معلوم نہیں بینش کو معلوم ہوگا۔۔ اچھا ٹھیک ہے بلا کر لاؤ اسے۔۔ گارڈ سر ہلاتا سرونٹ کو اڑ بھاگا۔۔

چھوٹے صاحب آپ نے بلایا۔۔ بینش کی آواز پر وہ جو اس جگہ کو دیکھ رہا تھا جہاں کچھ دیر قبل روئی روئی سی وہ کھڑی اسے دیکھ رہی تھی ولید نے پلٹ کر اسے دیکھا۔۔ انیکسی میں کون سا مہمان رہنے آیا ہے؟

چھوٹے صاحب مہمان نہیں ہیں کل مالکن نے تقریب میں آئی کسی لڑکی کو کرائے پے دیا ہے۔

اوہ!! ٹھیک ہے۔۔ ولید تعجب سے اپنی ماں کی اس کرم نوازی پے حیران ہوتا گھر کی طرف بڑھ گیا۔۔

اے دلاور چھوٹے صاحب کیوں پوچھ رہے تھے؟

معلوم نہیں۔ اب جاندر۔۔ دلاور کندھے اچکا کر کہتا اپنی جگہ پے جا کر کھڑا ہو گیا جب کے بینش جو سُمیرا بیگم کی وفادار تھی مشکوک نظروں سے انیکسی کی طرف دیکھنے لگی۔۔



شام کا وقت تھا تالیہ تنہا بیٹھی بیٹھے اب اکتا چکی تھی کچھ دیر تازہ ہوا کھانے کے لیے وہ نکل کر لان کی طرف آ کے چہل قدمی کرنے لگی۔۔

حرا کی بچی کیسی بے وفانگی یہ نہیں کے محترمہ خود آجائے پر نہیں وہ تو امیر ماں باپ کی امیر زادی جو ہیں وہ مجھ سے خود کیوں ملنے آئے گی۔۔ تالیہ چلتی ہوئی بڑ بڑائے جا رہی تھی جب قدموں کی آواز پر پلٹ کر گھر کے بڑے لکڑی کے دروازے کی طرف دیکھا۔۔

ولید کان سے موبائل لگائے کسی سے مسکرا کر باتیں کرتا اسی کی طرف آ رہا تھا تالیہ جہاں تھی وہیں کھڑی رہ گئی۔۔

سارا مجھے یاد ہے۔۔۔ ولید کی بات اسکے کانوں میں پڑی تو آنکھیں گھما کر دوبارہ چلنے لگی۔ ولید اسی طرح باتیں کرتا لان میں رکھی کر سی پر بیٹھ گیا جب کے تالیہ کنکھیوں سے بار بار اُسے بھی دیکھ رہی تھی۔۔۔

ایسی کون سی باتیں ہیں جو ختم ہونے کا نام نہیں لے رہی۔۔

او کے بائے سارا۔۔ ولید نے کہتے ساتھ ہی کال ڈسکنیکٹ کرتے کچھ فاصلے پہ کھڑی تالیہ کو دیکھا جو خود سے باتوں میں مصروف تھی۔۔

پاگل لڑکی۔۔۔ ولید اچھنبے سے کہتا قریب گیا۔

کس سے باتیں کر رہی ہو؟ ولید کی آواز اپنے اتنے قریب سے سن کر تالیہ اُچھل پڑی۔۔

آپ؟ وہ کچھ کہ رہے تھے؟

کچھ نہیں۔۔۔ ولید اسکی بات پر گھور کر جانے لگا سے ایک ہی بات بار بار دوہرا نا پسند نہیں تھا۔
کیا مطلب کچھ نہیں آپ مجھے کچھ کہ رہے تھے۔۔۔ تالیہ چڑ کر پوری طرح اسکی طرف
گھومی۔۔۔

تم اگر ہوائی مخلوقوں سے باتوں میں مصروف نہ ہوتی تو یقیناً میری بات سمجھ آ جاتی لیکن
خیر۔۔۔ ولید نے کندھے اچکائے۔۔۔

ہیں کیا مطلب ہے اس بات کا آپ کو میں جادو گر نی لگتی ہوں جو جادو سے دوسری مخلوقوں سے
باتیں کر سکتی ہے۔۔۔

میں نے ایسا کب کہا؟

چھوٹے صاحب۔۔۔ اس سے قبل دونوں کے بیچ یعنی بحث طویل ہو جاتی ملازمہ (بینش) کی
آواز پر ولید نے موڑ کر اسے دیکھا جو ادب سے ہاتھ باندھ کر کھڑی تھی۔۔۔
کیا بات ہے؟

چھوٹے صاحب آپ کو بڑے صاحب بلارہے ہیں۔۔۔ بینش نے ایک نظر ساتھ کھڑی لڑکی کو
دیکھ کر اسے بتایا۔۔۔

ٹھیک ہے۔۔۔ ولید کہہ کر ایک نظر اس پر ڈالتا سر نفی میں ہلاتا آگے بڑھ گیا۔۔۔
بی بی جی مالکن کو پسند نہیں ہے اس طرح باہر کے لوگوں کا اس طرح گھومنا۔۔۔
میں یہاں رہتی ہوں۔۔۔ تالیہ نے اسکی بات سن کر گھور کر کہا۔۔۔

جی بلکل پر آپ یہاں نہیں انیکسی میں رہتی ہیں میں تو بس آپ کو مالکن کی وجہ سے سمجھا رہی ہوں انہیں یہ سب پسند نہیں ہے اور اگر آپ کو چھوٹے صاحب کے ساتھ دیکھ لیتیں تو ایک ہنگامہ ہو جاتا۔ تیز طرار سی بینش رازداری سے اس کے ساتھ ہمدردی کرنے کی کوشش کر رہی تھی تالیہ اسکی باتیں سن کر تمللا ہی گئی۔۔

کیا مطلب ہے ہاں میں انکے بیٹے کو کھا نہیں رہی تھی سمجھی ہنہ ملازمہ ہو وہی رہو۔۔ جسے دیکھو ماں بننے کی کوشش کر رہا ہے جیسے تالیہ کوئی فالتوشہ ہو۔۔ اسے جواب دیتی وہ بڑبڑا کر انیکسی کی طرف بڑھ گئی۔۔

واہ رے بینش یہاں تو بھلائی کا زمانہ ہی نہیں رہا۔۔ آنکھیں مٹکاتی وہ اسکی پشت کو دیکھ کر مسکرائی۔



حرا کہاں جا رہی ہو تم؟

وہ میں تالیہ کے پاس جا رہی ہوں صبح سے ایک بار بھی نہیں ملی اس سے اوپر سے ممی نے بھی بیچاری کو کتنی باتیں سنا دیں تھیں۔۔ حنا کو جواب دیتی وہ جلدی سے لاؤنج عبور کر گئی۔



میں اپنی ممی کی طرف سے معافی مانگتی ہوں تالیہ مجھے نہیں معلوم تھا وہ لحاظ نہیں کریں گی۔۔

حرانے نچلاب کاٹتے ہوئے شرمندگی سے کہا جو سینے پر ہاتھ باندھے دوسری طرف دیکھ رہی تھی۔

تم مجھے بتا سکتی تھی اپنی ممی کے متعلق تو شاید میں ایسے نہیں آتی خیر چھوڑو تم صبح سے اب آئی ہو۔۔۔ تالیہ بولتے ساتھ ناراضگی سے پوچھنے لگی۔۔۔

شاپنگ سے ابھی لوٹے ہیں ولید بھائی کے آنے کی خوشی میں ہم نے باہر ہی ڈنر کیا تھا۔۔۔ حرانے مسکرا کر اُسے بتایا تالیہ سر ہلا کر رہ گئی کیا کہتی اسے وہ تھی کون انکی کے وہ اُسے بھی ساتھ لے جاتے۔

تم نے کھانا کھایا تالیہ؟ حرا کو اچانک خیال آیا۔

ہاں کچھ دیر پہلے ہی ملازمہ دے کر گئی ہے۔۔۔ تالیہ نے بروقت مسکرا کر جواب دیا۔۔۔ وہ یہ نہیں کہ سکی کے کھانے کے ساتھ اسے پیغام بھی بھیجا گیا تھا کہ جب لگ جائے تو راشن وغیرہ کا انتظام کر لینا تمہیں رہنے کی جگہ دے دی یہی غنمت جانو۔۔۔۔۔ تالیہ نے بمشکل یہ باتیں سن کر سر ہلایا تھا۔۔۔

کیا سوچنے لگ گئی؟ حرا کی آواز پر جیسے وہ ہوش میں آئی۔۔۔

ہاں کچھ بھی نہیں بس مجھے نیند آرہی ہے میرا خیال ہے اب تمہے بھی جانا چاہیے۔۔۔ تالیہ نے مسکرا کر اسے کہا۔

ہاں سہی ہے پھر میں چلتی ہوں گڈ نائٹ۔۔۔

گڈ نائٹ۔۔



ناشتے کی ٹیبل پر گھر کے افراد بیٹھے ناشتہ کر رہے تھے جب حماد خان نے سُمیرہ بیگم کو مخاطب کیا۔۔

شادی میں چار دن رہ گئے ہیں کچھ رہ گیا ہے تو ابھی سب نبٹاؤ میں نہیں چاہتا بعد میں ہنگامہ ہو۔۔۔

حماد خان نے کہہ کر اپنے بیٹے کو دیکھا جو سر جھکائے ناشتہ کر رہا تھا۔۔۔
ولید۔۔۔

جی پاپا۔۔۔ ولید نے ہاتھ روک کر نظر اٹھائی۔۔

تم بھی اپنی شاپنگ۔۔۔

اس کی ضرورت نہیں ہے میں خود کرونگی بس یہ ساتھ چل لے اگر اعتراض نہ ہو تو۔۔۔ حماد خان کی بات مکمل ہونے سے قبل ہی سُمیرا بیگم بول کر دوبارہ ناشتہ کرنے لگیں۔۔۔
ولید نے ہونٹ بھنج کر اپنے باپ کی طرف دیکھا۔۔

اس میں کچھ غلط بھی نہیں ہے ایک کام کرتے ہیں میں جلدی آجاؤں گا پھر سب ساتھ چلیں گے کیا کہتے ہو ولید۔۔۔

جیسے آپ کی مرضی۔۔

یس یہ تو اور اچھا رہے گا۔۔۔ حرانے پر جوش انداز میں سب کی طرف دیکھا۔
حناتم گھر پر ہوگی پارلر سے کچھ لڑکیاں بلوائی ہیں۔۔۔ سُمیرا بیگم دونوں کو اٹھاتا دیکھتی سنجیدگی
بولیں۔

اوہاں میں کیسے بھول گئی۔۔۔ آہ!! چلیں میں آپ لوگوں کے ساتھ ڈنر پر جاؤں گی اور آپ سب
جائیں گے وعدہ؟ حنا فسور دگی سے سوچتی یکدم آگے کو ہوتی پر جوش ہوئی۔۔
باہاہا!!۔۔۔ ٹھیک ہے میری پیاری بیٹی۔۔۔ حماد صاحب نے ہنس کر جواب دیا جس پر سب مسکرا
دیا۔



بینش ٹھہرو۔۔۔ سُمیرا بیگم کی آواز پر وہ جو دوبارہ سے تالیہ کی جاسوسی کے لئے باہر جا رہی تھی
روک گئی۔۔
جی مالکن؟

میں کب سے دیکھ رہی ہوں تمہیں کل سے کچھ زیادہ ہی چکر لگ رہے ہیں یا بہانے بہانے سے
شوہر سے گپے ہانگنے جاتی ہو۔۔۔۔۔ رعب دار آواز میں ڈانٹتیں اپنے قریب آنے کا اشارہ
کیا۔۔

ناں مالکن میں نے کبھی ایسا نہیں کیا مالکن میں تو جی رات کو ہی جاتی ہوں وہ تو مالکن کل جو آپ
نے نئی کرائے دار رکھی تھی نہ جی اس پر نظر رکھی ہے آپ تو اتنی اچھی ہیں لیکن کون کیسا ہے

تو بہ تو بہ آج کل تو معلوم ہی نہیں چلتا اس لئے میں خود اسے دیکھ رہی ہوں جی۔۔ معصوم بننے کی اداکاری کرتی وہ انکے سامنے جھک کر آنکھیں مٹکانے لگی۔۔

ہم کیا تمہے کچھ خبر ملی ہے اسکے متعلق؟ ایک تو میری بیٹی کو ہر کوئی اپنی طرح معصوم لگتا ہے خیر ابھی میں ہوں یہ سب دیکھنے کے لیے۔ اچھا سنو اس لڑکی پر نظر رکھو ہر تین دن بعد تم مجھے رپورٹ دو گی سمجھ گئی؟ سُمیرا بیگم سوچتی ہوئیں اسے حکم دیکر اٹھ کھڑی ہوئیں۔۔ بینش آنکھوں میں چمک لئے لاؤنج عبور کر گئی۔۔



گھر کے سبھی افراد پورج میں کھڑے تھے جب تالیہ کو دیکھ کر حماد خان نے سُمیرا بیگم کی طرف سوالیہ انداز میں دیکھا۔۔

یہ لڑکی حرا کی دوست ہے رہنے کے لئے جگہ نہیں تھی اسلئے کرائے پر رکھ لیا۔۔ سُمیرا بیگم کی بات پر ولید نے بھی اسے دیکھا جو سر پر ڈوپٹہ لیے انکی طرف آرہی تھی۔۔

کیا مطلب ہے سُمیرا تم کسی بھی انجان لڑکی کو یونہی رکھ لو گی مجھے بتانا بھی ضروری نہیں سمجھا۔ ہلکی آواز میں سختی سے وہ اپنی بیگم کو ڈانٹنے لگے جب کے تالیہ سنتے ہی وہیں روک گئی۔۔ ہم اس بارے میں آکر بات کرتے ہیں حماد۔۔

ممی پاپاپلیز وہ سن لے گی وہ اچھی لڑکی ہے۔۔ حرا بیچارگی سے بولتی تالیہ کی طرف گئی جو وہیں کھڑی تھی۔۔

اوتالیہ تمہے پاپا سے ملو اوں۔۔

نا نہیں اسکی کوئی خاص ضرورت نہیں میں تو بس یو نہی آگئی تھی۔۔ تالیہ مسکرا کر اپنا ہاتھ
چھڑوانے لگی۔۔

اوہ چھوڑو بھی ابھی چلو۔۔ حرا نے مضبوطی سے اسکا ہاتھ تھام کر کھینچا۔۔

السلام علیکم۔۔۔

وعلیکم اسلام۔۔ حماد خان جواب دے کر سب کو گاڑی میں بیٹھنے کا اشارہ کرنے لگے۔۔

کیا نام ہے تمہارا؟

جی تالیہ۔۔ تالیہ نے آہستگی سے اپنا نام بتایا جب کے ولید جو فرنٹ سیٹ پر بیٹھ چکا تھا دلچسپی سے

اسکے گھبرائے ہوئے روپ کو دیکھ رہا تھا جو اسکے سامنے شیرنی بن رہی تھی لیکن اسکے باپ

کے سامنے بھیگی بلی بنی کھڑی جواب دے رہی تھی۔۔

ولید نے دیکھا اسکا باپ مسکرا کر اسے کچھ کہتے ڈرائیونگ سیٹ پر اکر بیٹھ گئے تھے۔۔



تالیہ پریشانی کے عالم میں انیکسی کے قریب ہی چہل قدمی کر رہی تھی۔۔ کل اسے ایک

پرائیویٹ اسکول میں انٹرویو کے لئے جانا تھا۔۔ یہی سب سوچتی وہ بیرونی گیٹ کی طرف

بڑھنے لگی جب کسی سے ٹکرائی۔

اوہ آئی ایم سوسوری میں۔۔ تالیہ کسی کے ٹکرانے پر جسے ہڑبڑا گئی۔۔

ولید جو ابھی جاگنگ کر کے لوٹا تھا تالیہ کو دیکھ کر حیران ہونے سے زیادہ اسکے معذرت کرنے پر

حیران ہوا۔۔

سیر سہلی تم مجھے سوری کر رہی ہو یقین نہیں آرہا۔۔ ولید جیسے بول کر خود بھی حیران ہوا ہو۔ تالیہ نے اب اُسے دیکھا۔۔

کیوں کے میں آپ کی طرح نہیں ہوں۔۔

اوکے۔۔۔ اب ہٹو سامنے سے۔۔ ولید کو اسکے طنز کا ذرا فرق ناں پڑا۔۔

کیوں ہٹوں آپ سامنے آئے ہیں میں تو اپنے راستے چل رہی تھی۔۔ تالیہ کی بات پر ولید نے گہری سانس لی۔

تم کبھی ایک دفع کی بات نہیں سمجھتی ہو؟

نہیں۔۔

چھوٹے صاحب۔۔ بینش کی آواز پر ولید جواب دیتے دیتے رکا۔۔

کیا بات ہے؟

وہا لکن کہ رہی تھیں چھوٹے صاحب آجائیں تو میرے کمرے میں بھیج دینا۔۔ بینش ہاتھ

باندھ کر ادب دے کہتی کنکھیوں سے تالیہ کو دیکھنے لگی۔۔

ٹھیک ہے جاؤ۔۔۔ میں آتا ہوں۔۔ ولید بول کر تالیہ کے قریب سے گزر گیا۔

تم کیوں کھڑی ہو جاؤ اپنے صاحب کے پیچھے ہنہ۔۔ تالیہ چڑتی ہوئی تیز تیز چلتی انیکسی کی طرف

بڑھ گئی۔۔ واہرے سویرے سویرے محبوب کا دیدار۔۔۔۔



اگلے دن تالیہ تیار ہو کر انٹرویو کے لئے گھر سے نکلی سرپے اچھی طرح حجاب لیا ہوا تھا۔۔۔ گلی سے نکل کر بس اسٹاپ تک پہنچی چونکہ بس اسٹاپ زیادہ دور نہیں تھا یا شاید اسے لگ رہا تھا۔۔۔ ابھی پانچ منٹ ہی گزرے ہونگے جب اسے لگا کوئی اسے دیکھ رہا ہے۔

تالیہ نے ہلکا سا سر جھکا کر نظروں سے اطراف کا جائزہ لینا شروع کیا لیکن وہاں کوئی نظر نہیں آیا جو اسے دیکھ رہا تھا اسی گھبراہٹ میں بس آگئی۔۔۔ تالیہ بنا وقت ضائع کیے اُس میں سوار ہو گئی۔۔۔



بھائی۔۔۔ بھائی۔۔۔ بھائی۔۔۔

ابے آرام سے سانس تولے لے پہلے۔۔۔

ارے اسے چھوڑو خبر سنو۔۔۔ لڑکا جس کا نام کاشف تھا اسکے قریب آ کر بولا۔۔۔

اب بک بھی۔۔۔ آدمی نے سگریٹ کا لمبا کش لگاتے چڑ کر کہا آج کل ویسے ہی اسکا موڈ خراب تھا تالیہ کا اُسکے ہاتھ سے نکل جانا یاد آتا تو نئے سرے سے غصہ آنے لگتا۔

بھائی خبر ہی ایسی ہے تم سنتے ہی اُچھل پڑو گے۔۔۔

اب اگر تو نے بات بتانے کے بجائے اپنی زبان سے کچھ اور پھوٹانہ تو تیری کھوپڑی کھول دوں گا۔۔۔

آدمی کے غرانے پر لڑکا سیدھا ہوا۔۔۔

بھائی وہ ابھی اس لڑکی کو دیکھا بس اسٹاپ پر کھڑی تھی۔۔۔ کاشف کی بات سنتے ہی وہ بجی کی سی

تیزی سے کھڑا ہوتا ہے یقینی سے اسے دیکھنے لگا۔

کیا تو سچ بول رہا ہے؟

بھائی آپ کی قسم۔۔۔

سالی اس کا مطلب وہیں کہیں چھپی ہوئی تھی اور تو گھامڑ دیکھا سے وہ کس گھر سے نکلی تھی؟

اس آدمی نے آنکھوں میں چمک لئے اس سے پوچھا جو اس سوال پر گڑ بڑا گیا تھا۔

بھائی وہ۔۔۔ وہ تو میں نے جب دیکھا تب بس کے انتظار میں بیٹھی تھی لیکن کیا

کمال۔۔۔ چٹاخ!!! کاشف کی زبان اس آدمی کے تھپڑ سے وہیں دب گئی۔

کینے آدمی تو وہاں اسے پکڑنے کے بجائے مجھے یہ بتا رہا ہے کہ وہ کیسی لگ رہی تھی۔۔۔

بھائی میں۔۔۔

اس سے قبل وہ پھر کچھ کہتا آدمی نے آگے سے اس کے سر کے بال پکڑ کر کھنچے۔

مجھے وہ ہر قیمت پر چاہیے ابھی واپس جا کر انتظار کرو وہ اگروہیں کہیں سے نکلی ہے تو دوبار آئے

گی۔ اب نکل یہاں سے۔۔۔ زور سے دھکا دیتا وہ چلا گیا۔



ایسے کیا دیکھ رہی ہو تم دونوں؟ ولید جو بالوں کو جیل سے سیٹ کر رہا تھا ساتھ اپنی دونوں بہنوں

کی نظریں بھی خود پے محسوس کر رہا تھا جو کافی دیر سے اسے اسی طرح دیکھ رہی تھیں۔۔۔

آ۔۔۔ کچھ نہیں لیکن آج ولید بھائی کوئی خاص مہمان آرہا ہے گھر پے۔۔۔ حنانے آنکھیں مٹکا کر

شرارت سے پوچھا ولید اسکی بات سن کر مسکرایا۔۔

ہاں تمہاری ہونے والی بھابھی جو آرہی ہیں۔۔ ولید نے بھی شرارت سے اسے جواب دیا تو تینوں بھائی بہن زور سے ہنس دیے۔

کچھ دیر بعد ولید اپنے والدین کے ساتھ ایئر پورٹ کے لئے روانہ ہو گیا جب کے حرا حنا کی وجہ سے گھر پر ہی رک گئی تھی۔



کوئل ادھر آؤ۔۔ انیکسی میں تالیہ کو ناپا کر حرا نے دوسری ملازمہ کو پکارا جو یہاں کی صفائی وغیرہ کرتی تھی۔۔

جی بی بی جی۔۔

تالیہ بی بی کہاں ہیں؟

وہ تو جی سویرے ہی کہیں جا رہی تھیں۔۔ کوئل نے بتیسی نکال کر بتایا۔۔

کہاں گئی ہیں؟

کام پر گئی ہیں جی کہ رہی تھیں دعا کرنا۔

اوہ ٹھیک ہے۔۔ حرا سمجھ کر کہتی چلی گئی۔



آج کا دن اسکے لئے بہت اچھا تھا۔۔۔ اسے یقین تھا اسے یہ جا ب ضرور ملے گی۔۔۔ خوشی سے جگمگاتے چہرے کے ساتھ وہ گھر کی طرف روانہ تھی۔۔

تالیہ بس سے اتر کر آگے بڑھنے لگی جب وہی احساس اسے دوبارہ ہوا۔ اس سے قبل وہ پیچھے موڑتی کوئی تیزی سے اسکے سامنے آیا۔

السلام علیکم بھابھی جی۔۔۔ کاشف نے کمینگی سے اسے دیکھتے ہاتھ ماتھے تک لے جا کر سلام کیا تالیہ کی آنکھیں خوف سے پھٹ گئی وہ کیسے بھول گئی تھی انہیں۔

ارے کیا ہوا ڈریں مت بس ساتھ چلیں بھائی آپ کے لئے بہت بے چین ہو گئے ہیں ہر وقت نشہ کرتے رہتے ہیں۔۔۔ کاشف خیانت سے مسکراتے ہوئے اسے بتا رہا تھا جو ارد گرد لوگوں کو دیکھ رہی تھی سب اُسے عجیب نظروں سے اس اوباش لڑکے کے ساتھ دیکھ رہے تھے لیکن پھر بھی لڑکے کے حلیے کو دیکھنے کے بجائے وہ اُسے ہی دیکھ رہے تھے۔

دماغ خراب ہے تمہارا میں کوئی بھابھی نہیں ہوں سمجھے اپنا راستہ ناپو ورنہ ابھی چیخ کر سب کو جما کر لونگی۔۔۔

ہا ہا ہا۔۔۔!! ارے بھابھی۔۔۔ اچھا سہی ہے لیکن وہ کیا ہے نہ ہمارے بھائی کو اب آپ ہی چاہیے ہو اس حساب سے۔۔۔۔ چلیں لیکن اگر اعتراض ہے تو کوئی بات نہیں ہم بھی راہوں میں کھڑے ہیں۔

تالیہ کی بات پر بے ہنگم قہقہہ لگاتا وہ اسکی طرف جھک کر بولا۔۔ تالیہ تیزی سے پیچھے ہٹی۔۔
چلو میرے ساتھ۔۔ کاشف نے ہاتھ پکڑنے کی کوشش کی تالیہ نے اتنی ہی تیزی سے جھٹکے
سے ہاتھ چھڑوا یا۔۔

آ میں خود چل لوں گی۔۔۔

ٹھیک ہے۔۔ بتیسی کی نمائش کرتا وہ موبائل پر کال سننتے ساتھ چلنے لگا تالیہ ارد گرد دیکھتی اسکے
پیچھے چلنے لگی جو اپنی وین کی طرف بڑھ رہا تھا تالیہ ٹھٹھکی وہ اکیلا تھا۔۔۔

پلٹ کر اطراف میں دیکھنے لگی اکادک لوگ تھے کوئی بھی انکی طرف متوجہ ناں تھا۔۔

تالیہ نے اپنے حجاب کی صیفتی پن نکل کر کھلی ہوئی پن اسکے بازو میں پوری قوت سے گھوسادی
کاشف جو کال ڈسکنیکٹ کر کے اسکی طرف پلٹنے لگا تھا بلبلا کر رہ گیا۔۔

آہ میں مر گیا۔۔۔ پن کو بازو سے نکالنے کے بجائے وہ دیکھ کر صرف چیخیں مار رہا تھا تالیہ نے
ہاتھ میں پکڑا پرس اسکے منہ پر مارا جس سے وہ نیچے زمین پر بیٹھ کر چیخنے لگا۔۔

ڈرپوک آدمی اسے غنڈا کس نے بنایا۔۔ تالیہ سوچتی ہوں مسکراہٹ دباتی تیزی سے دوسری
سمت بھاگی وہ اسکے سامنے گھر جانے کی غلطی نہیں کر سکتی تھی۔



مغرب کا وقت ہو چکا تھا تالیہ تھکی ہاری بیرونی گیٹ سے اندر داخل ہوتی انیکسی کی طرف بڑھ

گئی۔

ابھی دروازہ بند کر کے پرسکون سانس ہی لی تھی جب دروازے پر دستک ہوئی۔۔
 انف اب یہ کون آگیا۔۔ تالیہ نے جیسے ہی دروازہ کھولا سامنے کھڑے شخص کو دیکھ کر آنکھیں
 پھیل گئیں۔۔۔

اندر آسکتا ہوں۔۔۔ ولید کی سپاٹ آواز سنتے ہی وہ گڑ بڑا کر سائیڈ پر ہوئی ولید خاموشی سے چلتا
 اندر داخل ہوا۔۔

کہاں سے آرہی ہو؟ تالیہ جھٹکے سے اسکی طرف پلٹی ولید کا آنا اور یہ سوال کرنا اسے قطعی ہضم
 نہیں ہو رہا تھا۔۔۔

تالیہ کو خاموش کھڑا دیکھ کر ولید قدم قدم چلتا اسکے مقابل آیا۔۔
 آخری بار سمجھا رہا ہوں تمہیں میری بات یہاں (انگلی اپنی کنپٹی پر رکھ کر دستک دی) بیٹھا لو مجھے
 اپنی بات بار بار دوہرا نا پسند نہیں ہے۔۔۔ کہاں سے آرہی ہو؟ دھیمی مگر سخت آواز میں پوچھتا
 وہ اسکے قریب جھکا۔۔

تالیہ کے حلق میں کانٹے چھبنے لگے۔۔۔ کیا اس نے تالیہ کو اس لڑکے کے ساتھ دیکھ لیا تھا۔۔
 لبوں پر زبان پھیرتی وہ ایک قدم پیچھے ہوئی۔
 وہ میں اپنی جاب کے لئے گئی تھی کیوں آپ کیوں پوچھ رہے ہیں؟ تالیہ ہمت مستحجہ کرتی بول کر
 ارد گرد دیکھنے لگی۔۔

ولید گہری نظروں سے اسکے چہرے کے تاثرات دیکھ رہا تھا۔۔

پھر وہ آدمی کون تھا جو تمہارا ہاتھ پکڑ کر کھڑا تھا مس تالیہ۔۔۔ چونک کر تالیہ نے اسے دیکھا جس کے چہرے پے کوئی تاثر نہیں تھا۔۔

کون؟ کون سا آدمی میں۔۔۔ تالیہ بُری طرح ڈر گئی تھی اگر اُسے سچ بتایا اور یقین کرنے کے بجائے کہیں وہ گھر سے ہی اُسے نکال دے۔۔

جھوٹ بولنے کی کوشش مت کرو میں نے دیکھا تھا تمہیں۔۔ تمہیں تو میرا شکر مند ہونا چاہیے کے ابھی تک کسی کو نہیں بتایا۔۔ نظریں اسی پے مرکوز کیے وہ اس سے پوچھ رہا تھا تالیہ کا دل چاہا اسکا سر پھاڑ دے۔۔ اس سے قبل وہ جواب دیتی کسی کے قدموں کی آواز قریب آنے لگی ولید اور تالیہ دونوں نے چونک کر دروازے کی سمت دیکھا۔

آپ کو کسی نے یہاں دیکھ لیا تو اچھا نہیں ہوگا آپ ایسا کریں کمرے میں جا کر کہیں بھی جا کر چھپ جائیں۔۔ تالیہ نے گھبرا کر بازو سے پکڑ کر اسے کمرے میں جانے کو کہا۔۔ ولید بنا کچھ کہے کمرے میں چلا گیا۔۔

تالیہ نے لمبی سانس لی۔۔۔

!! ٹھک ٹھک ٹھک

آر ہی ہوں۔۔ تالیہ نے کہتے ہی دروازے کھولا۔۔

بی بی جی آپ کو مالکن نے بلا یا ہے۔۔۔

ٹھیک ہے میں ابھی آتی ہوں جاؤ۔۔ تالیہ نے گھور کر بینش کو جواب دیا اور زور سے دروازہ اُسکے

منہ پر بند کر کے لاک لگایا۔

ہائے ربا لگتا ہے بی بی جی دکھی ہیں چھوٹے صاحب کی وجہ سے۔۔۔ بینش خود سے اخذ کرتی پلٹ گئی۔



تالیہ جیسے ہی کمرے میں داخل ہوئی ولید کو اسٹڈی ٹیبل کی کرسی پے بیٹھا دیکھ کر ماتھا پیٹ کر رہ گئی۔۔۔

آپ کو میں نے کہا تھا چپ جائیں اور آپ ہیں کھلے سانڈ۔۔۔ مم مطلب اس طرح بیٹھے ہیں اگر آپ کی وہ باڈی گارڈ ملازمہ اندر آجاتی تو جانتے ہیں آپ کی ممی مجھے دھکے مار کر گھر سے بے دخل کر دیتیں۔۔۔ تالیہ روانی سے بولتی ولید کی گھوری پر بات پلٹ گئی۔۔۔

ولید پوری بات سن کر کرسی سے کھڑا ہوتا قدم قدم چلتا اسکے مقابل آیا۔۔۔
تمہے لگتا ہے ایسا سب ہو جاتا؟

جی بلکل ہو جاتا۔۔۔ کیوں کیا نہیں ہوتا؟ پہلے ہی اپنی ممی کو میرا یہاں رہنا پسند نہیں آیا پتہ نہیں کیسے مجھے کرائے پر رہنے کے لئے جگہ دے دی۔۔۔ تالیہ سُمیرہ بیگم کی باتیں یاد کرتی خفگی سے اسے بتانے لگی جو دلچسپی سے اسکی باتیں سن رہا تھا۔۔۔

یہی تو میری سمجھ میں نہیں آرہا میری پیاری ممی نے کیسے کسی پر اتنا عظیم احسان کیا ہے لیکن ایک بات سمجھ لو مس تالیہ یہ میرا گھر ہے اور میں فراڈیوں کو چھوڑتا نہیں ہوں یہ یاد رکھنا۔۔۔۔

ولید سنجیدگی سے اسے دھمکاتا کمرے سے نکلنے لگا جب کے تالیہ منہ کھولے ولید کو دیکھنے لگی جو اُسے فراڈ سمجھ رہا تھا اس سے قبل ولید کمرے سے نکلتا تالیہ تیزی سے آگے بڑھتی اسکے سامنے کھڑی ہوئی ولید بروقت ایک دو قدم پیچھے ہٹا۔۔

آپ مجھے فراڈ سمجھ رہے ہیں میں کس اینگل سے آپ کو فراڈ نظر آرہی ہوں۔۔
وہ فراڈ نہیں ہوتا جس کا کوئی بھی اینگل فراڈ دیکھے۔۔ ولید نے دو بدو جواب دیا تالیہ کے گال غصے سے سرخ ہو گئے۔۔

آپ سے اچھی آپ کی می ہیں کم از کم انہوں نے مجھے فراڈ تو نہیں سمجھا ہنہ۔۔۔
بلکل۔۔ لیکن ذرا سوچو ابھی اگر میں نے جا کر بتا دیا تم مشکوک ہو تو وہی اچھی می تمہے گھر سے نکلنے کی بجائے جیل کروادیں گی۔ ولید اسے زچ کرنے لگا جو جیل کا سنتے ہی پریشان ہو گئی تھی۔
دیکھیں آپ جو سمجھ رہے ہیں ایسا کچھ نہیں ہے وہ مجھے تنگ کر رہا تھا میں سچ۔۔ اس سے قبل تالیہ اپنی بات مکمل کرتی ولید کے موبائل پے کال آنے لگی۔۔ ولید کال ریسیو کرتا کمرے سے نکل گیا تالیہ کا دل کیا کوئی چیز اسکے سر پر دے مارے۔۔

اففف تالیہ تم تو محبت کرنے چلی تھی لیکن یہاں تو یہ کتنے خطرناک دہشتناک انسان نکلے اگر سچ میں بتا دیا تو آنٹی تو میرے خون کی پیاسی ہو جائیں گیں اب میں کیا کروں کیسے یقین دلاؤں۔۔
دانتوں تلے انگلی دباتی وہ کمرے میں چکر کاٹنے لگی تھی۔۔



کہاں تھے ولید؟ سارا ولید کو اتے دیکھ کر جلدی سے پوچھنے لگی۔
 کچھ کام تھا اور تم نے گھر دیکھا؟ ولید نے مسکرا کر اس سے استفسار کیا۔
 ہاں بہت خوبصورت ہے اور تمہاری بہنیں بھی بہت پیاری ہیں دونوں ابھی میرے پاس سے
 ہی گئی ہیں۔۔

اور می؟

سچ کہوں تو مجھے لگتا ہے وہ اتنی خوش نہیں ہیں میرے یہاں آنے سے۔۔ سارا نے منہ بنا کر
 جواب دیا۔

تمہیں ایسا کیوں لگا؟ کچھ کہا ہے انہوں نے؟ ولید یکدم سنجیدگی سے استفسار کرنے لگا سارا نے
 پلٹ کر اسے دیکھا۔

لہجے اور رویے یہ ایسی زبان ہے جو کچھ نہ بول کر بھی بہت کچھ باور کروادیتی ہیں میں اتنی نادان
 نہیں ہوں۔۔۔ سارا کہ کے اسکے نزدیک آئی پھر ایک ہاتھ اسکے گال پر رکھا۔۔

ولید دیکھو میں صرف تمہاری وجہ سے یہاں آئی ہوں ہم شادی کے بعد واپس چلیں گے یہ میرا
 لائف اسٹائل نہیں ہے تم سمجھ رہے ہونا میں نے مام سے کہ دیا ہے ہم شادی کے اگلے دن

لندن چلے جائیں گے۔۔۔ اوکے ناں بے بی؟ سارا نرم لہجے میں اپنی بات مکمل کرتی ولید کو
 دیکھنے لگی جو بنا کسی تاثر کے سارا کو دیکھ رہا تھا۔

تم چپ کیوں ہو؟ سارا نے اسے خاموش دیکھ کر دوسرا ہاتھ اُسکے ہاتھ پر رکھا۔۔

دیکھو سارا مئی چاہتی ہیں ہم مطلب تم اور میں اب یہیں رہیں۔۔

اور تم کیا چاہتے ہو؟ سارا کا لہجہ یکدم بدلہ۔۔

میں اپنے والدین سے بہت عرصہ دور رہا ہوں سارا پہلے پڑھائی پھر ناراضگی کی وجہ سے لیکن

اب میں خود دور نہیں جانا چاہتا۔۔ ولید نے بیچارگی سے اسے بتایا سارا یکدم اس سے پیچھے

ہٹی۔۔

تم ایسا نہیں کر سکتے ولید خان میں تمہارے ملک رہنے نہیں آئی ہوں ناں ہی یہاں شادی کے

بعد نو کرانی بننے کا شوق ہے مجھے۔۔ سارا نے جل کر اسے کہا۔

اچھی بکو اس ہے یہ نو کرانی کی بات کہاں سے آگئی؟ اور یہ اپنا ملک کیا ہے کیا تم بھول رہی ہو تم

بھی اسی ملک سے گئی ہو۔۔

پندرہ سال میرے اسی ملک میں گزرے ہیں ولید میں کبھی اپنا ملک نہیں چھوڑ سکتی۔۔

پھر مجھ سے امید مت رکھنا۔۔ ولید بے سپاٹ انداز میں اسے جواب دیا جو غصے سے سرخ ہو گئی

تھی۔

یہ کسی محبت ہے تمہاری ہاں جواب دو مجھے۔۔ سارا زور سے چلائی۔

میرے پاس بھی یہی سوال ہے۔۔ جب تمہے اس کا جواب مل جائے تو ضرور بتانا۔۔ ولید کہ کر

جانے لگا جب سارا نے گھبرا کر خود کو سنبھالا۔۔

ولید پلیز سوری آئی لو یو میں سمجھ سکتی ہوں لیکن تم بھی تو سمجھو میں یہاں ایڈ جسٹ نہیں ہو

سکوں گی۔

تم اگر یہی سوچ کر آئی ہو تو تم کبھی یہاں ایڈ جسٹ نہیں ہو پاؤ گی۔۔ اور اگر تم میرے خاندان کی وجہ سے ایسا کہ رہی ہو تو مت بھولو تمہارے کتنے ہی رشتے دار پاکستان میں ہیں۔۔ ولید سختی سے کہتا رہا پھیر گیا۔

سارا چند لمحے اسکی پشت کو گھورتی رہی پھر گہری سانس کھینچتی آگے بڑھ کر ولید کی پشت سے سر ٹکا لیا۔۔

او کے فائن جیسا تم کہو گے ویسا ہی ہو گا لیکن اگر میں ایڈ جسٹ نہ ہو سکتی تو تم میرے ساتھ لندن چلو گے۔۔ منظور۔۔۔

میں پھر یہی کہوں گا یہ سب تم پر ہے۔۔ ولید کہ کر رکا نہیں جب کے سارا نے زور سے پیر پٹھا۔



تالیہ نے کچھ ہی دنوں میں اسکول جانا شروع کر دیا تھا گھر سے نکلتے ہی وہ نقاب کر لیتی اب کی بار وہ اس او باش شخص کے ہاتھ نہیں لگنا چاہتی۔۔ ولید سے اُس دن کے بعد سے کوئی بات نہیں ہوئی نہ ہی آمنہ سامنا ہوا تھا۔ دوسری طرف سارا نے ولید کو منا لیا تھا وہ اس کی ناراضگی فحالی فورٹ نہیں کر سکتی تھی۔۔ گھر میں خالہ اپنے بیٹے اور بیٹی کے ساتھ رہنے آگئی تھیں جس کی وجہ سے گھر میں رونق لگ گئی تھی۔۔



تالیہ تیز تیز قدم اٹھاتی گنگناتے ہوئے ہاتھ میں ٹرے پکڑے کچن کی طرف بڑھ رہی تھی کل شادی تھی دلہن کو مہندی لگ رہی تھی جب کے سب ڈھولک لئے رونق لگائے ہوئے تھے تالیہ کو تبھی سُمیرا بیگم نے بلایا تھا جو آج پہلی دفع پورے گھر کا جائزہ لے رہی تھی۔۔۔

تالیہ جو کچن کی طرف جا رہی تھی اچانک کسی کے تیزی سے گزرنے سے ٹکرائی چھنکے کی آواز کے ساتھ شیشے کے گلاس چکنے فرش پے گر کے چکنا چور ہو گے لاؤنج میں بیٹھے مہمانوں سے پلٹ کر اسے دیکھا جو گھبرا کر جلدی سے ٹوٹی ہوئی کرچیوں کو اٹھانا شروع کر چکی تھی۔۔۔

ولید تیزی سے اسکے سامنے دو زانوں بیٹھا جھٹکے سے اسکی دونوں کلائیوں کو پکڑ کر جھٹکا دیا۔۔۔

لڑکی تمہارا دماغ خراب ہے اپنے ہاتھ زخمی کر رہی ہو۔۔۔ ولید نے اسکی ہتھیلیوں کو دیکھ کر سختی سے ڈانٹا۔۔۔

تالیہ نے شرمندگی سے نچلا لب کاٹا۔۔۔

اندھی ہو تم لڑکی۔ سُمیرا بیگم ہلکی آواز میں غرائیں تالیہ نے تیزی سے ولید سے ہاتھ چھڑوائے جس نے اپنی گرفت ڈھیلی کر دی تھی۔۔۔

آتم سو سوری آئی۔۔۔

کیا سوری ہاں۔۔۔

مئی ریلیکس اسکی غلطی نہیں ہے۔۔۔ ولید نے سُمیرا بیگم کی بات کاٹی سُمیرا بیگم کے ساتھ سارا نے بھی حیرت سے ولید کو دیکھا۔۔۔

جس کی بھی غلطی ہے ہاتھ میں اسکے تھاب کھڑی کیوں ہو صاف کرو۔۔۔ ایک تو مفت میں رہ

رہی ہے اوپر سے نقصان کر دیا جاہل۔۔۔۔۔ سُمیرا بیگم بڑ بڑا کر سارا کو لیے چلی گئیں جس نے
ایک بارپلٹ کر چھبستی نظروں سے تالیہ کو دیکھا تھا۔۔۔

تم ادھر آؤ۔۔ ولید نے ایک طرف تماشا ئی بنی کھڑی بینش کو آواز دی جو ناچا ہتے ہوئے بھی
چلتی ہوئی سر جھکا کر کھڑی ہو گئی۔۔

جی چھوٹے صاحب۔۔

یہ سب صاف کرو۔۔۔ ولید حکم صادر کرتا تالیہ کے قریب آیا۔۔

پر چھوٹے صاحب ملکن تو انہیں کہ کر گئی ہیں جی۔۔ بینش منمنائی۔۔

تمہیں ایک بات کی سمجھ نہیں آتی یا نو کری سے فارغ ہونا چاہتی ہو۔۔ ولید نے سختی سے کہ کر
اُسے گھورا جو جلدی سے نفی میں سر ہلاتی بھاگی۔۔۔

ولید نے جیسے ہی کچھ کہنا چاہا تالیہ نے تیزی سے بھاگنے والے انداز میں انیکسی کی جانب دوڑ
لگادی۔۔

ممی کس مٹی کی بنی ہیں آپ۔۔ افسوس سے سر جھٹکتا وہ اُسے جاتے دیکھتا رہ گیا۔



تالیہ کافی دیر بستر پر اوندھے منہ لیٹی رہی ہتھیلی پر ہلکا ہلکا خون اب جم چکا تھا۔۔ سرخ ہوتی ناک
سے سانس کھینچتی آنسو صاف کرنے لگی۔۔۔

ایک بار تنخواہ مل جائے منہ پر ماروں گی۔۔ مجبور ہوں تو ذلیل کرتی رہیں گی۔۔ اس کی آنکھوں
میں آنسو پھر بھرنے لگے۔۔

ٹھک ٹھک ٹھک !!

میں نہیں آرہی جاؤ یہاں سے۔۔ تالیہ اٹھ کر کمرے سے نکل کر دروازے کے قریب پہنچ کر پھاڑ کھانے والے لہجے میں چیخی۔۔۔

دروازہ کھولا۔۔ ولید کی سخت آواز پر تالیہ لب کاٹنے لگی پھر آگے بڑھ کر دروازہ کھولا۔۔ ولید کو افسوس ہوا اسے دیکھ کر جس کی آنکھوں میں اس کی ماں کی وجہ سے آنسو تھے۔۔ ہٹو گی سامنے سے۔۔

نہیں آپ جائیں یہاں سے۔۔ تالیہ نے اکھڑے ہوئے لہجے میں کہ کر دروازہ بند کرنا چاہا جسے ولید نے ہاتھ رکھ کر روکا۔

تمہارے ساتھ مسئلہ کیا ہے یہ اوٹ پٹانگ حرکتیں میرے سامنے مت کیا کرو۔۔ آپ ہوتے کون ہیں مجھ پر حکم چلانے والے بلکہ نہیں آپ کیا آپ کے سب گھر والے مجھ پر ہی حکم چلا سکتے ہیں میں مفت میں جو رہ رہی ہوں لیکن فکر مت کریں میری تنخواہ آنے دیں پھر بتاتی ہوں۔۔

اچھا کیا بتاؤ گی اور بتانا پسند کرو گی کتنی تنخواہ ملنے والی ہے۔ ولید نے مسکراہٹ دبا کر تنخواہ پر زور دیا اسے حیرت نہیں تھی کہ وہ مسکرا کر اس لڑکی سے بات کر رہا تھا۔۔

پورے دس ہزار۔۔ سن لیا اب جائیں۔۔ اترا کر کہتی وہ اُسے جانے کا بولی۔ ولید کا قہقہہ بے ساختہ تھا تالیہ تیوری چڑھا کر اسے قہقہہ لگتے دیکھتی رہی پھر خود بھی آہستہ سے مسکرا کر نظریں جھکا گئی۔۔ اس ڈر سے کہیں دہشتناک سے محبت ہی ناں ہو جائے

دس ہزار باباہا!! تمہے لگتا ہے جہاں تم رہ رہی ہو وہاں کا کر ایادس ہزار ہو سکتا ہے؟ ولید نے
بمشکل قہقہہ کا گلا گھونٹ کر پوچھا۔

جی۔۔ تالیہ نے گردن اکڑا کر اسے جواب دیا۔۔

باباہا۔۔ دس ہزار میں تمہے ایک اتنا بڑا ایک کمرہ نہ ملے اور محترمہ تم اس کا کر ایادس ہزار دو
گی۔۔ ولید بات ختم کر کے پھر ہنسا۔۔

ہنہ فضول۔۔ تالیہ چڑ کر بڑ بڑاتی دروازہ بند کرتی کمرے کی طرف بڑھ گئی اُس کی بلا سے ولید کو
بُرا لگے یا اچھا۔۔

تالیہ کے دروازہ بند کرتے ہی وہ پُرسوج انداز میں دروازے کو دیکھتا رہا پھر پلٹ گیا۔۔



اگلے دن صبح سے ہی گھر میں افراتفری کا عالم تھا۔۔ حنا حراسار اور خالہ زاد کے ساتھ بارہ بجے
ہی پارلر جا چکی تھی۔۔

تالیہ کو دوبارہ سُمیرا بیگم نے ہاتھ بٹانے کے لیے بلوایا تھا جو مجبوراً آتو گئی تھی لیکن سارے وقت
چُپ ہی رہی۔۔ ولید اپنے کمرے کی کھڑکی میں کھڑا کسی سے باتوں میں مصروف تھا جب
دروازہ کھٹکھٹاتے ہی سُمیرا بیگم نے دھیرے سے دروازہ وا کیا۔۔

ولید نے جلدی سے الوداعی کلمات کہتے ہوئے رابطہ منقطع کیا ساتھ ہی

سر کے اشارے سے اُنہیں اندر آنے کا کہا جو ڈارک نیلے رنگ کی ساڑھی زیب تن کیے میک

اپ سے لدے چہرے پر مسکراہٹ بکھیرے اُس کے نزدیک آئیں۔۔۔
تم تیار نہیں ہوئے؟

ہونے ہی جارہا تھا بس بات کرنے رک گیا۔۔ ولید کندھے اُچکا کر انہیں دیکھنے لگا۔۔
ٹھیک ہے جاؤ۔۔۔

آپ کچھ بات کرنے کے لئے آئی ہیں۔۔ ولید کچھ سوچ کر انکی طرف متوجہ ہوا۔۔
دراصل ولید میں چاہتی ہوں تمہارا نکاح کل حنا کے ویسے کے ساتھ ہی ہو جائے۔۔ سمیرا بیگم
کو لگا اسے سن کر خوشی ہوگی یا پھر حیرت سے وہ ان سے خوشی کا اظہار کرے گا پر یہاں تو سپاٹ
چہرے کے ساتھ کھڑا وہ ان کو دیکھتا کندھے اُچکا گیا۔

جیسے آپ کی مرضی می۔۔ ولید کہ کر ڈریسنگ روم میں گھس گیا۔۔



شیشے کے سامنے کھڑی تالیہ آنکھوں میں کاجل لگا رہی تھی جب دروازے پر دستک ہوئی۔۔
زور سے آرہی ہوں کہتی دوپٹہ اڑھتی کمرے سے نکلی۔۔۔

آپ۔۔ حیرت سے اپنے سامنے کھڑے ولید کو دیکھ کر اتنا ہی بول پائی جو شلوار قمیض پے
واسکٹ پہنے بہت خوب رو لگ رہا تھا بقول تالیہ کہ اگر وہ دہشتناک نہ ہوتا تو محبت ہو ہی جاتی۔۔۔
مجھے تم سے بات کرنی ہے؟ سنجیدگی سے کہتا وہ اسے ایک طرف ہونے کا اشارہ کرنے لگا۔ اس
سے قبل تالیہ الٹا جواب دیتی ولید کو سنجیدہ دیکھ کر بولنے کا ارادہ ترک کرتی ایک طرف ہو گئی۔

ولید نے اندر داخل ہوتے ہی دروازے کو لاک لگا یا تالیہ ٹھٹھک گئی۔

یہ یہ دروازہ کیوں بند کیا ہے۔۔۔ تالیہ نے گھبرا کر پوچھا جو جواب دیے بنا اسکے مقابل آیا۔۔۔
کون ہو تم؟ کہاں سے آئی ہو؟ ولید کا سر دلجہ تالیہ کی ریڑھ کی ہڈی میں سنسناہٹ سی دوڑ گئی۔
یہ کیسا سوال ہے؟

دیکھو لڑکی مجھے سچ بتاؤ۔۔۔ ولید اسکی آنکھوں میں جھانک کر سختی سے بولا۔
سچ بتاؤں یا جھوٹ؟ تالیہ نے شرارت سے ایک قدم آگے بڑھا کر پوچھا ولید نے ہونٹ بھنج
لیے۔

آہ!! آپ یقین نہیں کریں گے۔۔۔ تالیہ لمبی سانس لے کر بولتی سنجیدہ ہوئی۔ پھر آنکھوں کو
چھوٹی کرتے اسے غور سے دیکھنے لگی۔۔۔

آپ کو کیا کرنا ہے جان کر؟ اگر آپ کو لگتا ہے میں کوئی فراڈ ہوں تو آپ غلط ہیں اور مجھے یقین
ہے آپ نے میرے متعلق حراسے پوچھ لیا ہو گا کہ میں کہاں رہتی آرہی ہوں۔۔۔ تالیہ چڑ کر
کہتی منہ بنانے لگی۔۔۔

ولید خاموش کھڑا اسے دیکھنے لگا پھر سر ہلاتا دروازے سے پشت لگا تا دونوں ہاتھ سینے پے باندھ
کر اسے دیکھنے لگا تالیہ قد میں اس سے چھوٹی تھی۔۔۔

تالیہ ہنوز منہ بنا کر کھڑی تھی جب ولید کی بات پر تالیہ کی آنکھیں بے یقینی سے پھیل
گئیں۔۔۔ منہ کھولے کتنے ہی لمحے وہ اسے دیکھے گئی جو دلچسپی سے اُسکی حالت سے محظوظ ہو
رہا تھا۔

آپ ہوش میں ہیں۔۔۔ بمشکل خود کو سنبھالتی وہ بولنے کے قابل ہوئی۔۔۔
 ایسی بھی کون سی انہونی بات کر دی ہے تمہے ایک محفوظ چھت کی ضرورت ہے اور وہ پیسوں
 کے بنا ممکن نہیں ہے سوچ لو۔۔۔ ولید نے آئی برو اُچکا کر اسے دیکھا۔۔۔
 میں پیسے۔۔۔۔

ایک منٹ دس ہزار میری ماں کو دے دو گی اسکے بعد تم کیا کرو گی؟ تم اچھی طرح جانتی ہو
 انسان کی بہت سی ضرورتیں ہوتی ہیں اور خالی جیب وہ ممکن نہیں ہے۔ ولید اسے حقیقت بتا رہا
 تھا جو باخوبی جانتی تھی کے بنا پیسے کے وہ کچھ بھی نہیں کر سکتی یہاں تک کے وہ ایک وقت کی
 روٹی کے لئے بھی انکے سہارے آجائے گی سُمیرا بیگم اتنی بھی عظیم عورت نہیں ہیں کے وہ
 اسے عزت سے رہنے دے گی جس نے کل ہی اسے مفت خور ہونے کا طعنہ دے دیا تھا۔۔۔
 مجھے کچھ سمجھ نہیں آ رہا آپ ایسا کیوں چاہتے ہیں میں نے سنا تھا آپ کی شادی پسند کی ہے پھر یہ
 سب کس لئے کہیں آپ میرے ساتھ مذاق تو نہیں کر رہے۔۔۔ تالیہ کو یقین نہیں آ رہا تھا وہ
 اب بھی مشکوک نظروں سے اسے گھور رہی تھی۔۔۔

تالیہ کی بات پر ولید گہری سانس لے کر اسکے قریب آ کر رکا۔۔۔
 تمہارا اور میرا کیا مذاق مس تالیہ دوسری بات ہر چمکتی چیز سونا نہیں ہوتی ہو سکتا ہے وہ نظر کا
 دھوکہ ہو۔۔۔۔

آپ کے گھر والے میری جان لے لیں گے۔۔۔ تالیہ نے ہتھیار ڈالتے بیچارگی سے کہا۔
 ڈونٹ وری میں سب سنبھال لوں گا۔۔۔ ولید نے جسے اسے یقین دلایا۔۔۔

ٹھیک ہے لیکن میری بھی کچھ شرطیں ہیں۔۔ تالیہ نے کچھ سوچ کر کہا۔۔
کہنا شروع کرو۔۔ ولید بیزا ہو کر بولتا سینے پے بازولپیٹ کر اسے دیکھنے لگا جو پہلی دفع کھل کے
مسکرائی تھی۔۔



سارا میں کیا سن رہی ہوں تم سے ایک مرد سنبھالا نہیں جا رہا اب تم یہاں اسکے گھر والوں کی
خدمت کرو گی اور ہمارا کیا ہاں جانتی ہو نہ ہم قرضوں میں ڈوبتے جا رہے ہیں۔۔ سارا کی ماں
کمرے میں داخل ہوتے ہی غصے میں اسے بولیں جو گھرے گلے کی سیاہ میکسی پہنے شیشے کے
سامنے کھڑی تھی۔

ریلیکس مام میں ولید سے کہ چکی ہوں اگر میں یہاں ایڈ جسٹ ناں ہو سکی تو واپس چلیں گے۔۔
ہنہ یہ اتنا آسان نہیں ہے سارا بی بی اسکی ماں بہت تیز عورت ہے وہ کبھی نہیں چاہے گی کے
سونے کی چڑیا اسکی قید سے واپس اڑھ جائے۔۔ سارا کی بات انہیں ایک آنکھ نہیں بھائی۔۔
مام آپ اتنی ٹینشن مت لیں ویسے بھی شادی کے بعد اسکا سب میرا ہی ہو جائے گا پھر میں اصیل
سے شادی کر لوں گی ڈیڈ کو بھی کوئی اعتراض نہیں ہوگا۔۔ سارا نے چمکتی آنکھوں سے خود کو
دیکھ کر کہا۔۔

اتنا آسان نہیں ہے جب تک وہ مرے گا نہیں تب تک تو بلکل نہیں۔ پہلے والے کو جال میں
نہیں پھنسا سکی تھی اور اب اس کی باتوں میں آرہی ہے۔۔ سارا کی ماں نے منہ بنا کر اُسے یاد

دلایا۔۔ سارا کی پیشانی پر بل پڑے۔۔

بہت بول چکی ہیں آپ۔۔ میں نے جب کہ دیا ہے کے میں سب سنبھال لوں گی تو کیوں دماغ خراب کر رہی ہیں خود کی عیاشیوں کی وجہ سے ہم اس حال میں پہنچے ہیں ورنہ پاکستان کے کسی چھوٹے سے علاقے میں پڑے ہوتے۔۔

ہائے اللہ کتنی ہولناک باتیں کر رہی ہوں۔۔ کرو جو کرنا ہے لیکن تمہارے باپ کے پاس جانے کے لیے رقم کی ضرورت ہے ولید سے لو کسی طرح۔۔ ہاتھ جھلا کر کہتیں وہ کمرے سے نکل گئیں جب کہ سارا ناک چڑھا کر بالوں کا جوڑا بنانے لگی۔۔



نوبے تک سب بینکیوٹ پہنچ گئے تھے۔۔ کچھ ہی دیر میں حنا اور ریحان کا نکاح ہو رہا تھا ولید اسٹیج پر ہی تھا۔۔ جب کے تالیہ ٹیبل پر بیٹھی تھوڑی کے نیچے ہاتھ رکھے اسے دیکھ رہی تھی۔۔ سنو۔۔۔ سُمیرا بیگم کی آواز پر وہ ہڑبڑا کر کھڑی ہوئی جو اسے گھور رہی تھیں۔۔ برائیڈل روم میں میری شال رکھی ہوگی وہ لے آؤ۔۔ سُمیرا بیگم حکم دیتیں واپس چلی گئیں۔۔ برائیڈل روم کے صوفے پر تہہ شدہ شال اٹھا کر وہ جیسے ہی پلٹی ولید کو دیکھ کر ایک پل کے لئے حیران ہوئی۔

آپ نے ڈرا دیا۔۔۔ تالیہ نے سینے پر ایک ہاتھ رکھ کے سانس کھینچی۔۔ تمہے ابھی میرے ساتھ چلنا ہوگا۔۔ ولید اسکی بات نظر انداز کر کے بولا۔۔

ابھی؟ لیکن کہاں؟

دس منٹ تک مجھے پارکنگ لاٹ میں ملو۔۔۔ ولید دوبارہ اسکی بات نظر اندر کرتا حکم صادر کرتے کمرے سے نکل گیا تالیہ نے دانت پیسے۔۔

ہنہ کھڑوس۔۔۔ تالیہ سوچ لے ابھی بھی وقت ہے۔۔ تالیہ بڑبڑا کر کمرے سے نکل گئی۔



ہم کہاں جا رہے ہیں؟ تالیہ نے گردن موڑ کر اُس سے پوچھا جو پر سکون سا گاڑی چلا رہا تھا۔۔ گھر۔۔ ایک لفظی جواب دے کر اس نے رفتار بڑھائی۔۔

وہاں آپ کی امی کی چہیتی ہوگی۔۔۔

نہیں ہوگی میں پہلے ہی سب انتظام کر چکا ہوں۔۔۔ ولید نے ٹرن لیتے ہوئے بتایا تالیہ نے پر سکون سانس لے کر سیٹ کی پشت پے سر رکھا۔۔۔

ایک بات اور۔۔۔ تالیہ کو اچانک خیال آیا تو چونک کر اس کی طرف رخ کیا۔

کیا؟ ولید نے سولہ انداز میں اسے دیکھا۔۔

گواہ کہاں سے لائیں گے؟ تالیہ نے الجھ کر پوچھا۔۔

میرے دوست ہیں جن سے میں ہمیشہ رابطے میں رہا ہوں۔۔

اوہ۔۔۔۔ تالیہ نے سر ہلایا۔۔



حرا تمہارا بھائی کہاں ہے کب سے نظر نہیں آیا۔۔۔ سارا نے ارد گرد دیکھ کر پوچھا۔۔
 پتہ نہیں میں نے بھی کب سے نہیں دیکھا۔۔۔ حراجو سیلفی لینے میں مصروف تھی سارا کے
 پوچھنے پر کندھے اُچکائے۔۔
 اوکے تھنکس میں دیکھتی ہوں۔۔۔ سارا سر تا پیر تمسخرانہ مسکراہٹ سے دیکھ کر آگے بڑھ
 گئی۔۔



آدھے گھنٹے تک ولید واپس آچکا تھا سارا سے دیکھتے ہی تیزی سے اسکے قریب آئی۔۔۔
 ولید کہاں رہ گئے تھے۔۔۔ سارا نے لاڈ سے کہہ کر ولید کو کہنی سے پکڑا تالیہ جو ان سے فاصلے پر
 کھڑی تھی ناگواری سے سارا کو گھورتی جانے لگی جب ولید کے چہرے پر نظر پڑی وہ اسے ہی
 دیکھ رہا تھا مسکرا کر آنکھ دباتا وہ سارا کی طرف متوجہ ہو گیا تھا تالیہ ہونہہ کرتے پیر پٹخ کر چلی
 گئی۔



ولید کہاں غائب ہو؟ ان سے ملو یہ ہمارے بزنس پارٹنر سیف احمد۔۔۔ حماد خان اس کا تعارف
 کروانے لگے۔۔

آپ سے مل کر خوشی ہوئی۔۔۔ ولید نے مصافحہ کرتے ہوئے مسکرا کر کہا۔۔۔ دور کھڑی سُمیرا
 بیگم کے چہرے پر تلخ مسکراہٹ در آئی۔۔۔

میں آپ کی یہ خواہش کبھی پوری نہیں ہونے دوں گی حماد یہ سب میرا ہے۔۔۔ غصے سے سوچتی وہ اپنی بیٹی اور داماد کی طرف بڑھ گئیں۔

بہت خوبصورت لگ رہی ہو۔۔۔ تالیہ نے اسٹیج پر آ کر حنا کی طرف جھک کر آہستہ سے کہا۔۔۔ حنا شرماتی ہوئی دھیرے سے شکریہ کہ کر دوبارہ سر جھکا کر بیٹھ گئی۔۔۔ آجائیں ولید بھائی اور سارا بھابھی فیملی فوٹو کے لئے۔۔۔ حرا کی شرارت بھری آواز تالیہ کے کانوں میں پڑی تو پلٹ کے گھور کر اُسے دیکھا۔۔۔

ہنسہ بھابھی کی بچی۔۔۔ اور مسٹر کو دیکھو کیسے مسکرا رہے ہیں خیر کوئی نہیں ایک بار لگ پتہ چل جائے بھابھی کی نند کو پھر پوچھوں گی دونوں بھائی بہن کو۔۔۔ جل کر سوچتی وہ اسٹیج سے نیچے جانے لگی جب کسی نے اس کی کلائی کو ایک دم پکڑا تالیہ تو تھرا کر رہ گئی۔۔۔ نظروں کو تر چھا کر کے پکرنے والے کو دیکھتے ہی جل بھن گئی۔

آپ کہاں جا رہی ہیں مجھ سے تو ملی ہی نہیں۔۔۔ عثمان نے مسکرا کر تالیہ کو متوجہ ہوتے ہی پوچھا۔

تمہاری ہمت کیسے ہوئی میرا ہاتھ پکڑنے کی ہاں؟ تالیہ نے سلگ کر سختی سے ہلکی آواز میں کہا جس نے جھٹ اُسکی کلائی چھوڑی تھی۔

اوہ سوری وہ۔۔۔

جی جی وہ آپ کی عادت ہے اب بندہ اپنی عادتیں اتنی جلدی کیسے بدل سکتا ہے لیکن اپنی یہ

عادتیں کسی اور پر جا کر ٹرائی کریں کیا پتہ آپ کی یہ کوششیں کبھی نہ کبھی رنگ لے آئیں۔۔
 تالیہ اسے کھری کھری سنا کر اسٹیج سے اتر گئی جب کے عثمان اپنی بے عزتی پر شرمندگی سے
 ارد گرد دیکھنا مصنوعی مسکراتا جانے لگا جب ولید کی آواز پر ارے یار کر کے اسکی طرح متوجہ
 ہوا۔۔

کیا کہ رہی تھی تمہے؟ ولید نے سنجیدگی سے اس سے پوچھا۔۔
 کچھ بھی نہیں بس یونہی کے میری ڈریسنگ بہت کمال لگ رہی ہے اب اتنی تعریفیں وہ بھی
 لڑکی کر رہی تھی تو سننا ہی تھا اور نہ براماں جاتی۔۔ عثمان نے سچ بتانے سے بہتر جھوٹی کہانی
 گڑھی جس پے ولید کو ذرا بھی یقین نہیں آیا۔۔
 ہم یہ تو بہت اچھی بات ہے چلو اب اگر پھینک چکے ہو تو۔۔ ولید سنجیدگی سے کہتا پلٹ گیا جب
 کے عثمان منہ بنا کر رہ گیا۔۔



ساڑے گیارہ بجے تک رخصتی کا شور بلند ہوا۔۔ ایسے میں تالیہ سب سے الگ تھلک کھڑی
 سب کو جاتا دیکھنے لگی ایک دم اسے اپنا گزر اوقت یاد آیا تو آنکھیں موند کر سوچتی چلی گئی۔
 سنونہ یار آج تو قسم سے اتنا حسین خواب دیکھا کے بس کیا بتاؤں۔۔ تالیہ نے آمنہ کے دونوں
 ہاتھ تھام کر چمکتی آنکھوں سے پُرجوش لہجے میں کہا۔۔
 تو مت بتاؤ ویسے بھی تم اور تمہارے خواب فضول ہوتے ہیں اور یاد رکھو تم کوئی شہزادی ملکہ یا

کوئی جادو گرنی نہیں ہو کے آنکھ کھلتے ہی سب حقیقت ہو جائے حقیقت کی دنیا ایسی نہیں ہے جیسے تمہارے یہ عجیب و غریب خواب ہوتے ہیں۔۔ آمنہ روز روز کے اُسکے خوابوں سے چڑ چکی تھی۔ تالیہ نے منہ پھولا کر چہرہ دوسری طرف گھوما لیا۔۔۔

ہر کوئی اچھے بُرے خواب دیکھتا ہے لیکن صرف میرے ہی کیوں عجیب و غریب ہوئے بھلا۔۔۔ خواب تو خواب ہوتے ہیں جن میں میں خود کو بے تحاشا خوش دیکھتی ہوں آمنہ یہ خواب ہی تو ہوتے ہیں جو ہمیں حوصلہ دیتے ہیں کے ہمت نہ ہارو آج اچھا ہے کل بُرا ہوگا لیکن بُرے کے بعد صرف بُرا نہیں بہترین ہوگا اور تم دیکھنا سب اچھا ہوگا۔ ایک خوبصورت سا گھر ہوگا قید خانہ نہیں جہاں دو وقت یا کبھی ذرا سی غلطی پر ایک وقت کا کھانا بند ہو جاتا ہے جہاں جیب خرچی کے لئے نوکری کرنی پڑتی ہے جہاں روز ڈانٹ پڑھتی ہے کے تم ہنس کیوں رہی ہو میں ان سب جھمیلوں سے دور چلے جانا چاہتی ہوں جہاں کوئی سچے دل سے میرا ہو صرف میرا اپنا۔۔۔ تالیہ افسردگی سے اُسے بتا رہی تھی جس کی آنکھوں میں اُسکی باتوں سے نمی آگئی تھی۔۔۔

آمنہ کچھ بھی کہے بنا اٹھ کر اُسکے پاس سے چلی گئی جب کے تالیہ اُسکی پشت دیکھ کر ہونٹ بھنجتی سر جھکا گئی شاید آمنہ سہی تھی کوئی اپنا نہیں تھا۔۔۔

سارا حال خالی تھا جب کے تالیہ اسی طرح آنکھیں موندے کھڑی تھی بند آنکھوں سے آنسو بہہ کر تھوڑی تک آرہے تھے۔۔۔

ولید اُسے نہ پا کر دو بارہ اندر آیا تھا جب اسے تنہا کھڑا دیکھ کر اسکے نزدیک گیا۔۔۔

کتنے ہی پل وہ اُسے دیکھتا رہا پھر ہاتھ بڑھا کر آنسوؤں پوچھنے لگا۔ تالیہ ہاتھ لگنے سے ہوش میں آکر کرنٹ کھا کے پیچھے ہٹی۔۔۔

کھڑی کھڑی کیوں سو رہی ہو؟

میں۔۔۔ میں سو نہیں رہی تھی۔۔۔ تالیہ گالوں کو بیدردی سے رگڑتی نظریں جھکا کر بولی۔۔۔ پھر کوئی جادو کر رہی تھی۔۔۔ ولید نے آگے بڑھ کر رازداری سے پوچھا۔۔۔ تالیہ اس کی بات پے نظریں اٹھا کر گھور کر دیکھتی بنا جواب دئے پاس سے گزر گئی۔

آہ!! ایک تو یہ لڑکی جب دیکھو بھاگ جاتی ہے۔۔۔ ولید بڑبڑا کے سر جھٹک گیا۔



تالیہ گھر آتے ہی کپڑے بدل کر سونے کے لیے لیٹ گئی تھی لیکن نیند آج شاید اسے نہیں آنے والی تھی۔۔۔ کل کیا ہو گا یہی سوال اُسے ڈرا رہا تھا۔۔۔ جانے حقیقت پتہ چلتے ہی اُسکے ساتھ کیا ہو گا۔

کیا ہو گیا ہے مجھے کچھ بھی سمجھ نہیں آرہا مجھے تو ولید کی بات نہیں ماننی چاہیے تھی کیا! اففف! ہو! اگر میں انکی کاغذی بیوی بن گئی ہوں لیکن حقیقت تو یہی ہے کہ میں اب انکی اصلی خالص بیوی ہوں یا اللہ اس وقت میرا دماغ گھانس چرنے کیوں چلا گیا تھا۔۔۔ خود کو کوستی وہ ڈو پٹہ لیتی پیروں میں چپلیں پہن کر باہر نکل کے گھر کی طرف بڑھنے لگی تبھی اُسے لان کی کرسیوں پر بیٹھے سارا حرا عثمان اور ولید دیکھے۔۔۔ تالیہ کا دیکھتے ہی دل جل کے خاک ہو گیا۔

سارا کسی بات پر ہنستی ہوئی ولید کا ہاتھ پکڑ کر کچھ کہ رہی تھی جب ولید کی نظر دور کھڑی تالیہ پر پڑی دونوں کی نظریں ملیں تو تالیہ ناک چڑھا کر زور سے زمین پر پیر مارتی واپس پلٹ گئی۔۔



بے حیا بے شرم کہیں کے ذرا شرم نہیں ہے کھلے سانڈ کی طرح اُس سارا کو ہاتھ پکڑ وار ہے تھے چھوڑوں گی نہیں۔۔ بڑبڑا کر بولتی وہ ٹھٹھک گئی۔۔

میں کیوں اتنا سوچ رہی ہوں جو مرضی کریں میں نے کون سا زندگی بھر ساتھ رہنا ہے ہنہہ کرتے نہ اُسی سارا سے یوں نکاح تو پتہ چلتا کتنی اچھی ہے مجھے کیسے گھورتی ہے جیسے کچا چبا جائے گی لیکن مجھے کیا بھاڑ میں جائیں سب۔۔۔ جل کر باواز بلند بڑبڑا کر دھپ سے لیٹ کر لچاف کو سر تک اوڑھ کر آنکھیں موند گئی۔۔



بالکونی میں کھڑا وہ سگریٹ کے کش لیتا سوچوں میں گم تھا۔۔۔ جب کمرے میں دستک ہوئی ولید دستک کو ان سنا کرتا اسی طرح سگریٹ کا دھواں فضا میں چھوڑتا رہا۔۔۔

تم یہاں کیا کر رہی ہو؟ سارا جو دروازے کھٹکھاتے ہوئے اب بیزار ہونے لگی تھی اپنی پشت پے سُمیرا بیگم کی آواز پر بُری طرح چونک کر پلٹی۔۔

میں ولید سے بات کرنے آئی تھی۔۔۔

اچھی لڑکیوں کا یہ رنگ ڈھنگ نہیں ہوتا کہ وہ رات کے اس پہر کسی مرد کے کمرے کی دہلیز

پار کریں۔۔۔ سُمیرا بیگم کی بات پر سارا کی پیشانی پر بل پڑے۔

لگتا ہے آپ کو اپنے بیٹے پر بھروسہ نہیں۔۔۔ رہا میرا تو میں لندن میں بہت بار ولید سے اکیلے میں مل چکی ہوں۔

یقیناً ملی ہوگی لیکن یہ میرا گھر ہے رہا بھروسہ تو یہاں مرد اور عورت کی بات ہے نہ کہ ایک بیٹے کی۔۔۔ تم نے سُننا نہیں ہے تمہا مرد اور عورت کے بیچ تیسرا شیطان ہمیشہ حاوی ہونے کی سر توڑ کوشش کرتا ہے۔۔۔ سُمیرا بیگم تمسخرانہ مسکراہٹ چہرے پر سجائے اُسے دیکھ رہی تھیں جس نے گہرے گلے کا شبِ خوابی کا لباس زیب تن کیا ہوا تھا کہ اُسے دیکھتے ہی بندابہک سکتا تھا۔۔۔ کل میری ولید سے شادی ہے آنٹی مجھے اس متعلق کچھ بات کرنی تھی۔۔۔ سارا اُن کے بگڑے تیور دیکھ کر دھیمی پڑی۔۔۔

شادی ہے ابھی ہوئی نہیں ہے جاؤ جا کر سو جاؤ کل کر لینا جو بھی بات کرنی ہو۔۔۔ سُمیرا بیگم نے کہتے ساتھ اُسے جانے کا ارادہ کیا جو ضبط سے سر ہلاتی آگے بڑھ گئی لیکن ایک بار پلٹ کر کھا جانے والی نظروں سے گھورنا نہیں بھولی تھی۔۔۔



اگلے دن صبح تالیہ کی آنکھ کھلی تو کافی دیر چت لیٹی چھت کو گھورتی رہی۔۔۔ پھر اٹھ کر ہاتھ روم چلی گئی۔۔۔ دوسری طرح ولید جاگنگ سے آتے ہی بنا کسی کو دیکھے اپنے کمرے میں چلا گیا

سارا جو اُسے آواز دینے والی تھی وہیں رک گئی۔۔ پندرہ منٹ بعد ولید سیاہ شلوار قمیض پہنے بالوں کو جیل سے سیٹ کرنے کے بعد کلانی پے بڑے ڈائل والی گھڑی باندھ رہا تھا جب دستک دے کر سارا اندر داخل ہوئی۔

رات کو کہاں تھے؟

بیوقوفوں والا سوال کیوں کر رہی ہو؟ ولید گھڑی باندھ کر وقت دیکھتا مسکرا کر بولا۔۔
سارا نے آنکھیں گھومائیں۔۔

میں کتنی دیر تمہارے کمرے کے باہر گھڑی رہی کوئی ایسا کرتا ہے۔۔ سارا خفگی سے بولتی اُسکے گلے میں بازو ڈالنے لگی جسے ولید نے جھٹکے سے پیچھے کیا۔۔

ڈونٹ ٹچ می سارا اور نہ ممکن ہے میری بیوی تمہارے یہ خوبصورت بال نوچ ڈالے۔۔ ولید مسکرا کر کہتا اُسکی طرف جھکا۔۔

وہ کیا ہے نہ میری بیوی کو پسند نہیں ہے کوئی مجھے ہاتھ بھی لگائے۔۔ بات مکمل کرتا اب وہ آرام سے سینے پر بازو باندھ کر کھڑا ہو گیا۔۔ جب کے سارا سن ہوتے دماغ کے ساتھ پھٹی آنکھوں سے اسے دیکھ رہی تھی۔

یہ کیا بکواس ہے۔۔۔ سارا یکدم چلائی۔۔

ششش!! آہستہ کیوں میرے کانوں کی دشمن بن رہی ہو۔۔ ولید نے اداکاری کرتے اپنے ہونٹوں پے انگلی رکھی۔۔

غصے سے سارا کی سانس تیز ہونے لگی۔۔

ولید اگر یہ مذاق۔۔۔

نہیں نہیں نہیں مس سارا یہ کوئی مذاق نہیں ہے اور میں جنہیں جانتا نہیں ان لوگوں سے میں

مذاق نہیں کرتا جیسے تم کرتی ہو سب کے ساتھ مذاق نہیں بلکہ تم تو دھوکہ دیتی

ہو۔۔۔ دوسرے کے جذباتوں سے کھینے میں تم لطف اندوز ہوتی ہے پر جانتی ہو مجھے کس چیز

میں لطف آتا ہے۔۔ ولید نے چہرے کے نزدیک جا کر پوچھا جو سانس روکے ولید کو دیکھ اور سن

رہی تھی۔۔

دھوکے باز لوگوں کے کرتوت دیکھنے میں۔۔ ولید کہہ کر اسکے بازو کو سختی سے جا کڑ کر نیچے لے

جانے لگا۔۔ سارا جیسے ہوش میں آئی۔

چھوڑو مجھے بے وفاداروں کے باز انسان کتنے چالاک نکلے ہو تم تبھی تم اپنے گھر سے دور دوسرے

ملک میں رہ رہے تھے۔۔ سارا چیخ چیخ کر اپنے آپ کو چھڑوانے کی کوشش میں ہلکان ہو رہی

تھی۔۔



ٹھک ٹھک ٹھک !! لگاتار دروازے پے ہوتی دستک پر تالیہ کا دل ڈوب کے اُبھرا۔ اسی وقت کا

تو اُسے ڈررات کو سکون سے سونے نہیں دے رہا تھا۔۔

آآ رہی ہوں۔۔۔ تالیہ ہمت متمجہ کرتی کہتے ہوئے دروازے کی طرف بڑھی۔۔۔
 بی بی جی غضب ہو گیا جلدی چلیں ملکن بہت عرصے میں ہیں چلیں۔۔۔ کوئل گھبرا کر روانی سے
 بولتی اُسکا بازو تھام کر لے جانے لگی جو ہونق بنی اُسکے ساتھ کھینچتی چلی جا رہی تھی ہوش تو تب
 آیا جب لاؤنج میں قدم رکھتے ہی کوئی چیل کی طرح اس پر جھپٹنے لگا اس سے قبل سارا تالیہ کے
 بال اپنی مٹھی میں لیتی ولید تیزی سے تالیہ کے سامنے دیوار بن گیا۔۔۔

تالیہ نے جلدی سے ولید کا کرتا مضبوطی سے مٹھی میں دبوچا۔۔۔

اپنی حد میں رہو سارا میری بیوی کو چھونے کی کوشش مت کرنا۔۔۔

ولید یہ کیا کہ رہے ہو؟ تم نے اس لڑکی سے شادی کر لی جسکے نہ باپ کا معلوم ہے نہ ماں
 کا۔۔۔ سب بے یقینی سے کھڑے ولید کے پیچھے چھپی تالیہ کو دیکھنے لگے جس کا بس نہیں چل رہا
 تھا کے سب کی نظروں کے سامنے سے غائب ہو جائے۔۔۔ یہ بھی شکر تھا کے سُمیرا بیگم لیٹ
 نائٹ کو ہی اپنے گھر چلی گئیں تھیں۔۔۔

مجھے پرواہ نہیں۔۔۔ تالیہ اور میں نے شادی کر لی ہے اب وہ میری بیوی ہے بس اتنا جاننا آپ
 سب کے لئے کافی ہے۔۔۔ ولید نے سپاٹ لہجے میں کہا تالیہ جو اسی کے ساتھ چپکی کھڑی تھی
 ولید کی بات پر نم آنکھوں سے اُسے دیکھنے لگی۔۔۔

یہی تو ہم جاننا چاہتے ہیں تم تو سارا کو پسند کرتے ہو پھر اچانک یہ سب کیوں کیا؟ حماد خان نے
 نا سمجھی سے اپنے بیٹے کو دیکھا سب کی نسبت حماد خان پر سکون تھے۔۔۔

سارا کسی اور لڑکے سے شادی کرنا چاہتی ہے بس میری وجہ سے قربانی جیسا عظیم قدم اٹھا رہی

تھی تبھی میں نے قدموں کو وہیں روک لیا ورنہ بیچاری میرے ساتھ خوش رہنے کا دکھاوا کرتے کرتے تھک جاتی۔۔ کیوں ٹھیک کہانہ؟ ولید نے ہر لفظ چبا کر ادا کیا سارا اور اسکے والدین ایک لمحے کے لئے گڑ بڑا گئے۔۔

یہ کون سی کہانی سنار ہے ہو ولید؟ سارا ولید کیا کہہ رہا ہے؟ سمیرا بیگم نے سخت ناگواری سے استفسار کیا۔۔

جب کے سارا کاسب طنطنہ جھاگ کی طرح بیٹھ گیا تھا۔۔

کیا ہوا چپ کیوں ہو بتاؤ سب کو کے تم ایک نمبر کی فراڈ ہو چند کاغذوں کے لئے دوسروں کے دلوں سے کھیل کر پیٹھ پے وار کر کے رفوچکر ہو جانا پیشہ ہے تمہارا۔۔۔

بس!! ولید خان بہت بول چکے تم اور بہت سن لیا ہم نے ہاں نہیں کرتی میں تم سے محبت سمجھے میں اصیل سے محبت کرتی ہوں اسی سے شادی کروں گی رکھو اپنی یہ دولت سنبھال کر بلکہ نہیں یہ دولت بھی تمہارے کسی کام نہیں آئے گی کیوں کے تمہارے ارد گرد صرف دشمن ہیں میری بات ذہین نشین کر لو یہ لڑکی بھی تمہاری نہیں ہے سمجھے۔ چلیں مام ڈیڈ ہم اب یہاں ایک لمحہ نہیں روکیں گے۔۔ روانی سے چلا کر بولتی وہ جانے کا کہنے لگی ولید ضبط سے ہونٹ بھنچے کھڑا اسکی ساری بکواس سنتا رہا۔۔



مئی حنا کی کال آرہی ہے آپ سے بات کرنی ہے۔۔۔

کہ دو مصروف ہوں۔۔۔ حرا کو جواب دے کر وہ صوفے پر ہی سر پکڑ کر بیٹھی رہیں۔

جب کے سارا اپنے والدین کے ساتھ جاچکی تھی۔۔ ولید چاہتا تو کیس کر و اسکتا تھا لیکن وہ ان سب جھمیلوں میں نہیں پڑنا چاہتا تھا۔۔

ولید تالیہ کو اپنے کمرے میں بھیج کر اسٹڈی روم میں حماد خان کے سامنے سر جھکا کر بیٹھا تھا۔۔ جو ٹانگ پے ٹانگ رکھے آرام دہ انداز میں بیٹھے غور سے اسے دیکھ رہے تھے۔۔

پاپا سارا کی حقیقت مجھے انگیجمنٹ کے بعد معلوم ہوئی۔۔ اس رات وہ نائٹ کلب میں اسی لڑکے کے ساتھ تھی جس سے وہ شادی کرنا چاہتی ہے میں نے اُسکے بارے میں سب پتہ لگوا دیا لیکن سب جاننے کے باوجود میں خاموش رہا میں اسے موقع دینا چاہتا تھا لیکن میں غلط تھا۔۔ ولید کہہ کر خاموش ہو گیا۔۔

ولید جو ہو گیا اسے نہ تو تم بدل سکتے ہو نہ ہی ہم۔۔ تم نے اسے موقع دیا میں ہوتا تو شاید یہ بھی نہیں دیتا بیٹا۔۔ حماد خان افسردگی سے اپنے بیٹے کو دیکھ کر بولے وہ جانتے تھے ولید نے اس لڑکی سے محبت کی تھی کتنا خوش تھا وہ سارا سے انگیجمنٹ کر کے جسے سارا کی حقیقت نے توڑ دیا تھا محبت میں دھوکہ وہ برداشت نہیں کر سکتا تھا۔۔

پاپا چھوڑیں اس موضوع کو میں اب اس کا ذکر نہیں کرنا چاہتا پلیز۔۔

ٹھیک ہے پھر ہم اپنی بہو کے بارے میں بات کر لیتے ہیں تم جانتے ہو وہ کون ہے کہاں سے آئی ہے؟ حماد خان نے مسکرا کر تالیہ کے بارے میں پوچھنا شروع کیا۔۔

وہ اچھی لڑکی ہے لیکن بولتی بہت ہے۔

بس اتنا ہی جانتے ہو؟ حماد خان نے دلچسپی سے بیٹے کو دیکھا۔۔

وہ جہاں بچپن سے رہتی آرہی ہے میں دیکھ کر آیا ہوں اتفاق سے اسکی سہیلی سے بھی بات ہوئی وہ لوگ اُسے کسی کو دے رہے تھے۔۔ ولید اتنا بتا کر کندھے اچکا کر سیدھا بیٹھ گیا حماد خان کتنے ہی لمحے اپنے بیٹے کو تکتے رہے۔۔ اس سے قبل وہ کچھ کہتے شور شرابے کی آواز پر حماد خان نے کرسی پے سر گرا دیا۔۔

جاؤ سنبھلو اب اپنی ماں سے۔۔۔ اچھا پھنسے ہو۔۔ حماد خان لطیف سا طنز کرتے مسکرائے ولید تیزی سے باہر نکلا۔۔

لاؤنج میں قدم رکھتے ہی سامنے کا منظر دیکھ کر وہ چیخ پڑا۔

چھوڑا سے۔۔ بھاری روعب دار آواز پر بنیش جو سُمیرا بیگم کے حکم پے تالیہ کو گھسیٹ کر گھر سے نکال رہی تھی ڈر کر چھوڑتی پیچھے ہٹی۔

تالیہ روتی ہوئی تیزی سے ولید کے قریب جا کر بازو کو جکڑ کر کھڑی ہو گئی۔۔

بنیش پکڑوا سے ورنہ بلاؤ گارڈ کو پھینک کر آئے اس مکار لڑکی کو میرے گھر سے۔۔ میرے بیٹے پے کیا جادو کیا ہے کے سب سے چھپ کر شادی کر لی یہ بھی نہیں پتہ کی بھی ہے یا۔۔۔

بس ممی بہت بول چکی ہیں آپ میں ہر گز اجازت نہیں دوں گا کے کوئی بھی میری بیوی کے ساتھ یہ سلوک کرے اور آپ فکر مت کیجئے نکاح اور گواہ پاپا کو بتا چکا ہوں مجھے اور کسی کو صفائی پیش نہیں کرنی۔۔ ولید ضبط سے بولتا تالیہ کو اپنے حصار میں لے چکا تھا تالیہ تو شرم سے سرخ ولید کا

باز اپنے کندھے پر شدت سے محسوس کر رہی تھی۔۔

ولید بھائی آپ۔۔۔ حرا کچھ کہتی اس سے قبل ولید ہاتھ سے خاموش کرواتا جانے لگا۔۔۔ پھر رک کر پلٹا سُمیرا بیگم ابھی تک دونوں کو ساتھ دیکھتی کھا جانے والی نظروں سے گھور رہی تھیں۔۔

ممی اگلی بارتالیہ کو نکالنے کی کوشش کی تو میں بھی یہاں سے چلا جاؤں گا۔۔ ولید کہ کر رکا نہیں جب کے سُمیرا بیگم ایکدم ڈھیلی پڑیں۔۔۔



بیٹھو۔۔۔ کمرے میں آ کر ولید نے گم سُم کھڑی تالیہ سے کہا۔۔

نہیں آپ کی ممی پھر آجائیں گی۔۔ تالیہ نے بکھرے بالوں کو ہاتھ سے چہرے سے پیچھے کرتے ہوئے روندھی ہوئی آواز میں کہا۔۔۔
نہیں آئیں گی۔۔۔

اگر آپ کی غیر موجودگی میں آگئیں پھر۔۔۔ تالیہ نے آنکھوں میں آنسوؤں لئے اسکی طرف دیکھ کر اپنا خدشہ ظاہر کیا۔

جب میں کہ رہا ہوں کچھ نہیں ہوگا تو ایک بات تمہارے اس چھوٹے سے دماغ میں کیوں نہیں گھستی۔۔۔ ولید نے بار بار ایک ہی بات پے تپ کر اسے گھورا۔۔۔

نہیں کرتے شادی کر لیتے اپنی اسی چہیتی سے۔۔

اوہ گاڈ تم تو بیویوں کی طرح طعنہ دے رہی ہو۔۔ ولید گھور کر بولتا بستر پے بیٹھ گیا۔۔۔
 بیویوں کی طرف کیا میں بیوی ہی ہوں۔۔ تالیہ نے اسکی بات پر ناگواری سے کہا۔۔
 تم شاید بھول رہی ہو ہماری شادی کچھ عرصے کے لئے ہے تم نے خود ایگریمنٹ کو پڑھ کے مجھ
 سے نکاح کیا ہے۔۔ اور تمہاری وہ شرطیں بھول گئی ہو یہ سب تمہاری اپنی مرضی تھی۔۔ ولید
 نے سراٹھا کر سنجیدی سے اسے سب یاد دلایا جسے شاید تالیہ کچھ پل کے لئے فراموش کر چکی
 تھی۔۔۔

حلق میں آنسوؤں کا گولہ سا اٹکا۔۔ کچھ بھی بولے بنا ضبط سے سر کو ہلاتی تالیہ ہاتھ روم میں گھس
 گئی۔۔۔



چونکہ رات کو حنا کا ولیمہ تھا ساتھ ہی ولید کا نکاح ہونا تھا یہی سوچ کر سُمیرا بیگم غصے سے کھول
 رہی تھیں کے ایک نیا تماشا بنے گا لوگ طرح طرح کی باتیں کریں گے۔
 یہی وجہ تھی ایک بار پھر گھر میں سُمیرا بیگم کے چیخنے کی آواز گھونج رہی تھی۔۔۔
 کیوں ہنگامہ کر رہی ہو ایسی بھی کون سی قیامت آگئی ہے۔۔ حماد خان نے گھور کر انہیں کہا۔
 یہ قیامت سے کم بھی نہیں ہے اتنا بڑا قدم اٹھانے سے پہلے اسے خیال نہیں آیا کہ اسکے نکاح
 کا ہر کسی کو علم ہے۔۔۔

مئی نکاح کو نسا سب کے سامنے ہونا تھا کمرے میں ہی ہونا ہے ایک کام کریں تالیہ بھا بھی کو
گھونگھٹ کروادیں۔۔۔ حرانے مشورہ دیا سُمیرا بیگم نے سلگ کر اپنی بیو قوف بیٹی کو دیکھا جسے
کسی بات کی پرواہ ہی نہیں تھی۔۔۔

ولید نے مسکرا کر اپنی بہن کو دیکھا۔۔۔

آئیڈیا برا نہیں ہے۔۔۔ ایسا کر لیتے ہیں۔۔۔ حماد خان مسکراہٹ دبا کر بولے۔۔۔
ٹھیک ہے پھر آپ سب چلیں میں آتا ہوں اپنی مسسز کو لے کر۔۔۔ ولید نے مسکرا کر کہا سُمیرا
بیگم نے نفرت سے اسے دیکھا جو چڑانے والی مسکراہٹ کے ساتھ کہہ کے چلا گیا۔۔۔
حماد خان اور حراد دونوں باہر نکل گئے جب کے سُمیرا بیگم ابھی تک وہیں کھڑی غصے سے کھول
رہی تھیں۔



ولیم کی تقریب اپنے عروج پر تھی۔ ولید کے نکاح کے وقت کچھ نے نام تو کسی نے اسکے
گھونگھٹ پے چہ مگیاں شروع ہوئیں سُمیرا بیگم ڈر رہی تھیں کے کوئی بھی ان سے محفل میں
براہ راست پوچھ نہ لیں۔۔۔

حراسار ابھا بھی۔۔۔ کھانے کے وقت حراحنا کے ساتھ آکر بیٹھی جب حنانے ہلکی آواز میں اس
سے استفسار کیا وہ بہت دیر سے ضبط کیے بیٹھی تھی جب اس سے کسی نے آکر پوچھا کہ۔۔۔ آپ
کی بھا بھی کا نام تالیہ ہے میں نے تو دوسرا سنا تھا۔ حنا شکر کر رہی تھی کے سارا کا نام اسے یاد

نہیں آیا تھا۔۔۔

حنا ولید بھائی نے پہلے ہی تالیہ بھا بھی سے چھپ کر نکاح کر لیا تھا۔۔۔۔۔
کیا؟ حنا کی آنکھیں حیرت سے پھٹ گئیں جب کے حراسب کچھ اسے بتاتی چلی گئی۔۔



ولیمے کی تقریب رات ساڑھے بارہ تک اختتام پزیر ہوئی۔۔۔ جتنی دیر وہ لوگ وہاں رہے تالیہ خاموشی سے ولید کے ساتھ ہی رہی تھی۔۔۔ اب بھی سب سے پہلے ولید کی گاڑی میں فرنٹ سیٹ پر بیٹھ کر گھونگھٹ اتار کر پُر سکون سانس لیتی سیٹ کی پشت سے سر ٹکا کر آنکھیں موند لیں۔۔۔ ولید کے ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھتے ہی پرفیوم کی مخصوص خوشبو اسکے چاروں طرف پھیلی۔۔۔ تالیہ نے آنکھیں کھول کر کن اکھیوں سے گاڑی اسٹارٹ کرتے ولید کو دیکھا جو سنجیدہ سا بیٹھا تھا۔۔۔

انکی مسکراہٹ بھی پاکستانی ڈراموں کی طرح ہے طویل ایڈوں کے بعد جیسے ڈرامہ دکھایا جاتا ہے اور جلدی ہی ختم بھی ہو جاتا ہے۔۔۔ اپنی سوچ پر وہ خود ہی ہنسنے لگی ولید نے حیرت سے اسے دیکھا جو لبوں پے ہاتھ رکھے ہنسی ضبط کرنے کی کوشش میں ہلکان ہو رہی تھی۔۔۔
مجھے یقین ہو گیا ہے تم ضرور دوسری مخلوقوں سے رابطے میں ہو۔۔۔ ولید کی بات پر اسکی ہنسی یکدم رکی۔۔۔

ایسی بھی کوئی بات نہیں ہے مجھے یونہی کوئی بات یاد آگئی۔۔۔ تالیہ گھور کر جواب دیتی منہ بنا کر کھڑکی سے باہر دیکھنے لگی جب کے ولید بڑبڑاتا سر جھٹک کر رہ گیا۔۔



کمرے میں داخل ہوتے ہی تالیہ ولید کے آنے سے پہلے ہی کپڑے بدلنے چلی گئی۔۔۔
دوسری طرف ولید جولائونج عبور کرتا سیڑیوں چڑھ والا تھا حماد خان کی آواز پر رک کے پلٹا۔
میں چاہتا ہوں کچھ دن تک ایک اچھا سار یسپشن رکھا جائے تاکہ تالیہ دور پرے رشتے داروں سے بھی مل لے تمہارا کیا خیال ہے۔۔۔

ٹھیک ہے پاپا لیکن میں کل سے آفس جوائن کرنا چاہتا ہوں آپکو کوئی اعتراض تو نہیں؟ ولید نے سر ہلا کر اپنے مطلب کی بات کی جسے سنتے ہی حماد خان خوشی سے آگے بڑھ کر اسکے گلے لگ گئے۔

یہ سب تمہارا ہی ہے ولید میں تو کب سے انتظار میں تھا کب تم مجھ سے یہ کہو گے۔۔۔ حماد خان اسکا کندھا تھپتھپاتے ہوئے بے تحاشا خوش نظر آرہے تھے ولید کو شرمندگی محسوس ہوئی۔



تالیہ آنکھیں موندے ولید کے بستر پر نیم دراز تھی ولید کمرے میں داخل ہوتے واشر و م چلا گیا تالیہ نے ایک آنکھ کھول کر اسے جاتے دیکھا اسکے غائب ہوتے ہی تالیہ بستر پے ہی درمیان میں ہو کر پھیل کر لیٹتی دوبارہ آنکھیں موند گئی۔۔۔ اسکا خیال تھا ولید اسے اس طرح لیٹا دیکھ کر

خود صوفے یا فرش پے لیٹ جائے گا لیکن وہ غلط تھی ولید با تھر و م سے آتے ہی شیشے کے سامنے کھڑا کیلے بالوں میں برش کرنے لگا جب شیشے میں پورے بستر پر قبضہ کیے سونے کا ڈرامہ کرتی اپنی شریک حیات پر نظر پڑی۔۔۔

ولید نے برش رکھ کر پلٹ کر بستر کی طرف قدم بڑھائے جھک کر تالیہ کو آواز دی۔۔۔
تالیہ۔۔۔ تالیہ۔۔۔

اونہوں۔۔۔ بند آنکھوں کے ساتھ ہی تالیہ نے منہ بنا کر کروٹ لی ولید نے ہونٹ بھنج لئے کیوں کے کروٹ لینے کے باوجود وہ تھوڑا سا ہی جگہ سے کھسکی کی۔۔۔
ٹھیک ہے مت اٹھو۔۔۔ ولید اسکی پشت کو گھورتا اچھل کر بیٹھا تھا تالیہ جو بخوبی اسکی ساری باتیں سن رہی تھی ولید کے اس طرح بیٹھنے سے گھبرا کر اٹھ بیٹھی ولید نے مسکرا سے دیکھا جو جلدی سے اس سے دور ہوئی تھی۔۔۔

آپ۔۔۔ آپ یہاں کیوں بیٹھے ہیں۔۔۔
سونے کے لئے۔۔۔ ولید نے معصومیت سے جواب دیا پھر اسکی سائیڈ دیکھ کر جگہ سے اٹھ کھڑا ہوا۔

لیکن مجھے اس سائیڈ پر سونا ہے اس لئے اٹھو۔۔۔ ولید نے سنجیدگی سے اسے اٹھنے کو کہا۔۔۔
آپ یہاں لیٹیں گے؟ تالیہ نے تیز ہوتی دھڑکنوں کے ساتھ اسے دیکھ کر پیر سمیٹے۔۔۔
تمہے کیا لگتا ہے میں صوفے پر یا زمین پر لیٹوں؟ ولید نے مسکراہٹ دبا کر اسکے شرم سے سرخ ہوتے چہرے کو دیکھ کر آئی بروا چکائی۔۔۔

تو اور کیا وہ دیکھیں وہ بیچارہ کیسے تنہا پڑا ہے جائیں۔۔ تالیہ نے جھٹ سر کو اثباب میں ہلا کر
صوفے کی تنہائی پر افسوس کیا۔۔

ولید نے اسکی بات پر پلٹ کر صوفے کو دیکھا پھر اُسے۔۔

صوفے کی تنہائی دور کرنے کے چکر میں پھر تم تنہا ہو جاؤ بیوی۔۔ ولید کہ کر بیڈ پر بیٹھا۔۔

تبھی میں نے فیصلہ کیا ہے تمہاری تنہائی دور کی جائے۔ ولید نے کہتے ہی اسکی گود میں سر گرایا
تالیہ دھک سے رہ گئی۔۔

آ۔۔ دیکھیں آپ نے کہا تھا آپ مجھے پریشان نہیں کریں گے۔۔ تالیہ خو پے قابو پاتی ولید کو
گھورنے لگی۔۔

لیکن میں نے یہ کب کہا کے میں تمہے اتنے بڑے بیڈ پر قبضہ کرنے دو نگاہ جلدی سے فیصلہ
کر بیڈ شیئر کرنا ہے یا میں تمہاری گود میں ہی سو جاؤں۔۔ ولید نے سنجیدگی سے اسے دیکھتے
ہوئے کہا جو اچانک ہی پریشان ہو گئی تھی۔۔

مجھے آپ پے بھروسہ نہیں اگر کچھ۔۔۔۔ تالیہ کو سمجھ نہیں آ رہا تھا وہ کیسے اسے کہے شرم سے
سرخ ہوتی وہ بات ادھوری چھوڑ گئی۔۔

ہمم مجھے بھی تم سے خطرہ لاحق ہے میں نے آج تک کسی کے ساتھ بیڈ شیئر نہیں کیا۔۔۔ ولید
بولتے ساتھ ہی اٹھ بیٹھا تالیہ تیزی سے بستر چھوڑ کر کھڑی ہو گئی۔۔۔

ناممکن میں نہیں مان سکتی۔۔۔۔

مت مانو میں نے منوا کر کونسا تم سے ایوارڈ حاصل کرنا ہے۔۔۔ ولید کندھے اچکا کر دوسری

طرف آیتالیہ اٹے قدم لیتی اس سے دور ہوئی ولید کو اس بار اس کا یوں دور ہٹنا ناگوار گزرا لیکن
چپ رہا۔

لائٹ بند کر دو مجھے صبح آفس جانا ہے۔۔ ولید حکم دیکھا لحاف اوڑھ کر لیٹ گیا تالیہ نے غصے سے
جا کر زور سے سوئچ بورڈ پر ہاتھ مارا۔۔
بد تمیز انسان۔۔۔



ولید کو سوئے ابھی تھوڑی ہی دیر ہوئی تھی جب اپنے قریب نرم سے چیز ہلتی محسوس ہوئی۔۔
ولید نے جیسے ہی کروٹ لیکر آنکھوں کو تھوڑا سا کھول کر دیکھا ولید کے چہرے پر بے ساختہ
امنڈنے والی مسکراہٹ کو سرعت سے ہونٹ دبا کر چھپا تالیہ منہ پھلائے دونوں کے بیچ روئی
کے نرم کوشن کی دیوار بنا رہی تھی ولید اسکی بچکانہ حرکت دیکھ کر محظوظ ہو رہا تھا۔۔۔
بیوقوف لڑکی۔۔۔۔ تالیہ اپنے کام سے مطمئن ہوتی لیٹ کر دوسری طرف کروٹ لے کر
آنکھیں موند گئی جب کے ولید کتنی ہی دیر اسکی پشت کو دیکھتا رہا۔۔



صبح اسکی آنکھ کسی کے ہلانے سے کھلی ولید اس پر جھکا اسے گھور رہا تھا خود وہ آفس جانے کے لیے
تیار تھا۔

آپ کہاں جا رہے ہیں؟ آنکھوں کو مسلتی وہ جمائی روکنے لگی۔۔۔

سو نمنگ کرنے چلو گی۔۔ ولید سنجیدگی سے چڑ کر بولتا صوفی کی طرف بڑھا۔۔
ہا ہا ہا۔۔۔ وری فنی آپ کو بھی مذاق کرنا آتا ہے۔۔۔

محترمہ میں جا رہا ہوں اٹھ کر نیچے آ جاؤ۔۔ ورنہ اپنی ساس کو خود جواب دینا۔۔ ولید اسکی بات
نظر انداز کرتا کہہ کر اٹھ دروازے کی طرف بڑھا جب کے ساس پر تالیہ پھرتی سے اٹھی۔۔
آپ مجھے ایسے چھوڑ کر نہیں جاسکتے۔ تالیہ کی بات پر ولید نے پلٹ کر اُسے دیکھ کر آئی برو
اُچکایا۔۔

میں ہمیشہ کے لیے نہیں جا رہا شام تک آ جاؤں گا۔۔
کیا؟ شام تک اور اگر آپ کی ممی نے مجھے گھر سے نکال دیا۔۔
وہ ایسا نہیں کریں گی۔۔۔ سوریلیکس۔۔ ولید کا چہرہ یکدم سپاٹ ہوا۔۔
نہیں میں یہ رسک نہیں لے سکتی آپ جب تک نہیں آجاتے میں کمرے سے کہیں نہیں جانے
والی۔۔۔۔ تالیہ ہڈ دھرمی سے بولتی واپس بیٹھ گئی ولید کا دماغ گھوم گیا۔۔
بچکانہ حرکتیں بند کرو تالیہ جب میں کہ چکا ہوں کے کچھ نہیں ہوگا تو مطلب کچھ نہیں
ہوگا۔۔ باقی جو مرضی کرو بیچی نہیں ہو جتنا ڈرو گی اتنا ڈرایا جائے گا۔۔ ولید سختی سے جھڑکتا غصے
سے کمرے سے نکل گیا ایک دھماکے سے دروازہ بند ہوا جب کے تالیہ ہونٹ بھنچے دروازے
کو گھور کے رہ گئی۔۔



وہیں رک جاؤ لڑکی۔۔۔ سُمیرا بیگم کے چلانے پر تالیہ کے قدم یکدم رکے۔۔

ممی پلیز۔۔۔ حرانے تالیہ کو دیکھ کر اپنی ماں کو روکنا چاہا جو اپنا ناشتہ چھوڑ کر اسے گھور رہی تھیں۔

تم خاموش رہو حر اور تم لڑکی جہاں سے آئی ہو وہیں دفع ہو جاؤ۔۔۔
آئی آپ۔۔۔

بکو اس بند کرو میرے بیو قوف بیٹے کو اپنی اس معصوم شکل سے پھنسا سکتی ہو لیکن یاد رکھو میں بیو قوف نہیں ہوں۔۔۔ چلی جاؤ میری نظروں کے سامنے سے۔ سُمیرا بیگم زہر خند لہجے میں چلاتیں رخ پھیر گئیں تالیہ کو بہت زور کاروانا لگا۔۔۔
مالکن چھوٹے صاحب نے۔۔۔

رہنے دو کو مل۔۔۔ تالیہ نے روندھی ہوئی آواز میں اسے ٹوکا اس سے قبل وہ پھر کچھ کہتی تالیہ تیزی سے پلٹ کر بھاگ گئی۔۔۔



پاپا آپ ایسے کیا دیکھ رہے ہیں؟ ولید جو لچٹا نم پر اپنے باپ کے آفس میں آیا تھا کافی دیر سے حماد خان کی نظریں خود پر محسوس کر رہا تھا۔۔۔

میں سوچ رہا ہوں تم نے میری بیوی کے ساتھ اپنی معصوم بیوی کو کیسے چھوڑ دیا۔۔۔ حماد خان نے شرارت سے اسے دیکھا۔۔۔

بہو کی اتنی فکر اور آپ کا بیٹا جو صبح سے ہر کام دیکھ رہا ہے اسکا خیال نہیں۔۔۔ ولید نے مصنوعی

خفگی سے اپنے باپ کو دیکھا۔۔۔

تمہاری جگہ کوئی نہیں لے سکتا ولید۔۔۔ تم میری جان ہو۔۔۔

جیسے ماما تھیں۔۔۔ افسردگی سے اپنے باپ کو دیکھ کر وہ اچانک بولا۔۔۔

حماد خان مسکرا کر رہ گئے۔۔۔ ہانیہ کو وہ کیسے بھول سکتے تھے پہلی اور آخری محبت بھلا کیسے کوئی بھول سکتا ہے۔۔۔

آپ کو یاد آتی ہیں ماما پاپا؟ ولید نے افسردگی سے اپنے باپ کی طرف دیکھا جو اسکے سوال پر سرد آہ بھر کر سیٹ پے آرام سے ٹیک لگا کر بیٹھے تھے۔

یاد کرنے کے لئے بھولنا شرط ہے ولید۔۔۔ یہی تو محبت کی سب سے بُری عادت ہے جس کی یادداشت اتنی تیز ہے کہ زندگی کے آخری لمحے تک تڑپاتی رہتی ہے۔۔۔ اس سے قبل وہ ماضی کی یادوں میں کھو جاتے ٹیبل پر رکھا انکا موبائل بج پڑا دونوں جیسے اپنی سوچوں سے چونک کر باہر نکلے۔۔۔

میں چلتا ہوں پاپا۔۔۔ ولید اپنی جگہ سے اٹھ کھڑا ہوا حماد خان نے بھی مسکرا کر کال رسیو کر لی۔۔۔



السلام علیکم۔۔۔ کوٹ کو بازو پر ڈالے ٹائی کی ناٹ ڈھیلی کرتا وہ کمرے میں داخل ہوا تالیہ جو

اوندھی لیٹی ناول میں گم تھی چونک کر سیدھی ہوئی۔۔۔

وعلیکم اسلام۔۔۔ تالیہ نے اُسے دیکھا جو تھکا ہوا لگ رہا تھا۔

میں پانی لاتی ہوں۔۔۔ تالیہ کو اچانک خیال آیا۔۔۔ ولید جو سونے پر بیٹھ کر جھک کر شوز اتار رہا تھا
جلدی سے بولا۔۔۔

میں پی کر ہی آیا ہوں۔۔۔ ولید کی بات پر تالیہ کندھے اُچکاتی دوبارہ ناول میں گم ہو گئی۔۔۔
ولید وارڈ روم سے کریم کلر کا شلوار قمیض نکال کر ہاتھ روم چلا گیا۔۔۔



ولید ہاتھ روم سے نکل کر تولیے سے گیلے بال رگڑتا اپنی ہی دھن میں ڈریسنگ کی طرف بڑھ رہا
تھا جب کے تالیہ ہنوز بیٹھی ناول میں گم مسکرا رہی تھی جب اچانک تالیہ کے منہ پر گیلا تولیہ زور
سے آکر لگا وہ جو کسی سین کو پڑھ کر مسکرا رہی تھی اسکے چودہ طبق روشن ہو گئے۔۔۔ ہاتھ سے
کتاب چھوٹ کر گری جب کے خود وہ آنکھیں پوری کھولے صدمے سے کبھی خالی ہاتھ کو
دیکھتی تو کبھی نیچے گری کتاب کو جب کے ولید شیشے کے سامنے کھڑا گنگناتے
ہوئے خود پر پر فیوم لگا رہا تھا۔۔۔

ولید آپ۔۔۔

آہستہ بیوی میں یہیں ہوں۔۔۔ صدمے سے چیخ کر اُس نے کچھ کہنا چاہا جب ولید نے اُسکی بات
کاٹی۔۔۔

تالیہ اسکی بات پر غصے سے تولیے کو اٹھا کر اسکی سائیڈ پر زور سے پٹخ کر کھڑی ہوئی۔۔۔

آپ کو تمیز نہیں ہے گیلا تولیہ کوئی اس طرح بنا دیکھے ادھر ادھر پھینکتا ہے۔۔ ولید نے تالیہ کی بات سن کر بیڈ کی طرف دیکھا پھر سکون سے کندھے اُچکائے۔۔

اٹھالویار اس میں لڑنے والی کیا بات ہے۔۔ ولید کندھے اچکا کر مشورہ دیتا مو بائل اٹھا کر صوفے پر بیٹھ گیا تالیہ کا دل کیا اسکے سر کے بال خراب کر دے جو اتنے اہتمام سے بنائے جا رہے تھے۔۔

میں تو نہیں اٹھا رہی بلکہ ابھی بتاتی ہوں۔۔ تالیہ سوچتی ہوئی شیطانی مسکراہٹ لئے ولید کی سائینڈ پر جا کر کھڑی ہوئی۔

بیوی سوچ سمجھ کر کرنا جو کرنے لگی ہو۔۔ ولید کی آواز پر تالیہ جو تولیہ اٹھا کر باتھ روم سے تر کرنے جا رہی تھی اٹھے قدموں چلتی بالکنی کی طرف بڑھ گئی۔۔

ہنہ چالاک۔۔۔



تم چاہتی ہو میں کھانا پینا چھوڑ دوں؟ کھانے کا وقت تھا جب تالیہ ولید کے ساتھ ہی ڈائننگ ٹیبل تک آئی تھی سُمیرا بیگم اُسے دیکھتے ہی ایک بار پھر عَصّے سے گرجی تھیں جس نے جلدی سے ولید کا ہاتھ تھام لیا تھا۔

مُمی تالیہ میری بیوی ہے۔۔۔

ہنہ تو سنبھال کر رکھو اپنی بیوی کو میرے سامنے اپنی یہ شکل لے کر نہ آئے یہ میری کچھ نہیں

لگتی میں نہیں مانتی اسے اپنی بہو سمجھے تم۔۔

مت سمجھیں۔۔۔ تالیہ میری بیوی ہے یہ میرا گھر ہے اس لحاظ سے اب یہ اسکا بھی گھر ہے۔۔ بیٹھو تالیہ۔۔ سردوسپاٹ لہجے میں اپنی بات مکمل کرتے اس نے تالیہ کو حکم دیا جو ولید کے انداز سے ڈر کر جلدی سے بیٹھ گئی تھی۔۔

تم میری انسلٹ کر رہے ہو وہ بھی اس سڑک چھاپ لڑکی کے سامنے۔۔ سُمیرا بیگم نے ہاتھ سے اشارہ کرتے ہوئے ولید کو حیرانگی سے دیکھا جو سکون سے تالیہ کے ساتھ بیٹھ گیا تھا جبکہ تالیہ نے ناگواری سے سُمیرا بیگم کو دیکھا تھا۔۔

اس گھر میں عرصہ ہوا سڑک چھاپ لوگ پہلے ہی ڈیرہ ڈالے ہوئے ہیں۔۔ ولید بڑبڑا کر کھانے کی طرف متوجہ ہوا تالیہ نے حیرت سے اسکی بڑبڑاہٹ سنی تھی جب کے سُمیرا بیگم جو اسکی بڑبڑاہٹ نہیں سن سکیں تھیں تن فن کرتیں اپنے کمرے کی طرف بڑھ گئیں۔۔

ولید بھائی آپ بڑے چالاک ہیں ویسے۔۔۔ حرانے ماں کے جاتے ہی شرارت سے اسے کہا۔۔ یہ تو سچ کہا۔۔۔ تالیہ بڑبڑائی ولید نے اسکی بات سن کر آہستہ سے اپنی ٹانگ اسکی ٹانگ پر ماری۔۔۔

شرم کریں۔۔ تالیہ گھبرا کر اسے بولی جو معصوم بنا حرا کی طرف متوجہ تھا۔۔

پاپانے کہا ہے دو دن بعد آپ کا ولیمہ ہے اس لئے میں آپ کو پہلے ہی بتا رہی ہوں اچھا خاصا نیگ لونگی ورنہ تالیہ بھابھی میرے ساتھ میرے کمرے میں رہیں گی۔۔ حرانے اپنی طرف سے دونوں پردھماکہ کیا تھا لیکن ولید کی بات سنتے ہی حرا کے ساتھ تالیہ کا بھی منہ حیرت سے

کھل گیا۔۔

یہ تو زبردست کام ہو جائے گا اس کا مطلب میں اپنے بیڈ پر جیسے مرضی سو سکتا ہوں ورنہ تمہاری بھابھی کا بس نہ چلے مجھے بیڈ سے ہی نیچے پھینک دے۔۔۔
جی نہیں میں بالکل تمیز سے لیٹتی ہوں اور میں کیوں جاؤں حرا کے کمرے میں۔۔ تالیہ چڑ کر کہتی اٹھ کر چلی گئی۔۔

ولید بھائی آپ کو ایسے نہیں کہنا چاہیے تھا۔۔
فکر مت کرو اسے بس موقع چاہیے ہوتا ہے۔۔ ولید نے کندھے اُچکائے جب کے حرا ولید کو دیکھ کر رہ گئی کوئی کہہ سکتا تھا کہ اُن کی شادی کو دو دن ہوئے ہیں۔۔



کھانے کے بعد ولید لان میں چہل قدمی کے لئے نکل گیا تالیہ جو منہ پھلائے کمرے کی کھڑکی کھولے کھڑکی تھی ولید کو لان میں دیکھ کر آگے کو جھک کر دیکھنے لگی۔۔ ولید خود پر کسی کی نظریں محسوس کرتا رد گرد نظر دوڑانے لگا جب اچانک کوئی چیز آ کر اسکے کندھے پر لگی ولید نے سر اٹھا کر دیکھا جہاں تالیہ اسکے متوجہ ہونے پر ناک سکڑ کر آسمان پر دیکھنے لگی۔۔ کافی دیر وہ آسمان کو ٹھکسی باندھے دیکھے گئی جب آواز پر چونکی۔

یہ کیا حرکت تھی۔۔ ولید اسکے پیچھے کھڑا استفسار کر رہا تھا اسے پتہ ہی نہیں چلا ولید کمرے میں کب آیا۔۔

کوئی حرکت۔۔ ولید اسکے انجان بننے پر اسکے ساتھ اکر کھڑا ہوا تالیہ جھجک گئی۔۔
 میں کھانے کی ٹیبل پر ہوئی بات کا ذکر کر رہا ہوں میرے سامنے تمہاری زبان پٹری سے اتر
 جاتی ہے جب کے اپنی ساس کو یہ نہیں کہ سکی کے میں بھی اب اس گھر کی فرد ہوں۔۔۔
 آپ مجھے یہ کہنا چاہ رہے ہیں میں آپ کی ماں سے زبان چلاؤں تاکہ بعد میں آپ ہی میری
 عزت کا جنازہ نکالیں۔۔ تالیہ نے چڑ کر اُسے جواب دیا۔۔
 بد تمیزی اور بات کرنے میں فرق ہوتا ہے میں تمہے بد تمیزی کرنے کو نہیں انہیں اپنی بات
 منوانے کو کہہ رہا ہوں ورنہ روز تمہارے ساتھ یہی ہوتا رہے گا۔۔

مجھے نہیں سمجھانا میں کون سا زندگی بھر رہنے والی ہوں۔ جانے کیوں اسکی آنکھوں میں آنسو
 امنڈ آئے ولید جو اسے ہی دیکھ رہا تھا ہونٹ بھنج کر بالکنی میں چلا گیا۔۔۔



اگلے دن تالیہ ولید سے پہلے جاگ گئی تالیہ نے دوسری طرف گہری نیند میں سوئے ہوئے ولید
 کو دیکھا۔۔

سوتے میں بھی کبخت اتنے اچھے لگتے ہیں۔۔۔ آہ! تالیہ تمہیں لگتا ہے تم ان سے الگ ہو کر رہ
 سکو گی۔۔۔ تالیہ سوچ کر رہ گئی جب دروازہ نوک ہوا۔۔

بی بی جی آپ کو ما لکن بلار ہی ہیں۔۔۔ بینش مودب سی کھڑی اسے کہہ کر پلٹنے لگی جب تالیہ نے
 بینش کو روکا۔۔

کیوں بلارہی ہیں؟

معلوم نہیں کچن میں کھڑی ہیں۔۔۔ بینش کندھے اچکا کر پلٹ گئی۔

اف اب آنٹی کو کیا ہو گیا۔۔۔ ایک انہیں دیکھو کیسے سو رہے ہیں۔۔۔ تالیہ بڑبڑتی ہوئی ولید کے

قریب پہنچی۔۔۔

ولید۔۔۔ ولید۔۔۔ اٹھیں۔۔۔

تنگ مت کرو۔۔۔ ولید نے کروٹ بدل کر کہتے ساتھ تالیہ کی بنائی گئی دیوار سے کشن اٹھا کر اپنے

چہرے پر رکھا۔۔۔

ولید شرافت سے اٹھ جائیں ورنہ میرا کیا ہو گا۔۔۔

اب ہاتھ لگا یا بیوی تو اچھا نہیں ہو گا۔۔۔ ولید نے نیند سے بوجھل ہوتی آواز میں دھمکی دی۔۔۔

میں کچھ نہیں سننے والی اٹھیں۔۔۔ تالیہ نے کشن کھینچ کر پھینکا اس سے قبل وہ ولید کو اٹھانے کی

پھر سے ناکام کوشش کرتی ولید سیدھے ہوتے ہی اسے پکڑ کر بیڈ پر بٹخ کر اپنے حصار میں لے چکا

تھا تالیہ کی سانس اٹک گئی۔۔۔

سو جاؤ اب۔۔۔ ولید اسکے تاثرات دیکھ کر ہنسی ضبط کرتا کہ کر آنکھیں موند گیا جب کے تالیہ کو

لگا وہ کبھی حل ہی نہیں سکے گی۔۔۔



ماضی

دلاور خان اور رباط خان دو بھائی تھے جب کے ایک بہن کشف خان جو طلاق کے بعد اپنی دو بیٹیوں کے ہمراہ بھائیوں کے ساتھ ہی رہائش پذیر ہو گئی تھیں۔۔

دلاور خان اور فریحہ خان کی پسند کی شادی تھی جن کے دو بچے تھے بیٹا حماد خان جب کے ان سے دو سال چھوٹی حوریہ خان۔۔

رباط خان اور رافیہ خان کی شادی انکی فیملی کی مرضی سے ہوئی۔۔ شادی کے پانچ سال بعد اُنکے ہاں ہانیہ خان کی پیدائش نے آکر اُنکے ویران آنگن کو مکمل کر دیا تھا جس کا وہ جتنا شکر کرتے کم تھا وہیں کشف خان جو فطرتاً چالاک عورت تھیں بھائی کو بیٹے کے لئے دوسری شادی کا مشورہ دیتی جس پر رباط خان نے غصے سے انہیں جھاڑ پلائی۔۔ جس کے فوراً بعد ہی وہ اوپر والی منزل (دلاور خان کے پورشن) پر شفٹ ہو گئیں۔۔ کشف خان کی دو ہی بیٹیاں تھی حمیرا خان جو حماد خان سے ایک سال چھوٹی تھیں جب کے سمیرا خان دو سال۔۔۔



ہانیہ خان۔۔۔ دراز قد۔۔ سرخ و سفید۔۔ پرکشش نین نقش کی حامل اٹھارہ سال کی لڑکی تھیں جس کے لمبے گھنے اخروٹی رنگ کے بال اسکے حسن میں چار چند لگاتے تھے اپنے ماں باپ کی اکلوتی اور لاڈلی اولاد جس پے خاندان کے سب لوگوں کو بچپن سے ہی پیار آتا تھا وجہ اُنکے

چہرے کی معصومیت تھی۔۔ ہانیہ خان کو معصوم ہونے کے ساتھ اگریہ قوف بھی کہا جائے تو اس میں کچھ غلط نہیں ہوگا۔۔۔



السلام علیکم چچی جان۔۔

وعلیکم اسلام حماد بیٹا لگتا ہے آفس میں آج بہت کام تھا۔ رافیہ بیگم نے مسکرا کر مردانہ وجاہت سے بھرپور حماد خان کو دیکھا جو تھکاوٹ کے باوجود ایک نظر ہانیہ کو دیکھنے آئے تھے محبت کا جذبہ جب سے دل کو چھوا ہانیہ خان پورے حق سے اُنکے دل پر نقش کرتی چلی گئیں لیکن وہ دشمن جاں آج کچن میں تھی ہی نہیں۔۔

میں نے سوچا آپ سے ملتا جاؤں۔۔ چاچو نہیں آئے ابھی تک ہمارے ساتھ ہی نکلے تھے۔۔ آنے والے ہونگے ہانیہ نے ضرور کسی نئی چیز کی فرمائش کی ہوگی۔۔ فریجہ بیگم مصروف سے انداز میں کہہ کر مسکرا نے لگیں جب کے حماد خان کا دل ہانیہ کو دیکھنے کے لئے مچلنے لگا۔

چچی جان ہانیہ ہے کہاں؟

کمرے میں ہے گلاس پیئنگ کرنے کا نیا شوق چڑھا ہے محترمہ کو۔۔ فریجہ بیگم محبت سے بولیں۔۔

حماد خان مسکرا کر دیکھتا ہوں کہتے کمرے کی طرف بڑھ گئے۔



ٹھک ٹھک ٹھک!! میں اندر آسکتا ہوں۔۔۔ حماد خان نے ماتھے پر بل ڈالے بالوں کا جوڑا بنائے بیٹھی ہانیہ کو محبت سے دیکھ کر اجازت لی۔ جو حماد خان کی بھاری مگر دھیمی آواز سن کر ہڑبڑا کر سیدھی ہوئی تھیں۔۔۔

حماد بھائی آپ نے ڈرا دیا۔۔۔ اف میری تو جان نکل جاتی۔ ایک ہاتھ کو سینے پے رکھے اپنی جگہ سے اٹھ کھڑی ہوئی۔

ایسے کیسے نکل جاتی جان ہانیہ خان اس پر صرف تمہارا حق نہیں ہے۔۔۔ حماد خان کی بات پر اُس نے کچھ گھبرا کر اپنے سے پانچ سال بڑے حماد خان کو دیکھا جو آنکھیں میں چمک لئے اُسے ہی دیکھ رہے تھے۔۔۔

آپ لگتا ہے آفس سے آئے ہیں۔۔۔ ہانیہ نے گھبرا کر بات بدلی۔

ہاں۔۔۔ اس سے قبل وہ اپنی بات جاری رکھتے سُمیرا کی چہکتی ہوئی آواز پر پلٹے۔۔۔

آپ یہاں کیا کر رہے ہیں حماد۔۔۔ سُمیرا چست شلوار قمیض پہنے حماد خان کے نزدیک آکر بازو

پے ہاتھ رکھ کر بولیں۔۔۔ جہاں حماد خان کو اُسکالیوں آنا اور چھونا اچھا نہیں لگا وہیں ہانیہ کے

چہرے پر بھی ناگواری پھیلی تھی۔۔۔

کیوں یہاں آنے پر پابندی ہے۔۔۔ نامحسوس طریقے سے سُمیرا سے دور ہوتے وہ ہانیہ کی طرف

بڑھے جنہوں نے انکے قریب آنے سے نظریں جھکالی تھیں۔۔۔

میں کون ہوتی ہوں آپ پر پابندی لگانے والی حماد لیکن اس طرح کسی لڑکی کے کمرے میں آنا

آپ کو زیب نہیں دیتا۔۔۔ سُمیرا نے چھبستی نظروں سے ہانیہ کو دیکھتے ہوئے کہا۔
 سوچ سمجھ کر بولا کرو سُمیرا۔۔۔ حماد خان سخت لہجے میں کہتے ایک نظر ہانیہ پر ڈالتے کمرے سے
 نکل گئے۔۔۔ اب اُنہیں اپنے ماں باپ سے بات کر لینی چاہیے تھی۔ یہی سوچتے وہ اپنے پورشن
 کی طرف بڑھ گئے۔۔۔

تم حماد خان پر ڈورے ڈالنا بند کر دو ہانیہ دلاور خان ورنہ میرے اندر پکتا لاوا سب تباہ کر دے
 گا۔۔۔ سُمیرا دھمکی دیتی تن فن کرتی کمرے سے نکل گئی جب کے ہانیہ جو ابھی تک حماد خان کی
 قربت کے حصار میں تھیں سُمیرا کی باتیں جیسے سنی ہی نہ ہو۔۔۔ جانے کیوں حماد خان دل کو
 اتنے اچھے کیوں لگتے تھے۔۔۔



یہ نہیں ہو سکتا امی حماد خان صرف میرا ہے آپ بات کریں ماموں سے ورنہ میں ہانیہ کی جان
 لے لوں گی۔۔۔ جب سے سُمیرا کو معلوم ہوا تھا کہ حماد خان اور ہانیہ کا اسی ہفتے نکاح اور رخصتی
 ہے وہ اندر ہی اندر سلگ رہی تھیں انکے لئے یہ سب قبول کرنا مشکل ہو رہا تھا۔۔۔
 جب کے کشف بیگم اور حُمیرا سے سمجھا چکی تھیں کہ یہ حماد کی خواہش ہے وہ جلد سے جلد ہانیہ
 کو اپنی دسترس میں لینا چاہتے ہیں۔۔۔

بکواس بند کرو سُمیرا تم چاہتی ہو میرا بھائی مجھے یہاں سے بے دخل کر دے۔۔۔

یہ آپ کا بھی گھر ہے سمجھیں آپ مجھے حماد چاہیے آپ جو مرضی کریں۔۔۔ سُمیرا چیخ کر بد تمیزی سے کہتیں کمرے سے نکل گئیں جب کے کشف بیگم سوچ میں پڑھ گئیں۔



حماد خان خوشی سے پھولے نہیں سہارے تھے انکی محبت انہیں اتنی آسانی سے مل جائے گی۔۔۔ دوسری طرف ہانیہ شرماتی گھبراتی حماد خان سے چھپتی پھر رہی تھیں۔ ہانیہ۔۔۔ وہ جو پکن میں کھڑی ابٹن کا کٹورا ہاتھ میں تھامے مسکرارہی تھیں بُری طرح گھبرا گئی اس سے قبل کٹورا ہاتھ سے چھوٹا حماد نے آگے بڑھ کر انکے دونوں ہاتھوں پے مضبوطی سے جمائے ہانیہ کی دل کی دھڑکن تیز ہو گئی۔۔۔ شرم سے سرخ چہرہ کپکپاتے ہاتھ حماد خان کا دل دھڑکا گیا۔۔۔

تم خوش ہو۔۔۔ حماد خان نے چاہت سے انکے جھکے سر کو دیکھا جنہوں نے بمشکل سر کو ہاں میں جنبش دی۔۔۔

حماد خان اس اقرار پر جیسے سر شمار ہو گئے تھے جبکہ باہر کھڑی سُمیرا انتقام کی آگ میں جلنے لگ گئی تھیں۔



سُمیرا پر پاگل پن کے دوہرے پڑنے لگے جس میں کہیں باروہ کشف بیگم سے بھی قابو میں نہیں آتی تھی۔۔۔ کشف اور حُمیرا دونوں اسکی حالت سے سب کو انجان رکھے ہوئے تھیں جو ہانیہ

اور حماد کو ساتھ دیکھ کر آپے سے باہر ہو جاتی تھیں۔۔

حماد خان اور ہانیہ شادی کے بعد ہنی مون کے لئے لندن چلے گئے تھے۔۔

دونوں اپنی محبت کو پا کر بے انتہا خوش تھے۔۔ ایک مہینے کے بعد جب وہ لوگ واپس آئے تب ان لوگوں کو پتہ چلا کہ ہانیہ پریگنٹ ہیں۔۔ حماد خان کی خوشی سے آنکھوں میں آنسو آگئے انکی دنیا مکمل ہو گئی تھی۔



جہاں ولید کی پیدائش پر سب خوشی سے پھولے نہیں سمارہے تھے اسی رات انکی زندگیوں میں قیامت ٹوٹ پڑی تھی۔ ہانیہ کے والدین جو ہسپتال اپنے نواسے کو دیکھنے آرہے تھے راستے میں ہی بریک نا لگنے کی وجہ سے ٹرک سے جا ٹکرائے دونوں موقع پر ہی دم توڑ گئے تھے۔۔ دلاور خان چھوٹے بھائی کو کھو کر جیسے ٹوٹ کر رہ گئے حماد خان خود ہر وقت ہانیہ کو بہلانے کے لئے ایک بار پھر لندن چلے گئے تھے۔



وقت گزرتا گیا ولید اب چار سال کا ہو گیا تھا دوسرے بچوں کی نسبت وہ کم گو تھا ہر چیز کو جلد ہی سمجھ لیتا تھا۔۔

اسی دوران حوریہ کا رشتہ دلاور خان نے اپنے دوست کے بیٹے سے کر دیا۔۔ حمیرا خان یونیورسٹی میں اپنے دوست سے محبت کرنے لگیں تھیں۔ دوسری طرف وہ لڑکا بھی انہیں پسند

کرتا تھا یہی وجہ تھی کہ وہ اب رخصت ہو کر چلی گئی تھیں جس کے بعد کشف بیگم خود کو تنہا محسوس کرنے لگی تھیں سُمیرا کی اب بھی وہی حالت تھی کبھی کبھی کشف بیگم کو لگتا وہ سب اداکاری کرتی ہے۔۔

ولید اب پانچ سال کا ہو گیا تھا جب حماد خان اور ہانیہ کو ایک بار پھر ماں باپ بننے کی نوعیت سنائی گئی۔۔ ایک بار پھر خوشی کی لہر دلوں پہ پھوار بن کے برسی تھیں۔۔

ولید اپنے ماں باپ کا لاڈ لاتا تھا۔۔ حماد خان کی طرح وہ بھی ہانیہ سے عشق کرتا تھا کہیں بار اس نے سُمیرا کو اپنی ماں سے بدکلامی کرتے سُن چکا تھا یہی وجہ تھی وہ سُمیرا کو پسند نہیں کرتا تھا۔۔



ماما میں پاپا کو بتاؤں گا آئی آپ سے بد تمیزی کرتی ہیں۔۔ ولید نے چھوٹی سی ناک سکیر کر اپنی ماں سے کہا جو اُسے دیکھ کر مسکرائی تھیں۔

نہیں ولید بُری بات اس طرح شکایتیں لگانے سے دلوں میں نفرتیں پیدا ہوتی ہیں۔۔ آپ چاہتے ہو آپ کے پاپا کسی سے لڑائی کریں۔۔ ولید جو اپنی ماں کی بات بہت غور سے سن رہا تھا زور زور سے نفی میں سر ہلانے لگا۔۔

کیا باتیں ہو رہی ہیں ماں بیٹے میں۔۔ حماد خان کی مسکراتی آواز پر دونوں چونک گئے جو مسکرا کر قریب آ کر ولید کے ماتھے پر پیار کرتے ہانیہ کے ساتھ ہی بیٹھ کر محبت سے ہانیہ کا ہاتھ تھام کر انہیں دیکھنے لگے۔

کھانا کھایا۔۔۔

نہیں آپ کا انتظار کر رہی تھی۔۔۔ ہانیہ نے مسکرا کر اپنے محبوب شوہر کو دیکھا جو اُنکے جواب پر خفگی سے گھور رہے تھے۔۔۔

پاپا میں نے بھی نہیں کھایا۔۔۔ ولید نے بھی جلدی سے اپنا بتایا۔۔۔

بہت غلط بات ہے ہانیہ اب اٹھو جلدی سے بہت بھوک لگی ہے۔۔۔ حماد خان کہہ کر ہاتھ روم کی طرف بڑھ گئے جب کہ ہانیہ مسکرا کر ولید کا ہاتھ تھام کر کمرے سے نکل گئی۔۔۔



ولید چھوڑیں میرا ہاتھ مجھے آپ سے بات نہیں کرنی۔۔۔ تالیہ ناراضگی سے اسے پرے کرتی کمرے سے نکلنے لگی ولید کی صبح والی حرکت سے وہ اس سے اب گھبرانے لگی تھی۔۔۔ ڈیم اٹ! میں سوری کر تو چکا ہوں۔۔۔ ولید نے اسے جھٹکے سے اپنی طرف کھینچ کر آنکھوں میں جھانک کر کہا۔

مجھے آپ۔۔۔ آپ۔۔۔ تالیہ گڑبڑا کر کچھ کہہ نہیں پارہی تھی ساری ہمت توجہ ہوا ہوئی جب ولید نے اسکی کمر میں ہاتھ ڈال کر بالکل نزدیک کر لیا۔۔۔

جانتی ہو بہت تنگ کرنے لگی ہو تم مجھے۔۔۔ ولید سرگوشی میں کہتا ہاتھ کے انگوٹھے سے اسکے گال کو سہلانے لگا۔۔۔ تالیہ کو لگا وہ تھوڑی دیر ایسے ہی رہی تو اپنا دل ہار جائے گی۔۔۔

ولید اسکے گھبرائے شرمائے چہرے کو دیکھتا محظوظ ہو رہا تھا۔۔۔

اس سے قبل ولید آج اپنا حق وصول کرتا کوئی گستاخی کرتا دروازہ نہ اٹھا۔۔۔ ولید کی گرفت

ڈھیلی ہوتے ہی تالیہ اس سے دور ہوتی تیز چلتی دھڑکن کو قابو میں کرتی لڑکھڑا کر دروازے کی طرف بھاگی۔۔ ولید کو ہنسی آنے لگی جسے ہونٹ بھنج کر اُس نے بامشکل روکا۔۔



حماد میں آپ کو آخری بار کہ رہی ہوں اس لڑکی سے ولید کو دور کر دیں اس سے پہلے وہ ولید کو کنگال کر دے آپ نہیں سمجھتے ایسی لڑکیاں صرف دولت کے پیچھے ہوتی ہیں جو امیر لڑکوں کو جھوٹی محبت کے جال میں پھنسا کر لوٹ کر بھاگ جاتی ہیں۔۔ سُمیرا بیگم ولیمے کی تقریب کا سن کر حماد خان کے آفس میں داخل ہوتے ہی شروع ہو چکی تھیں۔۔ جب کے حماد خان سکون سے بیٹھے رہے۔۔۔

بہت بول چکی ہیں آپ۔۔۔ ولید جو حماد خان کے سامنے بیٹھا فائل دیکھ رہا تھا سب سن کر اپنی جگہ سے کھڑا ہوا تھا۔۔ سُمیرا بیگم غصے میں دیکھ ہی ناسکیں کے ولید بھی وہیں تھا۔۔۔ ہنہ ابھی تو میں نے کچھ کہا ہی نہیں ہے ولید تم ابھی بچے ہو یہ سب نہیں سمجھ سکتے۔۔ سُمیرا بیگم ہنکار بھرتیں اُسکے مقابل آئیں۔۔

سہی کہ رہی ہیں آپ میں نہیں سمجھتا میں آپ کو بھی نہیں سمجھ سکا میرا باپ بھی نادان تھا اور میری بھولی ماں وہ بھی نادان تھی سب کو اپنی طرح سمجھ کر اس نے نادانی کی لیکن میں ولید خان ہوں جس کی بیوی تالیہ ولید خان جو ہانیہ خان کی طرح نادان نہیں ہے یاد رکھیے گا۔۔ ولید آنکھوں میں آنکھیں ڈال کے کہتا آفس سے نکل گیا جب کے سُمیرا بیگم سُن کھڑی رہ گئیں۔



یہ کیسا ہے۔۔ تالیہ نے پرپل رنگ کی خوبصورت سی میکسی حرا کو دکھاتے ہوئے استفسار کیا۔۔

بہت خوبصورت ہے دیکھیں ولید بھائی۔۔ حرا نے اُسے بھی متوجہ کیا۔۔

ہمم اچھی ہے۔۔ ولید مصروف سے انداز میں کہتا مو بائل کان سے لگتا ان سے فاصلے پر چلا گیا

تالیہ کا دل ایک دم ہر چیز سے اچاٹ ہوا۔۔

یہ لے لیتے ہیں پھر جیولری بھی لینی ہے۔۔ حرا خوشی سے چہکتی تالیہ کے ہاتھ سے میکسی لیتی

کاؤنٹر کی طرف بڑھ گئی۔۔ جب کے تالیہ کھڑی ولید کو مسکراتے ہوئے کسی سے باتوں میں

مصروف دیکھتی رہی۔۔

پتہ نہیں کون ہے جو اتنا مسکرایا جا رہا ہے۔۔ جل کر سوچتی وہ حرا کی طرف بڑھ گئی۔۔



آٹھ بجے تک تینوں شاپنگ کر کے گھر لوٹے تالیہ ہنوز ولید کے رویے کی وجہ سے ولید سے

ناراض ہو گئی تھی وہ الگ بات کے ولید کو اس کا علم ہی نہیں تھا۔۔ تالیہ کمرے میں آتے ہی

شاپنگ بیگز سے چیزیں نکال کر وارڈروب میں رکھ رہی تھی جب ولید کمرے میں داخل ہوا۔۔

کیا بات ہے چہرے پر بارہ کیوں نج رہے ہیں؟ ولید اسکی طرف بڑھتا ہلکے پھلکے انداز میں بولا

تالیہ بنا جواب دیے اپنے کام میں لگی رہی۔۔

تالیہ۔۔۔

آپ کو کیا فکر ہے بارہ بجیں یا تیرا آپ لگے رہیں اپنے موبائل پر بزی۔۔ تالیہ نے جل کر کہتے منہ پھلایا۔۔

اوہ شکریہ موبائل سے یاد آیا مجھے ضروری کال کرنی ہے۔۔ ولید نے مسکراہٹ دبا کہتے موبائل نکالا اس سے قبل ولید بالکنی کی طرف بڑھتا تالیہ نے بیگ بیڈ پر زور سے پیچ کر ولید کے ہاتھ سے موبائل جھپٹ کر ڈریسنگ روم کی طرف بھاگی۔۔

تالیہ میرا موبائل واپس کرو۔۔۔

نہیں ملے گا۔۔ اس فساد کو آگ لگا دونگی جانے کس سے مسکرا مسکرا کر باتیں کی جا رہی تھیں۔

تالیہ اسے جواب دیتی اندر داخل ہوئی اس سے قبل تالیہ لاک لگاتی ولید لمبے لمبے ڈاگ بھرتا اندر جا کر لاک لگا چکا تھا۔۔

یہ لاک کیوں لگایا ہے۔۔ تالیہ نے موبائل والا ہاتھ کمر کے پیچھے چھپا کر دھڑکتے دل کے ساتھ اسے دیکھا جو شرٹ کے آستین کمنیوں تک چڑھا رہا تھا۔۔

تم بھی تو یہی کرنے والی تھی بیوی۔۔ ولید گہری نظروں سے اسے دیکھتا قریب جانے لگا جوالٹے قدم پیچھے جاتی دیوار سے جا لگی تھی۔

میرا موبائل۔۔۔۔ ولید نے ہاتھ اسکی کمر کے گرد حائل کرتے سرگوشی کی جب کے تالیہ سانس روکے کھڑی اسے دیکھتی رہی۔۔

ولید اسکی آنکھوں میں دیکھتا اسکے ہاتھ سے موبائل لے کر اسکی حالت پے محفوظ ہوتا چلا گیا

جب کے تالیہ ہنوز اسی طرح کھڑی رہ گئی۔۔



ماضی

کشف یہ کیا کہ رہی ہو سُمیرا بیٹی کی حالت کے بارے میں تم نے ہمیں پہلے کیوں نہیں بتایا کیا ہمیں اتنا غیر سمجھا ہے۔۔ دلاور خان ملے جلے تاثرات کے ساتھ اپنی بہن کو دیکھ کر بولے جو سر جھکا کر بیٹھی زار و قطار رو رہی تھیں۔

حماد خان اور ہانیہ کو بھی سن کر جھٹکا لگا۔۔

میں کیسے بتاتی دلاور بھائی کے میری بیٹی کو دورے پڑتے ہیں آپ تو جانتے ہیں لڑکی ذات ہے ایسے میں کوئی رشتہ بھی نہیں دے گا۔۔ کشف بیگم روتی ہوئیں بولی۔۔

پھوپھو سنبھالیں خود کو سب ٹھیک ہو جائے گا آپ فکر مت کریں۔۔ ہانیہ دکھ سے آگے بڑھ کر انہیں حوصلہ دینے لگیں۔۔



کیوں آئی ہو یہاں میرا مذاق اڑانے چلی جاؤ یہاں سے مجھے کسی کی ضرورت نہیں ہے تمہیں تو خوش ہونا چاہیے کے تم ہر طرح سے پرفیکٹ ہو۔۔ سب سے بڑی بات تم حماد خان کے دل میں بستی ہو اور میں ایک عام سی شکل و صورت کی لڑکی جسے کبھی کسی نے سمجھا ہی نہیں۔۔ نہ

ہی حماد نے سمجھا۔۔۔ چلی جاؤ پلیز مجھے اکیلا چھوڑ دو۔۔۔ سُمیرا ہانیہ کو اپنے کمرے میں دیکھتے ہی غصے سے چیختی کہ کر قالین پر بیٹھتی روتی چلی گئی۔۔۔ یہ دل کے معاملے ہیں سُمیرا اس میں کسی کا بس نہیں ہے یہ ہمیں بے بس کر دیتا ہے۔۔۔ ہانیہ کی آنکھوں سے لڑیوں کی صورت میں آنسو بہ رہے تھے۔۔۔ ہانیہ کی بات سن کر سُمیرا نے بھیگا چہرہ اٹھا کر اسے دیکھا۔۔۔

میں بے بس ہوں ہانیہ میں بہت بے بس ہوں میرا دل مر رہا ہے میں تمہے برا بھلا نہیں کہنا چاہتی لیکن میں مر رہی ہوں میں ختم ہو رہی ہوں یہ محبت مجھے ختم کر رہی ہے میری مدد کرو مجھے اس اذیت سے نکالو پلیز ہانیہ۔۔۔ اگر یہ نہیں کر سکتی تو چلی جاؤ اپنے شوہر کو لے کر تاکہ اسکے دور جانے سے میں ایک ہی بار مر جاؤں۔۔۔ ہاتھوں کو جوڑتی ہانیہ کو دل گداز کر گئی جو پہلے ہی کسی کو تکلیف میں نہیں دیکھ سکتی تھی۔۔۔



میں تمہیں جان سے مار کر خود کو بھی ختم کر لوں گا ہانیہ۔۔۔ حماد خان اپنی محبوب بیوی کی بات سنتے ہی آگ بگولہ ہو گئے تھے۔۔۔

مار ڈالیں لیکن آپ کو میری بات ماننی ہوگی۔۔۔ ہانیہ ضدی لہجے میں بولتیں حماد کو حیران کر گئیں۔

کبھی نہیں ایسا کبھی نہیں ہو گا سنا تم نے اور اپنا سامان پیک کرو ہم آج ہی لندن جائیں گے۔۔۔

حماد آپ کو میری قسم میں آپ سے کچھ نہیں مانگوں گی۔۔۔ پلیز میری بات مان لیں۔۔۔ ہانیہ کی

بات پر ایک تلخ مسکراہٹ انکے چہرے پر نمودار ہوئی۔۔۔
 اور کیا مانگو گی میری زندگی مانگ رہی ہو عمر بھر کے لیے۔۔۔ حماد خان کہ کر کمرے سے نکل گئے
 ولید جو ہاتھ روم کے دروازے کے پاس خاموشی سے کھڑا سب سن رہا تھا باپ کے پیچھے بھاگا۔۔



ہانیہ کی ضد کے آگے حماد خان نے ہتھیار ڈال دیے تھے وہ اس سے خفا ہو گئے تھے جس نے
 دوسروں کی خاطر اپنے ہنستے بستے گھر کو توڑ دیا تھا۔۔۔ دلاور خان نے اپنی بہن کی محبت میں آکر
 سُمیر اور حماد کا سادگی سے نکاح کروا دیا تھا جب کے سُمیر کو یقین نہیں آ رہا تھا کہ آج وہ اپنی
 محبت کے نام سے جڑ گئی تھیں۔۔۔ دوسری طرف حماد خان نکاح ہوتے ہی گھر سے چلے گئے
 تھے۔۔

ماما پاپا اب ہم سے دور ہو جائیں گے۔۔۔ ولید نے مہمان عورتوں کی باتیں سن کر کمرے میں
 آکر ہانیہ سے پوچھا جو کھڑکی کے پاس ضبط کیے کھڑی تھیں۔۔۔ آج وہ اپنے شوہر کو کسی دوسری
 عورت کے ساتھ بانٹ چکی تھیں۔

نہیں ولید پاپا کبھی ہمیں نہیں چھوڑیں گے اور نا ہی آپ اپنے پاپا کو کبھی چھوڑنا وعدہ کرو ہمیشہ
 اپنے پاپا کے ساتھ رہو گے۔۔۔ ہانیہ نے آنسوؤں اندر اتار کر ولید کے ہاتھ تھام کر کہا۔
 وعدہ ماما میں کبھی پاپا کو نہیں چھوڑوں گا۔۔۔



سُمیرا ہوز نکاح کے جوڑے میں بیڈ پر بیٹھی حماد کا انتظار کر رہی تھیں ہاتھوں میں گجرے پہنے
آنے والے وقت کا سوچ کر پریشان بھی تھیں۔۔

ہانیہ کی جگہ وہ ہوتی تو یقیناً یہ نہیں کر پاتیں احساس کے بھاری بوجھ تلے وہ خود کو دبتا محسوس کر
رہی تھیں۔

حماد کا انتظار طویل ہوتا گیا یہاں تک کے فجر کی اذان کا وقت ہو گیا۔ سُمیرا جو بیڈ سے ٹیک لگا کر
خود کو زبردستی جگائے ہوئے تھیں اٹھ کر وضو کرنے چلی گئیں۔



اگلے دن سُمیرا جسے ہی جاگیں کمرے میں حماد کو دیکھ کر جلدی سے اٹھ کر انکی طرف بڑھیں جو
مجبوراً ہانیہ کے کہنے پر آئے تھے۔۔

آپ آگئے سوری میں سو گئی تھی۔۔

یہ تمہاری زندگی ہے جو مرضی کرو لیکن میرے سامنے یہ اداکاری مت کرنا میں ہانیہ نہیں
ہوں کے تمہاری باتوں میں آ جاؤں گا۔۔ حماد غصے سے کہتے کمرے سے نکل گئے جب کے
سُمیرا ضبط سے بند دروازے کو دیکھتی رہ گئیں۔



وقت گزرتا گیا حماد کا رویہ ہنوز پہلے دن جیسے ہی تھا۔ سُمیرا خاموشی سے انکے طنز کو سہتی رہتیں
کے یہ خود انکا اپنا فیصلہ تھا۔۔

ہانیہ اور سُمیرا کے درمیان سب سہی چل رہا تھا ہانیہ کے دن قریب آرہے تھے ایسے ہیں سُمیرا اسکا خیال رکھنے لگیں تھیں۔۔ ہانیہ کے کہنے پر وہ سُمیرا کو مئی کہنے لگا تھا۔
ایک دن سوتے میں ہانیہ کو درد اٹھا حماد جلدی سے انہیں ہاسپٹل لے کر بھاگے۔۔ جب کے سُمیرا اولید کے ساتھ گھر پر ہی روک گئی تھیں۔۔



ڈاکٹر میری ہانیہ۔۔۔ حماد تیزی سے اپنی جگہ سے اٹھ کر ڈاکٹر کے قریب گئے۔
مبارک ہو دو جوڑواں بچیاں ہوئی ہیں۔ ڈاکٹر صاحبہ نے ہلکی سی مسکراہٹ سے انہیں خوش خبری سنائی۔۔

فریحہ بیگم نے خوشی سے ساتھ کھڑے دلاور خان کو دیکھا۔۔
ہانیہ ٹھیک ہے؟ حماد خوشی سے کانپتی آواز میں پوچھنے لگے۔۔

سوری۔۔ ہم نے پہلے ہی انہیں بتا دیا تھا کہ وہ کمزور ہیں جس کی وجہ سے بہت سی پیچیدگیاں آسکتی ہیں لیکن وہ نہیں مانی تھیں۔ ڈاکٹر افسوس کرتی آگے بڑھ گئیں جب کے حماد کی ساری زندگی زلزلوں کی زد میں آگئی۔۔۔



تالیہ حرا کے ساتھ پارلر جانے کے لئے پورچ تک آئی جہاں پہلے ہی ولید ٹیک لگا کر کھڑا موبائل پر بات کر رہا تھا۔۔ دونوں کو قریب آتا دیکھ کر موبائل کان سے ہٹا کر پینٹ کی جیب میں ڈالا۔

چلو بیٹھو۔۔۔

تالیہ منہ بنا کر اسے دیکھتی ابھی بیٹھنے ہی لگی تھی جب سُمیرا بیگم کی آواز پر چونک کر انکی طرف متوجہ ہوئی۔۔

ولید مجھے بھی پار لر جانا ہے میں بھی چلوں۔۔۔ سُمیرا بیگم کی بات پر تینوں نے بے یقینی سے انہیں دیکھا۔

کیا واقعی میں نے جو سنا وہی آپ نے بھی سنا۔ تالیہ جو منہ بنا رہی تھی سب بھلا کر ولید کے قریب سرگوشی کرنے لگی۔

تھوڑا پاس آنا کیا پوچھ رہی ہو۔۔ ولید نے شرارت سے تالیہ کو دیکھا جو اسکے نزدیک جھکی ہوئی تھی ولید کی بات پر گھور کر پیچھے ہوئی۔

زیادہ فری مت ہوں۔۔ تالیہ نے منہ بنایا۔۔

اوکے۔۔ ولید سُمیرا بیگم کو کندھے اچکا کر بیٹھنے کا اشارہ کرتا ڈرائیونگ سیٹ پر جا بیٹھا۔۔



حماد خان ڈریسنگ کے سامنے کھڑے ٹائی باندھ رہے تھے جب کے ولید تالیہ کو پار لر سے لیتا سیدھا بینکیوٹ پہنچ رہا تھا۔۔۔

اس سے قبل حماد کمرے سے نکلتے سُمیرا بیگم کو دیکھ کر وہیں روک گئے جو ویلوٹ کی سیاہ ساڑھی پہنے دروازے کے پاس تیار کھڑی انہیں دیکھ رہی تھیں آج بھی انکا دل حماد کو دیکھ کر پہلے کی

طرح ہی بے بس ہو جاتا تھا کے محبت نے انہیں زندگی بھر خوار ہی کیا تھا۔۔
میں بچوں کے ساتھ ہی چلی گئی تھی۔۔۔

تالیہ اچھی بچی ہے۔۔۔ حماد نے رخ ڈریسنگ کی طرف کرتے اُنکی بات ان سنی کر دی۔۔
میں ڈرتی ہوں آپ کے لئے اپنے بیٹے کے لیے۔۔۔ سُمیرا بیگم کی بات پر ایک تلخ مسکراہٹ
نے اُنکے لبوں کو چھوا۔۔

تم جیسی عورت کبھی کسی سے نہیں ڈر سکتی اس لئے بہتری اسی میں ہے اسکی ماں بننے کی کوشش
مت کرو اگر تمہاری جگہ ہانیہ ہوتی تو خوش ہوتی۔۔۔ حماد تلخی سے کہتے کوٹ اٹھا کر پاس سے گزر
گئے۔۔۔



دلہن کے روپ میں تالیہ کو دیکھ کر ولید لمحے بھر کے لئے اسے دیکھتا چلا گیا جو شرمیلی مسکراہٹ
کے ساتھ اسکے قریب آرہی تھی۔۔

چلیں ولید بھائی۔۔۔ حرا کی آواز پر چونک کر اس نے تالیہ کے ساتھ پچھلا دروازہ کھولتی حرا کو
دیکھا۔

ہاں چلو۔۔۔ پہلے ہی دیر ہو گئی ہے۔۔۔ ولید نے کہتے ہوئے ڈرائیونگ سیٹ سنبھالی۔۔۔ آٹھ بجے
تک وہ لوگ بینکیوٹ پہنچ چکے تھے۔۔۔

دونوں ساتھ چلتے پرفیکٹ لگ رہے تھے۔۔۔ تالیہ کے دل کی حالت عجیب ہو رہی تھی اسٹیج پر

پہنچ کر تالیہ اور ولید ساتھ بیٹھے تالیہ نے چور نظروں سے ولید کو دیکھا جو سامنے دیکھ کر مسکرا رہا تھا۔۔

کاش آپ مجھ سے شادی محبت سے کرتے۔۔۔ تالیہ سوچ کر رہ گئی۔۔۔
ولید جانتا تھا وہ اسے ہی دیکھ رہی ہے اور کیا سوچ رہی ہے وہ بھی جانتا تھا کہ ساتھ چلتی تالیہ کو چھوڑ دینے کا خیال اس کے دل کو پسند نہیں آیا تھا۔

ولید اور تالیہ کا فوٹو شوٹ اور مووی بن رہی تھی جب کے تالیہ کو اب بھوک لگنا شروع ہو گئی تھی۔

ولید۔۔۔

کیا ہوا۔۔۔ ولید نے اسکی طرف ہلکے سے جھک کر مسکراتے ہوئے پوچھا۔
مجھے اب بھوک لگ رہی ہے۔۔۔۔۔ بچا رگی سے کہتی وہ ولید کو دیکھ رہی تھی جو اسکے نزدیک تھا۔

ایک کام کرو۔۔۔۔۔ شرارت سے کہتے اس نے تالیہ کا ہاتھ تھاما۔۔۔
جلدی کہیں۔۔۔

تم مجھے کھا جاؤ۔۔۔ ولید آنکھ دبا کر کہتا جلدی سے پیچھے ہوا۔۔۔ تالیہ جو سنجیدگی سے اسے سن رہی تھی گھور کے رہ گئی۔۔۔

دن بادن آپ بے شرم ہوتے جا رہے ہیں کس طرح کے لوگوں سے دوستی کر لی ہے۔۔۔ تالیہ نے اُسکے موبائل کی طرح اشارہ کر کے پوچھا۔

تمہیں شرم نہیں آرہی اپنے شوہر کو بے شرم کہتے ہوئے۔۔ ولید نے مصنوعی گھورا۔۔
 شوہر صاحب کو آرہی ہے یوں کھلے عام بیوی سے ایسی حرکتیں کرتے ہوئے۔۔
 اپنی بیوی سے ہی کیا جاتا ہے تم کیا چاہتی ہو کسی اور لڑکی سے کروں؟ ولید جل کر کہتا سیدھا
 بیٹھا۔

کسی لڑکی سے کر کے تو دکھائیں میں چھوڑ کے چلی جاؤں گی آپکو۔۔ تالیہ بولتے بولتے ہونٹ
 بھینچ گئی۔

ولید نے اسکی بات پر سنجیدگی سے اسے دیکھا جس کی آنکھوں میں آنسو چمکنے لگے تھے۔۔
 تم مجھے چھوڑ دو گی۔۔ ولید کے سوال پر تالیہ اُسے دیکھنے لگی۔۔
 آپ نے بھی تو چھوڑنا ہی ہے۔۔ تالیہ جواب دیتی اسے لاجواب کر گئی۔۔ ہاں اس نے خود
 ہی اُسے چھوڑ دینا تھا پھر یہ سوال کیوں۔۔۔



آگے پیچھے دو گاڑیاں پورج میں آکر روکیں۔۔ حنا شادی کے بعد پہلی بار گھر آئی تھی۔۔ گاڑی
 سے اتر کر ولید تالیہ کی طرف بڑھا۔۔

دونوں ساتھ چلتے اندر بڑھ رہے تھے سُمیرا بیگم چاہ کر بھی ولید کو یہ ناکہ سکیں کے آج انکا بیٹا
 شہزادہ لگ رہا ہے۔۔ یہ دیوار انکی خود کی لگائی ہوئی تھی جو وقت گزرنے کے ساتھ پختہ ہوتی
 چلی گئی۔

ولید بھائی آپ ہماری بھابھی جان کے ساتھ اندر نہیں جاسکتے۔ حنا نے شرارت سے راستہ

روک کر کہا۔۔ حرا بھی اسکے ساتھ ہی تھی۔۔۔

ٹھیک ہے۔۔ چلو تالیہ آج ہم دوسرے کمرے میں چلتے ہیں۔ ولید نے تالیہ کا ہاتھ پکڑ کر

کہا۔۔ حرا نے تیزی سے تالیہ کا بازو پکڑ کر اپنی طرف کھینچا۔۔

ہر گز نہیں آپ اکیلے ہی جائیں پھر کنجوس۔۔۔

بھائی کو کنجوس کہہ رہی ہو استغفر اللہ کیا زمانہ آگیا ہے بھابھی کے آتے ہی بہن بہن نہ رہی۔۔۔

ولید بھائی جذباتی طریقے سے نہ سوچیں۔۔ یہ ہمارا حق ہے چلیں پیسے نکالیں۔ حنا نے ہتھیلی

پھیلا کر ولید کو دیکھا۔۔

بیس روپے چلیں گے دس دس روپے بانٹ لینا۔۔۔

واٹ؟ ولید بھائی کنجوس۔۔ حرا صدمے سے چیخی جب کے کنجوس تینوں نے مشترکہ کہا۔

ولید نے حیرت سے تالیہ کی طرف دیکھا جو حیرت سے اسے ہی دیکھ رہی تھی۔۔۔

تم نے کس خوشی میں کنجوس کہا ہے ایک تو وہ میری جیب پے ڈاکا ڈالنے آئی ہیں اور تم انہی کا

ساتھ دے رہی ہو۔۔۔

آپ ہیں ہی کنجوس۔۔۔ جب تک پیسے نہیں دیں گے کمرے میں آنے کی کوشش بھی مت

کیجئے گا۔۔ تالیہ اترا کر کہتی کمرے میں جانے لگی ولید نے ہاتھ پکڑ کر اُسے روکا۔۔۔

اتنا بھی کنجوس نہیں ہوں محترمہ۔۔۔ ولید نے کہتے ساتھ دونوں بہنوں کو بیس بیس ہزار

دیے۔۔

ولید بھائی پچاس کہے تھے۔۔

ہاں میری ماؤں کل لے لینا بھی یہی تھے۔۔ ولید نے باقاعدہ ہاتھ جوڑ کر حرا سے کہا۔۔ ولید کی حرکت پر تینوں کھلکھلا کر ہنس دیں۔۔



ماضی

پاپا۔۔۔ چھ سالہ ولید کمرے کا دروازہ کھولتا اندر داخل ہوا۔۔ پورے کمرے میں اندھیرا تھا صرف کھڑکی سے چھن چھن کر آتی چاند کی روشنی سامنے کھڑے وجود پر پڑ رہی تھی۔

پاپا۔۔۔ ولید نے باپ کو دیکھ کر بھاگ کر اس سے لپٹ کر سسکی لی۔۔ کسی کے سامنے ایک آنسو نہ بہانے والا اپنے باپ سے لپٹ کر ضبط کھو بیٹھا تھا۔ حماد نے سختی سے آنکھوں کو میچ کر اپنے بیٹے کے کانپتے وجود کو بڑی شدت سے محسوس کیا تھا۔

پاپا میں ہوں آپ کے ساتھ۔۔۔ ولید نے سر اٹھا کر باپ کو یقین دلایا۔

میں جانتا ہوں میرا بیٹا بہت مضبوط ہے۔۔ حماد نے آنسو صاف کرتے دوزانوں بیٹھ کر پیار سے اپنے بیٹے کو دیکھا گال پے آنسوؤں کے نشان سرخ آنکھیں۔۔۔

آپ رور ہے تھے۔۔۔ ولید نے غور سے انہیں دیکھ کر استفسار کیا۔

تمہاری ماما کے بنا کیسے رہو نگا ولید۔۔ حماد کھی دل سے اس سے سوال کرنے لگے تکلیف اتنی تھی کے دل کو قرار نہیں آ رہا تھا۔

میں ہوں نہ پاپا اب تو میری بہنیں بھی آگئی ہیں۔۔۔ ولید نے معصومیت سے کہہ کر حماد کے

گالوں پے بہتے آنسو صاف کیے حماد کا دل کٹ کے رہ گیا۔۔
 حماد نے آگے بڑھ کر اسے گلے لگایا جو اپنی ماما کی کچھ دن کہی باتوں کو ذہن میں دوہرا رہا تھا۔۔
 ولید پاپا کو کبھی اکیلے مت چھوڑنا تم سٹر ونگ بیٹے ہو میرے۔۔ اپنے پاپا کا خیال رکھنا۔ اپنی ممی
 کو پاپا سے الگ مت ہونے دینا وہ دل کے ہاتھوں ماری گئی ہے۔۔ ہانیہ کی کہیں باتیں ولید نے
 ذہن نشین کر لی تھی۔



آگئی آگئی۔۔ اوہو۔۔ میری گڑیا بس بس۔۔ چھوٹی سی بچی بیڈ پر لیٹی بھوک سے گلا پھاڑ کر رو
 رہی تھی جب سمیرا ہاتھ میں فیڈر لئے بھاگتی ہوئیں اس تک آئیں۔۔
 چھوڑو اسے یہ تمہارے کام نہیں ہیں۔۔ کشف بیگم نے آتے ہی بیٹی کی گود سے بچی اٹھائی۔۔
 امی بچی واپس دیں۔۔ سمیرا نے بے چینی سے اٹھ کر دونوں ہاتھ پھیلائے۔
 کیوں؟ اب تم اس شخص کی اولاد پالو گی جو تمہارے ساتھ آج تک رات نہیں گزار سکا۔۔
 یہ میرا اور انکا معاملہ ہے اور یہ اولاد حماد کی ہے مجھے دیں اسے یہ بھی میری ہے۔۔
 تم پاگل ہو گئی ہو سمیرا اس شخص کے پیچھے اور بھولو مت یہ حماد کی ہی نہیں ہانیہ کی بھی سیٹیاں
 ہیں۔ کشف بیگم افسوس کرتی اپنی بیٹی کو دیکھنے لگیں جس کی نظریں گود میں پکڑی حنا پے
 تھیں۔۔

آپ مجھے اسے دیں اسے بھوک لگ رہی ہے۔۔
 تم انہیں انکے حال پر چھوڑ دو انکے باپ کو قابو کرنے کی کوشش کرو۔۔

زبردست۔۔ کیا سکھایا جا رہا ہے۔ حماد کی آواز پر دونوں بری طرح چونکیں حماد جو اپنی بیٹیوں کو لینے آرہے تھے کشف بیگم کی آخری بات سن چکے تھے۔

سُمیرا کا چہرہ سفید پڑھ چکا تھا۔۔

ہنہ!! اس میں غلط بھی کیا ہے ایک بیوی کے حقوق تم خوب پورے کر رہے تھے جب کے دوسری جو تم جیسے انسان کے لئے دیوانی ہو گئی ہے اُس کے ساتھ نکاح کر کے فالتوشے کی طرح پھینک کر بھول گئے ہو۔۔ کشف بیگم ہنکار بھرتیں عنصے سے بولیں۔۔

یہ زندگی اسکی خود کی مرضی ہے۔ میں نے زبردستی ہاتھ پکڑ کر نہیں کہا تھا کہ میرے ساتھ نکاح کر لو۔۔ رہی میری اولاد میں انہیں خود سنبھال لوں گا۔ اور ہاں میں یہاں سے چلا جاؤں گا۔۔ حماد کہہ کر دونوں بچیوں کو اٹھا کر کمرے سے نکل گئے جب کے دونوں ماں بیٹی سکتے میں کھڑی کی کھڑی رہ گئیں۔۔



ہانیہ کے انتقال کو ایک مہینہ گزر گیا۔ حماد کی زندگی دھیمی رفتار میں چل رہی تھی ہانیہ کو بھلانا آسان نہیں تھا۔۔ ایسے ہی چھوٹی دونوں بچیوں کی ذمہ داری فریحہ بیگم نے سُمیرا کو دے دی تھی حماد نے روکا لیکن فریحہ بیگم نے انہیں جھڑک کر رکھ دیا جس کے بعد وہ خاموش ہو گئے۔ وقت گزرتا گیا بچے اب بڑے ہو گئے تھے حماد نے ولید کو پڑھنے کے لئے لندن اپنے ماں باپ کے پاس بھجوا دیا تھا جو کشف بیگم کے انتقال کے بعد گھر بیچ کے لندن شفٹ ہو گئے تھے۔۔

کشف بیگم کے جانے کے بعد سُمیرا خود کو بلکل اکیلا محسوس کرنے لگیں تھیں۔۔۔ جب کے
حماد نے خود کو کاروبار میں مصروف کر لیا تھا۔۔



کھانے کا وقت تھا سُمیرا حماد کے لئے پریشان ہو رہی تھیں بن موسم کی برسات انہیں بے چین
کر رہی تھی جب گاڑی کی آواز سنتے ہی تیزی سے پورج کی طرف بھاگیں۔۔
حماد گاڑی سے اتر کر پیشانی دباتے دروازے کی طرف بڑھ رہے تھے سُمیرا رک کر انہیں دیکھنے
لگیں تیز بارش نے لمحوں میں دونوں کو بھگا دیا تھا۔۔۔

کہاں رہ گئے تھے۔۔ حماد کے قریب آتے ہی انہوں نے نرمی سے پوچھا۔
جہاں گیا تھا وہیں سے آ رہا ہوں۔ بے رخی سے کہتے وہ ساتھ سے گزرنے لگے جب بے ساختہ
سُمیرا نے ان کا ہاتھ پکڑ لیا حماد کے آگے بڑھتے قدم وہیں تھم گئے۔۔

حماد نے حیرت سے گردن موڑ کر انہیں دیکھا سُمیرا نے کبھی ایسی کوئی حرکت نہیں کی۔۔
میں ڈر جاتی ہو آپ کے لئے مجھے خوف آتا ہے۔۔۔

ہنہ تم جیسی عورت کبھی نہیں ڈر سکتی۔۔ حماد نے تلخی سے جواب دیا اس سے قبل حماد ہاتھ
چھڑواتے سُمیرا نے گرفت سخت کر لی۔۔

ہاتھ چھوڑو۔۔

آپ کو مجھ سے ہمدردی بھی نہیں ہوتی حماد میں تنہا جاؤں گی مجھے آپ کی ضرورت ہے آپ

کیوں نہیں سمجھتے۔۔۔ سُمیرا بے خوف کہتیں نیچے بیٹھ گئیں حماد پریشانی سے دیکھتے ہونٹ بھینچ گئے۔۔

کیا بچکانہ حرکتیں کر رہی ہوا ٹھوہیہاں سے۔۔

نہیں کبھی نہیں حنا اور حراد دونوں کو مُمی اور پاپا ساتھ چاہیے حماد میں اپنی بچیوں کو کیا جواب دوں کے انکا باپ میرے قریب کھڑے ہونے سے بیزار ہوتا ہے میں کیسے کہوں میں انکی سوتیلی ماں ہوں میں کیسے کہوں میں انکی ماں نہیں ہوں۔۔۔ کاش ہانیہ ہوتی میں اسے کہتی کے اپنے شوہر کے کچھ لمحے مجھے دے دے۔ میری محبت میرا گناہ بن گیا حماد۔۔ بچکیوں کے درمیان کہتیں حماد کا ہاتھ چھوڑتیں دونوں ہاتھوں سے چہرہ چھپا گئیں جب کے حماد کتنے ہی لمحے انہیں دیکھتے رہے۔۔۔



دونوں کندھوں پے ہاتھ محسوس کرتے سُمیرا نے چہرے سے ہاتھ ہٹا کر سامنے دیکھا۔۔۔ چلو۔۔ حماد نے کہتے ساتھ سُمیرا کے گال پے ہاتھ رکھا جب کے سُمیرا بے یقینی سے حماد کو دیکھے گئیں۔

تمہیں چھوڑ نہیں سکتا کیوں کے ہانیہ نے وعدہ لیا تھا محبت کا پتہ نہیں لیکن تم سے اب نفرت محسوس نہیں ہوتی۔۔ حماد کہتے ہی کھڑے ہوئے۔۔

چلو اندر ورنہ بیمار پڑ جاؤ گی۔۔۔ حماد نے اُسکے سامنے ہتھیلی پھیلانی سُمیرا جلدی سے ہاتھ تھام کر

کھڑی ہوئی۔۔۔

ہم ساتھ رہ سکتے ہیں کیا اجازت ہے۔۔۔ سُمیرا نے ڈرتے ہوئے روندھی ہوئی آواز میں پوچھا۔

اجازت ہے۔۔۔۔۔ حماد کہ کر سُمیرا کے ساتھ اندر کی طرف بڑھ گئے۔۔۔

کچھ رشتے ہم خود بناتے ہیں اور کچھ رشتے تقدیر۔۔۔۔۔ چاہے وہ زبردستی کے ہوں۔۔۔



ولید با تھر روم سے نکلتا گیلے بالوں کو تولیے سے پوچھتا ڈریسنگ کی طرف بڑھنے لگا جب نظر تالیہ

پر پڑی بے ساختہ اُمنڈ آنے والی مسکراہٹ کو بڑی مشکل سے اس نے لب دبا کر روکا تھا۔

یہ کیا ہو رہا ہے؟ ولید مسکراہٹ ضبط کرتا رعب سے بولا۔۔۔

ولید کی آواز پر تالیہ نے جلدی سے ہاتھ اپنے پیچھے چھپایا۔۔۔

ک کیا ہو رہا ہے کچھ بھی تو نہیں میں تو آپ کے نکلنے کا انتظار کر رہی تھی زندگی میں پہلی بار دلہن

جو بنی ہوں ہائے کتنی خواہش تھی میری مجھے تو لگتا تھا میری کبھی شادی ہی نہیں ہوگی۔۔۔ گڑ بڑا

کر روانی سے الٹا سیدھا بولتی چلی گئی جب کے ولید پوری آنکھیں کھولے اسے دیکھتا چلا گیا۔۔۔

اچھا میں آتی ہوں۔۔۔۔۔ تالیہ میسنی مسکراہٹ سے بولتی ڈریسنگ روم کی طرف بڑھ گئی جب

کے ولید اسکے غائب ہوتے ہی چھت پھاڑ قہقہہ لگا کر ہنس دیا۔۔۔۔۔

محترمہ ولید کے موبائل میں سیلفی لیتے جو پکڑی گئیں تھی۔۔۔



مالکن آپ کو کچھ چاہیے۔۔۔ بینش لان میں کرسی پر بیٹھیں سُمیرا بیگم کو دیکھ کر پوچھنے لگی جو کرسی کی پشت سے سر ٹکائے چاند کو دیکھ رہی تھیں۔۔۔
نہیں تم جاؤ۔۔۔

جی ٹھیک ہے شب خیر!! ملازمہ سر ہلا کر سرونٹ کو ٹر کی طرف بڑھ گئی۔۔۔
آپ ابھی تک سوئی نہیں۔۔۔ ولید کی آواز پر سُمیرا بیگم چونک کر پلٹیں سامنے ہی ولید سینے پے بازو لپیٹے انہیں ہی دیکھ رہا تھا جب کے تالیہ جو ولید کو کمرے میں نہ پا کر نیچے آئی تھیں لان کی طرف بڑھتا دیکھ دے قدموں اُسکے پیچھے جانے لگی لیکن لان میں ماں بیٹا دونوں کو دیکھ کر کچھ فاصلے پر ہی رک گئی۔۔۔

تم بھی تو ابھی تک جاگ رہے ہو۔۔۔ سُمیرا بیگم ہلکی سی مسکراہٹ کے ساتھ بولیں۔۔۔
آپ کو میری کیا فکر میں کب سوتا ہوں کب اٹھتا ہوں آپ کو تو صرف دولت کی فکر ہونی چاہیے۔ ولید نے تلخی سے کہا۔۔۔

سچ کہا مجھے واقعی اس دولت کا لالچ ہے کیوں کے یہ میرے شوہر کا ہے اس پے میرا بھی حق ہے۔۔۔

میں انکا بیٹا ہوں آپ کو یہ بات یاد رکھنی چاہیے آپ کیا سمجھتی ہیں میں جانتا نہیں آپ کیوں مجھے یہاں رہنے نہیں دیتیں کے کہیں پاپا ساری ذمہ داری مجھے ناں دے دیں سارا سے آپ کو کوئی مسئلہ نہیں تھا کیوں کے آپ اچھی طرح جانتی تھیں وہ نہ تو خود یہاں رہے گی نہ مجھے یہاں رہنے دے گی۔۔۔ تالیہ نے چونک کر ولید کی پشت کو دیکھا۔۔۔

ہاں سہی کہا وہ تمہیں ساتھ لے جاتی لیکن میرا دل گواہ ہے میں تمہیں محبت کی افیت سے دور رکھنا چاہتی تھی صرف اس لئے تمہارے اس فیصلے پر خاموش رہی۔۔۔

جھوٹ آپ صرف اپنے لیے سب کر رہی تھیں ورنہ تالیہ کو اسی دن بہو قبول کر لیتیں جب آپ کو پتہ چلا تھا لیکن نہیں آپ کا رویہ اسکے ساتھ کبھی اچھا نہیں رہا۔۔۔ ولید نفی میں سر ہلاتا بولنے لگا۔

ہاں نہیں تھا میرا رویہ سہی میں کیسے قبول کر لیتی اسے بہو جس نے تم سے تمہاری محبت چھین لی سارا کی اصلیت بھی اسی نے تمہیں بتائی ہوگی میں جانتی ہوں۔۔۔
آپ نے بھی تو یہی کچھ کیا تھا۔۔۔۔

ہاں میرا گناہ تھا اس دل نے مجھے بے مول کر دیا جس کی اتنی بڑی سزا عرصہ پہلے ہی مل گئی تھی کے میں کبھی ماں نہیں بن سکی میرا پہلا بچہ میرے اندر ہی مر گیا۔۔۔

جی آپ ہی تو سب کچھ جانتی ہیں دوسرا نا سمجھ ہے یہ سب آپ کا قصور تھا آپ کیوں ہماری زندگی میں آگئیں تھیں کیوں۔۔۔ ولید کی آواز تیز ہوئی تھی تالیہ نے گہرا کر سُمیرا بیگم کی طرف دیکھا تھا جو اپنی جگہ سے کھڑی ہو گئیں تھیں۔۔۔

آواز نیچی رکھو ولید تم بھول رہے ہو میں ماں ہوں تمہاری۔۔۔

نہیں ہیں آپ میری ماں آپ صرف میرے باپ کی دوسری بیوی ہیں جس نے میری ماں کو اپنی جھوٹی باتوں سے پھنسا یا تھا۔۔۔

خبردار ولید میری محبت کو جھوٹ مت کہو تم نہیں سمجھ سکتے ناں ہی تمہارا باپ میری محبت کو

سمجھا۔۔۔ سُمیرا بیگم تڑپ کر چند قدم آگے بڑھیں۔۔۔
 اگر آپ سچ میں محبت کرتی ہوتیں تو کبھی میرے ماں باپ کے درمیان نہ آتیں لیکن آپ خود
 غرض ہیں جسے صرف خود سے غرض رہا ہے پہلے میرے باپ کو چھینا اسکے بعد میری ماں کے
 جانے کے بعد میری بہنوں کو مجھ سے دور کرتی رہیں۔۔۔
 نہیں ولید تم غلط۔۔۔ سُمیرا بیگم کہتے کہتے یکدم سفید پڑنے لگیں جب کے ساکت نظریں ولید
 کے پیچھے دیکھ رہی تھیں۔۔۔

تالیہ نے انکی نظروں کے تعاقب میں اپنے پیچھے دیکھا جہاں حرا اور جنابا بلکل ساکت کھڑی
 تھیں۔۔۔

سُمیرا بیگم لڑکھڑائیں تھیں۔۔۔ اتنے سالوں سے جو حقیقت اپنی بچیوں سے چھپاتیں آرہیں
 تھیں وہ یوں عمر کے اس حصے میں پتہ چلے گا کبھی تصور نہیں کیا تھا۔۔۔
 می۔۔۔ ولید زور سے چیخا جب کے بند آنکھوں سے سُمیرا بیگم نے حماد کو دروازے کی طرف
 سے بھاگتے ہوئے اپنی طرف آتے دیکھا ایک خوبصورت سی مسکراہٹ نے انکے لبوں کو چھوا
 حماد کا ان کے لیے پریشان ہونا دل پے پھوار بن کے برساتا تھا۔۔۔

سانسوں کی طرح میں تیری نس نس میں رہوں گی

کھو کر تو مجھے خود بھی عذابوں میں رہے گا



ماضی

جہاں حنا اور حرا اپنے ماں باپ کو دیکھ کر خوش تھے وہیں ولید کو اپنے باپ کے ساتھ سُمیرا بیگم کا انکے ساتھ ایک ہی کمرے میں رہنا ناگوار گزرا تھا۔۔ ولید جو ایک ہفتے کی چھٹی پر پاکستان آیا تھا چند دن رہ کر واپس جانے کی ضد کرنے لگا۔۔

کیا ہوا ولید تم تو اپنے پاپا کے پاس کتنے خوش ہو کر گئے ہو پھر واپس آنے کی کیوں رٹ لگا رکھی ہے۔ فریحہ بیگم نے لاڈ سے اپنے پوتے سے پوچھا۔۔

دادو آپ نے کہا تھا می اچھی نہیں ہیں وہ پاپا کو ہم سے الگ کر دیں گی اور اب وہ انکے ساتھ ایک ہی روم میں رہتی ہیں وہ پاپا کو ہمارے خلاف کر دیں گی۔۔ ولید کی بات پر فریحہ بیگم کے ماتھے پر بل پڑے۔۔

تو میری جان واپس آنے کی ضد چھوڑو۔۔ تم چاہتے ہو وہ ہر چیز پے قبضہ کر لے۔۔

نہیں دادو میں پاپا کو اکیلا نہیں چھوڑوں گا۔۔ ولید نے جلدی سے کہا۔۔

شباباش میری جان اگر اپنے پاپا کے ساتھ رہنا چاہتے ہو تو جیسا میں کہتی ہوں ویسا کرتے

جاؤ۔۔ فریحہ بیگم نے مسکرا کر کہا جب کے ولید جھٹ مان گیا۔۔

اب دیکھنا سُمیرا ولید کو کیسے تمہارے خلاف استعمال کرتی ہوں ہمارے ہنستے بستے گھر کو جس

طرح تم نے توڑ دیا ہے اسی طرح تمہارا دل کبھی سکون نہیں پاسکے گا۔۔ کال ڈسکنیکٹ کرتی

وہ نحوست سے بڑبڑائیں۔

فریحہ بیگم کی باتوں میں آکر ولید سُمیرا بیگم سے بد تمیزی کرنے لگا۔
سُمیرا خاموشی سے سب برداشت کرتی رہیں لیکن ایک دن حماد نے خود ولید کو سُمیرا بیگم سے
بد کلام کرتے دیکھ لیا۔۔۔

تم واپس جا رہے ہو۔۔۔ حماد خان کے اس فیصلے نے ولید کے دل میں سُمیرا بیگم کے لئے غصہ
بھر دیا تھا باقی کی کسر فریحہ بیگم نے پوری کر دی تھی۔۔۔



ہسپتال کے کوریڈور میں ہلکی پھلکی چہل پہل تھی ایسے میں سب اپنی اپنی سوچوں میں گم
تھے۔۔۔

ولید آپ نے اچھا نہیں کیا۔۔۔ تالیہ نے بھرائی ہوئی آواز آہستہ سے کہا جس نے ضبط سے سرخ
آنکھوں سے اسے دیکھا۔۔۔
میں یہ نہیں چاہتا تھا۔۔۔

آپ کے چاہنے سے کیا ہوتا ہے اور کیا ہو گیا ہے۔۔۔ تالیہ نے خفگی سے اسکی آنکھوں میں
دیکھا۔۔۔

تمہارے ساتھ وہ شروع سے ٹھیک نہیں رہیں پھر بھی تم انکے لئے رورہی ہو۔ ولید نے ہاتھ
بڑھا کر انگوٹھے سے اسکے گال پے بہتے آنسو صاف کرتے ہوئے پوچھا۔۔۔
آپ کیا چاہتے ہیں انکے رویے کی وجہ سے میں انھیں اس حالت میں دیکھ کر خوش ہوں۔۔۔

جانتی ہوں یہ اپکا ذاتی معاملہ ہے لیکن میں خود کو یہ کہنے سے کبھی نہیں روکوں گی کہ جو بھی آنٹی نے کیا غلط نہیں تھا جب آپ کی ماں کو اعتراض نہیں تھا پھر آپ کون ہوتے ہیں یہ سب کرنے والے۔۔

میری ماں کو بیوقوف بنایا تھا۔۔ تم کچھ نہیں جانتی میری دادوں نے مجھے سب بتایا تھا۔۔ ولید نے گھور کر اُسے دیکھا۔۔

شادی شدہ عورت بیوقوف نہیں ہوتی ولید خود غرض آنٹی نہیں آپ کی ماں تھی جنہیں اپنی زندگی کا بھروسہ نہیں تھا جس نے اپنے پیچھے اپنی اولاد کے لئے آنٹی کو چنا۔۔ تالیہ نے چھتے لہجے میں کہا۔

تالیہ اپنی اوقات میں رہو۔۔ ولید کا ہاتھ بے ساختہ اٹھا تھا جسے بمشکل راستے میں اُس نے روکا تالیہ پھٹی آنکھوں سے ولید کے ہاتھ کو دیکھنے لگی۔۔ کچھ بہت زور سے ٹوٹا تھا۔۔ ولید نے ہاتھ کی مٹھی بنا کر پہلو میں گرایا۔۔

میں اپنی اوقات جانتی ہوں۔۔ تالیہ کہتے ہی وہاں سے جانے لگی۔۔۔

تالیہ۔۔۔ ولید نے روکنا چاہا لیکن تالیہ چلی گئی۔۔

شٹ!!

بیوی کو ناراض کر دیا ولید۔۔ حماد خان کی نڈھال سی آواز پر ولید چونک کر پلٹا۔۔۔

وہ میری ماں کے لئے غلط بول رہی تھی میری ماں ٹھیک تھیں ممی کی وجہ سے وہ ہمیں چھوڑ کر چلی گئیں کتنی تکلیف ہوتی ہوگی انہیں ممی کو دیکھ کر۔۔

نہیں ولید ہانیہ کو ڈاکٹر نے منا کر دیا تھا لیکن اسے یہ قبول نہیں تھا وہ جانتی تھی سب اس نے خود سوچ سمجھ کر کیا تالیہ بیٹی سہی کہ رہی ہے کوئی عورت اتنی بیوقوف نہیں ہوتی کہ اپنی شوہر کے لئے دوسری عورت پر ترس کھائے۔۔

پاپا دادو۔۔

امی کو کچھ نہیں پتہ تھا ولید وہ جب پھوپھو کو پسند نہیں کرتیں تھیں تو انکی بیٹی کو کیسے قبول کر لیتیں جب میں نے خود سُمیرا کو کبھی دل سے قبول نہیں کیا تھا۔۔ حماد خان چڑ کر کہتے وہیں بیٹی پر بیٹھ گئے جب کے ولید ساکت کھڑا اپنے باپ کے پریشان چہرے کو دیکھنے لگا۔۔



ولید پریشانی سے چلتا ہسپتال کے لان کی طرف آ گیا اس وقت وہ صرف اکیلا رہنا چاہتا تھا۔۔ جب کوئی اسکے ساتھ بیٹی پر آ کر بیٹھا ولید نے چونک کر سر گھمایا تالیہ خاموشی سے بیٹھی آتے جاتے لوگوں کو دیکھ رہی تھی۔۔ ولید کھسک کر دونوں کے درمیان فاصلے کو کم کرتا اسکے نزدیک ہوا۔۔

میں جاسکتی تھی پھر خیال آیا کہاں جاؤں گی آپ کے سوا اور کوئی ہے ہی نہیں میرا۔۔ جب کے آپ کے پاس ہر رشتہ ہے ماں ہے باپ ہے بہنیں ہیں جب کے میرے پاس صرف آپ ہیں میں کسی لڑکی کے لئے اپنے شوہر کو نہیں چھوڑ سکتی اور اگر مجھے پتہ چلے کہ زندگی میری سانسوں کی ڈور اپنی بے رحم گرفت میں لے کر کھینچنے والی ہے تب آپ آزاد ہو جائیں گے میں

تب بھی کسی لڑکی کو آپ کے ساتھ باندھ کر نہیں مروں گی کیوں کے یہ آپ کی خود کی مرضی ہوگی آپ زندگی میں دوبارہ کیسے چنتے ہیں یہ سب آپ کی مرضی ہوگی۔۔ تالیہ سامنے دیکھتی کہے جا رہی تھی ولید نے بازو اسکے کندھے پر پھیلا کر اسے اور نزدیک کیا۔۔ تالیہ نے چونک کر اُسے دیکھ پھر خود ہی اسکے کندھے پر سر رکھ دیا۔۔

مجھے معاف کر دینا تلخ حقیقتیں واقعی بے رحم ہوتی ہیں۔۔۔ ولید نے نام ہوتے اسکی پیشانی پے لب رکھے تالیہ نے مسکرا کر آنکھیں موند لیں۔۔۔



ڈاکٹر می کیسی ہیں؟ حنا جو دروازے کے قریب ہی کھڑی تھی ڈاکٹر کو باہر آتے دیکھ کر جلدی سے بولی۔۔ ڈاکٹر نے ایک نظر سب کے پریشان چہروں کو دیکھا۔۔۔

مایز ہارٹ اٹیک۔۔۔ لیکن گھبرانے کی بات نہیں اب وہ ٹھیک ہیں پر خیال رہے کوئی ایسی ویسی بات انکے سامنے نہ ہو جس سے انکی صحت خراب ہو۔۔ ڈاکٹر کی بات سنتے ہی سب کو جھٹکا لگا۔۔

ہم مل سکتے ہیں۔۔۔ حرانے بھیگی آواز میں پوچھا۔

پیشنٹ کو ابھی روم میں شفٹ کر لیں اسکے بعد مل سکتے ہیں۔ ڈاکٹر کہہ کر آگے بڑھ گیا جب کے حماد چھوٹے چھوٹے قدم چلتے دروازے کے سامنے کھڑے ہو گئے۔



ایک سال چار مہینے۔۔

رات کا پہرہ تھا سردی اپنے عروں پر تھی ایسے میں ولید بالکنی میں لگے باسکٹ کے گول جھولے
میں سوئی تالیہ کو دیکھ رہا تھا۔۔ جب کے چھوٹے ٹیبل پر کافی کے خالی مگ دھرے تھے۔۔
ولید نے گہری سانس لے کر پلٹ کر آسمان کی جانب دیکھا جب کے سوچیں آج پھر ہسپتال کے
کمرے میں بے بس ولا چار عورت کے آنسوؤں سے بھیگا چہرہ یاد کر کے دل ایک بار پھر وہ وقت
فلم کی طرح چلنے لگا۔۔



ایک سال چار مہینے پہلے۔۔

ممی۔۔۔ حنا کہتے ہی انکا ہاتھ تھام کر چومنے لگی جب کے حرا بھی پیچھے آ کر کھڑی ہو گئی۔۔
سُمیرا بیگم نے دھیرے سے اپنی آنکھیں کھول کر دونوں کی طرف دیکھا۔۔
حنا۔۔۔ سرگوشی میں پکارتیں وہ دونوں کو دیکھنے لگیں کتنے ہی آنسوؤں خاموشی سے پھسلتے چلے
گئے۔۔

تینوں خاموشی سے ایک دوسرے کو دیکھ رہی تھیں لفظ جیسے سب ختم ہو گئے تھے کچھ تھا تو
صرف گرتے آنسوؤں۔۔



ولید بھائی مئی سے اب کوئی ایسی بات مت کیجئے گا وہ ہماری ماں ہیں تمہیں اور رہیں گی اس حقیقت کو آپ نہیں جھٹلا سکتے۔۔ ہم نے تو آنکھ بھی انہی کی گود میں کھولی تھی کبھی بھی یہ محسوس ہی نہیں ہوا کہ ہمارے ناز نخرے اٹھانے والی ہماری سگی ماں نہیں ہے۔۔ آپ تو ہم سے بڑے تھے آپ نے کیوں نہیں انہیں کبھی سمجھنے کی کوشش کی۔۔ حنا ولید کو کمرے کی طرف جاتا دیکھتی تیزی سے راستے میں آکر بولتی پلٹ گئی جب کہ ولید اسی طرف سرخ آنکھوں سے بند دروازے کو دیکھتا رہا۔۔۔



کیسی ہو؟

بہتر ہوں اب۔۔ ولید کہاں ہے۔۔ سُمیرا بیگم نے جواب دے کر دھیرے سے پوچھا۔۔ ولید اور تالیہ جو اسی وقت دروازے کھول کر اندر آئے تھے سُمیرا بیگم کی بات سن چکے تھے۔۔ مئی۔۔ ولید کی آواز پر دونوں نے دروازے کی طرف دیکھا۔ میرے پاس نہیں اوگے۔۔ سُمیرا بیگم نے بھیگی آواز میں اپنا ہاتھ بڑھایا ولید تیزی سے قریب آتا ہاتھ تھام کر پیشانی ٹکا کر رو دیا۔۔۔

مجھے معاف کر دیں زندگی بھر میں آپ کو غلط سمجھتا رہا کبھی آپ کی اچھائی کو نہیں دیکھ سکا مجھے معاف کر دیں یہ سب میری وجہ سے ہوا ہے میری ماما نے جو کیا آپ نے جو کیا مجھے کچھ یاد نہیں رکھنا پلیز مجھے معاف کر دیں۔۔ میں نے کبھی آپ کو سمجھنے کی کوشش نہیں کی۔۔ ولید

روتے ہوئے کہ رہا تھا سمیرا بیگم نے دوسرا ہاتھ اسے سر پر رکھنا چاہا جو بری طرح کانپ رہا تھا۔۔۔

حماد خان نے آگے بڑھ کر انکا ہاتھ تھام کر ولید کے سر پر رکھا سمیرا بیگم ساکت نظروں سے حماد کو دیکھنے لگیں جو بھیگی آنکھوں سے انہیں دیکھ کر مسکرا رہے تھے۔۔۔ کتنے ہی لمحے وہ انکی مسکراہٹ کو دیکھتی رہیں۔۔۔ زندگی بھر انکی محبت کے لئے تڑپتا دل جیسے اپنی منزل پا گیا ہو۔۔۔



تالیہ بیٹی مجھے معاف کر دو۔۔۔

نہیں آنٹی آپ کی جگہ اگر میں ہوتی تو میں بھی یہی کرتی میرے دل میں آپ کے لئے کوئی شکوہ نہیں ہے۔۔۔ تالیہ سوپ کا پیالہ سائیڈ ٹیبل پر رکھتی بیڈ کے ساتھ رکھی کرسی پر بیٹھتی مسکرا کر بولی۔

سمیرا بیگم نے پیار سے اسکے ہاتھ کو تھام لیا۔۔۔ اس سے قبل وہ کچھ کہتیں خالہ کی فیملی کمرے میں داخل ہوئی۔۔۔ تالیہ سب سے مل کر اپنے کمرے میں آگئی۔۔۔

تالیہ سنو۔۔۔ ولید کی سنجیدہ آواز پر تالیہ نے پلٹ کر اسے دیکھا جو سپاٹ چہرے کے ساتھ ہاتھ میں پیپر ز لئے کھڑا تھا تالیہ کا دل زور سے دھڑکا اسکی نظریں ولید کے ہاتھ میں پکڑے پپر ز پر تھیں جب کہ ولید کی نظریں اسکے چہرے پر۔۔۔

جی۔۔۔ تالیہ کو اپنی آواز بہت دور سے آتی سنائی دی۔۔۔

تم کچھ بھول رہی ہو۔۔۔۔ ہماری شادی۔۔۔
 پلیز ولید۔۔۔ تالیہ نے بات کاٹ کے روہانسی ہو کر اسے دیکھا جو محفوظ ہوتا اسکے نزدیک آ رہا
 تھا۔

محبت تو نہیں ہو گئی جاناں۔۔۔۔ ولید مسکراہٹ ضبط کرتا اسکے نزدیک آ کر رکا۔
 اگر میرا جواب ہاں ہو پھر۔۔۔
 آہ!! یہ محبت۔۔۔ ولید سانس کھینچتا رہا پھر اپنا چہرہ اسکے چہرے کے قریب تر کرتا اسکی آنکھوں
 میں دیکھتے بولا۔۔۔

پھر میں تمہیں خود سے کہیں نہیں جانے دوں گا۔۔۔ ولید نے کہ کر ہاتھ میں پکڑا ایگریمنٹ
 اُسکی طرف بڑھایا۔۔۔

ترس کھا رہے ہیں۔۔۔۔ تالیہ نے منہ پھلایا۔۔۔
 نہیں پر اپنے دل پر کھا رہا ہوں۔۔۔ ولید کہ کر مسکرایا۔۔۔
 سچ کہ رہے ہیں۔۔۔ تالیہ نے بولتے ہاتھ اسکے سینے پر رکھے ولید نے اسکے دونوں ہاتھوں پر ہاتھ
 رکھ کے اسکی پیشانی چومی۔۔۔
 تالیہ آسودگی سے آنکھوں موند گئی۔۔۔



انفنف یارا تنے سارے وعدے۔۔۔ ولید نے چیخ کر تالیہ کو گھورا جو اسکے سینے سے لگی بیڈ پر نیم
دراز وعدے لے رہی تھی۔۔

اچھا اچھا اب صرف دو تین چار رہ گئے ہیں۔۔۔

دو تین چار کیا ہوتا ہے ایک بتاؤ دو یا تین۔۔۔ ولید گھورتے ہوئے اسے دیکھ رہا تھا جو نچلا لب
دانتوں تلے دباتی سوچ رہی تھی۔۔

امم ہاں تین۔۔۔ تالیہ نے مسکرا کر کہتے دوبارہ اس کے سینے پر سر رکھا۔۔

او کے محترمہ بولنا شروع کرو۔۔۔

آپ کبھی مجھے ڈانٹیں گے نہیں۔۔

یہ کیسا وعدہ ہوا۔۔ سوری یہ سب فطری ہے۔۔ نیکسٹ۔۔ ولید نے آنکھوں موند کر تکیے پر سر

گرایا جب کے تالیہ سیدھی بیڈھ کر اسے گھورنے لگی جس نے سنتے ہی اسکا معصوم وعدہ رد کر دیا

تھا۔

پہلے یہ وعدہ کریں۔۔۔ تالیہ نے خفگی سے اسکے بازو پے ہاتھ رکھا۔۔۔

اچھا سنو۔۔ ولید اچانک آنکھیں کھول کر سنجیدگی سے بولا۔۔

کیا؟ تالیہ اپنی بات بھول کر اسے دیکھے لگی جس نے اسکے متوجہ ہوتے ہی جھٹکے سے اسے کھینچ کر

اپنے حصار میں لیا تھا۔۔۔

سو جاؤ بیوی۔۔۔

نہیں چھوڑیں۔۔۔۔۔ تالیہ چیخی لیکن دوسری طرف ولید نے جلتے سائیڈ لیمپ کو بند کرتے
اندھیرا کر دیا۔۔



ولید۔۔۔۔۔ تالیہ کی نیند میں ڈوبی آواز سے خیالوں سے باہر لائی۔۔۔ ولید لمبی سانس کھینچتا زور
سے سر جھٹک کر پلٹ کر اُسے دیکھنے لگا جو آنکھوں میں بھری نیند شمال اڑھے کھڑی تھی۔۔۔
میں یہیں سو گئی اور آپ نے جگایا ہی نہیں۔۔۔ تالیہ بالوں کو سمیت کر کہتی آگے بڑھ کر اسکے
سینے سے لگ گئی۔۔

بیوی تم سوتے میں اتنی پیاری لگ رہی تھی تبھی جگایا نہیں ورنہ تم اور تمہاری وہ دو اولادیں صبح
تک میرے کان کھا جاتے ہو۔۔۔ ولید شرارت سے بولا جب کے تالیہ جو مسکرا کر سن رہی تھی
حیرت سے الگ ہو کر اسے دیکھنے لگی۔۔

کیا کہا۔۔۔ اس سے قبل تالیہ شروع ہوتی اذان کے رونے کی آواز پر تیزی سے اندر بھاگی۔۔



یہ شور کس چیز کا مچا رکھا ہے۔۔۔۔۔ ولید تنگ آ کر سیاہ بنیان پہنے کہتا باہر نکلا لیکن کمرے کا منظر
دیکھ کر حیران رہ گیا بیڈ پر ہی تالیہ انکے دو جڑواں پیارے گول مٹول بیٹوں سے انکی زبان میں
باتوں میں لگی ہوئی تھی جب کے سُمیرا بیگم ساتھ بیٹھیں کھیلونوں کو اذان اور ریان کے آگے
رکھ رہی تھیں جو کلکاریاں مار کر نیچے پھینک رہے تھے جس پے ماں کے ساتھ دادی بھی واری

صدقے جارہی تھیں۔

ایک طرف حماد خان بیٹھے مسکرا کر ان سب کی ویڈیو بنا رہے تھے جب کے حنا اور حرازور و شور سے شاپنگ کی باتوں میں لگی ہوئی تھیں جب کے حنا کی بیٹی جو اب گھٹنوں چلنے لگی تھی ولید کے پاس آکر سراٹھا کر اسے گود میں لینے کا اشارہ کرنے لگی۔۔ جب کے چھ مہینے کا بیٹا حنا کی گود میں سو رہا تھا۔۔

پاپا یہ سب کیا ہو رہا ہے۔۔۔ ولید نے جھک کر مناہل کو اٹھا کر چڑ کر باپ سے کہا۔
برخوردار بچے کھیل رہے ہیں۔۔۔

پاپا بچوں سے زیادہ بچوں کی ماؤں نے شور کر رکھا ہے بندہ سکون سے نہا بھی نہیں سکتا اور تم حرا ہلکی آواز میں بات کرو مجھے تو ڈر ہے عثمان بیچارے کے کان ہی خراب نہ ہو جائیں۔۔۔ ولید تپ کر بولتا حرا کو بھی جھڑکنے لگا جو منہ کھولے اپنے بھائی کو سن رہی تھی۔۔

ولید بھائی میں نے کیا کیا ہے۔۔۔ اس سے قبل ولید کچھ کہتا مناہل جو اسکی گود میں چھوٹے چھوٹے ہاتھوں سے ولید کی ناک پکڑنے کی کوشش کر رہی تھی یکدم ولید کے دیکھنے پر کھلکھلانے لگی جب کے ولید نے تیزی سے اسے نیچے اتارا۔۔

شٹ یہ کیا کر دیا گندی بچی۔۔ ولید نے اپنی گیلی بنیان کو دیکھ کر بیچارگی سے کہا۔
جب کے سب اس کی حالت پر زور سے قمقمہ لگا کر ہنس دیے۔۔۔

اذان ریان کے ساتھ مناہل بھی سب کو ہنستا دیکھ کر کھلکھلانے لگے۔۔



ممی آپ نے بلایا تھا۔۔ ولید تالیہ کے ساتھ اندر آتے ہوئے پوچھنے لگا سُمیرا بیگم جو بیڈ پر زیور کے ڈبے اپنے ارد گرد رکھے بیٹھیں تھیں مسکرا کر سر ہلا کر قریب بلانے لگیں۔

حرا کے لئے زیور خریدے ہیں دیکھو کیسے ہیں۔۔

بہت خوبصورت ہیں ممی۔۔۔ تالیہ نے دیکھتے ہوئے کھلے دل سے تعریف کی۔۔

کچھ تمہارے لئے بھی لئے ہیں۔۔۔ اور یہ سیٹ میرا ہے سوچا تھا ولید کی شادی پر اُسکی دلہن کو

دوں گی لیکن حالات ایسے تھے کہ ان سب کا خیال ذہن سے نکل گیا۔۔ سُمیرا بیگم نے کہہ کر

زیور کا ڈبہ تالیہ کی گود میں رکھا۔۔

ممی اس کی ضرورت نہیں تھی۔۔

خاموش رہو جب میں دے رہی ہوں تو رکھ لو پہلے ہی اتنا وقت ریت کی طرف پھسل گیا

ہے۔۔

شکریہ ممی۔۔۔ تالیہ انکے جھڑکنے پر مسکرا کر لے چکی تھی۔۔۔

ولید تمہارے پاپا چاہتے ہیں حرا کی شادی کے بعد ہم دعوت رکھیں جس میں تالیہ جن کے

ساتھ رہتی آئی ہے اگر نہیں بلانا۔۔۔۔۔

نہیں ممی میرا ان سے کوئی تعلق نہیں ہے۔۔۔ آپ جانتی ہیں میں کیوں یہاں رہنے پر مجبور

ہوئی تھی۔۔۔ تالیہ نے جلدی سے سُمیرا بیگم کی بات کاٹی۔۔ تالیہ ولید کو پہلے ہی سب بتا چکی

تھی جس کے بعد اس غنڈے اور اسکے ساتھی کو پکڑ لیا گیا تھا۔۔۔

کوئی بات نہیں جیسی تمہاری مرضی۔۔۔۔۔ سُمیرا بیگم مسکرا کر کہتیں زیور کی طرف متوجہ ہو گئی تھیں جب کے ولید دونوں کو چھوڑتا کمرے سے نکل گیا تھا۔۔۔



حرا کی آج رخصتی تھی۔۔۔۔۔ صبح سے ہی گھر میں افراتفری کا عالم تھا۔۔۔ ایسے میں تالیہ صبح سے ہی گھن چکر بنی ہوئی تھی۔ اذان جتنا معصوم تھا ریان اسکے الٹ شرارتی بچہ تھا۔ دونوں کی شکلیں سیم تھی پر ایک کے گال پے دونوں طرف پڑتا ہلکا سا ڈمپل دونوں کو الگ بناتا تھا۔ اذان اور ریان ابھی آٹھ مہینے کے تھے جب کے حنا کی بیٹی ایک سال کی ہو گئی تھی۔۔۔۔۔ ولید ڈریسنگ کے سامنے تیار کھڑا بال بنا رہا تھا جب تیزی سے تالیہ اذان اور ریان کو اٹھائے اندر داخل ہوئی۔۔۔

ولید خاموشی سے اسے دیکھ رہا تھا جو دونوں کو تیار کرنے میں مصروف ہو چکی تھی۔۔۔۔۔ ریان چھوڑو بچہ۔۔۔ تالیہ چڑچڑی سی ہونے کے باوجود نرمی سے کہتی اسکی مٹھی سی ڈوپٹے کو چھڑو رہی تھی۔ ولید اسے دیکھ کر اپنی ہنسی ضبط کیے ہوئے تھا ورنہ کوئی بعید نہیں بیٹوں کے ساتھ نرمی سے پیش آنے والی انکے باپ پر ساری نرمی بھول جاتی۔۔۔۔۔ دونوں کو تیار کرتے تالیہ نے ولید کو دیکھا جو ہمیشہ کی طرح خوب رو لگ رہا تھا۔۔۔۔۔ ولید اپنے ان لاڈلوں کو سنبھالیں جب تک میں تیار ہو جاؤں۔۔۔ تالیہ اُسے کہتی ہاتھ روم کی طرف بڑھنے لگی جب ولید نے اسے کمر سے پکڑ کر اپنے قریب کیا۔۔۔

کچھ وقت مجھے بھی دے دو بیوی۔۔۔ ولید آنکھوں میں جھانکتا جھکنے لگا جب تالیہ نے دونوں ہاتھ اسکے سینے پر رکھتے اسے گھورا۔۔۔

اذان اور ریان دونوں دیکھ رہے ہیں۔۔۔

ہیں؟ کہاں دیکھ رہے ہیں۔۔۔ ولید نے بول کر بیڈ کی طرف دیکھا ریان نے باپ کے متوجہ ہونے پر کھلکھلا کر اسکی طرف بڑھنے کی کوشش کی جب کے ولید نے گھور کر تالیہ کو دیکھا۔۔۔ بڑا ہی تیز ہے چھوٹا شیطان۔۔۔۔

استغفر اللہ اپنے ہی بیٹے کو شیطان کہہ رہے ہیں۔۔۔ تالیہ گھور کر دور ہوتی ہاتھ روم کی طرف بڑھ گئی جب کے ولید مسکرا کر آگے بڑھ کر ریان کو اٹھا چکا تھا۔۔۔



ارے میرے لاؤڈا سپیکروں خاموش ہو جاؤ۔۔۔ تالیہ بہت ہو گیا تمہارا میک اپ آ کر سنبھالو یار۔۔۔ ولید دونوں کو گود میں اٹھائے چپ کرو اتنا زور سے دھاڑا۔۔۔

تالیہ جو لائزر لگا رہی تھی ولید کی دھاڑ پر اچھل کر آنکھ میں لائیز مار گئی جب کے ولید کے چیخنے پر دونوں اور زور و شور سے رونا شروع ہو چکے تھے اس سے قبل ولید دونوں کو بیڈ پر لیٹا کر تالیہ کے پاس جاتا سُمیرا بیگم اندر آتیں ولید کو ڈانٹ کر دونوں کو اٹھا کر باہر چلی گئیں۔۔۔

ولید غصے سے جیسے ہی پلٹا سامنے کھڑی تالیہ کو دیکھ کر لمحے بھر کے لئے دیکھتا چلا گیا جب کے تالیہ غصے سے اسے گھور رہی تھی۔۔۔

بہت اچھی لگ رہی ہو۔۔ ولید غصہ بھولتا اسکے نزدیک جانے لگا۔
 خبردار۔۔ آپ کی وجہ سے ابھی میری آنکھ ضائع ہو جاتی کوئی ایسے چیتتا ہے۔۔۔
 کیا ہوا آنکھ کو؟

یہ دیکھیں اتنی زور سے لائز کی نب چھبی ہے۔۔ تالیہ اسکی فکر مندی سے پوچھنے پر جھٹ
 روہانسی ہو کر اپنی سرخ پڑتی آنکھ دکھانے لگی جب کے ولید اسے قریب کرتا اسکی پیشانی چومنے
 لگا۔۔

ولید۔۔۔

اچھا اچھا دکھاؤ کیا ہوا۔۔ تالیہ کے کہنے پر ولید سیدھا ہوتا آنکھ کا جائزہ لینے جب دروازے نوک
 ہوا۔

کون ہے۔۔۔

چھوٹے صاحب باہر سب انتظار کر رہے ہیں۔۔۔ بینش جھجک کے بولی۔۔

ٹھیک ہے آرہے ہیں۔۔۔ تالیہ کہ کر ولید سے الگ ہوتی دوبارہ ڈریسنگ روم کی طرف بڑھ
 گئی۔



دو مہینے بعد۔۔۔

حرا اور عثمان کی شادی کو دو مہینے ہو گئے تھے۔۔ حنا اپنی فیملی کے ساتھ اسلام آباد اپنی نند کے

سسرال میں ہونے والی شادی میں شرکت کے لئے ایک ہفتے کے لئے چلی گئی تھی جب کے ولید حماد خان کے ساتھ دوبارہ آفس جانے لگا تھا۔۔۔ تالیہ سارا دن اذان اور ریان کے ساتھ لگی رہتی جب کے سُمیرا بیگم اپنے پوتوں کے لاڈ اٹھاتے نہیں تھکتیں۔۔۔

ولید آفس سے گھر آ رہا تھا جب راستے میں حماد خان کی کال آنے لگی۔۔۔

السلام علیکم جی پاپا۔۔۔ ولید نے ابھی اتنا ہی کہا تھا جب دوسری طرف کی بات سن کر شٹ کہتا سر سیٹ پر گرا چکا تھا۔۔۔

یاد۔۔۔ تھا پاپا پتہ نہیں کیسے بھول گیا۔۔۔ ولید نے بیچارگی سے کہتے گدی دبائی۔۔۔

ہا ہا ہا۔۔۔ اب جو بھی ہو بارہ بجنے سے پہلے سب انتظام کر لو ورنہ بھول جانا آج رات تمہیں کوئی گھر میں گھسنے دے گا۔۔۔

پاپا ڈرائیں مت ویسے ہی پارٹی کل ہونی ہے اب اتنا بھی بھلکر نہیں ہوں۔۔۔

جی بلکل بیٹا جی میں باپ ہوں تمہارا سب جانتا ہوں۔۔۔ کیک کا آرڈر میں کر چکا ہوں بس لیتے او۔۔۔ حماد خان شرارت سے کہتے بیکری کا بتانے لگے۔

پاپا آئی لو یو۔۔۔ میں بس آدھے گھنٹے میں پہنچ رہا ہوں۔۔۔ ولید نے کہتے ساتھ کال ڈسکنیکٹ کرتے گاڑی زن سے بھگائی۔۔۔



السلام علیکم تالیہ بھا بھی۔۔۔۔

و علیکم اسلام۔۔۔ کیسی ہو حرا۔۔ تالیہ اس سے الگ ہوتی مسکرا کر پوچھنے لگی۔۔۔

میں بلکل ٹھیک ہوں یہ بر تھڈے بوائز کدھر ہیں؟

داد ادادی کے پاس ہیں۔۔۔ تالیہ مسکرا کر جواب دیتی گاڑی کی آواز سنتے ہی پورچ کی طرف

بڑھی جہاں ولید گاڑی کی پچھلی سیٹ سے بڑا سا کیک نکال کر ملازمہ کو احتیاط سے پکڑوا رہا

تھا۔۔

السلام علیکم مجھے لگا آپ بھول جائیں گے۔۔ تالیہ ولید کے بازو میں ہاتھ ڈالتی پیار سے بولی۔۔۔

و علیکم اسلام۔۔۔ بس دیکھ لو۔۔ اتنا پیارا شوہر ہے تمہارا۔۔ ولید مسکرا کر ڈھٹائی سے بازو

اسکے گرد جمائل کرتا چلتے ہوئے کہنے لگا جو آنکھوں میں محبت سمونے اسے دیکھ رہی تھی۔۔۔

آج انکے بیٹوں کی پہلی سالگرہ تھی جب کے ولید کام کی وجہ سے کیک لانا بھول گیا تھا۔۔۔

چلو جاناں اسی خوشی میں مجھے کچھ دو۔۔ ولید چلتے ہوئے لاونج میں داخل ہوتا سرگوشی میں بولا۔

کیا چاہیے۔۔۔ تالیہ نے اُسے دیکھا۔۔

آج کی رات تم اور میں۔۔۔

اور ہمارے پیارے بیٹے۔۔۔ ولید کی بات کاٹتے تالیہ اسکی آدھی بات سن کر اذان اور ریان کو

داد ادادی کے ساتھ آتا دیکھ کر واری صدقے جاتی حصار توڑ کر دونوں کی طرف بڑھ گئی۔۔

جب کے ولید منہ کھولے تالیہ کو بیٹوں کو پیار کرتے دیکھتا منہ بنا کر کمرے کی طرف بڑھ گیا۔۔



جاناں بہت ہو گیا بہانہ اب شرافت سے ان دو شیطانوں کو سلاؤ ورنہ میں تمہے یونہی اٹھا کر لے جاؤں گا۔۔۔ ہاتھ روم کے دروازے سے اندر جھانکتے ولید نے بڑے اسٹائل سے اُسے دھمکایا تھا جب کے اذان اور ریان دونوں چاکلیٹ لگی انگلیوں کو منہ میں چوستے پٹر پٹر باپ کو دیکھ رہے تھے۔

میں کہیں نہیں جا رہی ابھی۔۔۔ آپ خود چہل قدمی کرنے چلے جائیں میرے شہزادوں کا ابھی سونے کا ارادہ نہیں لگ رہا۔۔۔ ہے ناں میری جان۔۔۔ تالیہ نے جواب دے کر آخر میں لاڈ سے دونوں کو دیکھ کر کہتے ہی پیار کیا۔۔۔

اچھا صلا مل رہا ہے۔۔۔ میں آدھے گھنٹے میں واپس آتا ہوں جب تک یہ سوتے نظر آئیں۔۔۔ ولید آپ کیسے کہ رہے ہیں انہیں ابھی سمجھ تھوڑی آ رہا ہے معصوموں کو۔۔۔ تالیہ خفگی سے بولتی اذان کے ہاتھ دھلوانے لگی جب کے ولید جواب دئے بنا کمرے سے چلا گیا۔۔۔



مئی آپ ابھی تک سوئی نہیں۔۔۔ ولید لان کی کرسی پر بیٹھیں سُمیرا بیگم کو دیکھ کر بولا۔ اچانک وہ وقت ذہن میں آیا جب ولید کی تلخ باتوں نے انہیں ہسپتال پہنچا دیا تھا۔ زور سے سر کو جھٹکتا وہ مسکرا کر انکے قریب گیا تھا۔۔۔
تم بھی تو ابھی تک جاگ رہے ہو۔۔۔
میں کیا آپ کے دونوں لاڈلے پوتے بھی ابھی تک جاگ رہے ہیں۔۔۔

ہاہا۔۔۔ چلو کوئی بات نہیں سو جائیں گے۔۔

آپ کو نہیں لگتا تالیہ ہر وقت دونوں کو ساتھ لگائے رکھتی ہے۔۔۔ ولید نے منہ بنا کر سُمیرا بیگم کو بتایا جو اسکی بات پر زور سے ہنس دی تھیں۔۔

ہاہا چل پگے یہ تو ماں باپ دونوں کی ذمہ داری ہوتی ہے تم تھکے ہارے آتے ہو اسلئے کچھ نہیں کہتی۔۔۔ مگر تمہیں بھی اپنے بیٹوں کے لئے وقت نکالنا چاہیے کام اپنی جگہ اور فیملی اپنی جگہ ہوتی ہے۔۔

وہ تو ٹھیک ہے لیکن آپ کو اسے بھی سمجھانا چاہیے تھوڑا وقت اپنے معصوم شوہر کو بھی دے دے اب دیکھیں میں نے کہا کے آؤ زرا تازی ہو میں گھوم کر آتے ہیں لیکن نہیں۔۔۔ ولید دوسری کرسی پر بیٹھ کر ان سے باتیں کرنے لگا۔۔۔

خاموش فضا میں دونوں ماں بیٹے کی ہلکی ہلکی باتوں کی آواز گونج رہی تھی۔۔۔ اپنے کمرے کی کھڑکی میں کھڑے حماد خان دونوں کو ساتھ دیکھ کر آسودگی سے مسکرا رہے تھے۔۔۔ ہانیہ کبھی کبھی کچھ فیصلے ہمیں وقت گزرنے کے ساتھ بہترین لگتے ہیں اور کبھی موت کی آغوش میں جانے تک ہم ان فیصلوں کو سمجھ نہیں پاتے اور اللہ سے ڈھیروں شکوے کرنے لگتے ہیں لیکن میں اور میری اولاد خوش قسمت ٹھہرے۔۔۔ جاتے جاتے تم نے وہ بہترین فیصلہ مجھے دیا جس کو سمجھنے میں میں نے ایک عمر لگا دی میرے نصیب میں محبت مل کر جدا ہوئی تو عشق نے دستک دی۔ دیر سے ہی سہی۔۔۔۔۔ حماد خان دور بیٹھیں سُمیرا کو دیکھتے بڑبڑائے۔۔



ولید چلیں ناں پلینز۔۔۔۔

میں نہیں جارہا تم ڈرائیور کے ساتھ چلی جاؤ۔۔۔ ولید خفگی سے بول کر دوبارہ لیپ ٹاپ کی طرف متوجہ ہو گیا۔۔۔

افف اب میں اکیلے جاتی اچھی لگوں گی چلیں ناں پلینز پکا ایک ہی سوٹ لینا ہے میں اپنی شاپنگ نہیں کرنے جارہی۔۔۔ تالیہ نے معصومیت سے بولتے سوتے ہوئے ریان کے سر پر آہستہ سے پیار کیا۔

ولید نے دیکھتے ہی لیپ ٹاپ بند کر کے ٹیبل پر رکھا۔۔۔

یہاں آنا ذرا۔۔۔

کیوں۔۔۔۔

کیا مطلب ہے میں بلا رہا ہوں نہ اور یہ کیا کہ رہی ہو تم میں نے کبھی تمہیں شاپنگ سے منع کیا ہے اپنے شوہر کو کنجوس سمجھنا بند کر دو۔۔۔ ورنہ سچ میں کنجوس بن کر دکھاؤں گا۔۔۔ ولید نے اچھا خاصا سے جھرک دیا جو حیران ہو کر اسے دیکھ رہی تھی۔

میں نے کب کہا کنجوس میں تو صرف اس لئے کہ رہی تھی کیوں کہ آپ جا نہیں رہے ہیں جانتے ہیں ناں موسیٰ کا عقیقہ ہے۔۔۔ ہنہ ہر وقت جلے کباب بنے رہا کریں۔۔۔ تالیہ خفگی سے کہہ کر روٹھ کر جانے لگی۔۔۔

اچھا اچھا بیوی مذاق کر رہا ہوں یا۔۔۔۔ چلتے ہیں ابھی۔۔۔ ولید نے اٹھ کر اسے پیچھے سے اپنے

حصار میں لے کر سر پر پیار کیا۔۔

چلیں پھر۔۔۔ تالیہ ولید کے حصار میں ہی اسکی طرف پلٹ کر بولی۔۔

جب کے ولید نے مسکرا کر گھیرا تنگ کر دیا۔۔



زندگی اپنی تیز رفتار میں چلتی جا رہی تھی ایسے میں خان ہاؤس کے مکین بھی اپنی زندگیوں میں خوش و مطمئن تھے۔۔۔

ولید اور تالیہ کی خوبصورت سے فیملی میں ننھی پری کی آمد نے انہیں مکمل کر دیا تھا۔۔ جنت جو

ماں باپ دادا دی کی آنکھوں کا تارہ تھی وہیں اپنے بھائیوں کی جان تھی۔۔۔

دوسری طرف حنا اور اسکا شوہر ریحان جو کچھ عرصے کے لئے اسلام آباد شفٹ ہو گئے تھے اب

دوبارہ واپس آرہے تھے۔۔

جب کے حر اور عثمان جن کا بڑا بیٹا علی اور چھوٹی بیٹی حمنا تھی ان کا آنا جانا لگا رہتا تھا۔۔۔۔

اذان ریان کے ساتھ علی کی اچھی دوستی تھی دوسری طرح جنت اور حمنا بیسٹ فرینڈ تھیں

دونوں جب بھی ملتیں ساتھ ہی پائی جاتیں۔۔ ریان سے بھی حمنا کی دوستی تھی جو کے نہیں

تھی تو صرف اذان سے نہیں تھی اذان کو ڈرپوک اور چھوٹی چھوٹی بات پر رونے والی لڑکیاں

پسند نہیں تھیں نہ تو وہ اسے اپنی دوستی کے قابل سمجھتا تھا۔۔۔

حمنا ان سب کزنز سے قد اور عمر میں چھوٹی تھی یہی وجہ تھی کے اذان اور ریان کے ساتھ

موسیٰ بھی اسے چوہیا کہہ کر چڑھاتے تھے۔۔۔۔۔



کچھ سال بعد۔۔۔۔۔

السلام علیکم۔۔۔ علی اذان اور ریان کے مشترک کمرے میں داخل ہوتا زور سے بولا۔۔۔ علی کے

پیچھے ہی حمنہ موسیٰ کے ساتھ مناہل بھی داخل ہو رہی تھی اذان مناہل کو دیکھتے ہی

مسکرایا۔ مناہل اذان اور ریان سے دو مہینے ہی بڑی تھی۔۔

دراز قد نازک سی مناہل اذان کو بہت اچھی لگتی تھی۔۔

وعلیکم اسلام۔۔۔ ارے واہ حنا پھوپھو آگئیں۔۔۔ ریان مناہل اور موسیٰ کو دیکھ کر جلدی سے

اٹھا۔

سب تمہاری طرح لیٹ لطف نہیں ہیں۔۔۔ حمنہ نے اپنی دھیمی آواز میں ریان کو چڑایا۔۔۔

حمنہ کو دیکھتے ہی اذان کی پیشانی پر بل پڑے۔۔۔

چھوٹی چوہیا تمہاری بڑی زبان ہے اذان قینچی پکڑنا۔۔۔ ریان نے تپانے والی مسکراہٹ سے

اسے دیکھا جو چوہیا کہے جانے پر پیرٹھ کر کمرے سے نکل گئی تھی۔۔۔

بہت غلط بات ہے ریان بیچاری کو تنگ مت کیا کرو۔ مناہل اسے بولتی اذان کی طرف بڑھ گئی۔



سب لان میں بیٹھے شام کی چائے سے لطف اندوز ہو رہے تھے حنا کے آجانے سے ایک بار پھر گھر میں رونق لگ گئی تھی۔۔

تالیہ بھا بھی کبھی گھر آئیں۔۔۔ حنا نے مسکرا کر تالیہ سے کہا۔۔

ہاں کیوں نہیں اب تو تم لوگ پاس ہی ہو آنا جانا لگا ہی رہے گا۔۔۔ تالیہ نے مسکرا کر حنا کو جواب دیا۔۔۔ حراجو خاموشی سے سن رہی تھی نیچلا ب کاٹنے لگی۔ جب سے عثمان کے مالی حالات خراب ہونے کی وجہ سے ریحان سے مدد مانگی تھی تب ریحان نے اپنی مجبوریوں کا بول کر منع کر دیا تھا جب سے ہی حرا اپنی بہن اور بھابھی کے سامنے خود کو چھوٹا محسوس کرنے لگی تھی۔۔۔



ماما۔۔۔۔۔ کہاں ہیں آپ۔۔۔ انیس سالہ ریان شرارتی مسکراہٹ چہرے پر سجائے زور و شور سے تالیہ کو پکارتا لاؤنج سے ڈرائنگ روم پھر ڈرائنگ روم سے کچن کی طرف بھاگا۔۔۔ یا اللہ خیر کون سا طوفان آگیا ہے ریان جو گھر کو سر پر اٹھا رکھا ہے آہستہ بولودادی ابھی سوئی ہیں۔۔۔ تالیہ سُمیرا بیگم کے کمرے سے نکلتی نیچی آواز میں سختی سے ڈانٹتی اسکی طرف بڑھنے لگی جو تالیہ کو دیکھتے ہی تیزی سے اسکے قریب بھاگا تھا۔۔

ماما جلدی چلیں چھوٹی چوہیا اور اذان کی لڑائی ہو رہی ہے۔۔۔

کیا؟؟؟ اور تم بد تمیز خوش ہو رہے ہو شرم نہیں آتی روکنے کے بجائے مجھے آکر چہک کر بتا رہے ہو آ لینے دو تمہارے پاپا کو آج تمہاری کلاس پکی ہے۔۔۔ تالیہ گھبرا کر اسکا کان کھینچتی تیز تیز قدم اٹھاتی لان کی طرف جانے لگی جہاں اذان اور حمنہ ایک دوسرے کو کاٹ کھانے کو دوڑ

رہے تھے جب کے مناہل موسیٰ اذان کو پکڑے کھڑے تھے جب کے دوسری طرف علی اور
جنت نے حمنہ کو زبردستی پکڑا ہوا تھا جو لڑنے کے ساتھ روتی جا رہی تھی لیکن مقابل شخص
سخت تاثرات کے ساتھ جواب دینے کے ساتھ اسے مارنے آگے بڑھنے کی ناکام کوشش کر رہا
تھا۔۔۔

اذان کیا ہو گیا ہے۔۔۔

ماما سے کہیں مجھ سے سوری کرے ابھی اور اسی وقت۔۔۔

نہیں کرونگی سوری۔۔۔ کیوں۔۔۔ کیوں کروں میں سوری۔۔۔ حمنہ نے روتے ساتھ جواب
دیا۔ اذان نے خونخار نظروں سے اسے دیکھا اس سے قبل لڑائی طویل ہوتی حرا ان کی طرف
آنے لگی۔

کیا ہوا۔۔

کچھ نہیں بس کھیلنے میں لڑائی ہو جاتی ہے۔۔۔ تالیہ نے بات سنجانے چاہی کیوں کے ولید عثمان
اور ریحان کے ساتھ گاڑی سے اتر کر انہی کی طرف آرہے تھے۔۔۔

کوئی نہیں ماما ہم کھیل نہیں رہے تھے ہم سب باتیں کر رہے تھے ریان نے مذاق کیا تھا آگے
سے اُسے اس بد تمیز لڑکی نے کتا بولا۔۔۔ جاہل چوہیا۔۔۔ اذان پھاڑ کھانے والے لہجے میں
بولا۔۔۔

اس۔۔۔ تراخ!! اس سے قبل حمنہ کچھ کہتی حرا نے کھینچ کر اسکے پھولے پھولے نرم گالوں پر
تھپڑ رسید کر دیا۔۔۔

حرا۔۔۔ یہ کیا کر رہی ہو۔۔ ولید حیران ہوتا تیزی سے بولا۔۔
 ولید بھائی پلیزی یہ دن بادن بد تمیز ہوتی جا رہی ہے اسے جتنی جلدی ہو اوقات سمجھ جانی
 چاہیے۔۔ حرا سختی سے ہونٹ دبا کر روتی حمنہ کو پکڑ کر اندر کی طرف بڑھنے لگی جب کے ولید
 اور تالیہ نا سمجھی سے اسے جاتا دیکھنے لگے۔
 علی باپ کو دیکھ کر خاموشی سے وہاں سے غائب ہو جب کے عثمان اپنی جگہ بالکل چپ کھڑا
 تھا۔۔



ولید۔۔ تالیہ پیچھے سے اکرا سکی پشت سے لگی جو بالکنی میں کھڑا سگریٹ کے کش لے رہا تھا۔
 کیا بات ہے آج بڑا پیار آرہا ہے۔۔ ولید نے انگلیوں میں دبائی سگریٹ کو اچھالا۔۔
 مجھے تو ہر وقت ہی آتا ہے۔۔
 جھوٹی۔۔۔ ولید مسکرا کر بڑ بڑایا۔۔
 میں سن چکی ہوں جاناں۔۔ تالیہ نے شوخ لہجے میں کہا۔۔
 اچھا تو پھر بتاؤ۔۔ ولید نے پلٹ کر جھک کر اسکی آنکھوں میں جھانکا۔۔
 آئی لو یو۔۔ تالیہ نے کہ کر شرماتے ہوئے اسکے سینے پے سر رکھا۔۔ آج بھی تالیہ محبت کا اظہار
 کرتے ہوئے شرماتی تھی۔۔

ہا ہا ہا۔۔۔ آئی لو یو ٹو مسز ولید۔۔ ولید ہنس کے بولتا اسکے سر پہ لب رکھ چکا تھا۔۔



سیزن 2

پانچ سال بعد۔۔۔۔

تیزی سے انڈا پھینٹی وہ کچن میں لگی دیوار گھیر گھڑی پر بھی نظر ڈال لیتی۔۔۔ جہاں ساڑھے سات کا وقت ہو رہا تھا۔۔

سلام بی بی جی۔۔

وعلیکم اسلام۔۔۔ کہاں رہ گئی تھی۔۔۔ تالیہ نے انڈا پھنٹے کے بعد انڈے میں پیاز کاٹنا شروع کیا۔۔۔

بی بی جی آنکھ ہی نہیں کھل رہی تھی۔۔۔ بینش کہ کرناشتے کی ٹیبل سیٹ کرنے کے لئے برتن نکالنے لگی۔۔

سوتی کیوں نہیں ہو وقت پر یہاں سے تو بڑی جلدی رفو چکر ہوتی ہو۔۔۔

ہاہائے بی بی جی اب میں کیا بتاؤں آپ کو۔۔۔ گھر جا کر بھی سب مجھے کرنا ہوتا ہے۔۔۔ میں تو مالکن سے کہنے والی ہوں میرے بدلے اب اپنی چھوری کو بھیجا کرونگی۔ بینش نے سستی سے

برتن کیبنٹ سے نکالتے ہوئے سلیپ پر رکھے اسکی بات سنتے ہی تالیہ نے ناگواری

سے اسے دیکھا۔۔

خبردار جو ایسی کوئی حرکت کی تم نے ابھی تمہاری بیٹی کی عمر ہی کیا ہے اٹھارہ سال پڑھنے دو اسے
ورنہ اسکی پڑھائی تو رکے گی ہی ساتھ تمہارا یہاں آنا بھی بند سمجھو۔۔۔

توبہ توبہ بی بی جی جب سے مالکن نے گھر کا نظام آپ کے ہاتھ میں دیا ہے میری تو جان سولی پر
لٹکی رہتی ہے۔۔۔ بینش نے کانوں کو ہاتھ لگاتے ہوئے کہا۔۔۔

زیادہ زبان نہیں چل رہی تمہاری۔۔۔ چپ رہ کر جو کر رہی ہو وہ کرو۔۔۔ تالیہ نے جل کر
اسے جھڑکا بینش منہ بنا کر اپنے کام میں لگ گئی۔۔۔



کمرے کا دروازہ کھولتے ساتھ تالیہ اندر داخل ہوئی نیم اندھیرے میں چلتی سوئچ بورڈ کی طرف
بڑھ کر بٹن دبائے لمحے میں پورا کمرہ روشنی میں نہا گیا پھر ریموٹ سے اے سی بند کیا۔۔۔ جب
نظر صوفے پر آڑا تر چھا سوائے ریان کو دیکھ کر آنکھیں حیرت سے پھیلی جس کی ٹانگیں صوفے
سے نیچے لٹکی ہوئی تھیں۔۔۔

یہ یہاں سو رہا ہے۔۔۔ تالیہ نے خود کلامی کرتے بیڈ کی طرف دیکھا جہاں ولید اور اذان بے خبر
سو رہے تھے۔۔۔ تالیہ کو ولید کو دیکھ کر جھٹکا لگا اس سے قبل وہ ولید کی طرف بڑھتی جنت اندر
آتی اپنے باپ کی طرف بڑھی۔۔۔

پاپا اٹھیں جلدی سے ماما آجائیں گی۔۔۔ بھائی اٹھیں۔۔۔ جنت نے جھنجھوڑتے ہوئے ولید
کو ہلایا جو ٹس سے مس نہ ہوا تو جھنجھلا کر اذان کو آواز دی جو کسمسا کر

دوسری طرف کروٹ لے چکا تھا۔۔ تالیہ سینے پر ہاتھ باندھے اپنی بیٹی کو دیکھنے لگی جو باپ بھائیوں کو ماں کے عتاب سے بچانے کی کوشش میں تیار ہو کر انہیں اٹھانے کے لئے بھاگی بھاگی آئی تھی۔۔۔

کوئی بات نہیں بیٹا سونے دو تینوں کو ان کی جگہ چوکیدار آفس چلا جائے گا اور ان محترم کے لئے کل سے یونیورسٹی آدھی رات کو کھل جائے گی۔۔ تالیہ طنزیہ لہجے میں بول کر جانے لگی جب دھڑام کی آواز پر صوفے کی طرف دیکھا۔۔

اونی ماما میں تو جاگ گیا تھا کب کا۔۔ ریان گھڑ بڑا کر کمر کو دباتے نیچے سے اٹھا۔۔

گڈ مارنگ ماما۔۔ اذان جمائی روکتے تیزی سے لحاف ہٹا کر اٹھ کر باتھ روم کی طرف بڑھ گیا۔۔ تالیہ چپ چاپ کھڑی ان سب کی پھرتیاں دیکھ رہی تھی سوائے ایک کے۔۔ ماما میں ناشتہ لگواتی ہوں۔۔۔

بینش لگا رہی ہے تم جا کر دادی کو دیکھو۔۔ تالیہ اُسے کہتی ولید کی طرف بڑھی جنت سر ہلا کر تیزی سے ریان کے پیچھے بھاگی جو تالیہ سے بچ کر بھاگ رہا تھا۔۔

جنت کی بچی جلدی نہیں اٹھا سکتی تھی۔۔ دروازے سے نکلتے ساتھ اس نے جنت کے چٹیا کھینچ کر دوڑ لگائی۔۔۔

آہ! ریان بھائی۔۔

آپ اٹھ رہے ہیں یا آج ناشتے کی ہر تال کر دوں۔۔۔

سونے دو بیوی۔۔ میں نہیں کر رہا ناشتہ۔۔ نیند میں ڈوبی آواز میں ولید نے کہہ کر کروٹ بدلی۔۔

ٹھیک ہے پھر آج ناشتہ باہر سے کیجئے گا۔۔۔

کس خوشی میں۔۔ ولید نے اٹھ کر اسے دیکھا جو منہ کھولے اسے دیکھ رہی تھی۔۔ آپ جاگے ہوئے تھے۔۔

ہاں بالکل جاناں اب جلدی سے ناشتہ تیار کرو میں آتا ہوں۔۔

نہیں ملے گا ناشتہ۔۔ تالیہ منہ بنا کر بولتی جانے لگی۔۔

بہت ظالم ہوتی جا رہی ہو رات کو بھی کمرے سے نکال دیا تھا اب ناشتے سے انکار کر رہی ہو کوئی بات نہیں میں اپنی بیٹی سے کہہ دیتا ہوں۔۔ ولید خفگی سے بولتا بیڈ سے اتر اجب کے تالیہ کمرے سے نکالے جانے والے الزام پر تڑپ کر رہ گئی۔۔

میں نے کب نکالا تھا آپ کو خود میٹنگ کے لئے اذان کے ساتھ ڈسکس کرنا تھا۔

پاپا آپ میری ماما پر اتنا خطرناک الزام کیسے لگا سکتے ہیں۔۔ اذان کی مسکراتی آواز پر دونوں نے اسے دیکھا جو جانے کے لئے تیار کھڑا تھا۔۔

تالیہ نے اسے دیکھتے ہی مسکرا کر اسکی طرف قدم بڑھائے۔۔

یہ ہے میرا بیٹا۔۔ ماں قربان۔۔

کبھی باپ کی طرف داری بھی کر دیا کرو۔۔

پاپا میں ہوں ناں۔۔ ولید کے بیچارگی سے کہنے پر جنت جو بلانے آئی تھی باپ کے قریب آ کر
سینے پر سر ٹکا کر بولی۔۔

ولید بے خوش ہوتے سر پر پیار کرتے مسکرا کر اسے دیکھا۔۔

میری پیاری بیٹی سنا بیوی۔۔ ولید نے کہہ کر اسے دیکھا۔۔

آپ کو آفس نہیں جانا۔۔ چلو جنت۔۔ آجاؤ اذان تم بھی۔۔ تالیہ گھورتی ہوئی حکم دیتی
کمرے سے نکل گئی۔۔ اذان مسکرا کر اپنے باپ کو دیکھنے لگا جو منہ بنا کر جنت کو ساتھ لگائے
کمرے سے نکل رہا تھا۔۔



آپ کچھ پریشان ہیں۔۔

ہاں کام کی ٹینشن۔۔ امی کی بیماری پھر علی اور حمزہ دونوں کی پڑھائی مجھے تو کچھ سمجھ ہی نہیں آرہا
حالات سدھرنے کے بجائے خراب ہوتے جا رہے ہیں اور اب آپ بھی پاکستان آرہی ہیں
ہمیشہ کے لئے یہ بھی شکر ہے گھر اپنا ہے۔۔ عثمان نے چائے کا گھونٹ لیتے پریشانی سے کہا۔۔
آپ کریم بھائی سے بولیں اگر۔۔

دماغ ٹھیک ہے تمہارا اب میں اپنے بہنوئی سے مانگتا ہوں اچھا لگوں گا ایک بار مانگا تھا تھاری جان سے کیسے بہانے کر رہا تھا حالانکہ اپنے خود کے بچے دیکھو کتنی مہنگی یونیورسٹیز میں پڑھ رہے ہیں ہنہ۔۔

عثمان ہو سکتا ہے انکی واقعی اس وقت مجبوری رہی ہو اور میں کون سا یہ کہہ رہی ہوں لے کر بھول جائیں اُدھار لے لیں۔۔ مجبوری میں ہی انسان مانگتا ہے ورنہ سب کو اپنی عزت عزیز ہوتی ہیں۔۔ حرانے اُسکے کندھے پر ہاتھ رکھ کر کہا جب علی نیلی جینز سیاہ ٹی شرٹ پہنے یونیورسٹی جانے کے لیے تیار ڈائننگ ٹیبل کی طرف آیا۔۔

السلام علیکم۔۔۔ حمنہ کہاں ہے۔۔۔

وعلیکم اسلام اپنے کمرے میں۔۔ حرانے مسکرا کر اسے جواب دیا۔۔

آپ کچھ پریشان ہیں۔۔۔ علی نے باپ کو دیکھ کر پوچھا۔۔

ہاں جب ہر جانب سے زندگی تنگ ہونے لگے تو انسان پریشانی کا پتلا بن جاتا ہے۔۔

پریشانیاں بھی زندگی کا حصہ ہیں ابو یہ ناں ہو تو انسان خود کو نعوذ باللہ خدا سمجھنے لگے۔۔ علی نے سلائس پے مکھن لگاتے ہوئے آہستگی سے کہا عثمان نے اسکی بات پر سلگ کر کپ زور سے ٹیبل پر پٹخا۔۔

اسے بولنے کی تمیز سکھاؤ یہ تربیت کر رہی ہو کے باپ کی پریشانیوں کا سن کر کم کرنے کی بجائے باتیں کرے۔۔

ابو میں نے ایسی کوئی بات نہیں کی۔۔ علی نے گھبرا کر انہیں جواب دیا جو گھور کر جھٹکے سے اٹھ کر چلے گئے تھے۔۔

علی جب کوئی مشورہ نہیں دے سکتے تو خاموش رہا کرو ہمیشہ تم دونوں کی وجہ سے میری تربیت پر انگلی اٹھتی ہے۔۔ حرا غصے علی کے پیچھے آ کر کھڑی ہوتی حمنہ کو دیکھ کر اٹھ کر چلی گئیں اس سے قبل علی بھی ناشتہ چھوڑ کر اٹھتا حمنہ نے نرمی سے اسکے کندھے پر ہاتھ رکھا۔۔

ناشتہ کریں یہ تو روز کا ہے۔۔ حمنہ بولتی کرسی کھینچ کر ساتھ بیٹھی۔۔

تمہیں لگتا ہے میں نے کچھ غلط کہا ہے ابو ہمیشہ ناامیدی کی باتیں کرتے ہیں ایسے تو کبھی حالات ٹھیک نہیں ہونگے۔۔ علی خفگی سے بولتا ناشتہ کی طرف متوجہ ہوا۔۔

آپ غلط نہیں ہیں جب دو لوگ ایک جیسی سوچ کا شکار ہو جائیں وہاں سمجھانا آسان نہیں ہوتا۔۔ حمنہ کہ کر آملیٹ کھانے لگی۔۔ علی نے مسکرا کر اسے دیکھا جو بڑے گول چشمے میں بہت کیوٹ لگتی تھی۔۔



منال موسیٰ تم دونوں یونیورسٹی سے سیدھا ماموں کے گھر آ جانا کتنے دن ہو گئے۔۔ تالیہ نے کل کال کر کے دھمکی بھی دے دی۔۔ حنا مسکراتے ہوئے بتانے لگی ریحان کے ساتھ منال اور موسیٰ بھی ہنس دیے۔۔

مناہل باجی پھر تیار رہیے گا جنگ کے لئے۔۔ موسیٰ نے کان کے قریب جھک کر شرات سے سرگوشی کی۔۔

ہاہا ہا ہا تمیز چلو ذرا تم اذان کو بتاؤں گی تم اسکے بارے میں کیا کہ رہے تھے۔۔

ارے واہ کیسی بہن ہیں میں صرف اذان بھائی کو تھوڑی کہ رہا تھا وہ چوہیا بھی کم نہیں ہے سب سے بڑی بات ریان جان کرنیچ میں پچھھے کٹنی والا کام کرتا ہے۔۔ موسیٰ فورن سیدھا ہوتے بولا مناہل اسکی بات سن کر ایک بار پھر ہنس دی۔۔



کالج کے لان میں گھاس پر بیٹھیں وہ چاروں باتوں میں مشغول تھیں جب ذمار نے انہیں کسی کی طرف متوجہ کروایا۔۔

ذمار بہت بری ہو تم ہمیں لڑکا دکھا رہی ہو۔۔ روحی نے دیکھتے ہی اسے گھورا۔۔

ارے میری بھولی کزن اسکے ساتھ جو کھڑی ہے اسے دیکھو۔۔

اسے کیا ہوا۔۔ جنت نے نا سمجھی سے اسے دیکھا جب کے حمہ نے چشمہ ٹھیک کیا۔۔

اسکی ڈریسنگ دیکھی کتنی اچھی لگ رہی ہے لیکن صرف ڈریسنگ خود تو خیر بلبٹوری لگ رہی ہے تینوں کو حیرت سے اپنی طرف دیکھ کر اس نے بات جوڑی۔۔

اف میں تو سچ میں ڈر گئی تھی کہیں ذمار میڈم کی طبیعت تو خراب نہیں ہو گئی ہے جو کسی لڑکی کی تعریف کر رہی ہے۔۔۔ حمنہ نے کہتے ہی قہقہہ لگایا۔۔

ہاہاہا۔۔۔ بہت اچھا جوک تھا۔۔ اب میں اتنی بھی جل کٹری نہیں ہوں۔۔۔ ذمار نے اسکی نقل اتار کر بیگ کو کندھے پر ڈالا۔۔

کہاں چلی۔۔ جنت نے مسکرا کر اُسے دیکھا روجی نے بھی اُسے دیکھ کر خود بھی اپنی جگہ سے اٹھ کھڑی ہوئی۔۔

کینٹین۔۔ چلو تم سب بھی۔۔۔ ذمار بولتے ساتھ مسکرا کر آگے بڑھ گئی۔۔ تینوں بھی اسکے پیچھے چل دیں۔۔

حمنہ شام کو میرے ساتھ چلنا گھر حنا پھوپھو بھی آرہی ہیں اپنی فیملی کے ساتھ۔۔۔ جنت نے چلتے ہوئے اُسے بتایا۔۔

نہیں شام کو علی بھائی لینے آئیں گے میں پھر کبھی آ جاؤں گی۔۔ حمنہ کی بات پر جنت روک گئی حمنہ نے سوالیہ نظروں سے اُسے دیکھا۔۔

تم اذان بھائی کی وجہ سے گھر آنے سے کتراتی ہو۔۔۔

نہیں ایسی کوئی بات نہیں ہے میں یوں گھر گئی تو امی غصہ کریں گی کے یونیفارم میں تم گھومتی پھر رہی ہو۔۔ حمنہ نے بات کو مذاق کا رخ دیا درحقیقت وہ اذان کی وجہ سے ہی جانے سے کتراتی

تھی اذان کا نظر انداز کرنا سب کے سامنے اسکی تذلیل کر دینا اسے لڑنے پر مجبور کر دیتا تھا جس پر حنا خالہ نے اسے لڑا کہ کراچی خاصی کلاس لی تھی۔۔۔



السلام علیکم انکل۔۔۔ منہاج مسکراتا ہوا اندر آیا جہاں ولید اور اسکے ڈیڈا بھی میٹنگ سے آکر بیٹھے تھے جب کے اذان ٹیبل کے پاس بیٹھا کوئی فائل دیکھ رہا تھا۔۔۔
وعلیکم السلام۔۔۔ کیسے ہو منہاج۔۔۔

بلکل ٹھیک ہوں اگر آپ سب فری ہیں تو لنچ کا ٹائم ہو گیا ہے میں جاسکتا ہوں اب تو خالی پیٹ میں چوہے بھنگڑے کر رہے ہیں۔۔۔ منہاج نے اذان سے مل کر بیچارگی سے پیٹ کو چھو کر ولید سے کہا۔۔۔

ہا ہا ہا۔۔۔ ٹھیک ہے اذان بیٹا جاؤ تم بھی ہم بعد میں آتے ہیں۔ احمر صاحب نے ہنس کر اپنے بیٹے کو اجازت دے کر اذان سے کہا۔۔۔ جانتے تھے آفس سے بھاگنے کا اسکا بہانہ۔۔۔

تھینکس ڈیڈ چلو ولید۔۔۔ منہاج مسکراتا کہتا اذان سے پہلے دروازہ کھول کر باہر نکل گیا۔۔۔
تم کب آئی۔۔۔ اذان جو ابھی منہاج کو اسکے گھر ڈراپ کر کے گھر آیا تھا گاڑی سے اترتے ہی نظر گارڈن میں پھولوں کے پاس کھڑی مناہل پر پڑی۔۔۔ خوش گوار حیرت سے اُسے دیکھتا سیدھا اُسکی طرف بڑھا قریب پہنچ کر مسکراتے لہجے میں بولا۔۔۔

ہمیں آدھا گھنٹہ ہو گیا ہے آئے اور محترم آپ اب آرہے ہیں۔۔۔ مناہل بے اسکی آواز سن کر
کمر پر ہاتھ رکھ کر مصنوعی گھوری سے نوازا۔۔۔

ہاہا پہلے بتاتی تو آج آفس سے چھٹی کر لیتا۔۔۔ اذان نے آگے بڑھ کر اسکے کان کو نرمی سے
کھنچا۔۔۔

مسٹر اذان ولید اور تمہیں لگتا ہے ماموں اتنی آسانی سے چھٹی کرنے دیتے۔۔۔
ضرور دیتے مجھے اپنی بات منوانی آتی ہے۔۔۔۔۔ اذان سے نفاخر سے کہا۔۔۔
ہنہ لگتا تو نہیں۔۔۔

آزمالو۔۔۔ اذان نے ترقی با ترقی کہا۔۔۔

السلام علیکم اذان بھائی۔۔۔ موسیٰ کی آواز پر دونوں نے ساتھ موڑ کر اسے دیکھا۔۔۔
وعلیکم اسلام کیا بات ہے آج تو بڑے بڑے لوگ آئے ہیں۔۔۔

یار مت کہو بیچارہ دو دن تک آسمان سے نیچے نہیں آئے گا۔۔۔ اذان کے بولنے پر ریان نے
شرارت سے کہا۔۔۔

شٹ اپ ریان کے بچے میں تمہاری طرح نہیں ہوں۔۔۔

کوشش کر کے دیکھ لو۔۔۔ ریان نے اسے چڑھایا۔۔۔ جو اسے مارنے کے لئے آگے بڑھا
تھا۔۔۔

اوائے مجھ سے لڑائی مت کر پیٹنے کا شوق ہے تو چھوٹی چوہیا کو بلا لوں۔۔۔ ریان بچتا ہوا زور سے بولا جس پر سب ہنس دیے جب کے اذان بیزار ہوا۔۔۔

مناہل میں آتا ہوں فریش ہو کر جب تک سر کس انجوائے کرو۔۔۔ اذان اسے بولتا اندر کی جانب بڑھ گیا۔۔۔

مناہل اسکی بات پر ہنس دی جب کے ریان موسیٰ ایک دوسرے کو چھوڑ کر صدمے سے اذان کو جاتا دیکھتے رہ گئے۔۔۔



روحی چل رہی ہو یا میں اکیلی چلی جاؤں۔۔۔

ذمار تم چلی جاؤ مجھے نہیں جانا۔۔۔ روحی کہہ کر چائے کے لئے پانی رکھنے لگی۔۔۔

تم نے کل کی پارٹی کے لئے کچھ نہیں لینا؟ ذمار نے حیرت سے اسے دیکھ کر پوچھا جس نے نفی میں سر ہلایا تھا۔۔۔

کیا ضرورت ہے کچھ بھی پہن لوں گی کلاس فیلوز تو ہوں گے۔۔۔

روحی کی بات مکمل ہوتے ہی ذمار نے چیخا اسکے کندھے پر مارا۔۔۔

آہ!! کیا بد تمیزی ہے درد ہو جاتا ہے۔۔۔

ہاں بڑی نازک ہو جیسے۔۔۔ ذمارناک سکیرتی کچن سے نکل گئی۔۔۔۔۔ ذمارنا سہی جنت کو تو
ساتھ بلا یا جاسکتا ہے۔۔۔ یہی سوچتی وہ اپنے کمرے کی جانب موبائل لینے بھاگی۔۔۔



ہیلو ہاں منہاج خیریت؟ اذان نے کال رسیو کرنے ہی خوش گوار لہجے میں پوچھا۔۔۔

یار میری گاڑی کا ٹائیر پنچر ہو گیا ہے تم ڈیڈ کو بتادینا مجھے آفس کے لئے دیر ہو جائے
گی۔۔۔ منہاج آرام سے جو س کے چھوٹے چھوٹے گھونٹ لیتا ڈھٹائی سے جھوٹ بول رہا تھا
سامنے ہی اُسکی چھوٹی بہن بیٹھی اپنے بھائی کی حرکت پر ہنسی ضبط کرتی اُسے ہی دیکھ رہی تھی۔۔۔
ہا!! چلو ٹھیک ہے میں پہنچ کر بتا دوں گا لیکن جلدی پہنچنے کی کوشش کرنا ورنہ کہیں ایسا نہ ہو
انکل تمہاری پورے سٹاف کے سامنے اچھی خاصی کلاس لے لیں۔۔۔

ہا ہا ڈونٹ وری میں ایسا موقع نہیں آنے دوں گا اور اگر ایسا ہوا بھی تم تو ہونہ۔۔۔ منہاج نے
شرارتی مسکراہٹ سے کہہ کے کال ڈسکنیٹ کر دی۔۔۔

منہاج بھائی جھوٹے۔۔۔ انعم نے اپنے بھائی کو دیکھ کر کہا منہاج سترہ سالہ انعم کو گھورتے
ہوئے دوبارہ ناشتے کی طرف متوجہ ہو گیا۔۔۔



السلام علیکم ممانی جان۔۔۔۔۔

و علیکم السلام علی کیسے ہو؟ تالیہ نے مسکرا کر اسے جواب دیا۔۔

جی میں بالکل ٹھیک ہوں کچھ کام تھا؟

ہاں دراصل کل ریان اپنی پھوپھو کے ساتھ چلا گیا ہے ولید اور اذان کو آفس کے کام سے کہیں
جانا پڑ گیا ہے ڈرائیور کو۔۔۔

ممائی جان میں حمنہ کے ساتھ جنت کو بھی لے آؤں گا آپ کو کتنی بار کہا ہے یہ غیروں کی طرح
مت کیا کریں۔۔۔ علی کی خفگی بھری آواز پر تالیہ نرمی سے مسکرائی۔۔

اچھا بھئی دوبارہ ایسا نہیں ہو گا اور ہاں میں حرا کو بتا دیتی ہوں تم دونوں رات کا کھانا کھا کر جاؤ
گے۔۔

ہا ہا ہا۔۔ یہ کام آپ ہی کریں پھر اللہ حافظ۔۔۔ علی نے ہنس کر شرارت سے بول کر کال کاٹ
دی۔۔



چھٹی ہوتے ہی وہ چاروں باتیں کرتی ہوئی گیٹ سے باہر آتی ہوئی نظر آئیں۔۔۔

علی جو بانیگ سے ٹیک لگا کر کھڑا انتظار کر رہا تھا حمنہ اور جنت کو دیکھتا سیدھا کھڑا ہو گیا۔۔۔

حمنہ ویسے بُرانہ مانو تو ایک بات کہوں۔۔۔۔۔ ذمار نے کنکھیوں سے علی کو دیکھتے اُسے کہا۔۔

اگر میں ہاں بھی کہوں گی تب بھی تم بولنے سے بعض آجاؤ گی۔۔۔ حمنہ نے شہادت کی انگلی سے چشمہ ناک پے جماتے ہوئے کہا۔۔۔

یہ بھی ہے۔۔۔ ویسے تمہارا بھائی بہت کیوٹ لگتا ہے مجھے ہماری بھی کبھی سلام دُعا کروادو چشمش۔۔۔ ذمار آنکھیں مٹکا کر بولی

حمنہ زور سے ہنس دی جب کے جنت نے مسکرا کر علی کی طرف دیکھا جس نے اسے اپنی طرف دیکھتا پا کر ہلکے سے مسکرا کر ہاتھ ہلایا تھا۔۔۔

تھینک یو آخر میرے بھائی ہیں چلو ملواتی ہوں۔۔۔

میں نہیں جا رہی تم دونوں جاؤ۔۔۔ روحی گھبرا کر کہتی گاڑی کی طرف بڑھ گئی۔۔۔

ایک تو اس لڑکی کا کیا بنے گا مجھے تو ڈر ہے مس روحی کے اُن کا کیا ہو گا بیچارے کی ادھی زندگی اس کی شرم جھجک دور کرنے میں ہی گزر جائے گی۔۔۔ روحی حیرت سے اسکی پشت کو دیکھ کر چڑی جب کے حمنہ اور جنت ہنس کر بولتی علی کی طرف بڑھ گئیں۔۔۔



ممائی جان یہ مجھے دیں میں لے جاتی ہوں۔۔۔ حمنہ کچن میں ان کے پیچھے آ کر بولی۔۔۔

ارے نہیں تم بیٹھو۔۔۔ جاؤ میں لاتی ہوں۔۔۔ بینش پلیٹیں رکھ دیں۔۔۔ تالیہ نے مسکرا کر منا کرتے بینش سے کہا۔

جی بی بی جی وہی لے کر جا رہی ہوں۔۔۔ بینش کہ کر کچن سے نکل گئی۔۔

یہ مجھے دے دیں آپ جب تک دوسری میں نکالیں۔۔۔ حمنہ نے زبردستی ڈیش انکے ہاتھ سے لی۔۔

اچھا سہی ہے دھیان سے جانا۔۔۔

جی آپ فکر۔۔۔۔۔

آہ! زوردار آواز کے ساتھ چمکتے سفید فرش پر ڈش گرتے ہی دو حصوں میں بٹ گئی ساتھ ہی سالن ہر طرف پھیل گیا۔۔۔ وہ جو جاتے جاتے پیچھے دیکھ کر جواب دینے ہی والی تھی کسی سے زور سے ٹکرائی۔۔۔

اففف میرے پیر۔۔۔ مناہل تڑپ کر پیچھے ہوئی۔۔۔ وہ جو ریان کے ساتھ آتے ہی تالیہ سے ملنے آرہی تھی گرم سالن کے گرنے سے تڑپ کر رہ گئی تھی۔۔۔

مناہل آپ آپ آپ آپ ٹھیک ہے۔۔ ایم سو سوری مجھے پتہ نہیں چلا۔۔۔

حمنہ کوئی بات نہیں۔۔۔ مناہل چلو میرے ساتھ۔۔۔ تالیہ اسے بول کر مناہل کو لے گئی جو ہونٹ بھنج کر ضبط کر رہی تھی۔۔۔

دونوں کے نکلتے ہی حمنہ کے آنسوؤں گالوں پر بہتے چلے گئے ہاتھ کی پشت سے گال رگڑتی وہ نیچے بیٹھ کر کانچ اٹھانے لگی۔۔۔

اٹھو یہاں سے۔۔ تھوڑی ہی دیر گزری تھی جب اذان جارحانہ طریقے سے اسکا بازو کھینچ کر اٹھانے لگا۔۔۔

حمنہ کی چیخ نکل گئی اذان نے دونوں ہاتھوں سے اسکے بازوؤں کو جکڑ کر اسے اپنے مقابل کھڑا کیا۔۔

اتنا بڑا چشمہ فیشن کے لیے پہن رکھا ہے چوہیا۔۔۔

چھ۔۔ چھوڑیں اذان بھائی۔۔۔

مجھے بھی کوئی شوق نہیں ہے تم جیسی بیوقوف کو چھونے کا آنکھیں زیادہ خراب ہو گئی ہیں تو علاج کرواؤ انکا سمجھی۔۔ اذان جھٹکے سے اسے چھوڑ کر چلا گیا حمنہ کتنے ہی لمحے اسکی سخت گرفت اپنے کندھوں پر محسوس کرتی رہی۔۔۔



حمنہ کیا ہوا تھا؟۔۔۔ رات کے بارہ بج رہے تھے کل چھٹی تھی تبھی حمنہ ابھی تک جاگ رہی تھی جب علی کمرے کا دروازہ کھٹکھٹا کر اندر جھانکتا چلتے ہوئے گرنے کے انداز میں حمنہ کے سامنے بیٹھ کر ہلکے پھلکے لہجے میں پوچھنے لگا

کچھ بھی تو نہیں۔۔۔ حمنہ نے انجان بن کر کندھے اُچکائے وہ حانتی تھی علی کیا جاننا چاہ رہا ہے۔۔۔

ہا!۔۔۔ ٹھیک ہے مت بتاؤ لیکن مناہل باجی غصے میں تھیں کہ تم اتنی سی بات پر وہاں سے آگئی انفیکٹ ولید ماموں نے بھی اچھی خاصی میری کلاس لے لی کے تمہیں سمجھانے کے بجائے میں تمہیں لے گیا۔۔۔ علی نے اُسے دیکھتے ہوئے خفگی سے بتایا جو اُسکی بات سُن کر مسکرا دی تھی۔

کوئی بات نہیں میں منالوں گی مناہل باجی اور ولید ماموں کو۔

وہ تو تمہیں کرنا ہی ہے لیکن ہر چھوٹی بات پر رُو ٹھنار و نا بھاگنا یہ ضروری ہے چھوٹی بچی کا رویہ ایسا نہیں ہوتا جس طرح تمہارا ہوتا ہے۔۔۔ مجھے تو سمجھ نہیں آتا امی ابو میں یہاں تک کے ہمارا پورا خاندان ایسا نہیں ہے جس طرح کی تم ہو مجھے تو سمجھ ہی نہیں آتا تمہارا۔۔۔ جانتی ہو سب کہتے ہیں اذان بھائی سے جھگڑا کرتی ہے بچوں کی طرح۔۔۔ علی روانی میں بولتا ٹھیک ٹھاک اپنی بھڑاس نکال کر کمرے سے چلا گیا تھا۔۔۔ حمنہ نے گہری سانس لے کر چشمہ سائیڈ ٹیبل پر رکھا اور لیٹ گئی وہ کیا بولتی کے جب اپنا ہی بھائی اسے سمجھا نہیں تھا تو دوسرے کیا سمجھیں گے۔۔۔



ہیلو۔۔۔ جی ماما! میں نے بتایا تو تھا آپ کو آج کالج میں دیر ہو جائے گی۔۔۔ نہیں ماما لگتا ہے تینوں نے پلیننگ کی ہوئی تھی پہلے سے۔ ہنہ تبھی محترمہ روجی میڈم بیماری کا نائک کر رہی تھی۔ ماما پلینز وہ شرمیلی بطخ بڑی تیز ہے۔۔۔ اوکے اوکے کچھ نہیں کہ رہی رکھتی ہوں۔ اللہ حافظ۔۔۔ ذمار

کال پر اپنی ماں سے بات کرتی کلاس کی جانب بڑھ رہی تھی جب پیچھے سے کسی کا کندھا زور سے لگنے کی وجہ سے ہاتھ سے موبائل چھوٹ کر زمین پر گر گیا۔ ذمار خود کو گرنے سے بچاتی زمین پر گرے اپنے اکلوتے لاڈلے موبائل کی موت دیکھ کر صدمے میں چلی گئی۔۔

اووو۔۔۔ آیم سو سوری۔۔۔

واٹ؟؟؟ سوری اتنی بڑی بڑی گائے جیسی آنکھیں لے کر گھوم رہے ہو دوسروں کا نقصان کرنے کے لئے۔۔۔ مقابل کی بات کاٹتے ہی ذمار نے پھاڑ کھانے والے انداز میں اُسے دیکھا جس کی پیشانی پر شکنے بن گئی تھیں۔۔۔

تمہاری ہمت کیسے ہوئی مجھے گائے کہنے کی۔۔۔ لڑکی ہو تو کچھ بھی بولو گی میں سوری کر رہا تھا نہ شرافت سے واپس لیتا ہوں میں اپنا قیمتی سوری جو کرنا ہے کر لو۔ بد تمیز لڑکی۔۔۔ موسیٰ انگلی اٹھا کر بولتا پیر پٹج کر جانے لگا جو اپنے دوست کے بھائی کو لفٹ دے کر اب پچھتا رہا تھا ذمار اسکی بات پر منہ کھولے اسے دیکھنے لگی جو جاتے جاتے بھی اسے گھورنا نہیں بھولا تھا اس سے قبل ذمار ہوش میں آتی موسیٰ پارکنگ میں کھڑی گاڑی میں بیٹھ کر چلا گیا۔

میری اتنی بے عزتی کر کے چلا گیا اور تم ذمار تمہاری زبان گھانس چرنے چلی گئی تھی آہ!! اسے تو چھوڑوں گی نہیں ملے ایک بار مجھے بھینس۔ ذمار سلگ کر خود کو بولتی سر جھٹک کر رہ گئی۔ اسکا سارا موڈ خراب ہو چکا تھا۔



منابل تمہارا پیر کیسا ہے اب؟

اذان آفس سے سیدھا حرا پھوپھو کے گھر آیا تھا۔ اسے حنا پھوپھو سے ہی پتہ چلا تھا اُن کے یہاں ہونے کا۔۔۔ منابل صوفے پر بیٹھی حمنہ سے باتیں کر رہی تھی اذان اسکے ساتھ اکر بیٹھتا نرمی سے پوچھ رہا تھا۔۔۔

اذان کی آواز پر جہاں منابل نے خوش گوار حیرت سے اُسے دیکھا تھا وہیں حمنہ نے نچلا لب دانتوں تلے چباتے سر جھکا کر آہستہ سے سلام کیا تھا۔۔۔

وعلیکم السلام۔۔۔ ایک گلاس پانی ملے گا؟ اذان نے روکھے لہجے میں جواب دیتے ہوئے اسے کہا جو گلابی شلور قمیض میں گول بڑا چشمہ پہنے چھوٹا سا گلاب لگ رہی تھی لیکن اذان نے کبھی اسے غور سے نہیں دیکھا تھا نہ ہی اسے کبھی یہ خواہش رہی بہت کم ایسا ہوتا تھا کہ دونوں نارمل طریقے سے بات کر لیتے تھے۔۔۔

جی ابھی لاتی ہوں۔۔۔ حمنہ بولتے ساتھ اٹھ کر کچن کی طرف بڑھ گئی۔۔۔

ایسے کیا دیکھ رہی ہو۔۔۔ حمنہ کے جاتے ہی اذان نے ساتھ بیٹھی منابل کو دیکھا جو اسے ہی دیکھ رہی تھی۔۔۔

آہاں!!۔۔۔ میں دیکھ نہیں رہی میں سوچ رہی ہوں آج اذان ولید کا لہجہ اتنا نرم؟ کیا بات ہے

حمنہ سے صلح و صلح ہو گئی۔۔۔ منابل نے قریب ہوتے ہوئے آنکھیں مٹکا کر شرارت

سے پوچھا جو اسکے یوں قریب آنے پے گہری نظروں سے اسے دیکھ رہے تھا

جب پیچھے سے گلاس پکڑے حمنہ نے دونوں کو ایک دوسرے کے قریب دیکھ کر
نظریں پھیریں تھیں۔۔۔

ہنہ میں ایسا ہی ہوں بس وہ چوہیا خود لڑنے لگتی ہے مجھے اسکا ڈرنا خود کو معصوم ظاہر کرنا زہر لگتا
ہے تم بھی تو ہو جنت ہے وہ تو ایسی نہیں ہے میری تو یہ سمجھ نہیں آتی کوئی بادلوں کے گرجنے
سے ڈر کر کیسے رو لیتا ہے۔۔۔ ہا ہا ہا ایڈیٹ پتہ نہیں کس بیوقوف کی قسمت ہماری اس کزن
صاحبہ کے ساتھ پھوٹے گی۔۔۔ اذان مذاق اڑاتا ہنس کر اپنا بازو مناہل کے پیچھے صوفے پر
پھیلا کر اسے دیکھ رہا تھا جو خود بھی تمہے لگا رہی تھی حمنہ کا دل ایک دم بھر آیا خود کو ہمت دیتی
مضبوط قدموں سے تیز تیز چلتی وہ سامنے جا کھڑی ہوئی ضبط سے آنکھیں اور ناک سرخ ہو
رہے تھے

اذان اور مناہل روک کر اسکی جانب دیکھنے لگے۔۔۔

پانی لینے گئی تھی یا پائے پکانے۔۔۔ اذان سنجیدگی سے بولتاڑے سے گلاس اٹھانے لگا حمنہ اس
کو دیکھ کر رہ گئی حمنہ نے ساتھ بیٹھی ٹانگ پر ٹانگ چڑھائے اذان سے ایک انچ کے فاصلے پر
بیٹھی مناہل کو دیکھا۔ حمنہ کو ایک دم غصہ آیا اس سے قبل اذان گلاس اٹھاتا حمنہ سے جھپٹتا مار کر
گلاس لے کر سارا پانی زور سے اذان کے منہ پر پھینکا ایک لمحے کے لیے مناہل بھی سنناٹے میں
آگئی۔۔۔

مم میں ایڈیٹ نہیں ہوں ایڈیٹ آپ ہیں آپ اللہ کرے آپ کی شادی بھی مجھ جیسی ہی سے ہو بلکہ نہیں آپ مجھ جیسی لڑکی کے بھی قابل نہیں ہیں۔۔۔

جسٹ شٹ اپ تمہاری ہمت کیسے ہوئی یہ گھٹیا حرکت کرنے کی میں تمہے چھوڑوں گا نہیں۔۔۔ اذان ہوش میں آتے ہی دھاڑ کر سختی سے اسکے بازوؤں کو جکڑ کر اسکے چہرے کے قریب جھکا اذان کی اس حرکت پر حمنہ کی ساری بہادری ہوا ہو گئی آنکھوں میں آنسو بھرے اس نے سسکی لی اذان جو ابھی کچھ بولنے لگا تھا اسکی حالت کو دیکھتے ہوئے جھٹکے سے چھوڑتا لاونج عبور کر گیا۔۔۔

حمنہ افسوس۔۔۔ ماما ٹھیک کہتی ہیں تم ہو ہی بد تمیز لڑکی جسے بڑوں کا لحاظ ہی نہیں ہے۔۔۔ مناہل عنصے سے افسوس کرتی تیزی سے اذان کے پیچھے بھاگی۔ دونوں کے جاتے ہی حمنہ بھاگتی ہوئی اپنے کمرے کی طرف بڑھ گئی۔۔۔



علی چلیں۔۔۔ جنّت تیزی سے سیڑیاں پھلانگتی نیچے آئی جہاں علی تالیہ اور سُمیرا بیگم کے ساتھ بیٹھا تھا۔۔۔

آرام سے بھئی ابھی گر جاتی۔۔۔ سُمیرا بیگم نے ٹوکا جو آتے ہی علی کے قریب رکی تھی۔۔۔

دادی کچھ نہیں ہوا میں ٹھیک ہوں۔۔۔ جنّت انکے گال لاڈ سے کھینچی مسکرائی۔۔۔

آپ بھی چلتیں ہمارے ساتھ۔۔۔

نہیں بھی تالیہ مجھ سے زیادہ چلا نہیں جاتا تم لوگ جاؤ آرام سے شاپنگ کرو۔۔۔

ٹھیک ہے لیکن اذان بھائی اور ریان بھائی کو پرسوں سر پر اتر جو دینا ہے پلیز ابھی مت بتا دیجئے گا۔ جنت نے دونوں ہاتھ کمر پر ٹیکا کر انہیں وارن کیا جس پر سب مسکرا دیے۔۔۔۔۔ پرسوں اذان اور ریان کی برتھڈے تھی جنت نے ہی علی کو کال کر کے بلایا تھا کیوں کے اسکی چونس بہت اچھی ہوتی تھی۔۔۔۔۔

ابھی وہ لوگ گاڑی میں بیٹھنے ہی والے تھے جب ولید کو دیکھ کر روک گئے۔۔۔

کہاں جا رہے ہو بچوں۔۔۔۔۔ ولید نے مسکرا کر علی اور جنت کو دیکھا جو ساتھ کھڑے بہت پیارے لگ رہے تھے۔۔۔۔۔

پاپا اذان بھائی اور ریان بھائی کی برتھڈے ہے پرسوں بھول گئے کیا۔۔۔۔۔ جنت نے منہ پھولا کر پوچھا۔

آہاں بھی یاد ہے میں اپنے شہزادوں کی برتھڈے کیسے بھول سکتا ہوں۔۔۔۔۔ ولید نے کان کھاتے ہوئے تالیہ کو دیکھتے ہوئے کہا جو ولید کو گھور رہی تھی جانتی تھی ولید کاموں کے چکر میں آخری وقت میں بھول جاتے ہیں۔۔۔۔۔

علی اور جنت چلو ہمیں دیر ہو رہی ہے۔۔۔۔۔ تالیہ نے ناک چڑھا کر علی سے کہا جو جنت کو کنکھیوں

سے دیکھ رہا تھا جنت نے ایکدم اُسے دیکھا جو گڑ بڑا کر ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھا تھا جنت

مسکراہٹ چھپاتی ڈرائیونگ سیٹ کی پچھلی سیٹ پر جا بیٹھی۔۔۔۔۔

علی نے بیک ویو مرر سے جنّت کو دیکھا۔۔

گھورنا بند کریں۔۔ اسکے دیکھنے سے گھبراتے ہوئے جنّت نے کہتے کھڑکی سے باہر اپنے باپ کو دیکھا جو تالیہ کو مسکرا کر کچھ بولتے اندر کی طرف بڑھ گئے اس سے قبل علی کچھ کہتا تالیہ دروازہ کھول کر فرنٹ سیٹ پر آ بیٹھ گئی۔۔



کیا بات ہے بیوی ایسے اپنے معصوم شوہر کو کیوں گھور رہی ہو۔۔ ولید جو صوفے پر بیٹھا گود میں رکھے لیپ ٹاپ پر کام کر رہا تھا ساتھ تالیہ کی نظریں کب سے خود پر محسوس کر رہا تھا نظر اٹھا کر پوچھا۔۔

آپ کو نہیں لگتا جنّت ابھی چھوٹی ہے۔۔

میں نے ابھی صرف اپنی خواہش بتائی ہے پھر علی بہت پیارا بچہ ہے۔۔۔ ولید نے ہلکے پھلکے انداز میں کہتے کندھے اچکائے۔۔

تالیہ سانس کھینچ کر رہ گئی۔۔

ولید مانتی ہوں لیکن ابھی وہ پڑھ رہی ہے پھر اگر وہ نہیں مانتی۔۔۔

وہ میری بیٹی ہے بیوی جنّت کبھی انکار نہیں کرے گی پھر میں کون سا ابھی کر رہا ہوں آرام سے پڑھے جب کرنی ہوگی شادی تب دیکھا جائے گا۔۔

ولید کی بات پر تالیہ چپ ہو گئی۔۔۔

اذان کے بارے میں کیا خیال ہے آپ کا؟ تالیہ کے سوال پر ولید نے روک کر اسے دیکھا۔۔۔

اس نے تم سے کچھ کہا ہے؟

نہیں میں تو آپ کی رائے جاننا چاہ رہی تھی۔۔۔

ہمم۔۔۔ رائے نیک ہی ہے لیکن میں اپنے کسی بچے پر اپنی مرضی نہیں تھوپوں گا چاہے اذان ریان ہو یا جنت۔۔۔ علی مجھے اپنی بیٹی کے لئے پسند ہے باقی فیصلہ انکا۔۔۔ ولید بات ختم کر کے لیپ ٹاپ بند کر کے اٹھ کھڑا ہوا۔۔۔

کبھی کبھی فیصلے غلط ہو جاتے ہیں ولید۔۔۔ تالیہ نے سنجیدگی سے ولید کو ٹراؤزر ٹی شرٹ نکالتے دیکھ کر کہا۔۔۔

آہ!۔۔۔ تالیہ کیا ہو گیا ہے تمہیں جب وقت آئے گا دیکھ لیں گے ہمم فکر مت کرو۔۔۔ ولید مسکرا کر تسلی دیتا ہاتھ روم چلا گیا جب کے تالیہ سر ہلا کر رہ گئی وہ ماں تھی اذان کا جھکاؤ مناہل کی طرف دیکھ چکی تھی جب کے ولید اذان کے لئے جسے سوچ رہے تھے وہ ناممکن لگ رہا تھا۔۔۔



جائزہ لینے لگا اس سے قبل روحی گھبرات میں چیخ پڑتی کاشان صاحب کی آواز پر تیزی سے کتابیں اٹھا کر ریان کو دیکھے بنا بھاگ گئی۔۔۔

میں کیا کھانے لگا تھا اسے۔۔۔ ریان چڑ کر بڑبڑاتا کاشان صاحب کی طرف متوجہ ہو گیا۔۔



رات کا وقت تھا حمنہ شب خوابی کا لباس زیب تن کیے اپنے کمر سے نیچے تک آتے گھنے گیلے بالوں کو تولنے سے رگڑتی بالکنی کی طرف بڑھی۔۔ گنگناتے ہوئے جیسے ہی گیلا تولیہ ٹانگ کر پلٹی کسی نے تیزی سے اسے کمر سے کھینچ کر دیوار سے لگا کر لبوں کو سختی سے بند کیا بالکنی میں مدھم روشنی میں سامنے کھڑے شخص کو دیکھ کر حمنہ کی آنکھیں پھیل گئیں اذان نے لال انکار ہوتی نظروں سے اسے دیکھا۔۔

بہت شوق ہے تمہے میری بے عزتی کرنے کا۔۔ نیچی آواز میں غراتا وہ اسکے نزدیک جھکا حمنہ مچل کر رہ گئی اذان نے گرفت اور سخت کر دی۔۔۔

تم نے آج اچھا نہیں کیا حمنہ عثمان۔۔۔ ولید اس کے کان کے قریب جھک کر عرصے میں ہر لفظ چبا کر بولا اذان کی پکڑ اتنی سخت تھی کے حمنہ کی آنکھوں میں آنسو آگئے وہ جو کچھ بولنے والا تھا اسکی آنکھوں میں آنسو دیکھ کر طنزیہ مسکرایا۔۔

یہی۔۔ یہی ایک کام تمہیں بہت اچھے سے کرنا آتا ہے آنسو بہانا۔۔ سخت زہر لگتا ہے مجھے
تمہاراٹسوے بہنا۔ اذان جھنجھلا کر سرگوشی کرنے لگا حمنہ مچلی اذان کی اس قدر قربت اس سے
برداشت نہیں ہو رہی تھی۔۔۔

اذان نے اسے دیکھ کر لبوں سے ہاتھ ہٹا کر اسکے سرخ ہوتے لبوں کو دیکھا۔۔
چھ چھوڑیں میں۔۔۔۔

ششش!!۔۔ میری بات ذہین نشین کر لو آئندہ اگر ایسی کوئی حرکت کی تو جان لے لو زنگ
تمہاری چوہیا۔ اذان سرگوشی کرتا اسکے کانپتے لبوں پے انگوٹھا پھیرتا تیزی سے جیسے آیا تھا چلا گیا
وہ اسے خوفزدہ کرنے آیا تھا جس میں بہت حد تک کامیاب بھی ہو چکا تھا۔۔

لان میں کرسیوں کو گول دائرے کی شکل میں رکھے سارے کزنز بیٹھے ہنسی مذاق میں مشغول
تھے برتھڈے کی وجہ سے علی موسیٰ اور مناہل رکنے آئے تھے جب کے جنت حمنہ سے خفا
ہو گئی تھی جو طبیعت کا بہانہ بنا کر نہیں آئی تھی۔۔

علی یار چوہیا کیوں نہیں آئی؟۔۔۔ ریان نے موسیٰ سے بات کرتے ہوئے اچانک علی سے
پوچھا۔۔۔

اذان جو مناہل کے ساتھ بیٹھا باتیں کر رہا تھا ریان کی بات سن کر نامحسوس طریقے سے اسکی
طرف متوجہ ہو گیا تھا۔

اسکی طبیعت ٹھیک نہیں تھی اس لئے محترمہ آرام کرنا چاہتی تھی۔۔۔ علی نے مسکرا کر اسے بتایا۔۔

اور تم خبیث انسان اب بتا رہے ہو میری معصوم چوہیا بیمار ہو گئی۔۔۔ ریان مصنوعی گھوری سے اسے نوازتا اپنی جگہ سے اٹھا اذان نے عجیب نظروں سے اپنے بھائی کو دیکھا۔۔

اب تم کہاں چلے فلم۔۔۔ موسیٰ نے اسے چھیڑا۔۔

ہیروئن کو کال کرنے۔۔۔۔۔ ریان آنکھ دبا کر شرارت سے بولتا چلا گیا مناہل نے معنی خیز انداز میں گلا کھنکھا راجب کے اذان نے ریان کو نظروں سے اوچھل ہوتے تک دیکھا تھا۔۔



حمنہ چھت پر فرش پر بیٹھی ہاتھ میں ڈائجسٹ کھولے نظریں مرکوز کیے بیٹھی تھی جب کے ذہن کل رات کے واقعے میں اڑکا تھا۔۔

اہم اہم۔۔۔ چشمش کیا پڑھ رہی ہو؟ منہاج کی آواز پر وہ خیالوں سے باہر آئی۔۔

السلام علیکم منہاج بھائی۔۔۔۔۔ حمنہ تیزی سے اٹھتی دیوار کی طرف آئی جب کے منہاج اپنی چھت پر کھڑا سے دیکھ رہا تھا۔۔

وعلیکم اسلام۔۔۔ یار بھائی مت بولا کرو دل میں ٹھا کر کے لگتا ہے۔۔۔ منہاج نے ایکٹنگ کرتے مسکرا کر اسے دیکھا۔۔

حمنہ کی اکثر انعم سے بات چیت ہو جاتی تھی جب ایک دن منہاج سے یہیں اسکی ملاقات ہوئی۔
 پڑوسی ہونے کی وجہ سے حمنہ تو کبھی انعم انکے گھر آجایا کرتی تھی۔۔۔
 ناول پڑھ رہی تھی۔۔۔۔

ایک تو تم لڑکیاں نہ ناول ایسے پڑھتی۔۔۔ مم مطلب بہت اچھی بات ہے پڑھو میں بھی سوچ رہا
 ہوں پڑھنا شروع کروں بلکہ اپنے دوست کو بھی کہوں گا کام وام سے نکل کر ناولز پڑھا کرے
 واہ مزہ ہی الگ ہے ان کا تو۔۔۔ منہاج اسکے گھورنے سے بات بدلتا اپنی ہانکنے لگا۔۔۔ جب حمنہ
 نے مسکراہٹ دبا کر ہاتھ میں پکڑی ڈائجسٹ اسکے ہاتھ میں تھمائی۔۔۔
 نیک کام میں دیری کیسی پھر۔۔۔ منہاج کی چلتی زبان کو ایک دم بریک لگی۔۔۔
 ارے تم پڑھ رہی ہو میں لے لوں گا۔۔۔

نہیں نہیں آپ پڑھ لیں میں انتظار کر لوں گی۔۔۔ حمنہ اسکے ہاتھ کو نظر انداز کرتی بول کر
 دروازے کی طرف بڑھ گئی جب کے منہاج ہاتھ میں پکڑی ڈائجسٹ کو ایسے دیکھنے لگا جیسے
 اسکے ہاتھ میں کسی نے بم تھما دیا ہو۔۔۔



حمنہ کہاں ہو یہ پکڑو اپنا موبائل کب سے ریان کال کر رہا ہے۔۔۔۔۔ حرا بیگم اسے موبائل
 پکراتیں کچن کی طرف بڑھ گئیں۔۔۔

السلام علیکم۔۔۔

وعلیکم اسلام جھوٹی چوہیا علی نے بتایا تم بیمار ہو جب کے ابھی حرا پھوپھو نے کہا محترمہ ٹھیک ہے
آکر لے جاؤ اس لئے ریڈی رہنا میں آ رہا ہوں۔۔۔ حمنہ کے سلام کرتے ہی ریان حکم دیتا کال
کاٹ چکا تھا حمنہ نے جھنجھلا کر موبائل بیڈ پر پٹخہ

امی کو کیا ضرورت تھی علی بیچارے کو بھی جھوٹا بنا دیا۔۔۔ حمنہ سخت جھنجھلا گئی تھی لیکن اب
جانا تو تھا ورنہ ریان کا کوئی بھروسہ نہیں وہ اسی طرح لے جاتا۔۔۔



ممائی جان کیا بن رہا ہے۔۔۔ علی کچن میں داخل ہوتا جنت کے قریب جا کر کھڑا ہو گیا جو سلا د بنا
رہی تھی۔۔۔

بریانی اور میٹھے میں زردہ۔۔۔ جنت سلا د بنا تو اپنے پاپا کو کال کر کے کیک کا یاد کروا دینا۔۔۔
ممائی جان ولید ماموں نے مجھے بتا دیا ہے میں لے اوں گا۔۔۔ جنت کے جواب دینے سے قبل ہی
علی کہ کر پلیٹ سے کھیر اٹھا کر کھانے لگا جنت نے گھور کر پلیٹ کو اپنی طرف کھسکانا چاہا جب
علی نے اسکے ہاتھ کو پکڑ لیا جنت نے گھبرا کر تالیہ کی پشت کو دیکھا

یہ کیا کر رہے ہیں چھوڑیں میرا ہاتھ۔۔۔ جنت نے آہستہ سے بولتے اسے گھورا جو اسکی
گھبراہٹ پر محظوظ ہوتا کان کے قریب جھک کر سر گوشی کرنے لگا۔

میرے ساتھ چلو گی۔۔۔

کہاں؟ جنت نے حیرت سے سرگوشی کی۔۔

کیک لینے یار۔۔۔

میں کیا کرونگی۔۔۔ جنت نظریں جھکا کر اسے کہتی ٹماٹر کاٹنے لگی۔۔

کیوں کے میں چاہتا ہوں۔۔۔ علی گہری نظروں سے دیکھتا آہٹ پر جلدی سے ہاتھ چھوڑتا
سیدھا کھڑا ہو گیا جنت دھڑکتے دل کے ساتھ مسکرا دی جب کچن میں موسیٰ کی آواز آئی وہ شاید
علی کو ہی ڈھونڈ رہا تھا۔۔۔

چلو علی اور جنت دونوں چلے گئے ہیں جلدی سے آؤ سجاوٹ کے لئے۔۔۔

اذان بھائی کہاں گئے۔۔۔ جنت نے پلٹ پو نہیں پوچھا۔۔

منابھل باجی آسکریم کے بہانے لے کر گئی ہیں اب چلو جلدی نانا اب انتظار کر رہے
ہیں۔۔۔ موسیٰ اسے جواب دیتا حملہ خان کا بتا کر مسکرا کر باہر نکل گیا۔۔

تالیہ کور شک آیا اپنے بیٹوں پر جن کے دادا ہر سال اسی طرح اپنے پوتوں کے لئے اپنے ہاتھ سے
سارا انتظام کرتے تھے جب کے والد صاحب بھلکڑ۔۔۔



ریان حمنہ کے ساتھ جیسے ہی آیا موسیٰ نے اسے وہیں روک دیا جب کے حمنہ ارد گرد دیکھتی اندر چلی گئی وہ نہیں چاہتی تھی کے اذان سے اسکا سامنا ہو۔۔۔

السلام علیکم نانا جان۔۔۔ لاؤنج میں قدم رکھتے ہی سجاوٹ کو دیکھتی وہ سُمیرا بیگم کے سامنے جھکی جنہوں نے جواب دیتے ساتھ شفقت سے سر پر ہاتھ رکھا تھا۔۔۔

بہت خوبصورت لگ رہا ہے۔۔۔ حمنہ نے جھٹ سراہتے ہوئے کہا۔۔۔

یہ سب میرے ہاتھوں کا کمال ہے۔۔۔ حماد خان کمرے سے آتے فخر سے بولے

السلام علیکم نانا جان۔۔۔ آپ کے ہاتھوں میں تو جادو ہے۔۔۔ حمنہ نے مسکرا کر سینے سے لگ کر محبت سے کہا وہ الگ بات تھی وہ صرف ٹیپ کاٹ کر انسٹرکشن دے رہے تھے ساتھ علی اور موسیٰ کو تھوڑی تھوڑی دیر میں ڈانٹنے کا ڈوز بھی دونوں کو ساتھ مل رہا تھا۔۔۔

ہاں بھئی تمہارے نانا جان تو جادو گر ہیں۔۔۔ سُمیرا بیگم نے محبت سے انہیں دیکھ کر کہا حملہ خان مسکرا کر سُمیرا بیگم کو دیکھنے لگے۔

تمہاری طبیعت کیسی ہے حراٹھیک ہے؟ حملہ خان حمنہ سے پوچھنے لگے جو شرمندہ ہوتی سر اشباب میں ہلانے لگی تھی۔۔۔



اتنا اندھیرا کیوں ہے؟ اذان جیسے ہی مناہل ریان اور موسیٰ کے ساتھ اندر آیا لاؤنج کو اندھیرے میں دیکھ کر اچھنبے سے کہتا آگے بڑھا جب اچانک پورا لاؤنج روشنی میں نہا گیا ساتھ پیپی برتھ ڈے اور تالیوں کا شور بلند ہوا اذان اور ریان خوش گوار حیرت سے سب کو دیکھنے لگے۔۔

پیپی برتھ ڈے بچوں۔۔۔ حملہ خان سب سے پہلے آگے بڑھ کر گلے لگا کر پر جوش طریقے سے ملے۔

اذان اور ریان سب سے پر جوش طریقے سے سب سے مبارک باد وصول کر رہے تھے حمنا نے ریان کو خوش کیا۔۔

تھینک یو چوہیا۔۔۔ ریان نے اسکے دونوں گال کھینچتے ہوئے شرارت سے کہا حمنا نے گھورتے ہوئے اسکے کندھے پر ہاتھ مارا ایک لمحے کے لئے اُسے یوں لگا جیسے سامنے کھڑا ریان نہیں اذان ہو لیکن اسکی مسکراہٹ دیکھ کر مطمئن ہو گئی جس کے دونوں گالوں پر ہلکے ڈمپل بن رہے تھے جبکہ اذان کے ایک گال پر ڈمپل تھا۔۔

چلو آ جاؤ کیک کاٹو آ کر۔۔۔ موسیٰ لاسٹر لئے کیک کے پاس کھڑا تھا جب علی نے حمنا کے کان میں کچھ کہا حمنا سر ہلاتی جنت کے کمرے کی طرف بڑھ گئی۔۔

اذان نے سیڑیاں چڑھتی حمنا کو دیکھ کر سر جھٹکا۔۔



حمنہ جلدی سے کمرے میں آتی گفت لینے آگے بڑھی۔۔۔ شاید کیک کٹ چکا تھا نیچے سے آتی آوازوں پر سر جھٹکتی بیڈ سے بیگ اٹھانے جھکی ہی تھی جب دروازہ لاک ہونے کے ساتھ کمرے میں اندھیرا ہو گیا حمنہ ڈر کر پلٹی تھی جب کسی نے اسکے لبوں پر ہاتھ رکھ کے جھک کر سرگوشی کی تھی۔۔۔

مجھے وش نہیں کروگی چوہیا۔۔۔۔

حمنہ کا پورا جسم کانپنے لگا تھا اندھیرے میں سامنے کھڑا شخص اُسکی آنکھوں میں آنکھیں ڈالے سرگوشی کرنے لگا۔

آہ!!۔۔۔ ایک تو تمہارا ڈرنا مجھے سخت ناپسند ہے۔۔ کہتے ہی اس نے زور سے حمنہ کو دھکا دیا جو اچانک اُسکے اس طرح کرنے سے خود کو سمجھا نہ سکی اور زور سے بستر پر گری۔۔۔۔ اس سے قبل حمنہ چیخ مارتی اذان لائٹر جلا کر ایک گٹھنا بیڈ پر رکھتا اُس پر جھکا حمنہ خوف سے اُسے دیکھنے لگی اذان کا رویہ اسے سمجھ نہیں آ رہا تھا۔۔۔۔

از۔۔ اذان بھائی کیا کر رہے ہیں۔۔۔ حمنہ ہمت کرتی کمنیوں کے سہارے اٹھنے لگی جب اچانک ہی اذان نے ہاتھ میں پکڑا لائٹر جیب میں ڈال کر اسکا منہ پکڑ کر اپنے نزدیک کیا اذان کی حرکت پے حمنہ کی آنکھیں باہر کو آگئیں۔۔۔

مجھے اگنور کرنا تمہیں بہت مہنگا پڑے گا حمنہ عثمان تم کیا سمجھتی ہو میری انسلٹ کر کے تم میرے ہی بھائی۔۔۔۔

بس بہت ہو گیا چھوڑیں مجھے۔۔۔ اس سے قبل اذان بات مکمل کرتا حمنہ نے زور سے ہاتھ جھٹک کر اسکے گریبان کو پکڑا تھا ایک پل کے لئے اذان حیرت سے کچھ بول نہ سکا۔۔۔

آپ خود کو کیا سمجھتے ہیں بچپن سے لے کر آج تک آپ نے سیدھے منہ مجھ سے بات نہیں کی ہر وقت میرا مذاق بنایا مجھ سے لڑتے رہے اب جب میں آپ سے بات کرنا پسند نہیں کرتی تو کیوں مجھے مذاق کا نشانہ بنا کر اُکساتے ہیں کے میں کچھ کہوں آپ کو تاکہ آپ یہ بتا سکیں کے میں کتنی بد تمیز ہوں ہاں۔۔۔ آخر کیا چاہتے ہیں جان کیوں نہیں چھوڑ دیتے میری کیوں اس طرح قریب آتے ہیں جب میں آپ کو بالکل پسند نہیں ہوں کیوں۔۔۔ حمنہ زور سے بولتی اسکے سینے سے ہی منہ چھپا کر رونے لگی اذان ساکت سا نرم و نازک کانپتے وجود کو شدت سے محسوس کرنے لگا سے سمجھ نہیں آیا وہ کیا کرے وہ اسے کیسے سمجھاتا کے اسے اسکا اگنور کرنا اچھا نہیں لگتا تھا۔۔۔ حمنہ ایک دم کرنٹ کھا کر دور ہوتی اٹھ کر جانے لگی اذان ہنوز ہونٹ بھنجے اسکے دھکے سے لڑکھڑا کر کھڑا ہوا تھا۔۔۔

اس سے قبل وہ دروازہ کھولتی اذان کی بات سن کر پلٹتی بے بسی سے اسے دیکھتی رہ گئی۔۔۔

مجھ سے برداشت نہیں ہوتا تمہارا سب کے سامنے مجھے اگنور کرنا اگر اب ایسا ہوا تو انجام کا انتظار کرنا۔۔۔ اذان بول کر لمبے لمبے ڈاگ بھرتا ساتھ سے گزر کر کمرے سے نکل گیا تھا جب کے حمنہ اسے جاتا دیکھتی رہ گئی۔۔۔



ارے آگئی آگئی۔۔۔ ریان نے نیچے آتی حمنہ کو دیکھ کر بھاگنے والے انداز میں اسکے قریب گیا جو گھبرا کر اپنا چشمہ ناک پر جماتی لاؤنج میں دیکھنے لگی سامنے ہی اذان صوفے کے ہتھے پے ٹیک لگا کر کھڑا ایک ہاتھ پینٹ کی جیب میں ڈالے اسی کی طرف متوجہ تھا۔۔۔

کیا ہوا؟

یار یہ پوچھو کیا نہیں ہوا چلو میری ڈانس پارٹنر بنو۔۔۔ ریان نے ہاتھ پکڑ کر کھنچتے ہوئے کہا حمنہ نے گھبرا کر اذان کی طرف دیکھ جو چھبستی نظروں سے اسے دیکھ کر جنت کی آواز پر اس کی طرف متوجہ ہو گیا تھا۔۔۔

مجھے نہیں کرنا کوئی ڈانس تم مناہل باجی کو بنا لو۔۔۔

میرا آل ریڈی پارٹنر ہے۔۔۔ کیوں اذان۔۔۔ مناہل نے مسکرا کر اذان کو دیکھا جو جنت کے کندھے پر ہاتھ رکھے کوئی بات کر رہا تھا مناہل کی آواز پر اسکی طرف متوجہ ہوا۔۔۔

ہم لیکن میرا فحال موڈ نہیں تم سب انجوائے کرو۔۔۔ اذان معذرت کرتا اپنے کمرے کی طرف جانے لگا لاؤنج میں سب کزنز تھے جب کے سب بڑے سونے اپنے کمروں میں چلے گئے تھے۔۔۔

لیکن۔۔۔ مناہل نے کچھ کہنا چاہا لیکن اذان جا چکا تھا۔۔۔

حمنہ نے سکون کا سانس لیتے ہی ریان کی طرف پورا گھوم کر اپنا ہاتھ اسکے کندھے پر رکھا۔۔۔

ہاں تو اسکے لئے بھی یہی مشورہ سمجھاں کر رکھو اور اب جاؤ مجھے بھی باتوں میں لگا دیا ہے اور ہاں جا کر دیکھو تمہاری مالکن اٹھیں یا نہیں۔۔۔۔۔ تالیہ مصروف سے انداز میں فریج سے آٹا نکال کر بولی جب حمنہ کچن میں آئی۔۔۔

لائیں میں بناتی ہوں۔۔۔۔۔

ارے نہیں میں کر لوں گی تم ایسا کرو دیکھو سب اٹھ گئے۔۔

جنت اور مناہل باجی اٹھ گئی ہیں میں کمرے سے ہی آرہی ہوں۔۔۔۔۔ حمنہ آہستہ سے بتا کر سلیپ کے قریب آئی جہاں آٹا گوندھنے کے لئے پرات میں آٹا پڑا تھا۔۔۔

میں آٹا گوند دیتی ہوں۔۔۔ حمنہ نے بولتے ساتھ سر پر ڈپٹہ لیا تالیہ خاموشی سے اسے دیکھ کر مسکراتی سرد آہ بھر کر رہ گئی لیکن ایک دم ہی کسی خیال کے آتے ہی آنکھیں چمک اٹھیں۔۔۔

حمنہ حرا کو بتایا تھا وقت کب تک آنا ہے۔۔۔

جی میں نے پوچھا تھا ابھی شام تک آئیں گی۔۔۔

گڈ مارنگ۔۔۔۔۔ ماما آپ کو پاپا بلارہے ہیں۔۔۔۔۔ ریان اندر آکر تالیہ کو بولتا فریج سے پانی کی بوتل نکال کر حمنہ کے ساتھ آکر کھڑا ہوتے اسٹینڈ سے گلاس نکال کر پانی انڈیلنے لگا۔۔

حمنہ چائے دیکھنا ذرا میں آتی ہوں۔۔۔ تالیہ اسے بولتی کچن سے نکل گئی۔۔۔

خیریت ہے آج صبح ہی صبح اتنی خاموشی۔۔۔ کل ڈانس میں ہار جانے کا صدمہ تو نہیں لگ گیا۔۔۔ حمنہ مصروف سے انداز میں بولتی مسکرانے لگی۔۔۔

جب کے پانی پیتے ہوئے وہ اسے دیکھنے لگا بڑے گول چشمے میں مسکراتے ہوئے وہ کیوٹ لگ رہی تھی۔۔۔

نہیں مجھے یقین ہے تمہارا ڈانس بکواس ہوگا۔۔۔ ریان کی بات پر ہاتھ روک کر حمنہ نے حیرت سے اسے دیکھا جو گلاس میں دوبارہ پانی اُنڈیل رہا تھا۔۔۔

ہا!۔۔۔ اچھا مذاق ہے مجھے ڈانس بہت اچھا آتا ہے خود تم میرے پیر پر چڑھ گئے تھے۔۔۔ حمنہ خفگی سے بولتی ہاتھ اسکے گال پر لگانے لگی جب ریان نے اسکا ہاتھ پکڑ کر اسکی طرف دیکھا۔۔۔

ٹھیک ہے پھر مجھے سیکھا دو۔۔۔ ریان نے کہتے ہی اسکی کمر میں ہاتھ ڈال کر اپنے قریب کیا۔۔۔ ایک دم حمنہ کے ذہن میں جھماکہ سا ہوا۔۔۔ یہ انداز صرف ایک شخص کا ہو سکتا تھا جو دو دنوں سے سر پر تلوار بن کر لٹکا تھا۔۔۔

اذ۔۔۔ اذان ب بھائی۔۔۔ حمنہ کی حیرت میں ڈوبی آواز پر وہ کھل کر مسکرایا تھا جس سے گال پے پڑنے والا ڈمپل واضح ہوا تھا حمنہ کا شک یقین بن کر اسے اپنے حصار میں لیے کھڑا تھا اس سے قبل حمنہ کچھ کر پاتی قدموں کی آواز پر اذان اسے چھوڑتا تیزی سے کچن سے نکل گیا جب کے حمنہ خوف کے زہرا اثر کھڑی کی کھڑی رہ گئی۔۔۔



آٹھ بجے کا وقت تھا لان میں گھر کے سبھی افراد خوش گپیوں میں مصروف تھے حنا اور حرا بھی
 آچکی تھیں اذان کی صبح والی حرکت کے بات حمنہ اذان کے سامنے جانے سے کترار ہی
 تھی۔۔۔ کچھ ہی دیر میں مہمانوں کی آمد شروع ہو چکی تھی۔۔۔

حمنہ جلدی چلو ذمار اور روحی پہنچنے والی ہیں۔۔۔۔۔ جنت تیار کھڑی با تھر وم کا دروازہ کھٹکھٹا کر
 بولی حمنہ جلدی سے کپڑے بدل کر باہر نکلی۔۔۔

چلو۔۔۔۔۔ حمنہ بالوں کی پونی باندھ کر چشمہ پہن کر ڈوپٹہ اڑھتے ہوئے بولی۔۔
 یہ کون سی تیاری ہے بہن لپسٹک وغیرہ تو لگا لو۔۔۔

نہیں ٹھیک ہے چلو ورنہ دونوں بیچاریاں پریشان ہو جائیں گی۔۔۔

ارے یار وہ پریشان ہونے والی چیزیں نہیں ہیں تم یہ چشمہ اتارو لینس لگاؤ چلو۔۔۔

نہیں مجھے عادت نہیں ہے تم لگا لو۔۔۔ حمنہ شرارت سے اسکی ناک دبا کر باہر کی جانب بھاگی۔۔

چوہیا کہیں کی روک جاؤ ذرا۔۔۔۔۔ جنت مصنوعی گھوری سے بولتی اسکے پیچھے بھاگی دونوں بھاگتی
 ہوئی لاؤنج عبور کرتی لان کی طرف بڑھنے لگی تھیں۔۔۔۔۔

ارے رکو۔۔۔۔۔ جنت نے اچانک گھبرا کر اسے روکنے کا اشارہ کیا لیکن حمنہ پلٹ کر زبان چڑھاتی
 جیسے ہی آگے بڑھی زور سے کسی سے ٹکرائی۔۔۔

انفنف گئی۔۔۔۔۔ جنت نے اپنے سر پر ہاتھ مارتے ہوئے افسوس کیا۔۔۔

حمنہ نے سنبھل کر سامنے دیکھا جہاں لمبا پتلا سا لڑکا غصے سے اسے دیکھ رہا تھا وہ شاید کوئی مہمان تھا۔۔۔ اس کے ساتھ ہی ایک لڑکا اور لڑکی ان کے قریب آئے۔۔

اتنا بڑا چشمہ لگا کر بھی نظر نہیں آتا اندھی کہیں کی۔۔

ہا ہا ہا۔۔۔ چھوڑو ارسلان خوبصورت اندھی ہے۔۔۔ دوسرے لڑکے نے حمنہ کو سرتاپیر دیکھتے ہوئے کمینگی سے کہا۔۔ حمنہ نے گھبرا کر ایک قدم پیچھے لیا جب کے کچھ فاصلے پر کھڑی جنّت جلدی سے لان کی طرف بھاگی۔۔

کیا ہوا اندھی ہونے کے ساتھ گونگی بھی ہو گئی ہو۔۔۔۔ لڑکی نے مذاق اڑاتے ہوئے بولتے قہقہہ لگایا۔۔

تمہیں کیسے پتا چلا۔۔۔ لگتا ہے گونگوں کے بارے میں کافی معلومات ہے۔۔۔۔ ذمار کی آواز پر تینوں نے پلٹ کر اُسے دیکھا جو روحی کے ساتھ کچھ فاصلے پر کھڑی تھی دونوں گاڑی سے اتر کر اپنی امی کو جانے کا کہتی اسکی طرف بڑھی تھیں جنّت جو ریان کو بتا کر اس طرف آرہی تھی تالیہ کو انکا بتا کر آگے بڑھ گئی وہ جانتی تھی جہاں ذمار ہوگی وہاں جنگ لازمی ہے۔۔۔

شٹ اپ۔۔۔ تمہاری ہمت کیسے ہوئی ہمارے بچ میں بولنے کی۔۔۔۔ لڑکی نے تپ کر ذمار کو جواب دیا روحی نے ذمار کو دیکھا پھر اُسے۔۔

تم کون ہوتی ہو ہماری دوست سے بکو اس کرنے والی۔۔ ذمار کے جواب دینے سے قبل ہی روحی نے مضبوط لہجے میں اسے بول کر ذمار کو دیکھا ذمار نے آئی برو واہ کے انداز میں

میں دیکھتا ہوں تالیہ کو مت بتائے گا وہ ہنگامہ کر دے گی۔۔ ولید بول کر لمبے ڈاگ بھرتا آگے
بڑھ گیا احمر صاحب عثمان بھی پیچھے گئے۔۔۔

کیا کر رہے ہو چھوڑو ایک دوسرے کو۔۔۔ ولید نے شاک میں اذان کو دیکھا جو کسی لڑکے کو
زمین پر گرائے لائیں مار رہا تھا جب کے ریان نے موسیٰ کے ساتھ دوسرے لڑکے کو قابو کیا
ہوا تھا۔۔

صبر کر جا تیرا نمبر بھی آئے گا ہماری کزن کو رلا یا مینے۔۔

سیسس !! اور زور سے۔۔۔ ذمار نے چٹخارہ لیتے اچھل کر مزے سے کہا۔۔۔

روحی نے زور سے اسکے بازو پر چٹخی کاٹی۔۔

دوسری طرف جنتِ حمنہ کو چپ کر وار ہی تھی جو صرف رونے کا کام سرانجام دے رہی
تھی۔۔۔

ولید سب پر ایک نظر ڈالتا آگے بڑھا۔۔

اذان چھوڑو اسے۔۔ میں نے کہا چھوڑو اسے۔۔ ولید نے اسے پیچھے سے پکڑ کر الگ کرنے
کی کوشش کی منہاج جلدی سے آکر اس کے سامنے آگیا جو رک نہیں رہا تھا۔۔۔
نہیں پاپا میں اسے چھوڑو نگا نہیں اس کی ہمت کیسے ہوئی بد تمیزی کرنے کی۔۔۔

اذان ریلیکس یار تم جاؤ میں دیکھ لیتا ہوں۔۔۔ منہاج اسے بولتا زبردستی اندر لے کر بڑھنے لگا۔۔

جب کے نیچے گرا لڑکا خود کو بچاتا تیزی سے دھکامارتا بیرونی گیٹ کی طرف بھاگا۔۔۔ ایک ہنگامہ تھا جو وہاں ہو رہا تھا۔۔

اذان کو زبردستی گھسیٹ کر اندر لا کر صوفے پر بٹھایا جو عرصے سے دوبارہ کھڑا ہو گیا تھا۔۔ بیٹھ جاؤ۔۔۔ ولید نے عرصے سے اسے دیکھا جس کے ہونٹ کے کنارے سے خون رس رہا تھا۔۔

حمنہ جنّت کے سہارے کھڑے خوف سے کانپتی بری طرح رو رہی تھی یہ سب اسکی وجہ سے ہوا تھا یہی سوچتی وہ روئے جا رہی تھی۔



سب لائن سے ولید کے سامنے سر جھکا کر کھڑے تھے منہاج اپنے والد کے ساتھ سینے پر ہاتھ باندھے مسکراہٹ دبائے کھڑا انکی شامت کا انتظار کر رہا تھا۔۔

ڈونٹ وری میں ہوں۔۔۔ ریان نے سرگوشی میں روحی سے کہا جو اسکے قریب کھڑے ہونے سے پہلے ہی گھبرا رہی تھی اوپر سے محترم بات کرنے کی کوشش کر رہے تھے۔۔۔ روحی نے جواب دئے بنا ہونٹ بھنخ لیے۔۔

اذان ہنوز ماتھے پر بل ڈالے کھڑا تھا۔۔

شرم نہیں آتی تم سب کو گھر آئے مہمانوں کو تم سب مل کر مارتے پھر رہے ہو شکر کرو کسی کو معلوم نہیں ہوا۔۔ حملہ خان نے ڈانٹنا شروع کیا جو سب خاموشی سے سنتے رہے حمزہ نے رو رو کر اپنی آنکھیں سو جالی تھیں شرمندگی سے سر جھکا کر وہ بھی لائن میں کھڑی تھی۔۔ اس سے قبل تالیہ حنا میں سے کوئی آتا حملہ خان سب کو حلیہ درست کرتے آنے کا حکم دیتے اپنے بیٹے اور داماد کو لئے چلے گئے ان کے جاتے ہی ریان سانس کھینچ گرنے کو انداز میں صوفے پر بیٹھا۔۔

اففف!! شکر کرو آج بیچ گئے ویسے چوہیا تم دیکھ کر کیوں نہیں چلتی تمہاری وجہ سے میرے بھائی کا خون بہ گیا۔۔ ریان نے شرارت سے اُسے دیکھا جو سنتے ہی تیزی سے بھاگ گئی۔۔ حمزہ۔۔ ریان بھائی۔۔ جنّت ریان کو گھورتی پیچھے جانے لگی علی نے اسے روک دیا۔۔ ٹھیک ہو جائے گی میرا خیال ہے سب کو چلنا چاہیے۔۔ علی نے سنجیدگی سے بول کر ایک نظر سب کو دیکھا۔۔

سہی کہ رہے ہیں چلو ذمار۔۔۔ روحی نظریں جھکا کر جھجک کر بولتی اسکے ساتھ جانے لگی موسیٰ نے اب ذمار کو دیکھا۔۔۔

یہ یہاں کیا کر رہی ہے۔۔۔ موسیٰ بڑبڑا کر اسے دیکھنے لگا جو کندھے اُچکا کر اذان کو دیکھ کر چپک کر بولی۔۔

بہت کمال پٹائی کر دی آپ نے واہ قسم سے مزہ آگیا۔۔ ذمار سے بولتی مسکرا کر لاؤنج سے نکل گئی۔۔ موسیٰ نے منہ بنا کر اسے جاتے دیکھ کر سر جھٹکا۔۔

تم سب چلو میں آتا ہوں۔۔

اذان تم ٹھیک ہو چلو میں دووائی لگا دیتی ہوں۔۔ مناہل نے اسکے کندھے پر ہاتھ رکھ کر فکر مندی سے کہا۔

میں ٹھیک ہوں تم لوگ چلو ورنہ ماما آگئیں تو دوبارہ کلاس لگ جائے گی۔۔ اذان مسکرا کر جواب دیتا سیڑیاں چڑھ گیا۔۔



شیشے کے سامنے کھڑا وہ خود کو دیکھ رہا تھا جب دروازہ بہت ہلکے سے بجا۔۔

اذان نے چونک کر دروازے کی طرف قدم بڑھا کر دروازہ کھولا حمنہ جو واپس پلٹنے کا سوچ رہی تھی روک کر نظریں جھکا کر ہاتھوں کی انگلیاں مڑوڑنے لگی۔۔۔

اذان خاموشی سے اسے دیکھنے لگا جس کی ناک رونے کے باعث ابھی تک سرخ ہو رہی تھی۔۔۔

تم چاہتی ہو ماما مجھے اس حالت میں دیکھیں۔۔۔۔

نن۔ نہیں۔۔ میں وہ۔۔ حمنہ نے گھبرا کر چشمہ جما کر اسے

دیکھ کر اتنا بول کے چپ ہو گئی۔۔۔ اذان کچھ دیر اسے دیکھنے کے بعد اسکا ٹھنڈا ہاتھ پکڑ کر اندر لا کر دروازہ بند کر کے اُسے دیکھنے لگا۔۔۔

میری وجہ سے آپ کو چوٹ لگ گئی میں۔۔۔ میں بہت شرمندہ ہوں۔۔۔

اووو۔۔۔ کے!! اذان اوکے کو لمبا کھنچا ڈریسنگ کی دراز سے روئی نکالنے لگا۔، اچانک حمنہ نے اسکے ہاتھ سے لے کر دوائی ڈھونڈ کر خود زخم پے کانپتے ہاتھ سے صاف کرنے لگی جب دروازہ کھٹکھا کر ریان اندر آیا حمنہ نے گھبرا کر اپنا ہاتھ نیچے کیا۔۔۔

اومائے گاڈ!! چوہیا تم اور یہاں۔۔۔ ریان نے حیرت سے اسے دیکھا۔۔۔ یہ پہلی بار تھا کہ حمنہ اذان کے کمرے میں تھی وہ بھی جنگ کے بعد۔۔۔

میں جا ہی رہی تھی۔۔۔ حمنہ بے جلدی سے روئی رکھ کر کمرے سے باہر دوڑ لگا دی۔۔۔۔۔ ریان حیران و پریشان کبھی اذان کو دیکھتا تو کبھی دروازے کو۔۔۔



ہیپی بر تھڈے ٹویو۔۔۔۔۔ ہیپی بر تھڈے ٹویو۔۔۔۔۔

تالیوں کی گونج میں اذان اور ریان نے کیک کاٹا۔۔۔ حمنہ سب سے پیچھے کھڑی ہونٹ چبار ہی تھی۔۔۔ اتنا رونے کے بعد اسکے سر میں درد ہونے لگا تھا چائے بنانے کا سوچتی وہ پلٹ کر جانے لگی۔۔۔

تالیہ نے مسکرا کر اپنے دونوں بیٹوں کو باری باری کیک کھلایا۔۔۔

ولید سے گلے ملتے اذان کی نظر دور جاتی چھوٹی چوہیا پر پڑی سر کو جھٹکتا وہ سب سے ملنے

لگا۔۔۔۔

علی چوہیا کہاں ہے؟ ریان نے اچانک اسکے کندھے پر ہاتھ مارتے ہوئے پوچھا جو جنت کو

اسکی دوستوں کے ساتھ باتیں کرتا دیکھ رہا تھا۔۔۔

یہیں تھی۔۔۔ ہو سکتا ہے اندر چلی گئی ہو۔۔۔

ایک تو یہ لڑکی بھی نہ۔۔۔ میں آتا ہوں بلا کر۔۔۔۔۔ ریان بولتا ہوا تیزی سے اندر کی طرف

بڑھنے لگا جب راستے میں موسیٰ نے اسے روکا۔۔۔

کیا ہوا۔۔۔۔

اس لڑکی کو جانتے ہو۔۔۔۔۔ موسیٰ نے ذمار کی طرف آنکھ سے اشارہ کیا ریان نے اسکی نظر کے

تعاقب میں اپنے پیچھے دیکھا۔۔۔

جنت کی دوستیں ہیں۔۔۔ مجھے بھی آج ہی پتہ چلا ہے۔۔۔۔۔ ریان ایک نظر روحی کو دیکھ کر بتاتا

آگے بڑھ گیا۔۔۔

جنت تم دونوں کیک لے کر چلو میں آتی ہوں . ہاتھ میں پکڑی پلیٹ کو جنت کو دیتی وہ تیز تیز
 قدموں سے چلتی موسیٰ کے مقابل آئی جو کب سے ایک ہی پوزیشن میں کھڑا سے گھور رہا
 تھا۔۔۔۔

کیا دیکھ رہے ہو ایسے ہاں کبھی لڑکی نہیں دیکھی مسٹر۔۔ ایک منٹ تم وہی ہونہ جس نے میرا
 موبائل توڑا تھا چلو نکالو پیسے تمہاری وجہ سے موبائل کا جنازہ نکل گیا تھا۔۔۔ ذمہ دار تے ساتھ ہی
 شروع ہو چکی تھی۔۔۔ موسیٰ غصے سے اسکی طرف بڑھا۔۔۔

تم اپنی بکواس بند کرو سمجھی خود اندھو کی طرح چل رہی تھی چائے کے موبائل رکھنے والی محترمہ
 تم سے اچھا تو ہمارے ملازموں کے پاس موبائل ہیں۔۔۔۔۔ موسیٰ نیچی آواز میں دانت پیس
 کر اسے بولا جس کا منہ حیرت سے کھل گیا تھا۔۔۔



جنت۔۔۔

ہاں کیا ہوا؟

مجھے واشروم جانا ہے۔۔۔۔۔ روحی نے کرسی پر بیٹھتی جنت سے کہا جو اسے ہی دیکھ رہی
 تھی۔۔۔

اوہ چلو میں۔۔۔

آہاں بلکل آپ صرف کزن ہی نہیں بہت اچھے دوست بھی ہیں۔۔۔ جنت نے ہاتھ کھنچ کر
کر کہا۔۔۔ علی مسکرا کر اسے دیکھنے لگا۔۔۔

بہت اچھی لگ رہی ہو آج۔۔۔ علی اچانک ہی بولا جنت سے تھینکس کہتے شرمناک نظریں
جھکائیں اس سے قبل علی اور کچھ بولتا حرا چلتی ہوئی انکی طرف آئی۔۔۔
علی۔۔۔

جی امی۔۔۔ علی اور جنت دونوں انکی طرف متوجہ ہوئے۔۔۔
حمنہ کہاں ہے۔۔۔

اندر ہوگی پھوپھو۔۔۔

اچھا بلواد و گھر جانا ہے کافی ٹائم ہو گیا ہے۔۔۔ حرا نے مسکرا کر اسے کہا۔۔۔
اتنی جلدی کیوں۔۔۔

پھر آئیں گے اپنا ہی گھر ہے بلکہ کل تم آنا نہ ریان کے ساتھ۔۔۔

جی ضرور پھوپھو۔۔۔ اچھا میں بلا کر لاتی ہوں۔۔۔ جنت مسکرا کر علی کو دیکھ کر آگے بڑھ گئی۔۔۔

امی کھانا کھاتے ہی جانا عجیب لگتا ہے پھر کیا سوچیں گے نانا جان۔۔۔

کچھ نہیں سوچ رہے ہیں بول کر ہی آئی ہوں۔۔۔ حراناک سکیر کر ارد گر کھڑی عورتوں کو ناگواری سے دیکھنے لگیں جو زیور سے لدی شوآف کر رہی تھیں یا یہ صرف حرا کی خود کی بنائی گئی سوچ تھی۔۔۔



منہ بند کر لوگ دیکھ رہے ہیں۔۔۔ موسیٰ چڑانے والے انداز میں بولتا جانے لگا۔۔۔ ذمار ہوش میں آتے ہی اسکی طرف بڑھی۔۔۔

تمہاری ہمت کیسے ہوئی میں تمہارا سر پھاڑ دوں گی۔۔۔۔۔ ذمار کہتے ہی غصے سے آگے بڑھی موسیٰ نے جلدی سے دوڑ لگا دی۔۔۔ ذمار غصے سے اسکے پیچھے بھاگی۔۔۔۔۔

دونوں آگے پیچھے لاؤنج میں پہنچ گئے جہاں تالیہ حنا کے ساتھ کچن سے نکل کر باتیں کرتی آرہی تھی دونوں کو دیکھ کر حیرت سے پہلے ایک دوسرے کو دیکھا پھر انہیں۔

یہ کیا ہو رہا ہے؟ حنا نے اپنے بیٹے کو دیکھ کر پوچھا جو کان کی لو کو ملنے لگا تھا۔۔۔

آنٹی اس نے میرا موبائل توڑا اور اب میرے اتنے مہنگے موبائل کو چائے بول رہا ہے۔۔۔۔۔ ذمار نے جھٹ ان سے شکایت لگائی یہ جانے بنا کے جس سے شکایت لگا رہی ہے وہ موسیٰ لی ماں

ہے۔۔۔

ماما یہ جھوٹ بول رہی ہی میں تو اسے جانتا ہی نہیں پتہ نہیں کیوں میرے پیچھے پڑ گئی ہے۔۔۔ موسیٰ نے گھبرا کر جھوٹ کا سہارا لیا ذمار کچھ بولتے بولتے روک کر ایک دم حیرت سے حنا کو دیکھنے لگی۔۔۔

آنٹی یہ آپ کا بیٹا ہے؟

جی ہاں۔ موسیٰ نے گھورتے ہوئے حنا سے پہلے ہی اسے دیکھ کر کہا۔۔۔ یہ تو اور اچھی بات ہے آنٹی کو بھی تو پتہ چلے انکا بیٹا دوسروں کا نقصان کر کے مان بھی نہیں رہا۔۔۔ اس سے قبل موسیٰ جواب دیتا یا تالیہ ٹوکتی حنا ٹھہرو کہتی موسیٰ کے مقابل آئیں۔۔۔ والٹ نکالو اپنا۔۔۔

پر ماما۔۔۔

موسیٰ بحث مت کرو دو والٹ۔۔۔ حنا نے گھور کر کہا موسیٰ نے تپ کر والٹ انکے ہاتھ میں دیا۔۔۔ حنا نے ساری پاکٹ منی نکال کر ذمار کی طرف بڑھائی۔۔۔

لو اور جاؤ۔۔۔ اتنی سے بات پر انجان لڑکوں کے پیچھے بھاگنا اچھی بات نہیں ہے ہر کوئی خاندانی نہیں ہوتا ہم۔۔۔۔۔ ذمار کے ساتھ تالیہ جو موسیٰ ہی شکل دیکھ کر محظوظ ہو رہی تھیں حنا کی بات پر انھیں دیکھ کر رہ گئی جو کہ کر مسکرا رہی تھیں۔۔۔

حنا یہ کیا کہ رہی ہو وہ بیچی۔۔۔

کیا تالیہ بھابھی میں نے ایسا کیا کہ دیا میں تو اسے صرف سمجھا رہی ہوں یوں کسی بھی لڑکے کے پیچھے آنا وہ بھی انجان جگہ پر یہ سہی ہے؟ اور موسیٰ تم نے کبھی ایسی حرکت نہیں کی مجھے حیرت ہو رہی ہے تم پر۔۔۔ حنا تالیہ کی کاٹ کر جواب دیتی موسیٰ سے بولی۔۔۔

ماما پلیز وہ سب انجانے میں ہوا تھا۔۔۔ موسیٰ نے ہلکی آواز میں کہتے ذمار کو دیکھا جو رو دینے والی ہو گئی تھی۔۔۔

پھر تمہیں اسے اپنی بات سہی سے سمجھا کر سوری کر لینا چاہیے تھا خیر اب جاؤ۔۔۔ اور تم بٹی میری بات کا غلط مطلب مت نکالنا تمہارے بھلے کے لئے ہی سمجھا رہی ہوں۔۔۔ حنا موسیٰ کو حکم دیتیں ذمار کے گال پر ہاتھ رکھ کر اس بار نرم لہجے میں کہتیں۔ تالیہ کو چلیں تالیہ بھابھی بول کر نکل گئی۔۔۔



ایکسیوزمی مس۔۔۔ منہاج کی آواز پر مناہل جو سُمیرا بیگم کے پاس جا رہی تھی روکتی پلٹ کر اپنے پیچھے دیکھا۔۔۔

جی فرمائیں۔۔۔

کیا ہم پہلے کہیں مل چکے ہیں۔۔۔ منہاج غور سے اسے دیکھتا قریب آکر روکا۔۔۔ اچھا کہاں؟ مناہل نے آئی برواچکا کر پوچھا۔۔۔

یہی تو یاد نہیں آ رہا لیکن ہم ایک دوسرے سے مل چکے ہیں۔۔۔ مہاج اپنی ہلکی داڑھی پر ہاتھ پھیرتا سوچتے ہوئے بولا۔

جب یاد آجائے تب اگر بتا دیجئے اوکے۔۔۔ مناہل چڑ کر بولتی جانے لگی جب منہاج کی بات پر اسکی طرف پلٹی۔۔

رائٹ ہم اذان کے آفس میں ملے تھے۔۔۔ منہاج نے مسکرا کر اسے دیکھا۔۔۔

مناہل آنکھوں کو چھوٹا کرتی اسے دیکھنے لگی۔۔۔ جب اچانک کچھ پہلے ہوئی ملاقات اسے یاد آئی اذان ولید کے ساتھ میٹنگ میں تھا جب مناہل کی منہاج سے ملاقات ہوئی تھی۔۔۔

یاد آ گیا آپ اذان کے دوست ہیں۔۔۔ مل کر تھوڑا اچھا لگا اوکے۔۔۔ مناہل سر ہلا کر بولتی پلٹنے لگی۔۔۔

لیکن مجھے زیادہ اچھا لگا مل کر امید ہے ہم پھر ملیں گے۔۔۔

اور کس خوشی میں ہم ملیں گے۔۔۔

بس یونہی۔۔۔ منہاج نے ڈھٹائی سے مسکرا کر کندھے اچکائے۔۔۔ مناہل جواب دیے بنا ہی آنکھیں گھوما کر تیز تیز قدم اٹھاتی ٹیبل کی طرف بڑھ گئی جب کے منہاج اسے جاتا دیکھتا رہا۔



حمنہ جنٹ کے کمرے میں بیٹھی کھڑکی کے پاس کھڑی چائے پی رہی تھی۔۔۔۔

جب دروازہ نوک ہو احنہ نے چونک کر اندر آنے کی اجازت دی۔۔۔

تم یہاں کیا کر رہی ہو؟ اذان کی آواز پر وہ جھٹکے سے پلٹی۔۔۔

اذان چلتا ہوا اسکے مقابل آیا جو نظریں جھکا گئی تھی۔۔۔

تم سے بہت سی شکایتیں ہیں لیکن ابھی صرف ایک کرنے آیا ہوں۔

کیا۔۔۔۔ بے ساختہ حمنہ نے نظریں اٹھا کر پوچھا جو مسکرایا تھا۔۔۔۔

میرا گفٹ۔۔۔۔۔ اذان کہتے ساتھ اسکے چہرے کے قریب چہرا کر کے بولا۔۔ حمنہ نے

سانس روک لی۔۔

میرا گفٹ چوہیا ورنہ میں اپنی مرضی سے لے لوں گا۔۔۔ اذان نے اسے دیکھا جس کے ہونٹ

کانپنے لگ گئے تھے۔

کیا۔۔ کیا چاہیے اذان بھی۔۔۔۔

تمہارا ڈر۔۔۔۔۔ حمنہ نے اچھنبے سے اسے دیکھا۔۔۔۔

مطلب۔۔

مطلب۔۔۔۔۔ یہ کہ کیا ہم دوست بن سکتے ہیں ورنہ دشمنی ایک ڈرپوک لڑکی کی صحت کے

لئے بالکل ٹھیک نہیں۔۔۔ اذان بول کر حمنہ کو دیکھنے لگا جس کے چہرے پر پہلے حیرانگی پھیلی پھر

غصہ۔۔۔ جو پھر اسے ڈرپوک کہ رہا تھا۔۔۔۔

مجھے آپ سے دوستی نہیں کرنی ناں ہی میں ڈرپوک ہوں ہنہ۔۔۔ خفگی سے گھور کر بولتی وہ جانے لگی اس سے قبل وہ کچھ بولتا حمنہ تیزی سے نکل گئی تھی .

روحی جیسے ہی کمرے کا دروازہ کھول کر باہر نکلنے لگی سامنے سے آتے ریان کو دیکھ کر جلدی سے بند کرتی دوازے سے پشت لگا کر اسکے ادھر سے غائب ہو جانے کی دُعا کرنے لگی یہ دیکھے بغیر کے وہ اسی طرف آرہا تھا بلکہ اپنے کمرے میں۔۔۔

سیٹی بجاتے ہوئے جیسے ہی اس نے دروازے کو تیزی سے کھولا دھڑام کے ساتھ کسی کے چیخنے کی آواز پر ریان نے گھبرا کر جلدی سے واپس دروازہ بند کیا۔۔۔

کون ہے اندر۔۔۔ ریان کی آواز پر روحی عَصّے سے اٹھی یہ شکر تھا کہ قالین تھا۔۔۔

نظر نہیں آرہا تھا۔۔۔ اففف!! میرا پیر بھی موڑ گیا۔۔۔ اندر سے عَصّے بھری آواز پر ریان نے آہستہ نے دروازہ کھول کر اندر جھانکا نیچے بیٹھی وہ اپنے پیر کو تو کبھی کہنی کو دیکھ رہی تھی۔۔۔ روحی کو دیکھ کر اس نے سکون بھر اسانس لیا۔۔۔

اللہ کا شکر تم تھی مجھے لگا میرے کمرے میں کوئی چڑیل مجھ پر حملہ کرنے کے لئے کھڑی ہے۔۔۔ ریان بولتا ہوا اسکے سامنے دوزانو بیٹھا۔۔۔

روحی نے میرے کمرے کا سنتے ہی کرنٹ کھا کر اسے دیکھا جواب اسکی حالت پر مسکراہٹ چھپا رہا تھا۔۔۔۔

کک کیا آپ کا کمرہ۔۔۔۔

ہاں میرا کمرہ اتنی حیران کیوں ہو رہی ہو میرا گھر ہے تو ظاہر ہے کمرہ بھی ہوگا۔۔۔ ریان نے مزے سے کہتے اسے دیکھا جو سنتے ہی اٹھ رہی تھی۔۔۔

تھوڑی دیر مم میرا مطلب کہیں لگی تو نہیں۔۔۔

نہیں میں ٹھیک ہوں۔۔۔ ریان کے سوال پر روجی ہچکچا کر ہلکی آواز میں بولتی نظریں جھکا کر اس سے پیچھے ہوئی۔۔۔

میں چلتی ہوں۔۔۔ خاموشی سے گھبراتی وہ جلدی سے بول کر جیسے ہی دروازے کی طرف قدم بڑھائے لڑکھڑا کر گرنے لگی ریان نے تیزی سے اسے پکڑا۔۔۔

آہ!! میرا پیر۔۔

میں نے پوچھا تھانہ۔۔۔ اب دکھاؤ۔۔۔ ریان نے اسے ڈپٹنے والے انداز میں کہتے اسے صوفے کی طرف لے جانے لگا۔۔

نہیں چھوڑیں مجھے۔۔۔ روجی اسکے قربت محسوس کرتی سرخ ہوتے چہرے سے کہنے لگی۔۔۔

چھوڑ دوں گا پہلے بیٹھو۔۔۔

میں نے کہا پلیز چھوڑیں۔۔۔ روجی نے اسکے ہاتھ کو جھٹکنا چاہا شرم اور گھبراہٹ سے اسکا برا حال ہو رہا تھا۔۔۔ ٹھنڈے برف کانپتے ہاتھوں کو محسوس کرتے ہی بے ساختہ اُس نے روجی

کے ماتھے پر ہاتھ رکھا۔۔۔ وہ ڈر گیا تھا۔۔۔ ریان کا چھونا تھا روحی تڑپ گئی چٹاخ ایکدم ہی اسکا ہاتھ اٹھ گیا ریان جو اسے کچھ کہنے والا تھا گال پر ہاتھ رکھ کر ہونٹ بھینچ کر اسے دیکھنے لگا جس نے ہاتھ منہ پر رکھ لیا تھا۔۔۔

آآیم سوری مم میں۔۔۔ روحی ڈر کر کچھ بولنے لگی تھی لیکن ریان تیزی سے کمرے سے نکل گیا۔

یہ یہ مجھ سے کیا ہو گیا۔۔۔ ہاتھوں کو آپس میں مستی وہ درد کی پرواہ کے بغیر کمرے سے نکل گئی۔



ولید سنیں۔۔۔

بیوی قریب آکر سناؤ جو بھی سنانا ہے۔۔۔ ولید نے اسکا ہاتھ پکڑ کر کھینچ کر اپنے حصار میں لیا۔۔۔ تالیہ نے گھورا لیکن وہاں پرواہ کسے تھی۔۔۔

شرم کریں بچے جو ان ہو گئے ہیں۔۔۔

اس میں میرا کیا قصور جاناں ہم بھی تو اور بڑے ہو گئے ہیں۔۔۔ ولید نے کہتے ساتھ اسکے ماتھے پر اپنے لب رکھے۔۔۔

جی ہم بوڑھے ہو رہے ہیں۔۔۔۔۔ تالیہ نے مسکرا کر ولید کا گال کھینچا۔۔۔

جاناں دل تو جوان ہے۔۔۔ اور ہم خوش قسمت ہیں کے اللہ نے اتنا دیا کے ہم فکروں سے نہیں عمر کے ساتھ بوڑھے ہوئے ہیں۔۔۔ اچھا تم کچھ سنا رہی تھی۔۔۔ ولید نے کہتے ہی دوبارہ اسکے ماتھے پر پیار کیا۔۔۔

ماما پاپا چاہتے ہیں اذان کے لیے مناہل کا رشتہ لے کر ہم ایک دو دن میں جائیں۔۔۔ تالیہ کے مسکرا کر بتانے پر ولید نے ایک دم اسے چھوڑا۔۔۔

اذان سے پوچھا۔۔۔

نہیں لیکن پوچھنے کی ضرورت کیا ہے آپ کو نہیں لگتا دونوں ایک دوسرے کو پسند کرتے ہیں۔

ضرورت ہے بلکل ضرورت ہے ہو سکتا ہے ہم جو سوچ رہے ہوں دیکھ رہے ہو ایسا کچھ نہ ہو پھر۔۔۔ تالیہ تم نہیں جانتی بچپن سے سب بچے ساتھ ہی پلے بڑے ہیں پھر اذان اور مناہل کی دوستی کب سے ہے اگر ایسا کچھ ہوتا تو اذان خود بتاتا۔۔۔

ٹھیک ہے پھر میں کل ہی اس سے پوچھتی ہوں۔۔۔ تالیہ مسکرا کر جواب دیتی اسکے سینے سے لگ گئی۔۔۔



حمنہ کپڑوں سے بھری باسکٹ اٹھائے گھر کے پچھلی سائیڈ پر آئی جہاں واشنگ مشین چل رہی تھی۔۔۔ بالوں کو کیچر لگائے دڈو پٹے کو ایک آڑا باندھے دھوپ سے تمتماتے چہرے کے ساتھ وہ کپڑے نکال رہی تھی۔۔۔

حمنہ چھپکی۔۔۔۔۔ ریان کی آواز پر وہ جو کپڑے نچوڑ رہی تھی مشین میں واپس پھینک کر تیز سے
چینتے ہوئے بھاگی۔۔۔

آآآ!۔۔۔۔۔ امی بچائیں۔۔۔۔۔ حمنہ کے بھاگنے پر ریان اور علی زور سے ہاتھ پے ہاتھ مار کر
بہنسے۔۔۔

حمنہ نے روک کر سر اٹھا کر اوپر دیکھا جہاں علی کے ساتھ ریان کھڑا تھا۔۔۔۔۔
ریان کے بچے بچو گے نہیں تم۔۔۔۔۔ حمنہ تپ کر بولتی ہاتھ میں آدھی پانی سے بھری بالٹی اٹھا
کر سیڑیاں چڑھنے لگی۔۔۔

آج ہفتہ تھا جنت ریان کے ساتھ انکے گھر آئی تھی۔۔

حمنہ جیسے ہی اوپر پہنچی چشمہ ناک پر جما کر پانی سے بھری آدھی بالٹی اٹھا کر دے قدموں اسکے
پیچھے گئی۔۔۔

سنو!!!۔۔۔۔۔ چیخ کر پنجوں کے بل اونچا ہو کر زور سے بولی۔۔۔

آواز پر ریان جیسے ہی پلٹا حمنہ نے وقت ضائع کیے بنا ہی تیزی سے سارا پانی اس پر پھینکا۔۔۔۔۔

ہاہاہا۔۔۔۔۔ ہاہاہا۔۔۔۔۔ حمنہ کی پشت سے قمقوں کی آواز آئی۔۔۔ حمنہ مسکرا کر انا بھول کر پلٹی

لیکن سامنے کھڑے ریان علی کے ساتھ جنت کو دیکھ کر حقیقتن اسکی مسکراہٹ غائب

ہوئی۔۔۔۔۔ فق ہوتے چہرے کے ساتھ وہ دوبارہ پیچھے دیکھنے کی ہمت نہیں کر پار ہی تھی۔۔۔

اذان بھینگے کپڑوں کے ساتھ چلتا اس تک آیا۔۔

اذان بھائی وہ حمنہ۔۔۔۔۔ جنّت نے کچھ کہنا چاہا لیکن اذان نے اسے خاموش رہنے کا اشارہ کیا۔۔۔

اذان چلتا ہوا اسکے سامنے آیا حمنہ نے تیزی سے اپنی آنکھیں میچیں

تینوں لائن سے کھڑے ہنگامے کا انتظار کر رہے تھے لیکن کچھ وقت گزر جانے کے بعد جب کچھ نہ ہوا تو ریان نے منہ بنا کر بالٹی کو دیکھا جو خالی تھی۔

اذان روک جا بھائی میں پانی لاتا ہوں اوکے۔۔۔۔۔ ریان شوخ لہجے میں کہتا چھت پر لگے نل کے پاس چلا گیا۔۔۔

جنّت نے اپنا ماتھا پیٹ لیا۔۔۔۔۔ علی نے ریان کو دیکھ کر جنّت کا ہاتھ پکڑا۔۔

چلو تمہیں کچھ دینا ہے۔۔۔۔۔ سرگوشی کرتا وہ اسے زبردستی نیچے کی طرف بڑھا۔۔۔۔۔

اس سے قبل اذان کچھ کہتا منہاج کی آواز پر چونکا۔۔

ساتھ والی چھت پر منہاج کو دیکھ کر وہ جلدی سے حمنہ کے سامنے آیا۔۔

جاؤ نیچے۔۔۔۔۔ اذان نے دانت پیس کر حمنہ سے کہا اذان کو منہاج کا یوں آنا کافی ناگوار گزرا تھا۔

اذان یہ لو بالٹی۔۔۔۔۔ ریان اپنی ہی دھن میں اسکے قریب روک کر بالٹی رکھ کر بولا۔۔

حمنہ بنا کسی کی طرف دیکھے نیچے کی طرف بھاگی۔۔

کیا ہوا۔۔

کچھ نہیں۔۔۔ اذان ریان کو جواب دیتا منہ ج کی طرف بڑھا جو مسکرا رہا تھا۔۔۔

کیا دکھانا ہے؟ لان میں آتے ہی جنت نے اس سے پوچھا۔۔۔

دکھانا نہیں بتانا ہے۔۔۔ علی نے مسکرا کر اسے دیکھا۔۔۔

اچھا پھر جلدی بتائیں۔۔۔۔

لیکن ابھی کسی کے سامنے ذکر مت کرنا وعدہ۔۔۔ علی نے رازداری سے کہتے ہتھیلی پھیلائی۔۔۔

وعدہ اب جلدی سے بتائیں۔۔۔۔ جنت نے جلدی سے وعدہ کیا۔۔۔

حمنہ کا رشتہ آیا ہے۔۔۔

کیا۔۔۔

ششش ہلکے یار تم چلا کیوں رہی ہو۔۔۔ علی نے گھبرا کر اسے آہستہ بولنے کا اشارہ کیا۔۔۔

اچھا کون ہے۔۔۔

ابو کے دوست کا بیٹا ہے ابو بتا رہے تھے تم لوگوں کی طرف ہی ہے ان لوگوں کی رہائش ہے

شریف لوگ ہیں اکلوتا بیٹا ہے۔۔۔

ہیں آپ نے دیکھا ہے لڑکا۔۔۔

نہیں ابھی نہیں لیکن وہ اسی ہفتے اگر منگنی کرنا چاہتے ہیں۔۔۔ علی نے سنجیدگی سے سے بتایا وہ
ایک دم ہی پریشان لگ رہا تھا جنت نے حیرت سے اسے دیکھا۔

آپ نے انفارمیشن نہیں لی لڑکا کیسا ہے۔۔۔

دراصل ابو کے کافی اچھے دوست ہیں مجھے کہا کے وہ سب جانتے ہیں اسکی ضرورت نہیں۔۔۔

اچھا اگر عثمان انکل کہ رہے ہیں تو جانتے ہی ہونگے آپ پریشان کیوں ہو رہے ہیں منگنی ہی تو
کرنے کا کہ رہے ہیں کتنا مزہ آئے گا نہ حمنہ دلہن بنے گی۔۔۔ جنت اسے تسلی دیتی چہک کر بولی
جب کے علی مسکرا کر اسے دیکھنے لگا۔۔۔



السلام علیکم !! کیسی ہو جنت۔۔۔

وعلیکم اسلام !! میں بالکل ٹھیک خیریت آج مس روحی کی کال۔۔۔ جنت مزے سے بولتی
صوفی پر بیٹھی۔۔۔ ریان جو دوسرے صوفی پر نیم دراز ٹی وی دیکھ رہا تھا روحی کے نام پر
کنکھیوں سے جنت کو دیکھنے لگا۔۔۔

جنت بات ختم کر کے جانے لگی جب ریان کی آواز پر پلٹی۔۔۔

ایک کپ چائے تو بنادو یار۔۔۔

اچھا تھوڑی دیر روکیں روحی آنے والی ہوگی۔۔۔

کس لئے؟ جنت کی بات پر ریان تیزی سے اٹھا۔

اففف! ریان بھائی آپ تو جانتے ہیں اگر میمنز سر پر ہیں

ہاں ہاں سمجھ گیا سب فیمل ہو جاؤ گی فلکرنٹ۔۔۔ ریان بول کر دوبارہ لیٹ گیا۔

ہا! اللہ نہ کرے اپنی بہن کو بد عادے رہے ہیں۔۔۔

صرف تمہیں ہی نہیں تمہاری پاگل دوستوں کو بھی۔۔۔۔۔ ریان نے منہ بنا کر کہا روحی کا نام

سننے ہی اسے تھپڑ یاد آیا تھا۔۔۔

ہنہ بھلائی کا زمانہ ہی نہیں ہے اب گرے یا پڑے بھاڑ میں جائے۔۔۔ ریان جل کر سوچتا سر

جھٹک گیا جنت اچھنبے سے کھڑی اسے دیکھ رہی تھی جب روحی کی آواز پر دونوں چونکے۔۔۔

السلام علیکم... روحی چھوٹے چھوٹے قدم اٹھاتی اسکے قریب آئی۔۔۔

وعلیکم اسلام چلو میرے ساتھ۔۔۔

نہیں تم لادو میں یہیں ہوں۔۔۔ روحی ریان کو دیکھ کر جلدی سے بولی۔۔۔

اچھا ٹھیک ہے تم بیٹھو۔۔۔ جنت مسکرا کر بولتی کمرے کی طرف بڑھ گئی۔۔۔

ارے کون آیا ہے۔۔۔ سمیرا بیگم کی آواز پر وہ جو ریان سے سواری کرنے کی ہمت کر رہی تھی

آواز پر سانس کھینچ کر کمرے گئی۔۔۔

السلام علیکم دادو کیسی ہیں آپ۔۔۔

وعلیکم اسلام۔۔۔ میں تو بالکل ٹھیک ہوں بہت دنوں بعد آئی ہو۔۔۔

جی وہ جنت سے نوٹس لینے تھے۔۔۔

اچھا۔۔۔ آتی رہا کرو۔۔۔ سُمیرا بیگم نے مسکرا کر کہتے ریان کو دیکھا جو بظاہر ٹی وی دیکھ رہا تھا لیکن کان اسی طرف تھے۔۔۔

ریان بہن کو بیٹھنے کی جگہ دو۔۔۔ سُمیرا بیگم کی بات سنتے ہی ریان جھٹکے سے اٹھا روجی نے اسکے تاثرات دیکھ کر مسکراہٹ چھپائی۔۔۔

دادو میری صرف ایک ہی بہن ہے ہر ایرے غیرے کو میری بہن نہ بنائیں۔۔۔ ریان چڑ کر بوتا روجی کو گھورتے ہوئے لاؤنج عبور کر گیا۔۔۔ پیچھے سُمیرا بیگم شرمندہ سی روجی کو دیکھ کر نظریں چُرا گئیں جو لب دبا کر آنکھوں میں آئی نمی چھپانے کی کوشش کر رہی تھی۔۔۔



السلام علیکم۔۔۔۔۔ مناہل آفس کا دروازہ کھولتی اندر آئی۔۔۔

وعلیکم اسلام۔۔۔ اس کا مطلب میں سہی تھا دیکھیں ہم دوبارہ مل رہے ہیں وہ بھی اتنی جلدی۔۔۔ مناہل کو سلام کا جواب دیتے وہ شوخ ہوا۔۔۔ مناہل اذان کی جگہ اسے دیکھ کر وہیں روک گئی۔۔۔

آپ یہاں کیا کر رہے ہیں۔۔۔

ہممم۔۔۔ اچھا سوال ہے لیکن یہ میں آپ سے بھی کرنا چاہوں گا آپ یہاں کیا کر رہی ہیں میں نے سنا ہے آپ اپنی ماما کے ساتھ بوتیک چلاتی ہیں۔۔۔

منہاج فائل بند کرتا بولتے ہوئے اسکے مقابل آیا

ایک سیکنڈ آپ کو کیسے پتہ یہ سب۔۔۔ کیا آپ میری جاسوسی کرتے پھر رہے ہیں۔۔۔

قسم لے لیں اگر میں ایسا کچھ کروں بھی ہم کوئی عام بندے نہیں ہیں۔۔۔ مشہور ہینڈ سم بزنس میں ہیں۔۔۔ فرضی کالر جھاڑتا وہ شوخ ہوا مناہل نے اس کی بات پر آنکھیں گھمائیں۔۔۔

اچھا تو مشہور ہینڈ سم بزنس میں آپ یہ بتانے کی زحمت کریں گے کہ اذان کہاں ہے

کیا کام ہے تمہے مجھے بتا سکتی ہو۔۔۔ منہاج نے سٹائل سے بالوں پر ہاتھ پھیرتے ہوئے پوچھا۔۔۔

مجھے کچھ بھی ہے آپ کو اس۔۔۔ مناہل ایکدم رکی۔۔۔

میں سن رہا ہوں۔۔۔ منہاج نے اچانک اسے خاموش ہوتا دیکھ کر کہا جو سوچ میں گم لگتی تھی۔۔۔

آٹھیک ہے لیکن کیا آپ میری مدد کریں گے؟

مدد؟ بلکل کرونگا کہیے میں آنکھ ناک کان سب سے سن رہا ہوں۔۔۔ منہاج ہنوز شوخی سے بولا لیکن مناہل کی اگلی بات پر منہاج کی سار شوخی شاک میں بدل گئی تھی۔۔۔



ذمار اپنی امی کے ساتھ مال آئی ہوئی تھی جب اسے موسیٰ کسی لڑکی کے ساتھ نظر آیا۔۔۔ کیپری کے ساتھ ہاف سیلوز ٹاپ پہنے ڈارک میک اپ کیے دونوں کسی بات پر ہنستے ہوئے جا رہے تھے۔۔۔

ذمار نے ناک سکیر کر دونوں کو فوڈ کورٹ کی طرف جاتے دیکھا۔۔۔
امی میں آتی ہوں۔۔۔

کہاں جا رہی ہو۔۔۔ زوبیہ بیگم نے پلٹ کر اسے دیکھا۔۔۔

پیاس لگ رہی ہے بوتل لے کر آتی ہوں آپ جب تک دیکھیں۔ ذمار بولتے ساتھ تیزی سے چلی گئی جب کے زوبیہ بیگم سر جھٹک کر دوبارہ کپڑوں کی طرف متوجہ ہو گئیں۔۔۔



لائبہ جلدی آرڈر کروڈیڈ کی دوبار کال آپچی ہیں مجھے جانا ہے۔۔۔ موسیٰ نے بیزاری سے کہتے ہوئے موبائل دیکھا لائبہ اسکے باپ کے پارٹنر کی بیٹی تھی اور موسیٰ کی یونی فیلو بھی۔۔

اتنی کیا جلدی ہے ابھی تو آئے ہیں موبائل دوادھر میں انکل سے بات کرتی ہوں۔۔۔ لائبہ نے بیزاری سے منہ بنا کر ہاتھ بڑھایا ہی تھا جب کوئی کرسی کھنچ کر موسیٰ کے ساتھ بیٹھا۔۔

ہیلو کیسے ہیں؟۔۔۔ ذمار نے شیریں لہجے میں مسکرا کر موسیٰ کو دیکھا

لائبہ نے گھور کر موسیٰ کو دیکھا جو اسے دیکھ کر حیران ہوا تھا۔۔۔

کیا ہوا ایسے کیوں دیکھ رہے ہیں اتنی جلدی بھول گئے اور مجھے اپنی بہن سے نہیں ملوائیں گے۔۔۔ ذمار نے معصومیت سے کہتے آنکھیں پٹ پٹائیں۔

ایکسیوزمی میں اس کی بہن نہیں ہوں موسیٰ کون ہے یہ۔۔۔ لائبہ نے چبا کر اسے جواب دیا موسیٰ سٹیٹا گیا لائبہ اب ضرور سب کو بتادے گی۔۔

وہ یہ۔۔

ارے میں خود بتا دیتی ہوں بے بی۔۔۔ میں موسیٰ کی مسیگر ہوں کل ہی تو موسیٰ بے بی نے مجھے اتنے رومانٹک طریقے سے پرپوز کیا ہے کہ میں تو بس شرم سے ڈوب مرنے والی تھی

اففف!! اور یہ دیکھو رنگ۔۔۔ ذمار فل ایکٹنگ کرتے شرم کر اسکے سامنے ہاتھ کرتی

دکھانے لگی۔۔۔

موسیٰ نے تپ کر اسکے پیر پر پیر مارا۔۔۔

اففف اللہ۔۔۔ بے بی پبلک پبلیس پر ایسے حرکتیں مت کریں۔۔۔ ذمار نے تڑپ کر سلگ کر
ہر لفظ چبا چبا کر کہا۔۔۔

او کے بائے موسیٰ۔۔۔ لائبہ تیزی سے کرسی سے کھڑی ہوئی۔۔۔

لائبہ دیکھو۔۔۔۔۔

او کے او کے بائے لائبہ مل کر بلکل خوشی نہیں ہوئی۔۔۔ ذمار نے موسیٰ کے بازو کو تھام کر
چڑانے والی مسکراہٹ سے کہا لائبہ اسکی بات پر کھا جانے والی نظروں سے گھورتی پیر زور سے
پٹج کرتی فن کرتی آگے بڑھ گئی۔۔۔

لائبہ کے جاتے ہی ذمار اسکا بازو چھوڑتی تیزی سے بھاگی۔۔۔

تمہاری تو ایسی کی تیسی۔۔۔ موسیٰ غصے سے بولتا اسکے پیچھے بھاگا۔۔۔ دونوں رش میں آتے
ہی بھاگنے کی بجائے تیز تیز چلنے لگے ذمار چلتے چلتے لفٹ میں داخل ہوئی۔۔۔ اس سے قبل موسیٰ
پہنچتا لفٹ بند ہو چکی تھی۔۔۔

ڈیم۔۔۔ زور سے ہاتھ مارتے اس نے نمبر دیکھا جو گراؤنڈ کی طرف جا رہا تھا شیطانی مسکراہٹ
چہرے پر سجائے موسیٰ دوسری لفٹ کی جانب بھاگتا تھا آج وہ اسے نہیں چھوڑے گا۔۔۔



اذان تم۔۔۔

ٹھک ٹھک ٹھک !! دروازہ نوک ہونے پر دونوں نے چونک۔ کردروازے کی۔ طرف
دیکھا۔۔۔

یس۔۔۔ ولید کی آواز پر عثمان اندر داخل ہوا۔۔۔

السلام علیکم۔۔۔

وعلیکم اسلام کیسے ہیں ولید بھائی۔۔۔

اللہ کا شکر ہے۔۔۔ تم بتاؤ آج ہمارے غریب خانے میں کیسے آنا ہوا۔۔۔ ولید کے مذاق
کرنے پر عثمان آفس کو دیکھ کر طنزیہ مسکرایا۔۔۔

ایسے غریب خانے ہر کسی کے پاس نہیں ہوتے ولید بھائی

بلکل لیکن قسمت کے بعد جو چیز انسان کو ایسے غریب خانے دیتی ہے وہ نیت اور محنت ہوتی
ہے خیر چھوڑو ان باتوں کو آؤ بیٹھو۔۔۔

ولید نے بات مکمل کرتے بیٹھنے کا اشارہ کیا۔۔۔ عثمان ضبط کرتا زبردستی چہرے پر مسکراہٹ سجا
کر آگے بڑھ کر بیٹھ گیا۔۔۔

آپ لوگ باتیں کریں میں چلتا ہوں۔۔۔

ارے نہیں رو کو اذان خوش خبری تو سنتے جاؤ۔۔۔ ولید بھائی حرا کے ساتھ شام کو گھر آؤنگا
 باقاعدہ انویٹیشن دینے کچھ کام بھی تھا سوچا بتا بھی دوں۔۔۔۔ عثمان نے اذان کو روکتے ولید کو
 دیکھ کر مسکراتے ہوئے کہا ولید اور اذان نے چونک کر اسے دیکھا۔۔۔۔

کون سی خوش خبری۔۔۔۔ اذان ساتھ والی کرسی پر بیٹھتے ہوئے سنجیدگی سے بولا۔۔۔۔
 عثمان نے مسکرا کر انویٹیشن کارڈ اور مٹھائی کا ڈبہ ٹیبل پر رکھا۔۔۔۔

ولید بھائی دو دن بعد آپ کی بھانجی کی منگنی کی رسم ہے۔۔۔۔ کل ہی بات پکی کر کے گئے ہیں وہ
 لوگ۔۔۔۔ عثمان مسکرا کر بتا رہا تھا جب کے دونوں باپ بیٹا اپنی جگہ سن ہو گئے تھے۔

لگتا ہے خوشی نہیں ہوئی سن کر۔۔۔

ایسی کوئی بات نہیں ہے لیکن اتنی جلدی رشتہ تہہ بھی کر لیا حرا نے بتایا نہیں۔۔۔۔ ولید کے
 دل کو ٹھیس پہنچی تھی۔۔۔۔

بس سب جلدی میں ہی ہو گیا بتانے کا وقت ہی نہیں ملا اچھا پھر شام میں ملاقات ہوتی
 ہے۔۔۔۔

عثمان میں تو تمہارے جواب کا منتظر تھا۔۔۔۔ ولید نے مصافحے کے لئے بڑھائے ہاتھ کو نظر
 انداز کر کے اپنی جگہ سے اٹھ کر کہا۔۔۔۔ اذان مٹھیاں بھنچے اپنے باپ کو دیکھنے لگا۔۔۔۔

ولید بھائی میں اپنی اکلوتی بیٹی کا رشتہ اسے انسان سے نہیں کر سکتا جو ہمیشہ اسکا مذاق بنانا پھرتا ہے پھر آپ اچھی طرح جانتے ہیں اذان اور حمنہ ایک دوسرے سے کتنے الگ ہیں میری مائیں تو مناہل کے لئے ہاں کر دیں۔۔۔ عثمان بات مکمل کر کے آفس سے نکل گیا اذان کی بھنچی مٹھیاں کھل گئیں کتنے ہی لمحے وہ اپنے باپ کو دیکھتا رہا جو ہونٹ بھنچے ضبط کے مرحالے سے گزر رہے تھے۔۔۔

پاپا یہ سب کیا ہے؟ اذان کی بات پر گہری سانس لے کے ولید اذان کے مقابل آیا۔۔۔ ایک ہفتے پہلے میں نے تمہارے لئے حمنہ کا ہاتھ مانگا تھا۔ اذان نے حیرت سے ولید کو دیکھا۔۔۔

ماما کو داد داد کسی کو پتہ ہے۔۔۔

نہیں میں نے یہیں بات کی تھی اس دن کچھ کام تھا عثمان کو اور

ہنہ آپ سے ایک ہی کام ہوتا ہے انہیں۔۔۔ اذان نے ہنکار بھر کر سر جھٹکا۔۔۔

بیس چالیس ہزار سے میری دولت کم نہیں پڑ جائے گی میں اپنی بہن اور بچوں کے لئے اتنا کر ہی سکتا ہوں اور ویسے بھی اپنے ہوتے ہی کس لئے ہیں۔۔۔

آپ کو لگتا ہے عثمان انکل آپ کو اپنا سمجھتے ہیں اگر سمجھتے تو ایسا نہیں کرتے۔۔۔ کیا ہمارا حق نہیں تھا پاپا آپ کو ضرورت ہی کیا تھی یہ سب کرنے کی میں اتنا گیا گزرا ہوں کہ وہ مجھے اس طرح ریجیکٹ کر دیں اس چوہیا کو بھی سب معلوم ہو گا ضرور یہ سب اسکی وجہ سے ہوا ہے

ڈرپوک ہے ایک نمبر کی۔۔۔ اذان غصے سے بول کر لمبے لمبے ڈاگ بھر کر چلا گیا جب کے ولید سر پکڑ کر بیٹھ گیا۔۔۔



ہائے بچ گئی۔۔۔ واہ ذمار تم تو اچھی خاصی ایکٹریس ہو۔۔۔ ہا!! مزہ آگیا کیا بوقوف بنایا ہے موصوف کی گرل فرینڈ کو ہنسہ بڑی ڈیٹ شیٹ ماری جا رہی تھی نہ اب پتہ چلے گا۔۔۔ لفٹ سے نکل کر پرسکون سانس کھینچتی خود کو شاباشی دیتی وہ ارد گرد دیکھنے لگی جہاں گاڑیاں پارک تھیں۔۔۔

اففف امی تو میرے انتظار میں ہو گئی۔۔۔ بھاگ ذمار۔۔۔ ایک دم ذمار سر پر ہاتھ مارتی جیسے ہی پلٹی کسی سے زور سے ٹکرائی۔۔۔

سمجھل کر بھئی۔۔۔ مردانہ آواز پر وہ تیزی سے پیچھے ہوئی سامنے ہی بڑی بڑی موچھوں والا آدمی کھڑا سے سرتاپیر گھور رہا تھا ساتھ دو آدمی اور تھے جو یقیناً اس کے ساتھی تھے ذمار نے گھبرا کر ایک قدم پیچھے لیا۔۔۔

کہاں جا رہی ہو بلبل۔۔۔ اسی آدمی نے آنکھوں میں شیطانیت لئے کہا۔۔۔

کیا ہو گیا گونگی ہے کیا۔۔۔ دوسرے آدمی نے اسے خاموش دیکھ کر تپ کر کہا ذمار کو احساس ہو اوہ یہاں تنہا ہے اور ان تین مسٹنڈوں کے علاوہ اور کوئی نہیں ہے۔۔۔

موسیٰ پلیز تم ہی آ جاؤ۔۔۔ ذمار تھوک نگھلتی بے بسی سے سوچتی پیچھے ہٹنے لگی جب کے سامنے کھڑے آدمی کمینگی سے ایک دوسرے کو مسکرا کر دیکھتے آگے بڑھ رہے تھے۔

اس سے قبل ذمار بھاگنے کی ہمت کرتی کسی سے ایک دم ٹکرا گئی۔۔

موسیٰ نے کندھوں سے تھام کر منہ کے بل گرنے سے روکا۔۔

اے کون ہے تو۔۔۔ اُنہی میں سے ایک نے غصے سے پوچھا

ذمار نے ڈرتے ڈرتے پکڑنے والے کو سر گھما کر دیکھا

موسیٰ۔۔۔ بنا آواز نام پکارتی نم آنکھوں سے اسے دیکھ کر مسکرائی جب کے موسیٰ اسے دیکھتا رہ گیا۔۔

سالے سنائی نہیں دیتا تھے۔۔۔ آدمی کی آواز پر جیسے دونوں ہوش میں آئے تھے۔

اکیلے اکیلے ہی انجوائے کرو گے ہمیں بھی موقع دو۔۔۔ موسیٰ نے کہتے ہی ذمار کو گھما کر کندھے ہر ڈالا۔۔۔

آا کیا کر رہے ہو نیچے اتراؤ مجھے بے شرم لو فر کہیں کے۔۔۔ ذمار اُسکی ہر کت ہر چیخ پڑی موسیٰ نے اسکی باتوں پر آنکھیں گھمائیں

ابے پہلے ہماری باری اتارا سے نیچے۔۔۔

واٹ!! میں کوئی چیز ہوں۔۔۔ اتارو مجھے نیچے میں اس کا منہ نوچ لوں گی۔۔۔ ذمار نے اس آدمی کی بات سن کر غصے سے کہتے موسیٰ کی کمر پر ہاتھ مار۔۔

شٹ اپ!! اتنی ہمت ہوتی تو یہاں نہیں ہوتی تم۔۔ موسیٰ نے تپ کر اسے کہا۔۔ تینوں آدمیوں نے اک دوسرے کو دیکھا پھر اسکی طرف بڑھے۔۔ لڑکی ہمارے حوالے کر۔۔

کیوں تیری بہن ہے۔۔ موسیٰ نے بولتے ہی اسکی ناک پر مکا مار تے دوڑ لگا دی۔۔ آ۔۔ بیوقوف میں گرجاؤں گی۔۔۔ ذمار چیخنی جو اسے کندھے پر اٹھائے بھاگ رہا تھا۔۔۔ چیخومت مضبوطی سے پکڑو۔۔۔

موسیٰ تیزی سے بھاگ رہا تھا ذمار نے پیچھے دیکھا آدمی پیچھے آرہے تھے۔ تیز بھاگو تیز۔۔۔ ذمار چیخنی

خاموش رہو میرے پیروں کے نیچے ٹائیر نہیں لگے ہوئے۔۔۔ موسیٰ بھاگتے ہوئے بول رہا تھا۔۔۔

ذمار سکون سے پیچھے آتے آدمیوں کو دیکھنے لگی جو اچانک ہی روک گئے تھے۔۔۔۔

موسیٰ اسے لئے سیڑیاں چڑھتے فلور پر لے آیا کاڈکا آتے جاتے لوگ عجیب نظروں سے اسے دیکھنے لگے جس نے جلدی سے اسے اتار کر اپنی پھولی سانس ہموار کی تھی۔۔۔

واؤ ہم بچ گئے۔۔ ذمار نے خوشی سے کہا موسیٰ نے اسکی لٹ کھنچ کر اسے اپنے قریب کیا۔۔
 میرا بدلہ ابھی باقی ہے تم۔۔ اس سے قبل موسیٰ بات مکمل کرتا ذمار کا موبائل رنگ ہوا۔۔
 امی۔۔ ذمار نے سر پر ہاتھ مارتے کال رسیو کی دوسری طرف زوبیہ بیگم شدید غصے میں اسے
 ڈانت رہی تھیں موسیٰ مسکرا کر اسکے کان کے قریب سرگوشی کرتا پلٹ گیا جب کے ذمار کان
 سے موبائل لگائے اسکی پشت کو گھورتی رہ گئی
 اففف!! اللہ امی آرہی ہوں.... او کے او کے۔۔



حمنہ تیار ہو جاؤ نانا جان کی طرف جارہے ہیں۔۔۔
 امی آپ جائیں ابو کے ساتھ مجھے کہیں نہیں جانا۔۔ حمنہ آہستہ سے جواب دے کر سر جھکا کر
 کچھ لکھنے لگی۔۔

دماغ ٹھیک ہے تمہارا کیا سوچیں گے سب۔۔۔
 امی اگر سب تہہ کرنے سے پہلے سوچنے والوں کی فکر ہوتی تو ایسا نہیں کرتے ابو۔۔ میری
 زندگی کا فیصلہ یوں اتنی جلدی ابو نے تہہ کر دیا اتنا خفیہ رکھنے کا مقصد ابو ایسا کیسے کر سکتے ہیں
 امی۔۔ حمنہ نے کھڑے ہوتے بھگیگے لہجے میں کہا۔۔ اس سے قبل حرا کچھ بولتیں عثمان اندر
 داخل ہوئے۔۔۔

کیا بکواس کر رہی ہو تم؟ وہ لوگ زیادہ عزیز ہو گئے ہیں تمہیں۔۔۔
 ابو میں ابھی پڑھ رہی ہوں اور میں سب سن چکی ہوں آپ جو امی سے بات کر رہے تھے۔۔۔
 چلو اچھا ہے سن لیا حمنہ بیٹی تو کیا اپنے باپ کا ساتھ نہیں دو گی۔۔۔ حمنہ کی بات پر ایک لمبے کے
 لئے وہ گڑ بڑائے لیکن اگلے ہی پل پیز ابدل گئے۔۔۔

دیکھو میری گڑیا ابو بہت قرضے میں ڈوبے ہوئے ہیں میں بار بار لوگوں کے سامنے
 ہاتھ نہیں پھیلا سکتا۔۔۔ شاہ نواز بہت اچھا ہے تمہیں خوش رکھے گا۔ ہم چلو
 اب تیار ہو جاؤ ورنہ سب ناراض ہو جائیں گے۔۔۔ عثمان سر پر ہاتھ پھیرتے
 بولتے کمرے سے نکل گئے عثمان کے جاتے ہی حمنہ تیزی سے اپنی ماں کے
 گلے لگ کر بے آواز رونے لگی۔۔۔ حرا بے بسی سے اسکی کمر سہلاتی رہیں۔۔۔



شام کا وقت تھا حنا حرا اپنی اپنی فیملیز کے ساتھ آئے ہوئے تھے سب لاؤنج میں بیٹھے تھے جب
 کے اذان اپنے کمرے میں تھا۔۔۔

حملہ خان ناراضگی سے چہرہ پھیرے بیٹھے تھے۔۔۔ سُمیرا بیگم نم آنکھوں سے اپنی بیٹی کو دیکھ
 رہی تھیں۔۔۔ حنا اور ریحان کے چہروں پر ہلکی مسکراہٹ تھی جب کے ینگ جنریشن حیرت و
 خوشی کے ملے جلے تاثرات لئے حمنہ کو دیکھ رہے تھے جو حملہ خان کا ہاتھ تھامے بیٹھی تھی۔۔۔
 پاپا بتانے کا موقع نہیں ملا۔۔۔

بہانے مت بناؤ حرا! گر آنے کا وقت نہیں تھا تو کال کر لیتی اگر بتانا چاہتی تو کسی طرح سے بھی یہ خبر پہنچا سکتی تھی کیا ہم کچھ نہیں ہیں یا اتنا غیر سمجھ لیا ہے۔۔۔ سُمیرا بیگم نے حرا کی بات کاٹ کر خفگی سے کہا۔۔۔

معاف کیجئے گا خالہ ہم ماں باپ ہیں آپ کی بہن حیات ہو تیں تو وہ خود آتیں۔۔۔ عثمان کا بدلہ لہجہ وہاں بیٹھے ہر شخص کو حیران کر گیا۔۔۔
ہاں بہن جو تھی ضرور آتی۔۔۔

بس کیجئے خالہ ہم یہاں دعوت نامہ لائیں ہیں اور آپ زلیل کر رہی ہیں ہمیں بچوں کے سامنے۔۔۔ عثمان جھٹکے سے صوفے سے کھڑا ہوتے عرصے سے بولا۔۔۔

عثمان کیا ہو گیا ہے۔۔۔ حرا گھبرا کر بولیں اچانک ہی ماحول میں تلخ کلامی شروع ہو چکی تھی۔۔۔

کیا عثمان ہمارے پاس پیسہ نہیں ہے تو جس کا دل کرے گا ہمیں بے غزت کرتا پھیرے۔۔۔
بسسس!! بہت ہو گیا عثمان ہم کوئی نہیں ہیں جن کی بات اتنی بری لگ رہی ہے تو تم بھول رہے ہو ڈبل رشتہ ہے ان سے۔۔۔ ولید ایک دم دھڑا۔۔۔ تالیہ نے اسکے بازو پر ہاتھ رکھا۔۔۔
عثمان نے ولید کو دیکھتے رہنے کے بعد ایک نظر سب کو دیکھا۔۔۔
چلو یہاں سے مجھے کسی کی ضرورت نہیں ہے۔۔۔ حرا حمنہ علی چلو۔۔۔

ہم کہیں نہیں جائیں گے ولید بھائی ٹھیک کہ رہے ہیں آپ کا رویہ بالکل اچھا نہیں ہے کیا ہو گیا ہے۔۔۔، حرانے عثمان کو دیکھ کر کہا۔۔۔

پانچ منٹ کے اندر تینوں باہر اتے نظر آؤ ورنہ کبھی مت آنا۔۔

عثمان کی بات پر سب گنگ رہ گئے۔۔۔۔ اذان جو نیچے آ رہا تھا اگلا قدم نہیں اٹھا سکا۔۔

ولید غصہ سے آگے بڑھنے لگا جب حمنہ اٹھ کر انکے سامنے آئی۔۔

پلیز ولید ماموں۔۔۔ حمنہ نے التجا کی حمنہ کی آواز پر ایک دم اذان کے چہرے پر شیطانی مسکراہٹ نمودار ہوئی۔۔۔

ماما۔۔۔۔ ولید بھائی۔۔۔ حرانے بے بسی سے انہیں دیکھا جب حماد خان نے گہری سانس لیتے ہم آجائیں گے تم اپنے گھر جاؤ کہتے کمرے کی طرف قدم بڑھائے ہر کوئی چپ تھا۔۔۔

ولید بے حمنہ کے سر پر پیار دیا اور چلا گیا حمنہ نے جاتے جاتے ایک نظر سیڑیوں پر کھڑے اذان کو دیکھا اور پلٹ گئی۔۔۔



ابو جو بھی ہوا اچھا نہیں ہوا آپ کو یوں نانو کو اس طرح نہیں کہنا چاہیے تھا وہ۔۔

بس !! علی میں اچھے سے جانتا ہوں کیا کہنا ہے کیا نہیں تم بڑوں کے بیچ میں زبان بند

رکھو۔۔

کیوں رکھوں ابو کیا بڑے غلطیاں نہیں کر سکتے آپ کی اس حرکت سے کتنا دکھ ہوا ہوگا
میرے پیچھے وہ لوگ اکر چلے گئے اور آپ کہ۔۔۔۔۔ تراخ علی کی چلتی زبان کو عثمان کے
تھپڑنے روکا حمنہ گھبرا کر تیزی سے اپنے کمرے کی طرف بھاگی جب کے حرا تیزی سے انکے
درمیان میں آئیں۔۔۔

لہذا بھول گئے ہو ان بگڑے امیر زادوں کے ساتھ رہ کر۔۔۔۔۔ کان کھول کر سن لو حمنہ میری
بیٹی ہے میری میں جہاں چاہوں گا اسکا رشتہ کرونگا سمجھے ورنہ اگر اتنی ہی تکلیف ہے تو پسند رہ
لاکھ کما کر لاؤ۔۔۔۔۔ میرا بزنس ٹھپ ہو چکا ہے تمہارا اچھا ماموں دے گا اتنے پیسے جو اگر چند
روپے دیتا بھی ہے تو ادھار۔۔۔۔۔ عثمان نے غصے سے چیختے ہوئے کہا۔۔۔

علی ضبط کیے سر جھکا کر کھڑا ہو گیا کیا کہتا کے کبھی وہ ادھار واپس نہیں کیے نہ کبھی ولید ماموں یا
انکے بیٹوں نے ذکر کیا۔۔۔

ابو جو بھی فیصلہ کریں اپنی بیٹی ہی سمجھ کے کیجئے گا میری بہن بوجھ نہیں ہے۔۔۔۔۔ علی بھرائی
ہوئی آواز میں کہتا لمبے لمبے ڈاگ بھرتا کمرے کی طرف بڑھ گیا۔۔۔



کمرے میں اندھیرا کیسے اسٹڈی ٹیبل کی لیمپ جلا کر بیٹھی وہ سوچوں میں گم تھی جب بالکنی کے
دروازے پر کھٹکا ہوا۔

حمنہ الرط بیٹھتی کسی کے قدموں کی چاپ قریب آتے محسوس کر رہی تھی۔۔۔ لرزتی ٹانگوں سے جگہ سے کھڑی ہوتی جیسے ہی پلٹنے لگی کان میں سرگوشی سن کر سانس کھینچ کر رہ گئی۔

آذان بھا۔۔۔ حمنہ نے اتنا ہی کہا جب اسکے کانپتے لبوں پر آذان نے اپنا مضبوط ہاتھ رکھا تھا۔۔۔

دشمن کبھی بھائی نہیں ہوتا چوہیا تم نے ہی تو کہا تھا ہم دوست نہیں بن سکتے۔۔۔ آذان نے سرگوشی کرتے لبوں پر رکھا ہاتھ ہٹایا۔۔۔

حمنہ تیزی سے پلٹ کر اس سے پیچھے ہوئی۔۔۔

آپ آپ ایسے کیوں آتے ہیں میرے کمرے میں چلے۔۔۔ چلے جائیں۔۔۔ حمنہ نے بھیگی آواز میں بولتے کمرے کی لائٹ جلائی جسے آذان نے دوبارہ بند کیا تھا۔۔۔

تم چاہتی ہو اس وقت کمرے میں روشنی دیکھ کر کوئی آجائے اور تمہیں اور مجھے دیکھ

کر۔۔۔۔۔ آذان نے آئی برواچکاتے ہوئے اتنا بول کر اسکے چہرے کے قریب جھکا حمنہ کی پلکوں پر ٹہرے آنسوؤں لڑھک کر گالوں پر پھسل گئے۔۔۔

آذان نے مسکرا کر اسکا چشمہ اتار کر اسکی آنسوؤں سے لبریز آنکھوں میں جھانکا

ناٹ بیڈ۔۔۔۔۔ آذان کہتے ساتھ انگوٹھے سے اسکے آنسوؤں پوچھنے لگا جو اسکی قربت سے اب

خوف زدہ ہو رہی تھی۔۔۔

عثمان انکل نے ہماری ڈرپوک چوہیا کے ساتھ اچھا نہیں کیا ہا! عثمان انکل کریں منگنی خوشیاں
منائیں لیکن یاد رکھنا شادی تم سے صرف میں کرونگا۔۔۔۔۔ اذان اس پر ہم پھوڑتا وہیں ساکت
چھوڑ کر جیسے آیا تھا ویسے ہی چلا گیا۔۔۔

عشق کرنے کا ارادہ بالکل نہ تھا ہمارا

بخدا عشق ہو گیا تمہیں دیکھتے دیکھتے۔۔۔



ماما آپ ادا اس ہیں۔۔۔ ولید سُمیرا بیگم کا ہاتھ تھام کر نرمی سے پوچھنے لگا تالیہ خاموشی سے بیٹھی
سُمیرا بیگم کو دیکھ رہی تھی جب کے جنت اور ریان حماد خان کے ساتھ صوفے پر بیٹھے تھے۔۔۔
دکھ تو ہوتا ہے ولید جب اپنے ہی اس طرح سے غیر کر دیں کے مہمانوں کی طرح آکر بتائیں
کے آپ کی نواسی کی شادی ہے آئیے گا۔۔۔۔۔

سُمیرا بیگم بولتیں اپنے بازو کو دبانے لگیں۔۔۔ بھتیجے کی باتیں دل کو چابک کی طرح لگیں تھیں
جب کے اپنی بیٹی کو بے بس دیکھ کر انکا دل خون کے آنسوؤں رو یا تھا۔۔۔

حرانے بتایا تھا عثمان کو جانے کہاں سے جوے کی لت لگ گئی کے اپنا سارا کاروبار برباد کر بیٹھے
ہیں وقت کے ساتھ یہ لت بڑھتی چلی گئی تھی۔۔۔ یہی سب سوچتے انکا سانس اکھڑنے لگا سب
گھبرا کر سُمیرا بیگم کی طرف بڑھے۔۔۔

سُمیرا کیا ہوا۔۔ ولید جلدی گاڑی نکالو۔۔۔ سُمیرا۔۔۔ حماد خان چیخ کر بولے سُمیرا بیگم نے
 بند ہوتی آنکھوں سے انہیں دیکھا جس کی محبت میں وہ چھوٹی سی عمر میں اس طرح گرفتار ہوئیں
 تھیں کے اپنی آخری سانس بھی وہ انہی کو دیکھ کر اس دنیا سے رخصت ہونا چاہتی تھیں۔۔۔
 اس سے قبل ولید دروازے سے نکلتا تالیہ کے دل دہلا دینے والی چیخ پر ولید کے بڑھتے قدم وہیں
 جم گئے حماد خان ساکت نظروں سے سُمیرا بیگم کے بے جان وجود کو دیکھ رہے تھے جس میں
 زندگی کی کوئی رمتق باقی نہ رہی تھی۔۔۔

تیرے پہلو میں جو گزر جائے،

مجھ کو اتنی حیات کافی ہے



وہ سفر جو تیرے نام تھا

وہ نبھانا مجھ پر فرض ہے

تیری یاد ہے کہ ایک سزا

یا کوئی لاعلاج مرض ہے

کچھ ستم کئے، کچھ جتن کئے

سب تیرے سنگِ دفن کئے

نہ ہوں موت سے اب آشنا
 نہ زندگی سے کوئی غرض ہے
 یہ بے وقت کی لکھی سزا
 نہ مجھے پے ہوگی کبھی قضا
 میرے دل میں تیرا درد ہے
 میری روح پہ تیرا قرض ہے



پاپا۔۔۔ چلیں وقت گزر رہا ہے۔۔۔ ولید نے دھیمی مگر بھیگی آواز میں حماد خان کے کندھے پر
 ہاتھ رکھا۔۔۔

پاپا۔۔۔

تمہاری ماں نے اچھا بدلہ لیا ہے۔۔۔ مجھے کہاں آکر چھوڑ کر چلی گئی۔۔۔ جب مجھے اُس کی
 سب سے زیادہ ضرورت تھی۔۔۔ حماد خان نے بیدردی سے آنکھیں رگڑیں۔۔۔
 ولید سختی سے ہونٹ بھینچ کر دوزانوں بیٹھ کر انکی گود میں سر رکھ کر رونے لگا۔۔۔

ایک بار پھر وہ چار سالہ بچہ اپنے باپ کے سامنے رویا تھا دکھ اور تکلیف وہی تھی لیکن اس بار ہانیہ حماد نہیں سمیرا حماد تھی جس کی زندگی انہیں دو لوگوں کے گرد گھومتی رہی۔۔۔ اور انہیں کے گرد گھومتے گھومتے دم توڑ گئی۔۔۔



اب کس بات کا غم منارہی ہیں آپ؟ کیوں رورہی ہیں ہاں آپ کو تو خوش ہونا چاہیے۔۔۔ علی یہ کیا کہ رہے ہو۔۔۔ حرانے روتے ہوئے حیرت سے اپنے بیٹے کو دیکھا جس کی آنکھوں رونے کے باعث سرخ ہو رہی تھیں جنت نے روتے ہوئے اسے دیکھا جو اپنی ماں کے سامنے غم و غصے سے کھڑا تھا۔ تالیہ گم سم سی سراذان کے کندھے پر رکھے بیٹھی تھیں۔۔۔

سچ کہ رہا ہوں یہ سب آپ کے اور ابو کی وجہ سے ہوا ہے آپ دونوں نے مل کر نانو کی جان لے لی ابو کی باتوں نے انکے دل کو زخمی کر دیا کہ وہ برداشت نہ کر سکیں۔۔۔ اپنی زبان کو لگام دی ورنہ تمہارا۔۔۔

ورنہ کیا ابو ماریں گے ماریں نہ اور آپ کر بھی کیا سکتے ہیں۔۔۔ میری ایک بات سن لیں میں اپنی بہن کی شادی اس شادی شدہ عیاش آدمی سے ہر گز نہیں ہونے دوں گا کبھی نہیں۔۔۔ علی کے غصے سے چیخ کر کہنے پر وہاں بیٹھا ہر شخص اپنی جگہ ساکت ہو گیا اذان نے بھی لال سرخ ہوتی نظریں اٹھا کر عثمان کو دیکھا۔۔۔

یہ یہ کیا بکواس کر رہے ہو۔۔۔ جھوٹ بول رہے ہو وہ شادی شدہ نہیں ہے۔۔۔ عثمان تھوک
نگلتا ڈھٹائی سے بولا۔۔۔

آپ کو کیا لگتا ہے آپ مجھے منا کریں گے اور میں چپ چاپ بیٹھ جاؤں گا۔۔۔ بھولیں مت میں
آپ کا بیٹا ہوں ایک پڑھا لکھا باشعور بھائی۔۔۔ علی غصے سے بول کر ولید کی طرف بڑھا عثمان
ہونٹ بھنجے اسے خونخار نظروں سے گھور رہے تھے۔۔۔

ولید ماموں آپ مجھے اسلام آباد بھیجنا چاہتے تھے نہ تاکہ وہاں کا کام میں سمبھال لوں۔۔۔
ہاں لیکن اپنی پڑھائی مکمل۔

میں وہاں رہ کر لوں گا ولید ماموں پلیز آپ مجھے بھجوادیں۔۔۔ علی انکی بات کاٹ کر بولا۔۔۔
ولید نے سانس کھنچ کر باپ کو دیکھا جنہوں نے سر کو اثناب میں جمبش دی تھی۔۔۔
ٹھیک ہے بیٹا میں کل۔۔۔

کوئی ضرورت نہیں ہے ولید بھائی یہ میرا بیٹا ہے کہیں نہیں جائے گا۔۔۔ عثمان نے غصے سے
کہا اذان اور ریان دونوں نے ناگواری سے انہیں دیکھا لیکن باپ کی وجہ سے خاموش رہے کے
ولید ہر کسی سے خود نبتنا بہت اچھے سے جانتا تھا۔۔۔۔

میں پیسے کمانے ہی جا رہا ہوں نہ کہ گھومنے۔۔۔

ٹھیک ہے پھر اپنی ماں اور بہن کو بھی لے کر جاؤ ساتھ میرے پاس اتنی دولت نہیں ہے کے
تم لوگوں کے خرچے اٹھاؤ۔۔۔ عثمان کے سخت لہجے میں بولنے پر حرا ٹپ اٹھیں۔۔
یہ کیا کہ رہے ہیں آپ کہاں جا رہے ہیں۔۔۔

میں کہیں بھی جاؤں یہ تمہارا دردِ سر نہیں ہے سمجھی۔۔ عثمان نے حرا کو خود سے دور کرتے
ہوئے کہا حماد خان نے آگے بڑھ کر حرا کو خود سے لگایا۔۔۔

ٹھیک ہے جاؤ لیکن وہ اپنے گھر پر ہی رہے کہ اب بہت ہو گئی تمہاری بکو اس چلے جاؤ یہاں
سے۔۔۔ حماد خان نے غصے سے کانپتے ہوئے کہا۔۔۔

حنا فسوس سے اپنی بہن کو دیکھنے لگیں۔۔۔

حماد خان کی بات پر عثمان نے گہرا کر تھوک نگلا۔۔۔

وہ میں۔۔ میں گھر جوئے میں ہار گیا ہوں گھر۔۔۔ گھر بچانے کے لئے شاہ ویز مجھے شادی کے
بدلے پیسے دینے والا ہے۔۔ عثمان نے پیشانی مسل کر شرمندگی سے کہا۔۔۔

ان کی بات پر حرا آواز سے رونے لگیں اذان اور تالیہ جھٹکے سے اپنی جگہ سے اٹھے جب کے
مناہل نے بے ساختہ حمنہ کا ہاتھ پکڑا تھا۔۔۔

کتنے بیچ انسان ہو تم۔۔ تف ہے تم پے۔۔۔ ولید نے جھٹکے سے اسکا گریبان کھینچ کر
کہا۔۔۔

ولید مت کریں۔۔۔ تالیہ نے گھبرا کر کہا۔۔۔

چلے جاؤ یہاں سے عثمان دفع ہو جاؤ یہاں سے۔۔۔ ولید کی آواز پھٹ گئی تھی۔۔۔

پاپا۔۔۔ اذان تیزی سے انکے کندھے پر ہاتھ رکھ کر بولا۔۔۔ جب کے عثمان جھٹکے سے خود کو چھڑواتا تیزی سے لاونج عبور کر گیا۔۔۔ حمنہ بے ساختہ مناہل کا ہاتھ چھوڑ کر دروازے کی طرف بھاگی جسے ریان نے بھاگ کر پکڑا تھا۔۔۔

حمنہ کہاں جا رہی ہو۔۔۔۔

میرے ابو۔۔۔ وہ جا رہے ہیں انہیں روکو پلیز وہ مج مجبور ہیں میرے ابو۔ ریان روکو نہ پلیز۔۔۔ حمنہ ہچکیوں سے روتی اسکے سینے سے لگ گئی حمنہ کو دیکھ کر سب کی آنکھیں نم ہو گئیں جب کے اذان سپاٹ چہرے سے اسکی جرّت دیکھ رہا تھا۔۔۔



ذمار کیا ہوا؟ زوبیہ بیگم نے موبائل رکھ کر سیڑیوں چڑھتی ذمار کو پکارا۔۔۔

امی جنت کی دادو کا انتقال ہو گیا ہے اور وہ مجھے اب بتا رہی ہے میں روحی کے ساتھ جا رہی ہوں زین بھائی اپنی گاڑی میں چھوڑ دیں گے۔۔۔

اناللہ وانا الیہ راجعون۔۔۔ کب ہوا؟ روک جاؤ تم اکیلے کہاں چلی میں بھی چلتی ہوں۔۔۔

جی ٹھیک ہے۔۔۔ ذمار بولتی سیدھا روحی کے کمرے کی طرف بڑھی۔۔۔

روحی۔۔۔ ذمار نے پورا دروازہ کھول کر تیز آواز میں پکارا۔

اففف!! چیخ کیوں رہی ہوا بھی میرا دل بند ہو جاتا۔۔۔ کیا ہوا ہے؟ روحی جو یاد کرنے میں مگن تھی آواز پر اُچھل ہی پڑی۔۔۔

ہوا تو نہیں۔۔۔ اب اٹھو جلدی جنت کے گھر جانا ہے اسکی داد و کا انتقال ہو گیا ہے بیچاری اتنا رو رہی تھی مجھے تو اس پر غصہ بھی آرہا ہے اب بتا رہی ہے بے وفا۔۔۔ ذمار روانی سے بول رہی تھی جب کے روحی کو اچانک وہ دن یاد آیا جب وہ نوٹس لینے ان کے گھر گئی تھی۔۔۔
ذمار بول کر کمرے سے جانے لگی جب روحی کی آواز پر اسکے نزدیک آئی۔۔۔

رورہی ہو۔۔۔۔۔

ہاں۔۔۔ روحی نے ناک سے گیلی سانس کھینچ کر زور زور سے سر ہلایا۔۔۔

ٹھیک ہے اپنے دل کو ہلکا کرنے کے لئے رولو پھر دادو کی لئے کچھ پڑھ لینا کیوں کے تمہارا رونا صرف تکلیف کا باعث بنے گی۔۔۔ ذمار کندھے اچکا کر کہتی کمرے سے نکل گئی۔۔۔ روحی نے جھٹ آنسو صاف کئے لیکن اگلے ہی پل وہ دونوں ہاتھوں سے چہرہ چھپا کر روتی چلی گئی۔۔۔



میں نے فیصلہ کیا ہے اب سے حر اور حمنہ یہیں رہیں گیں اور علی جیسے ہی تمہاری پڑھائی مکمل ہوتی ہے میں تمہیں بھجوادونگا سکون سے بے فکر ہو کر پڑھائی کرو اتنی دولت کا کیا فائدہ جب وہ اپنوں کے کام نہ آسکے۔۔۔ ولید اپنا فیصلہ سنا کر اٹھنے لگا جب علی تیزی سے انکے سامنے آیا۔۔۔ میں جب تک آپ کے ساتھ یہیں جا ب پر لگ جاتا ہوں پلینز ولید ماموں انکار مت کیجئے گا ورنہ میں کہیں اور جا ب ڈھونڈوں گا۔۔۔

اچھا میرے پاپا کو دھمکی دے رہے ہو بتاؤں تمہیں۔۔۔ اذان نے مسکرا کر اسکی گردن پکڑی۔۔۔

نہیں اذان بھائی میں اپنی بات منوانے کی کوشش کر رہا ہوں۔۔۔ علی ہلکی سی مسکراہٹ سے کہتا ولید کو دیکھنے لگا۔۔۔

اچھا ٹھیک ہے لیکن کام میں اپنی مرضی کا دوں گا۔۔۔

پاپا علی کو فائل میں پیپر ز لگانے کا کام دے دیجیئے گا۔۔۔ ریان نے بھی شرارت سے کہا۔۔۔

علی نے اسے گھورا جس پر سب مسکرا دئے۔۔۔۔۔ حماد خان سب کو دیکھ کر آسودگی سے مسکرا کر کمرے کی طرف بڑھ گئے جہاں آنکھوں میں محبت سموئے دیکھتی انکی شریک حیات نہیں تھیں لیکن انکی یادیں ہر طرف تھیں۔۔۔

حمنہ پلینز چپ ہو جاؤ یا رور نہ بیمار ہو جاؤ گی چلو ایک نوالہ کھا لو۔۔۔۔۔ جنت نے بے بسی سے
اسے بولتے ہو اپنا ہاتھ اسکے آگے کیا جو ہونٹ بھنچے روئے جا رہی تھی حرا اسکے سامنے آنے
سے ہچکچا رہی تھیں جو بھی ہو رہا تھا وہ بھی اپنے شوہر کا ساتھ دے رہی تھیں۔۔۔

مجھے بھوک نہیں ہے جنت پلینز میں کچھ دیر سونا چاہتی ہوں۔۔۔۔۔ حمنہ نے دونوں آنکھیں
رگڑ کر اسے دیکھا۔۔۔

تھوڑا سا کھالو پھر سو جانا۔۔۔

چوہیا شرافت سے کھالو ورنہ بلاؤں اذان کو۔۔۔۔۔ موسیٰ نے ریان کے ساتھ اندر داخل ہوتا
اسے چڑانے کے لئے بولا لیکن آج پہلی بار حمنہ اسے گھورنے کے بجائے گھبرا گئی تھی۔۔
پلینز مجھے سونا ہے مجھے اکیلا چھوڑ دیں سب۔۔۔ حمنہ نے روہانسی لہجے میں التجا کی جس پر سب
ایکدم سنجیدہ ہوئے تھے۔۔۔۔

ٹھیک ہے سو جاؤ لیکن اگر بھوک لگے تو بتانا اوکے۔۔۔۔۔ ریان نے مسکراتے ہوئے کہا جس
نے تشکر بھری نظروں سے اسے دیکھ کر سر اثاب میں سر ہلایا تھا۔۔۔
تینوں کے جاتے ہی حمنہ لیٹ کر لحاف سر تا پیر لے کر آنکھیں موند گئی آنکھوں سے دوبارہ
آنسو لڑیوں کی طرح بہتے چلے گئے۔۔۔۔۔ کس کو روتی اپنی محبت کرنے والی نانی کو یا اپنے
باپ کو جو اسکا محافظ تھا۔۔۔



بہت افسوس ہوا سُن کر۔۔۔ زویہ بیگم شمینہ بیگم (روحی کی والدہ) کے ساتھ تعزیت کرنے آئی ہوئی تھیں۔۔۔ تالیہ حرا اور حنا وہیں بیٹھی تھیں جب حنا اٹھ کر حماد خان کے کمرے کی طرف بڑھ گئیں تالیہ نے پلٹ کر انہیں جاتے دیکھا۔۔۔

پاپا۔۔۔ حنا اندر داخل ہو تیں انکی طرف بڑھیں ولید اذان اور علی بھی وہیں تھے۔۔۔

ریحان کی کل اسلام آباد کی فلائٹ ہے تین چار دن کے لئے اپنی بہن کے گھر جا رہے ہیں تو ہم چاہ رہے تھے اگر بات ہو جائے تو ابھی صرف بات۔۔۔ حنا ہچکچا کر بولیں اندر آتی مناہل نے سنتے ہی گھبرا کر اذان کی طرف دیکھا وہ اچھی طرح جانتی تھی اسکی ماں کیا بات کرنے والی ہیں۔۔۔

حنا تمہیں نہیں لگتا یہ موقع نہیں ہے۔۔۔ ولید نے ناگواری سے بہن کو دیکھا جب حماد خان نے اسکے ہاتھ پر ہاتھ رکھ کر دبا یا۔۔۔

میں جانتی ہوں آپ ٹھیک کہ رہے ہیں ولید بھائی۔۔۔ اچھا ہم چلتے ہیں کل پھر آؤں گی ریحان کو جانا نہیں ہوتا تو میں یہیں روکتی۔۔۔ حنا کہتیں انکے سامنے جھکیں

ہاں خیر سے جاؤ بیٹی یہ مجبوریاں تو انسان کو خود میں جکڑ کر رکھتی ہیں۔۔۔ حماد خان نے کہتے انکے سر پر ہاتھ پھیرا۔۔۔

مناہل بھی جلدی سے اکر مل کر حنا کے ساتھ ہی نکل گئی اسے جو کرنا تھا ان چار پانچ دنوں میں کرنا تھا۔۔۔



حمنہ کہاں ہے۔۔۔۔۔ روحی نے سُر سُر کرتے بھرائی ہوئی آواز میں پوچھا۔۔۔۔۔ تینوں اس وقت لان کی کرسیوں پر بیٹھی تھیں۔۔۔

سورہی ہے رورو کر حالت بُری کر لی تھی۔۔۔

ہائے داد و چلی گئیں یقین نہیں آ رہا بھی کچھ دن پہلے ہی تو ماشاء اللہ اچھی بھلی تھیں مجھے کہ بھی رہی تھیں آتی جاتی رہا کرو۔۔۔ روحی سنتے ہی غم غین ہو گئی تھی۔۔۔ جنت نے آنکھوں میں آتی نمی کو انگلیاں کے پوروں سے صاف کرتے ذمار کو دیکھا جو اسی کی طرف متوجہ تھی اسکے دیکھتے ہی نفی میں سر ہلا کر اسے اٹھنے کا اشارہ کرنے لگی۔۔۔

روحی سر جھکا کر آنکھوں صاف کرتی بیٹھ گئی وہ کافی حساس تھی۔۔۔

دونوں بیناچاپ کرتیں اسکے پاس سے غائب ہو گئیں۔۔۔

جنت تم ادا اس مت ہونا موت تو برحق ہے ہر کسی نے چلے ہی جانا ہے تم۔۔۔۔۔ روحی نے جیسے ہی آنسو صاف کر کے سر اٹھایا جنت کی جگہ ریان کو دیکھ کر دھک سے رہ گئی جو ایک ہاتھ کی مٹھی بنائے چہرہ اس پر ٹکائے ٹانگ پے ٹانگ چڑھائے سکون سے بیٹھا اسے دیکھ رہا تھا۔

کس سے باتیں کر رہی تھی؟ ریان نے ہلکی آواز میں پوچھ کر چاروں طرف نظریں گھومائیں۔۔۔

جی وہ۔۔ آپ کیسے ہیں؟ روحی گڑبڑا کر کھڑی ہوتی دانتوں تلے زبان دبا گئی۔۔۔

تمہیں کیا کرنا ہے جان کر دوبارہ تھپڑ مارنا ہے۔۔۔۔۔ ریان سنجیدی سے اپنی جگہ سے اٹھتا اسکے قریب آیا روحی نے جلدی سے پیچھے ہونے کے چکر میں لڑکھڑا کر کرسی پر گری تھی روحی نے جلدی سے خود کو سمجھا کر سامنے کھڑے لمبے چوڑے شخص کو گھورنے لگی۔۔

ابھی میں گر سکتی تھی۔۔۔

اوہ تو میڈم مجھے آپ کو چھونے کی اجازت تھی۔۔۔ روحی کے کہنے پر ریان معصومیت سے بول کر جھکا روحی کے گالوں پر شرم سے لالی آگئی تھی ریان غور سے اسے دیکھ رہا تھا۔۔

نن نہیں لیکن اگر کوئی مصیبت۔۔۔

شٹ اپ یو فول!! اس دن میں کیا کرنے کی کوشش کر رہا تھا ہاں تم جیسی بیوقوف کی مدد ہی کر رہا تھا یا تمہیں کھا رہا تھا میری جگہ کوئی ہوتا نہ تو پلٹ کر تمہاری ان لال ٹماٹر جیسے گالوں پر ایک جڑتا کے لگ پتہ جاتا۔۔۔ ریان دھیمی مگر سخت آواز میں اسکی بات پر اچھا خاصہ تپ گیا تھا روحی کی آنکھوں سے ٹپ ٹپ آنسوؤں گرنے لگے ریان ایک دم ہونٹ بھنج گیا۔۔۔

ٹھیک۔۔۔ ٹھیک ہے آپ اپنا بدلہ لے لیں جڑ دیں تاکہ آپ کا دل صاف ہو جائے۔۔۔ میں اس دن آپ سے معافی مانگنے ہی آئی تھی پر آپ بہت برے ہیں۔۔۔ روحی اٹھ کر اپنے گال کی طرف اشارہ کر کے بولتی اسے دیکھنے لگی ریان نے بمشکل اپنی مسکراہٹ دباتے ڈانٹنے کا ارادہ ترک کرتے جانے لگا۔۔

سنیں آپ۔۔

ریان۔۔۔۔ میرا نام ریان ہے اور کچھ کہنا ہے۔۔۔

آپ۔۔

ریان۔۔۔ ریان نے جان بوجھ کر مسکراہٹ دبا کر کہا۔۔

ریان اس دن کے لئے سوری۔۔ روحی نے ہچکچا کر کہتے نظریں جھکائیں زندگی میں یہ پہلی بار تھا کہ وہ کسی انجان لڑکے کے ساتھ تنہا کھڑی بات کر رہی تھی روحی کی بات پر ریان کھول کر مسکرایا۔۔۔

او کے مس لیکن اپنا نام تو اپنے بتایا نہیں۔۔۔ ریان کو اچانک یاد آیا کہ وہ ابھی تک اسکا نام نہیں جان سکا تھا۔۔۔

روحی۔۔

اباں بہت اچھا نام ہے۔۔

میں میں چلتی ہوں۔۔۔۔ روحی اسے مسکراتا دیکھ کر جلدی سے بول کر بھاگی۔۔۔۔

ریان جو کچھ اور کہنے والا تھا منہ بنا کر اسکی پشت دیکھتا رہ گیا۔۔۔



ذمار جنت کے کمرے میں بیڈ پر بیٹھی اُسکا انتظار کر رہی تھی جو تالیہ کے بلوائے پر نیچے گئی تھی۔۔۔۔

جنت تم۔۔۔۔ موسیٰ بولتے ہوئے اندر داخل ہو رہا تھا لیکن سامنے ذمار کو دیکھ کر روک گیا۔

جنت اپنی ماما کے پاس گئی ہے منگیترا صاحب۔۔۔ ذمار نے ہلکی مسکراہٹ کے ساتھ اُسے کہا جو جلدی میں لگ رہا تھا۔۔۔

اوکے تھینکس۔۔۔۔ موسیٰ اسے بولتا جیسے ہی جانے لگا ٹھٹھک کر روکتا پلٹا۔۔۔

تم نے کیا کہا ابھی۔۔

میں نے۔۔۔ میں نے تو کچھ نہیں کہا۔۔۔ موسیٰ کی بات پر ذمار اپنی طرف اشارہ کرتی انجان بن کر بولی۔۔

ابھی تم نے منگیترا کہا۔۔۔ موسیٰ نے گھور کر اسے دیکھا۔۔۔

ہیں؟ اچھا ہو سکتا ہے زبان سے پھسل گیا ہو۔ ذمار نے کندھے اچکا کر حیرت ظاہر کی۔۔۔

ویسے تمہاری ناک چڑھی گرل فرینڈ ٹھیک ہے۔۔۔

تمہے اس سے کوئی لینا دینا نہیں ہے سمجھی میں بھولا نہیں ہوں۔۔۔ موسیٰ نے انگلی اٹھا کر اسے

کہا۔۔۔

اللہ نہ کرے مجھے لینا دینا پڑے میں تو بس یونہی پوچھ رہی تھی ایک تازہ بریک اپ پر تمہاری تعزیت کر سکوں۔۔۔ ذما رہا تمہیں نچا کر فراتے چلتی زبان چلاتی اسکا خون کھولا رہی تھی۔۔۔

اس سے قبل موسیٰ اسکا گلابا دیتا جنت کو اندر آتا دیکھ کر بنا کچھ بولے چلا گیا لیکن جانے سے پہلے اسے گھورنا نہیں بھولا۔۔۔

کیا ہوا؟ جنت نے دونوں کو باری باری دیکھ کر ذما سے پوچھا جس نے کندھے اچکا کر لایا علمی ظاہر کی تھی۔۔۔



چائے پیئیں گے۔۔۔ تالیہ نے ولید کے گل پر ہاتھ رکھ کر نرمی سے پوچھا جس کی آنکھیں رونے کے باعث سوج گئی تھیں۔۔۔

نہیں بس سونا چاہوں گا۔۔۔ ولید اپنے گال پر رکھا ہاتھ تھام کر لبوں سے لگایا۔۔۔

میں ممی کو بہت مس کر رہا ہوں۔۔۔ ولید نے بے بسی سے تالیہ کو دیکھا۔۔۔

صبر کریں۔۔۔ ہم صرف صبر ہر چیز میں اللہ کی مصلحت ہوتی ہے۔۔۔ خود کو سمجھا لیں پاپا کو

آپ نے ہمت دینی ہے۔۔۔ تالیہ ولید کا سر سینے سے لگا کر ضبط سے بول رہی تھی ولید نے

آنکھیں موند کر اپنے بازوؤں کا حصار اسکے گرد جمائل کیا۔۔۔



کیا سوچا پھر؟ شام کا وقت تھا مناہل اور منہاج ساتھ کھڑے سمندر کی آتی جاتی لہروں کو دیکھ رہے تھے جب مناہل نے خاموشی توڑی تھی۔۔

منہاج نے اسکی بات پر سر گھوما کر اسے دیکھا۔۔

ہمم۔۔ رشتہ کب بھجوانا ہے؟

میرے ڈیڈ جیسے ہی آتے ہیں تب۔۔۔ مناہل نے مسکراتے ہوئے اسے دیکھا۔۔

ٹھیک ہے۔۔۔ منہاج نے گہری سانس لی۔۔

کانٹریکٹ سپر ز منگنی۔۔

نہیں نکاح کے بعد ورنہ نہیں۔۔۔ منہاج نے دو ٹوک کہا۔۔

نکاح کی ضرورت نہیں ہے کچھ مہینے ہی کی بات ہے۔۔۔ مناہل نے کندھے اُچکائے۔۔

تمہے نہیں لیکن مجھے ہے جلدی فیصلہ کرو کیا چاہتی ہو۔۔۔

منہاج کی بات پر مناہل اسے دیکھتی رہی پھر سامنے دیکھ کر کندھے اچکا کر بولی .

ٹھیک ہے نکاح پر۔۔۔ مناہل کی بات پر منہاج کھل کر مسکرایا تھا۔۔۔

حمنہ طبیعت ٹھیک ہے؟ تالیہ رات کا کھانا بنا رہی تھیں جب قدموں کی آواز پر پلٹ کر پیچھے

دیکھا جہاں حمنہ ناک پے چشمہ جما کر اندر داخل ہو رہی تھی۔۔۔

جی ممانی جان میں ٹھیک ہوں۔۔۔ حمنہ آہستگی سے مسکرا کر تالیہ کو دیکھتے ہوئے بولی حرا جو کچن کی ٹیبل کے گرد بیٹھیں سبزی کاٹ رہی تھیں حمنہ کو دیکھنے لگیں دونوں میں کچھ دنوں سے تھوڑی بہت بات چیت ہو رہی تھی حرا کو غصہ تھا اس پر جوان سے کھنچی کھنچی سی تھی۔۔۔

حمنہ بھنڈی کٹوا دو میرے ساتھ۔۔۔ حرانے اسے اپنی جانب متوجہ کیا حمنہ نے انکی آواز پر پلٹ کر دیکھا جو اسے دیکھ کر مسکرا رہی تھیں۔۔۔
حمنہ چپ چاپ کر سی کھچ کر بیٹھ کر بھنڈی کاٹنے لگی۔۔۔
حمنہ جو بھی ہوا وہ میری مجبوری تھی بیٹی۔۔۔

امی جو ہو گیا ان باتوں کو دہرانے سے اب کوئی فائدہ نہیں ہے میں مجھے آپ سے کوئی شکوہ نہیں یہی سب ہونا تھی سو ہو گیا۔۔۔ حمنہ نے ٹھہر ٹھہر کر بولتے دھیرے سے اپنا ہاتھ انکے ہاتھ پر رکھا۔۔۔ حرا جلدی سے اٹھ کر حمنہ کے چہرے کو تھام کر ماتھے پر بوسہ دیا۔۔۔
تالیہ نے نم آنکھوں سے دونوں کو دیکھ کر اللہ کا شکر ادا کیا۔۔۔



ڈائمنگ ٹیبل کے گرد بیٹھے سب ناشتہ کر رہے تھے جب اذان حمنہ کے ساتھ والی کر سی کھنچ کر بیٹھاریاں اور جنّت کے ساتھ تالیہ نے بھی حیرت سے اپنے بیٹے کو دیکھا جو لا پرواہ سے انداز میں بیٹھتا پراٹھے اپنی پلیٹ میں رکھ رہا تھا یہ دیکھے بنا کے حمنہ اس کے ساتھ ہتھننے سے بے چین

ہو گئی تھی اس سے قبل حمنہ اپنی جگہ سے اٹھتی اذان نے اچانک دوسرے ہاتھ سے اسکے ہاتھ کو تھام لیا تھا حمنہ کی اوپر کی سانس اوپر ہی رہ گئی تھی۔

حمنہ بیٹی روک کیوں گئی ناشتہ کرو۔۔۔۔۔ حماد خان نے روک کر اسے کہا جس کا ہاتھ اذان کے ہاتھ میں دبا بُری طرح کانپ رہا تھا۔۔۔

اس سے قبل وہ بیہوش ہو جاتی اذان نے اُس کا نرم و نازک ہاتھ دبا کر چھوڑ دیا۔۔۔

حمنہ کو ایسا لگا جیسے وہ آزاد ہو گئی ہو۔۔ گہری سانس لے کر وہ اپنے ناشتے کی جانب متوجہ ہو گئی کیونکہ اس طرح اٹھ کر جانا اسے ٹھیک نہیں لگا ..

علی شام کو گھر لے چلنا کچھ سامان رہ گیا ہے۔۔ حرانے سر جھکا کر ناشتہ کرتے علی کو کہا۔۔
ٹھیک ہے۔۔

میں۔۔۔ میں بھی چلوں۔۔۔ حمنہ نے جلدی سے پوچھا۔۔۔

تمہے کیا کرنا ہے جا کر پھوپھو میں ساتھ جاؤں گی۔۔۔ جنت نے اسے بولتے حرا سے کہا۔۔

تمہیں بھی کیا کرنا ہے وہاں۔۔۔۔۔ ریان نے جنت کی طرف دیکھا۔۔

کچھ نہیں یونہی آؤٹنگ ہو جائے گی۔۔۔۔۔ جنت نے کندھے اچکائے علی اسے دیکھ کر ہلکے سے مسکرایا۔۔۔

ریان تم بھی چلو پھر کیوں کے میں سوچ رہی ہوں ایک دن وہیں روک کر جو کچھ رہ گیا ہے سمیٹ لوں۔۔۔ حرا بیگم کی بات پر اذان نے کنکھیوں سے حمنہ کو دیکھا جو مسکرا کر جنت کو دیکھ رہی تھی۔۔۔

اذان کی نظروں میں ناگواری در آئی۔۔۔

پھوپھو میں بھی چلتا ہوں ویسے بھی آج کل گھر میں بور ہو گیا ہوں۔۔۔

اذان کی بات پر ایک بار پھر سب کے چہروں پر حیرانگی در آئی لیکن حرا نے مسکرا کر اشباب میں سر ہلایا۔۔۔



ناشتے کے بعد سب جانے کے لیے پورج میں کھڑے تھے۔۔۔ جب اذان نے ریان سے کہا۔۔۔

میں آتا ہوں تم لوگ بیٹھو جب تک۔۔۔ اذان جیب میں موبائل کو نہ پا کر کہتا دروازے کے قریب روکتا جان کے حمنہ کا چشمہ اتار کر تیزی سے اندر کی جانب بڑھا۔۔۔ حمنہ جو پورج کی طرف بڑھ رہی تھی اذان کو آتا دیکھ کر وہیں روک گئی تھی لیکن اذان کی حرکت پر حیرت سے اسے دیکھتی رہی پھر تیزی سے اسکے پیچھے بھاگی۔۔۔

اذان کمرے میں داخل ہوتا سکون سے قدم قدم چلتا ڈریسنگ ٹیبل کی طرف بڑھا جہاں اسکا موبائل پڑا تھا اذان جیسے ہی موبائل اٹھانے جھکا حمنہ تیزی سے اندر آئی تھی

شرما کر نہا ہی کیا ہے چوہیا۔۔ اذان سے دو بدو جواب دیا اس سے قبل حمنہ آج سچ میں اذان کے بال نوچنے اور کاٹ کھانے والی حمنہ بن جاتی جنتِ عرصے سے اندر داخل ہوئی۔۔۔

چلنا نہیں ہے کیا کب سے سب انتظار کر رہے ہیں۔۔۔ حمنہ تمہیں کیا ہوا؟ جنت نے اذان کو دیکھا لیکن حمنہ پے نظر پڑتے ہی متفکر ہوئی۔۔۔

اپنے اذان بھائی سے پوچھو۔۔ سب میرے ہی پیچھے پڑے رہتے ہیں۔۔۔ حمنہ چبا کر بولتی آخر میں روہانے لہجے میں بڑبڑا کر دروازے کی طرف بڑھی۔۔۔

چوہیا اپنی عین۔۔۔ نک تو لے جاؤ۔۔۔ اذان محظوظ ہوتا عینک کو کھنچ کر ادا کرتے ہوئے بولا۔۔۔

خود پہن لیں۔ حمنہ تراخ سے جواب دیتی کمرے سے نکل گئی۔۔۔ اذان نے مسکراہٹ دہائی جب کے جنت کو اتنے ٹائم بعد حمنہ کے رویے کو دیکھ کر غش پڑھ رہے تھے۔۔۔



گھر پہنچتے ہی حرا گھر کی صفائی کرنے لگیں جب کے حمنہ اپنے کمرے میں چلی گئی۔۔۔

میں کچھ کروں پھو پھو؟

ہاں میرے ساتھ چلو۔۔۔ علی نے ان کے جواب دینے سے قبل ہی جنت کا ہاتھ پکڑ کر لان کی طرف لے گیا۔۔۔۔۔ حرانے دونوں کو حسرت سے دیکھا کتنی خواہش تھی انکی جنت کو بہو بنانے کی لیکن کسے پتہ تھا وہ کچھ مانگنے کے لائق ہی نہیں رہیں گی۔۔۔



ٹھک ٹھک ٹھک !!

دروازہ کھٹکھٹا کر کوئی اندر آیا تھا حمنہ جو اسٹڈی ٹیبل کی کرسی پر بیٹھی خیالوں میں گم بیٹھی تھی چونک گئی۔۔۔

کیا کر رہی ہو۔۔۔ اذان نے اسکے پیچھے کھڑے ہوتے دونوں ہاتھ ٹیبل پر رکھے اس طرف کے وہ اسکے حصار میں قید ہو گئی۔۔۔

کیوں بتاؤں۔۔۔ حمنہ نے پیشانی پر بل ڈال کر کہا۔۔۔

گھر آتے ہی شیرنی بن رہی ہو بتاؤں تمہیں۔۔۔ اذان کان کے قریب جھک کر بولا حمنہ نے گھبرا کر چہرے کو گھوما یا تھا۔۔۔

آپ مجھے اچھے نہیں لگتے۔۔۔ کیوں پریشان کرتے رہتے ہیں۔۔۔

تم بھی مجھے اچھی نہیں لگتی جب تم مجھ سے کتراتے ہو۔۔۔ اذان نے بھی اسکی آنکھوں میں جھانک کر دو بد و جواب دیا۔

جب میں پسند ہی نہیں ہوں تو آپ کو خوش ہونا چاہیے مناہل باجی سے یہی کہ رہے تھے نہ کہ میں پسند نہیں ہوں۔۔۔ حمنہ نے بولتے ہی سر گھوما یا جب کے اذان سمجھ نہیں پارہا تھا کیا جواب دے اسے حمنہ کا اس سے بات نہ کرنا چھتا تھا جب کے بچپن سے ہی دونوں ایک دوسرے سے لڑتے آرہے تھے

اذان سوچ میں ہی ڈوبا تھا کہ کیا جواب دے جب باہر سے آوازیں آنے لگیں۔۔۔ حمنہ جلدی سے اٹھ کر کمرے سے نکل گئی جب کے اذان نے گہری سانس لے کر سر جھٹکا۔۔۔



رات کا کھانا کھا کر سب لان میں چلے گئے حمنہ اسے نظر انداز کرتی جنّت کے ساتھ ہی لگی رہی ہے۔۔۔

اذان میں اور علی جارہے ہیں اگر یہ پوچھیں تو بہانہ کر دینا۔۔۔ ریان نے رازداری سے اسے کہا جس نے اچھنبے سے دونوں کو دیکھا۔۔۔

کہاں جارہے ہو دونوں۔۔۔ اذان دونوں کو مشکوک نظروں سے دیکھنے لگا۔۔۔

سگریٹ نہیں پیتے ہم ہاں کوئی اور ضرور پیتا ہے کیوں علی۔۔۔ ریان نے شرارت سے کہا۔۔۔

بکومت۔۔۔ سیدھا بتاؤ کہاں جا رہے ہو۔۔۔ اذان تپ گیا تھا۔۔۔

ارے یار کل ہماری چوہیا کی برتھڈے ہے اس لئے ابھی کیک لا کروش کریں گے
سمپل۔۔۔ ریان نے کندھے اچکا کر اسے بتایا۔۔۔

اوہ۔۔۔ ٹھیک ہے جاؤ۔۔۔ اذان نے سر ہلا کر انہیں جانے کی اجازت دی۔۔۔



بارہ بجے میں دس منٹ کم تھے حمنہ ان سب کی خفیہ حرکتوں سے تنگ ہوتی اپنے کمرے میں
آگئی تھی ابھی دروازہ بند کرنے پلٹی ہی تھی جب اچانک لائٹ چلی گئی۔۔۔

ہا!! حمنہ گھبرا کر آگے بڑھی جب کسی سے ٹکرائی اس سے قبل وہ گرتی کسی نے کمر سے تھام
کر اپنے نزدیک کیا حمنہ کا حلق خشک ہو گیا۔۔۔

اذان نے کان کے قریب جھک کر ہنسی برتھڈے بولتے بے ساختہ کان کولبوں سے چھوا حمنہ
تڑپ کر جھٹکے سے پیچھے ہٹی اسی وقت ہر طرف روشنی پھیل گئی۔

ایسے کیوں گھور رہی ہو۔۔۔ شکریہ نہیں کہو گی۔۔۔ اذان نے مسکرا کر اسے کہاں جو اسے غصے
سے گھور رہی تھی

نہیں۔۔۔ مجھے لگتا تھا آپ مجھے اس لیے ڈراتے اور تنگ کرتے ہیں تاکہ میں آپ سے دور ہو جاؤں لیکن میں غلط تھی آپ کی نیت گندی اور گھٹیا ہے اپنی ہوس کی تسکین کے لئے میرے قریب آرہے ہیں مجھے چھو۔۔۔

تڑاخِ حمنہ عَضَّے سے اسے بول رہی تھی۔۔۔ جب اچانک ہی اذان نے اسکے گال پر کھنچ کر تھپیر مارا۔۔۔ ایک لمحے کے لئے حمنہ کا سر گھوم کر رہ گیا۔۔۔ آنسوؤں سے لبریز نظریں اٹھا کر سامنے کھڑے خونخار نظروں سے گھورتے اذان کو دیکھا جس نے ایک ہی جست میں اسے بالوں سے پکڑ کر کر کھنچ کر اسکا سر اٹھا کر اپنا چہرہ اسکے نزدیک کیا تھا۔۔۔ پہلی بار حمنہ سہمی میں اس سے ڈری تھی۔۔۔

گھٹیا میں نہیں گھٹیا تم ہو حمنہ عثمان۔۔۔ میرے بارے میں یہ سوچ رکھتی ہو۔۔۔ ہا! اذان نے بول کر اسے جھٹکے سے اپنے سے دور کیا جو ایک بار پھر کر ہی تھی۔۔۔

میں اتنا کمزور نہیں ہوں کہ کسی لڑکی کو بے بس کر کے اسکا فائدہ اٹھاؤں تم۔۔۔ تم ہو ہی نہیں میرے لائق بھاڑ میں جاؤ تم بہت شوق ہے نہ مجھ سے دور رہنے کا مجھے اگنور کرنے کا تو ٹھیک۔۔۔ ٹھیک ہے ابھی سے تم مجھ سے بات کرنے کے لئے تڑپ جاؤ گی۔۔۔ اذان سخت لہجے میں بولتا لمبے لمبے ڈاگ بھر کے کمرے سے نکل گیا جب کے حمنہ اپنی جگہ سے ہل بھی نہ سکی۔۔۔



حمنہ نظریں جھکا کرتالیوں کی گونج میں کیک کاٹ رہی تھی۔۔۔ سب اس وقت لان میں ٹیبل کے گرد جماتھے۔۔۔ یہ پہلی بار تھا کہ نہ تو عثمان تھے اور نہ ہی انکے بچ سُمیرا بیگم۔۔۔
سُمیرا بیگم کے انتقال کو بمشکل دو ہفتے ہی گزرے تھے۔۔۔

حمنہ اپنے نانا اور ماموں ممانی کو دیکھ کر خوش ہوئی تھی جو کچھ دیر کے لئے ہی آئے تھے۔۔۔
حمنہ نے کیک کاٹ کر نظریں دوڑائیں لیکن اذان اسے کہیں نہیں دکھا۔۔۔
کیا ہوا تمہیں؟ جنت نے مسکرا کر اس سے پوچھا۔۔۔

کچھ نہیں سر میں درد ہو رہا ہے۔۔۔ حمنہ نے پشانی مسلتے ہوئے بہانہ بنایا۔۔۔
چلو پھر ایک کپ چائے کا ہو جائے۔۔۔

ہمم۔۔۔ ٹھیک ہے۔۔۔ حمنہ نے غائب دماغی سے اُسے جواب دیا۔۔۔
ٹھیک ہے تم چلو میں ایک بار سب سے پوچھ لوں۔۔۔ جنت اسے بولتی آگے بڑھ گئی جس نے
ایک بار پھر نم آنکھوں سے لان میں نظر گھومائی تھی لیکن اذان وہاں تھا ہی نہیں۔۔۔



آہ۔۔۔!! انف!! علی کیا کرتے ہیں ابھی ہارٹ اٹیک ہو جاتا مجھے۔۔۔ جنت اپنی سوچوں میں
گم پکن کی طرف برہ رہی تھی۔۔۔ گھر کے سب افراد لان میں موجود تھے جب علی نے دبے

قدموں اسکے پیچھے آتا ہاتھ پکڑ کر اپنی طرف کھنچا تھا اس افتاد پر اچانک جنّت ڈر کر اسے دیکھتے ہی گھور کر بولی۔۔

مجھے تم سے بات کرنی ہے۔۔۔

کیا پھر کوئی رازداری ہے۔۔ جنّت نے آنکھیں پٹ پٹائیں۔۔۔

یار مجھے اپنی بات کرنی ہے۔۔ علی نے کان کی لومسلتے ہوئے اسے دیکھا۔۔

یہیں کہ دیں جو کہنا ہے حمنہ کچن میں انتظار کر رہی ہوگی میرا۔۔

ٹھیک ہے پھر جاؤ ہم بعد میں بات کر لیتے ہیں۔۔ علی سنجیدگی سے بولتا آگے بڑھ گیا جنّت جو

اسے روکنے والی تھی گہری سانس لے کر کندھے جھٹک کر رہ گئی۔۔۔



حمنہ۔۔۔۔ جنّت کے چیخنے کی آواز پر وہ جو اپنے خیالوں میں ڈوبی ہوئی تھی ہڑ بڑا کر ہوش میں آئی۔۔۔

جنّت نے بھاگتے ہوئے برنر بند کیا

دیہان کہاں ہے تمہارا ابھی سارا دودھ گر جاتا۔۔۔ جنّت کے بولنے پر حمنہ نے چونک کر دیکھا۔۔

آہ! مجھے نیند آرہی ہے پلیز تم بنا کر دے دو گی سب کو۔۔۔

ریحان جو باہر سے آرہے تھے لاونج کے دروازے پر ہی روک گئے جب کے حنا اپنی جگہ سے
یوں اٹھیں جیسے صوفے پر کانٹین اُگ گئے ہوں۔۔۔

کیا بکواس کر رہی ہو تم جانتی ہو کیا کہ رہی ہو؟ حنا نے عَصے سے اسے گھورا۔۔۔

مم میں شادی نہیں کر سکتی آپ۔۔۔

مناہل۔۔۔ اس سے قبل مناہل اپنی بات مکمل کرتی ریحان کی عَصے سے بھری آواز پر دونوں
بری طرح چونکیں۔۔۔

ریحان تیزی سے چلتے اسلے مقابل آئے مناہل بے گھبرا کر سر جھکایا لیکن اسے ابھی گھبرانا نہیں
تھا۔۔۔

تمہاری شادی اذان سے ہی ہوگی یہ میرا فیصلہ ہے ابھی جو تم نے بکواس کی اسے یہیں بھول
جاؤ۔۔۔ ریحان ہر لفظ چبا چبا کر ادا کرتے جیسے آئے تھے ویسے ہی چلے گئے۔۔۔

مناہل نے بے بسی سے اپنی ماں کو دیکھا جو اسے گھورتیں انکے پیچھے چلی گئیں تھیں۔۔۔

اففف اففف اففف !!! بیوقوف لڑکی اتنا گھبرانے کی ضرورت کیا تھی۔۔۔ اللہ اب میں کیا
کروں۔۔۔۔۔ خود کو کوستی وہ سوچنے لگی جب اچانک کسی خیال کے آتے ہی ہاتھ میں تھامے
موبائل کی سکرین پر انگلیاں چلانے لگی۔۔۔



حمنہ اٹھ جاؤ کتنا سوگی سب ناشتہ بھی کر چکے ہیں نکلنا بھی ہے ہمیں۔۔۔ حراجگانے کے لئے
کمرے داخل ہوتے ہوئے بولیں جو ہنوز سر تا پیر تک لحاف اڑے سو رہی تھی۔۔

حمنہ۔۔۔۔ حمنہ۔۔۔ حرانے اسکے قریب آکر لحاف ہٹا کر کندھا ہلاتے ہوئے پکارا جس نے
بمشکل اپنی نیند سے بوجھل ہوتی آنکھوں کو کھول کر انہیں دیکھا تھا۔۔

آپ نے کر لیا ناشتہ۔۔۔ جمائی روکتے اس نے انہیں دیکھا جو گہری نظروں سے اس کے
چہرے کو دیکھ رہی تھیں۔۔

تم روتی رہی ہو؟

نہیں تو۔۔۔ حمنہ چہرے پر ہاتھ پھیر کر ارد گرد دیکھنے لگی۔۔

جھوٹ بولنا نہیں آتا تو کیوں کوشش کرتی ہو میں جانتی ہوں اپنے باپ کو رو رہی
ہوگی۔۔۔ خدارا اس شخص کے لئے رونا بند کرو حمنہ اگر ہم سے ذرا سی بھی محبت ہوتی تو کبھی
اس طرح نہیں جاتے انہیں جس کی لت لگی ہے نہ وہ نشے سے کم نہیں ہے۔۔۔ حرا سے کہتیں
تیزی سے کمرے سے نکل گئیں وہ اُسکے سامنے نہیں رونا چاہتی تھیں جب کے حمنہ ہونٹ بھنج
کر رونے سے خود کو روک رہی تھی۔۔



السلام علیکم!! خیریت ہے میری یاد آرہی تھی کیا۔۔۔ منہاج اسکے سامنے کرسی کھینچ کر بے
بیٹھتا شرارت سے بولا۔۔۔ مناہل نے جواب دے کر اسے گھورا۔۔

کبھی سیریس بھی رہ سکتے ہو تم

میں سیریس ہو گیا تو تمہارے لئے پرابلم ہو جائے گی۔۔۔ منہاج نے اسکے چہرے پر نظریں
مرکوز کر کے ذومعنی لہجے میں کہا۔۔ مناہل نے آنکھیں گھومائیں۔

میرے مام ڈیڈ نہیں مانے۔۔ مناہل نے آسکریم میں چیخ چلاتے ہوئے کندھے اچکائے
منہاج نے نا سمجھی سے آئی برو اچکائے۔۔۔
کیا نہیں مانے۔۔۔

میری اور اذان کی شادی کا۔۔ مناہل نے ایک بار پھر اسے گھورا۔۔۔
اوہ میں بات کروں اذان سے۔۔۔

مر وانا ہے کیا۔۔ میرے ڈیڈ کو پتہ چلا تو ان سے کوئی بعید نہیں کے ریان سے ہی رشتہ تہہ کر
دیں میرا۔۔ مناہل نے کہنی ٹیبل پر ٹیکا کر کپٹی دبائی۔۔

تمہارے ڈیڈ کو کون سی جلدی ہے اتنی سی تو ہوا بھی۔۔ منہاج نے شرارت سے اسے دیکھا
اپنے بزنس کی وجہ سے اور کیا اتنا نہیں سمجھتے اپنے مفاد کے لئے رشتے جوڑ کر خود کا فائدہ دیکھا
جاتا ہے ہنسہ تم تو خود ہیڈ سم بزنس میں ہو تم نے بھی تو یہی کرنا ہے آگے جا کر۔۔ مناہل
جل بھون کر اسے بولتی دوبارہ آسکریم کی طرف متوجہ ہوئی جب کے منہاج کا قہقہہ چھوٹ
گیا۔۔

ہنسنے والی کون سی بات تھی اس میں حقیقت بتا رہی ہوں۔۔۔ منناہل نے چڑ کر اسے کہا۔۔

تم مجھے روک دینا اگر نہ مانوں تو لڑ جانا مجھ سے۔۔۔

میں کیوں روکنے لگی تمہیں۔۔۔

کیوں نہیں رو کو گی میری بیٹی تمہاری بھی بیٹی ہو گی نہ۔۔۔ منناہل نے آگے کو ہو کر معصومیت

سے کہا منناہل نے اسکی بات سمجھ کر پیر میں پہن اپنی ہیل زور سے اسکے پیر پر ماری۔۔

اففف جنگلی ہو گئی ہو کیا کیوں اپنی اولاد کو یتیم کرنا چاہتی ہو۔۔۔ منناہل نے ضبط کرتے

شرارت سے کہتے اسے تپایا۔۔۔

بھولو مت یہ شادی صرف کاغزی ہو گی میرے قریب آنے کی کوشش بھی مت کرنا میں پہلے

ہی سب بتا چکی ہوں تمہیں۔۔۔

اچھا اچھا معلوم ہے بیویوں کی طرح مت لڑو ویسے ایک بات سمجھ نہیں آرہی جب شادی کرنی

ہی نہیں ہے تو مجھ سے کیوں کر رہی ہو کہیں پہلی نظر کی محبت تو نہیں ہو گئی؟ منناہل نے دماغ

میں چلتا سوال آج پوچھ ہی لیا منناہل نے گہری سانس لے کر کرسی سے ٹیک لگائی۔۔

میں شادی کر کے ہاؤس وائف بن کر نہیں رہ سکتی فلحال میں ابھی اپنی لائف انجوائے کرنا چاہتی

ہوں بس۔۔۔ منناہل نے کندھے اچکائے منناہل اسے دیکھ کر رہ گیا۔۔۔

اچھا چلو فرض کرتے ہیں اگر میں نے تم سے بعد میں چھوڑنے سے انکار کر دیا؟

تم ایسا نہیں کر سکتے تم نے خود اپنی مرضی سے ہامی بھری ہے میں نے زبردستی نہیں
کی۔۔۔ مناہل نے اسکے سوال پر سکون سے جواب دیا۔۔۔

ہا!! ہاں بلکل۔۔ لوگ اپنے پیر پر خود کلہاڑی مارتے ہیں اور میں نے کلہاڑی کے پاس جا کر
کلہاڑی پر ہی پیر مار دیا۔۔۔ منہاج سر ہلا کر آسکر کریم کو ختم کرتے آخری بات خود کلامی کے
انداز میں بولا۔۔۔



اذان خاموشی سے کارڈرائیو کر رہا تھا۔۔

پورے راستے حمنہ پیچھے سے اسے کنکھیوں سے دیکھ رہی تھی جو سپاٹ چہرے کے ساتھ ڈرائیو
کر رہا تھا کبھی کبھی ریان کی کسی بات پر جواب بھی دے دیتا۔۔۔

جیسے ہی گاڑی گیٹ سے اندر داخل ہوئی پورج میں ریحان کی گاڑی دیکھ کر ریان چہکا۔۔

پھوپھو آئی ہیں واہ ویسے اذان آج کل کچھ زیادہ ہی چکر نہیں لگ رہے اہم مجھے تو دال میں کچھ
کالا لگ رہا ہے۔۔۔ ریان نے شرارت سے معنی خیز نظروں سے اسے دیکھا۔۔

حمنہ نے چونک کر ریان کو دیکھا پھر خود ہی اپنے چونکنے پر سٹپٹا کر دروازہ کھول کر اتر کر اندر کی
طرف بڑھ گئی۔۔۔

اذان اسے جاتے دیکھ کر خود بھی اتر کر سب کے ساتھ اندر چل دیا۔۔۔



واٹ امی روجی کا رشتہ لیکن کس سے ہائے مجھے تو اس پر ابھی سے ہمدردی ہو رہی ہے۔۔

ذمار زور سے چیختی سینے پر ہاتھ رکھ کر بولتی دھڑام سے صوفے پر گرنے کے انداز میں بیٹھی۔۔۔

زوبیہ بیگم نے اسکے چیختے پر گھبرا کر سینے پر ہاتھ رکھا۔۔

خدا کا خوف کرو لڑکی اتنی زور سے چیخنا ضروری ہے۔۔۔

ارے امی ہے کون وہ بیچارہ۔۔۔ ذمار نے انکی بات ان سنی کرتے ہوئے اشتیاق سے پوچھا۔۔

ریان ولید تمہاری دوست کا بھائی۔۔۔ زوبیہ بیگم نے اسے گھورنے کے بعد بتاھا جس کی چیخ اس بار پہلے سے بھی زیادہ دل دہلا دینے والی تھی زوبیہ بیگم نے جھک کر چپیل پیر سے نکل کر اسکا نشانہ لگا یا جو تڑپ کر اپنا کندھا سہلا کر رہ گئی تھی۔۔

کیسی ہو مناہل؟ سب سے مل کر اذان اس سے پوچھا۔۔

میں ٹھیک ہوں۔۔۔ مناہل نے جواب دینے کے ساتھ کنگھوں سے اپنے ماں باپ کو دیکھا تھا۔۔۔

مممانی جان جنت کہاں ہے؟ مناہل نے اپنی جگہ سے کھڑے ہوتے ہوئے پوچھا۔۔

دونوں ابھی لان میں گئی ہیں موسم بہت اچھا ہو رہا ہے نہ۔۔

اچھا میں انہیں کے پاس چلی جاتی ہوں۔ مناہل مسکرا کر کہتی لاؤنج عبور کر گئی۔۔۔
 چلو ہم بھی چلتے ہیں۔۔۔ ریان نے موسیٰ اور علی سے کہا اذان نے انہیں جانا دیکھ کر پہلو
 بدلہ۔۔۔



چوہیا بارش ہونے والی ہے اندر چلی جاؤ ورنہ بادلوں کی گرج سے اگر بیہوش ہو گئی تو کون
 ہسپتال لے کر جائے گا۔۔۔۔۔ ریان اسکے ساتھ جھولے پر بیٹھتا شرارت سے بولا۔۔۔
 میں اتنی بھی ڈرپوک نہیں ہوں۔۔۔۔۔ حمنہ بے ناراضگی سے پانی کا گلاس لبوں سے لگایا۔۔۔
 استغفر اللہ اتنا جھوٹ بیٹا میں سب جانتا ہوں سب سے بڑی ڈرپوک ہمارے خاندان میں تم
 ہی ہو۔۔۔

نہیں ہوں میں ڈرپوک۔۔۔۔۔ حمنہ نے تپ کر اسے دیکھا جب روش پر مناہل اور اذان کو ساتھ
 ساتھ مسکرا کر باتیں کرتے گاڑی کی طرف بڑھتے دیکھا۔۔۔ حمنہ کے حلق میں آنسوؤں کا گولہ
 سا اٹکا۔۔۔۔۔

ریان نے رک کر اسکی نظروں کے تعاقب میں دیکھا جہاں اذان اور مناہل گاڑی میں بیٹھ رہے
 تھے۔۔۔

واہ بھائی بھائی نہ رہا دیکھا چوہیا میرا بھائی کیسے اکیلے اکیلے لونگ ڈرائیوں چل رہی ہیں۔۔۔۔۔ ریان نے تیز بولتے ایکٹنگ کرتے ہوئے حمنہ کے کندھے سے پیشانی ٹکائی ریان کی آواز پر ان تینوں نے پلٹ کر اُسے دیکھا جب کہ اذان جو گاڑی نکال رہا تھا اچانک سرسری نظر پڑنے پر لان کا منظر دیکھ کر خون کے گھونٹ بھر کر رہ گیا تھا جانے کیوں حمنہ کی باتوں کے باوجود وہ اسے نظر انداز نہیں کر پارہا تھا بچپن سے لڑتے جھگڑتے آج کیوں یہ فاصلے چھینے لگے تھے۔۔۔

زور سے سر جھٹکتا وہ گاڑی زن سے لے گیا۔۔۔



ریان ہٹو کیا ہو گیا ہے۔۔۔ حمنہ گھبرا کر اپنی جگہ سے کھڑی ہوئی تھی۔۔

اوائے خبردار ہماری کزن کو تنگ مت کرو۔۔۔ موسیٰ نے قریب آکر مصنوعی گھورا

اواہ بھائیوں اب لڑنا مت شروع کر دینے۔۔۔۔۔ علی نے دونوں درمیان آکر بولا۔۔۔

حمنہ سب کو باتوں میں لگا چھوڑ کر اندر بڑھ گئی لاؤنج میں ہی سب بڑے گفتگو میں مشغول تھے۔۔۔

حمنہ کے آتے ہی ولید نے حمنہ کو دیکھ کر سرد آہ بھری تھی۔۔۔

حمنہ وہاں سے اپنے کمرے کی طرف جانے لگی جب حنا کی خوشی سے بھرپور آواز پر اسکے قدم زمین میں جکڑ گئے۔

ہم ایک بار اذان سے بات کر لیں کیوں کہ زندگی اسی نے گزارنی ہے پھر ان شاء اللہ دونوں بیٹوں کی ساتھ ہی خوشیاں منائیں گے۔۔۔ ولید کی سنجیدہ آواز میں جواب دینے پر حمنہ چونکی تھی۔۔

ان شاء اللہ نصیب کرے۔۔۔ ریحان نے شیریں لہجے میں کہتے سر ہلایا۔۔۔

حمنہ تیزی سے وہاں سے بھاگتی کمرے کی بجائے ٹیرس پر چلی گئی۔۔۔۔



کہاں جانا ہے محترمہ۔۔۔ اذان نے ڈرائیونگ کرتے ساتھ بیٹھی مناہل سے پوچھا جو موبائل پر میسج ٹائپ کر رہی تھی۔۔ اذان کی آواز پر چونک گئی۔۔۔

آہاں پیزا ہٹ چلتے ہیں۔۔ مناہل اسے جواب دیتی دوبارہ موبائل پے جھک گئی اذان نے اوکے کہتے کندھے اچکا کر اسپید بڑھادی۔۔



ذمار میں شادی کیسے کر سکتی ہوں یار۔۔۔۔ روحی نے سہمے لہجے میں اسے دیکھا جو مزے سے بستر پر نیم دراز موبائل میں فیسبک استعمال کر رہی تھی جب اسے جنٹ کے کمنٹ موسیٰ کی

پروفائل نظر آئی جلدی سے اسکی پروفائل اوپن کرتے چیک کرنے لگی جب کے روحی اب اپنا
رونا بھول کر غصے میں آچکی تھی۔۔۔۔

بہت ہو گیا ذمار چھوڑو موبائل کو یہاں میری زندگی لٹک گئی ہے اور تم اتنے مزے سے
موبائل میں لگی ہوئی ہو۔۔۔ روحی نے اُسکے ہاتھ سے موبائل کھینچنا چاہا جسی نے بروقت موبائل
اسکی پہنچ سے دور کیا۔۔۔

کیا تکلیف ہے بیوقوف شکر ادا کرو بیچارہ ایک تو کر رہا ہے ایک میں ہوں لگتا ہے سنگل ہی
سانسوں کا سگنل توڑ کر اس دنیا سے رخصت ہو جاؤں گی۔۔۔۔۔ ویسے ایک بات بتاؤ آنٹی کو میں
کیوں نہیں نظر آئی تھی۔۔۔ ذمار اچانک اسکے قریب آکر ایک انگلی دانتوں تلے دبا کر مزے سے
پوچھنے لگی۔۔۔ روحی کی ہنسی چھوٹ گئی۔۔۔ جب کے اسکے اس طرح ہنسنے پر ذمار منہ بنا کر
کمرے سے نکل گئی۔۔۔

ذمار میری بات تو وہیں رہ گئی یار واپس آؤ۔۔۔ ایک دم یاد آنے پر وہ زور سے بولتی اٹھ کر ذمار کے
پیچھے بھاگی



منہاج تم یہاں؟ دونوں کو آئے کچھ دیر ہی ہوئی تھی جب منہاج چلتا ہوا انکے قریب آیا
تھا۔۔۔

منہاج کو میں نے بلایا ہے۔۔۔ اس سے قبل منہاج کچھ کہتا مناہل بول پڑی۔۔۔ اذان کے ماتھے پر بل پڑے۔۔۔

تم جانتی ہو منہاج کو؟

ہاں وہ ہماری ملاقات کہیں بار تمہارے آفس میں ہی ہو چکی ہے

اوہ۔۔۔ بیٹھو۔۔۔ اذان نے سن کر منہاج سے کہ کر کندھے اُچکا کر خود بھی بیٹھ گیا۔۔۔

کچھ دیر باتوں کے دوران مناہل اصل بات کی طرف آئی۔۔۔

اذان تم تو جانتے ہو گے آج ہمارے گھر آنے کا مقصد؟

کون سا مقصد؟ اذان نے اسکے سوال پر نا سمجھی سے آئی برو اُچکائی منہاج نے لبوں پر ہاتھ رکھ کے مسکراہٹ چھپائی۔۔۔

واٹ ممانی جان نے نہیں بتایا ڈیڈ میر اور تمہارا رشتہ کرنا چاہتے ہیں تبھی وہ نانا جان کے پاس آئے ہیں کیوں کے ولید ماموں نانا جان کی بات کبھی نہیں ٹالتے۔۔۔ مناہل نے حیرت سے اسے بتایا جو اس سے بھی زیادہ حیرت سے اسے دیکھ رہا تھا۔۔۔

ایسا کیسے ہو سکتا ہے اگر ایسا کچھ ہوتا تو ماما مجھ سے بات کرتیں۔۔۔ اذان نے پر یقین لہجے میں کہا مناہل نے گہری سانس لی پھر منہاج کو دیکھا۔۔۔

اب؟ منہاج نے اسکے دیکھنے پر کہا۔۔۔

اذان میں۔۔۔ میں۔۔۔

تم شادی نہیں کرنا چاہتی یہی۔۔۔ اذان نے اسکی ہچکچاہٹ دیکھ کر جملہ مکمل کیا۔۔۔

دیکھو اذان ہم بہت اچھے دوست ہیں تم نے ہمیشہ مجھے سپورٹ کیا میں۔۔۔

ریلیکس مناہل صفائی پیش وہاں کی جاتی ہے جہاں ایک رازی ہو کیا میں نے تمہیں کہا کے میں تم سے شادی کرنا چاہتا ہوں؟ نہیں نہ پھر مجھے یہ سب کہ کر تم مجھے مجبور کر رہی ہو کے میں بھی تمہیں نہ کرنے کی وجہ بتاؤں لیکن یقین جانو میں شادی کر کے اپنی اچھی دوست کو کھونا نہیں چاہتا ہم کزن ہونے کے ساتھ اچھے دوست ہیں اور میں تمہاری تھکنگ کو جانتا ہوں۔۔۔ اذان نے ہاتھ اٹھا کر اسے کچھ بھی بولنے سے روک کر اپنی بات جاری رکھی منہاج اذان کی باتیں سن کر متاثر ہوا تھا جب کے مناہل نے پر سکون سانس لے کر مسکرا کر اذان کو دیکھا۔۔۔

تھینکس اذان۔۔۔ لیکن ایک وجہ اور ہے۔۔۔ مناہل نے کہتے منہاج کی طرف

دیکھا۔۔۔ اذان اتنا بھی نا سمجھ نہیں تھا کے منہاج کا یہنا ہونا نہیں سمجھ پاتا۔۔۔



ٹھک ٹھک ٹھک !!

آ جاؤ۔۔۔ ولید صوفی پر تانگ پر تانگ رکھے بیٹھتالیہ کو گھورتے ہوئے بولا جب اذان اندر داخل ہوا۔۔۔ دونوں نے سر گھوما کر اذان کو دیکھا جو سنجیدگی سے چلتا ہوا تالیہ کے سامنے کھڑا

ہوا تھا۔۔۔

ماما پھوپھو کیوں آئیں تھیں؟ اذان کے سوال پر تالیہ نے ولید کو دیکھا جس نے اشارہ کیا کہ اب بتاؤ اور بیٹو۔۔۔

اذان بیٹا ریحان مناہل کے لئے آئے تھے وہ چاہتے ہیں تمہارا اور مناہل کا رشتہ ہو جائے خیر سے غلط بات تو نہیں ہے ماشاء اللہ تم دونوں میں کافی انڈر سٹنڈنگ ہے اور۔۔۔

لیکن میں پھر بھی اس سے شادی نہیں کرنا چاہتا۔۔۔ اذان نے انکی بات کاٹی باہر ایک دم زور سے بادل گرے۔۔۔

ولید اپنی جگہ سے اٹھا جب کہ تالیہ کے ماتھے پر بل آئے۔۔۔

وجہ جان سکتی ہوں؟ مناہل میں کیا برائی ہے؟

برائی اس میں نہیں ہے میں اپنے آپ کو اسکے قابل نہیں سمجھتا۔۔۔ اذان نے سکون سے انہیں جواب دیا۔

گرج چمک کے ساتھ باہر تیز بارش شروع ہو چکی تھی۔۔۔

ایسا کیوں کہ رہے ہو اذان بیٹا۔۔۔ تالیہ ایک دم نرم پڑیں جب کہ ولید قدم قدم چلتا اسکے قریب آیا۔۔۔

میں ابھی شادی نہیں کرنا چاہتا ماما آپ انہیں منا کر دیں پلیز۔۔۔ اذان انکی بات نظر انداز کرتے تیزی سے کمرے سے نکل گیا ولید نے اُسے روکا نہیں وہ زبردستی کا قائل نہیں تھا۔۔۔



ریان حمنہ کو دیکھو کہاں ہے یہ لڑکی اپنے کمرے میں نہیں ہے۔۔۔۔۔ ریان کولاؤنج کی کھڑکی کے پاس رکھی رنگ چیرپر بیٹھا دیکھ کر بولیں
ریان نے موبائل سے نظر اٹھا کر انہیں دیکھا۔۔۔

ڈونٹ وری پھوپھو بھی دیکھتا ہوں چوہیا کس مورچے میں ہے
ریان شرارت سے بولتا اٹھ کر سیڑیاں چڑھ گیا۔۔۔



ریان ڈھونڈتا ہوا چھت پر آیا گرج چمک کے ساتھ ہوتی بارش دیکھ کر مسکرا کر پلٹنے لگا جب
آواز پر پلٹا چھت کی دیوار کے ساتھ کوئی وجود زمین پر بیٹھا محسوس ہوا۔۔۔ ریان حیرت سے
بارش کی پرواہ کیے بغیر قدم قدم چلتا قریب پہنچ کر غور سے دیکھا۔۔۔

ریان اس بار شدید حیرت سر بھگتے وجود کو دیکھ کر لٹنے ہی پل ساکت رہا۔۔۔

حم حمنہ۔۔۔ ریان سر سراتے لہجے میں بولتا تیزی سے دوزانوں بیٹھا۔۔۔

حمنہ کو بری طرح کا پتی خوفزدہ سی بیٹھی ہچکیوں سے رو رہی تھی آواز پر تیزی سے اس سے
لیٹ گئی۔۔۔

حمنہ۔۔۔ حمنہ ریلیکس کچھ نہیں ہوا میں ہوں چلو اٹھو یہاں سے۔۔۔ ریان اسکی حالت پر بری طرح ڈر گیا تھا۔۔

حمنہ بری طرح کانپتی اسے چھوڑنے کو تیار نا تھی۔۔۔ ریان نے اسے زبردستی کھڑا کرتے دروازے کی طرف بڑھا۔۔

ابھی دونوں آخری سیڑی پر تھے جب اذان کو دیکھ کر روک گئے۔۔۔

دونوں بری طرح بھیگے ہوئے تھے جب کے حمنہ سردی سے کانپتی ریان کے ساتھ لگی کھڑی تھی۔۔۔

آج چوہیا شیرنی کیسے بن گئی۔۔۔ اذان نے سلگتے لہجے میں اسے سرتاپیر دیکھا حمنہ نے نیلے پڑتے بری طرح لرزتے لبوں کو بھنخ کر اذان کو دیکھا۔۔۔ ریان زور سے ہنسا۔۔۔

میں بھی یہی سوچ رہا تھا لیکن تم دیکھتے نہ اسے بلی کا بچہ لگ رہی تھی۔۔۔ ہا ہا ہا۔۔۔ ریان اسکے لہجے کو محسوس کئے بنا ہی اپنی ہانکنے لگا۔۔۔

حمنہ نے نم آنکھوں سے سامنے کھڑے شخص کو دیکھا جو ہمیشہ اس سے خفا تھا۔۔۔

چلو چوہیا ورنہ بیمار ہو جاؤ گی۔۔۔ ریان اسے کہتا آگے بڑھنے لگا حمنہ نے گردن موڑ کر اسے دیکھا جو اسے ہی دیکھ رہا تھا حمنہ کے دیکھنے پر سر جھٹک کر آگے بڑھ گیا۔



ارے آج صبح ہی صبح اٹھ گئی۔۔۔ تالیہ فجر کی نماز کے بعد کچن میں آئی جہاں پہلے ہی حمنہ کو دیکھ کر مسکرا کر حیرت سے بولیں .

حمنہ نے مسکرا کر انہیں دیکھا تالیہ اُسکے چہرے کو دیکھتے ہی متفکر سی قریب آ کر اسکی پیشانی چھو کر دیکھنے لگی۔۔۔

اللہ۔۔۔ تمہیں تو بخار ہے یہاں کیوں بیٹھی ہوا اٹھو چلو کمرے میں۔۔۔

نہیں ممانی جان میں ٹھیک ہوں دوائی لی ہے ابھی اتر جائے گا کمرے میں گھبراہٹ ہو رہی تھی۔۔ حمنہ نے ہاتھ میں تھامے ٹشو سے ناک رگڑتے ہوئے تالیہ کو جواب دیا خام کی وجہ سے اسکی آنکھوں سے پانی نکل رہا تھا۔۔

حرا اٹھ گئی ہے؟ تالیہ چائے بنانے کے لئے آگے بڑھتیں اس سے پوچھنے لگیں۔۔۔

جی وہ اٹھی ہوئی ہیں میں بتا کر ہی آئی ہوں۔۔

یہ بھی بتاؤ کے ماں کو ناراض کر کے آئی ہو۔۔ حرا کی آواز پر حمنہ نے چشمہ ٹھیک کرتے سر ٹیبل پر گرا لیا۔۔

امی پلیز مجھے کمرے میں گھٹن ہو رہی تھی۔۔۔

اچھا ٹھیک ہے چلو ان میں بیٹھتے ہیں تازی ہوا اچھی لگے گی۔۔ حرا نے اسکے بالوں میں ہاتھ پھیرتے ہوئے کہا۔۔ اذان جو جاگنگ کے لئے جانے سے پہلے کچن کی طرف آیا

تھا اندر پھوپھو کو دیکھ کر سلام کر کے جانے لگا جب ٹیبل پر سر رکھے حمنہ پر نظر پڑی۔۔

کیا ہوا پھوپھو؟ سر سری سے لہجے میں پوچھتا وہ اسے دیکھنے لگا جو اسکی آواز پر آہستہ سے سیدھی بیٹھی تھی۔۔۔

بخار ہو رہا ہے دوئی کھانے کے بعد اب گھبراہٹ ہو رہی ہے۔۔۔ حرا سے بتا رہی تھیں جو اسے ایک نظر دیکھنے کے بعد انکی طرف متوجہ ہو گیا تھا۔۔

حمنہ اذان کے ساتھ چلی جاؤ۔۔۔ تالیہ کی بات پر حمنہ نے گھبرا کر اذان کو دیکھا جو ماں کو دیکھ رہا تھا۔۔

میں جاگنگ کرنے جا رہا ہوں واک کرنے نہیں۔۔

ایک دن چھوڑ نہیں سکتے گاڑی میں لے جاؤ انڈے وغیرہ بھی لا دو۔۔ تالیہ نے مسکرا کر اسے کہا۔

ماما میں۔۔۔

رہنے دیں ممانی جان میں ٹھیک ہوں۔۔۔ اذان کی بات کاٹتے حمنہ ہچکچا کر بولتی باہر نکلنے

لگی۔۔ اذان نے عرصے سے اسکی اکڑ دیکھی۔۔

رہنے دو پھر تم میں ملازم سے کہ دوں گی۔۔۔ تالیہ نے افسوس سے اپنے بیٹے کو دیکھ کر کہا۔۔۔

ضرورت نہیں ہے میں لادوں گی آپ کی نخریلی بھانجی کو بھی لے کر جاتا ہوں۔۔ اذان چڑ کر
بڑ بڑاتا تیزی سے کچن سے نکل گیا۔۔



حمنہ لاؤنج عبور کر کے ابھی دروازے تک ہی پہنچی تھی جب کسی نے اسکا ہاتھ اپنے ہاتھ میں
سختی سے تھام کر قدم باہر کی جانب بڑھائے تھے اچانک ہوئی افتاد پر حمنہ چیخ بھی نہ سکی۔۔
اذان نے فرنٹ سیٹ کا دروازہ کھول کر ہاتھ چھوڑا۔۔

بیٹھو۔۔۔

نن نہیں مجھے نہیں جانا۔۔۔ حمنہ نے سہم کر نظریں جھکا کر اسے کہا جو ایک دم اسکے نزدیک آیا
تھا۔۔۔

گاڑی میں بیٹھو ورنہ میں زبردستی کرونگا حمنہ عثمان۔۔۔ اذان نے ہر لفظ چبا چبا کر ادا کرتے
ایک قدم پیچھے لیا۔۔۔

حمنہ بنا جواب دیے جلدی سے گاڑی میں بیٹھی۔۔۔ اذان گہری سانس لیتا ڈرائیونگ سیٹ پر
اگر بیٹھا ایک دم ہی حمنہ کے دل کی دھڑکن تیز ہوئی تھی یہ پہلی بار تھا کہ دونوں اکیلے ساتھ
کہیں جا رہے تھے۔۔۔



ریان سے بات ہوئی تمہاری؟ ولید آفس جانے کے لئے تیار ہو رہا تھا آئینے میں تالیہ کا عکس دیکھ کر بولا۔۔

اٹھ جائے تو پوچھتی ہوں پھر شام میں آپ جلدی آجائیے گا ان شاء اللہ رشتہ پکا کر کے ہی آئیں گے ویسے میں سوچ رہی ہوں اذان کے لئے بھی وہیں سے لڑکی دیکھ لوں۔۔

تالیہ کی بات پر ولید نے لمبی سانس لیتے پلٹ کر تالیہ کو دیکھا تھا جو چادر ٹھیک کر رہی تھی۔۔

وہ ابھی شادی نہیں کرنا چاہتا اس لئے اسے ابھی رہنے دو میں خود ریحان سے بات کر لوں

گا۔۔۔ زبردستی کے رشتے ختم ہونے کے ساتھ پرانے رشتوں میں بھی دراڑیں ڈال دیتا

ہے۔۔۔ ولید سنجیدگی سے بولتا ٹائی باندھے لگا جب کے تالیہ چپ ہو گئی۔۔۔ وہ کبھی ولید سے

بحث نہیں کر پاتی تھیں کیوں کے وہ کڑوی لیکن سچی بات کرتا تھا۔۔۔



بیکری کے سامنے گاڑی روک کر وہ اتر کر اندر بڑھ گیا حمنہ نے اسکے جاتے ہی دو تین گہری

سانس لی تھی۔۔۔ جب بائیک پر سوار دو آدمی اسے دیکھ کر قریب ہی روکے تھے۔۔

حمنہ نے گھبرا کر بیکری کی طرف دیکھا۔۔۔

باہر نکل۔۔۔ ایک بندے نے اتر کر شیشہ بجایا حمنہ نے جو تھوڑا سا شیشہ کھولا ہوا تھا اسے

جلدی سے بند کیا۔۔۔

باہر کھڑا آدمی اُسکی حرکت پر غصے میں آگیا۔۔۔

ہاکی پکڑا ذرا۔۔۔

بھائی پاگل ہو گیا ہے۔۔ دوسرے نے تھوڑا گھبرا کر کہا صبح کا وقت ہونے کی وجہ سے لوگ کم تھے اور جو تھے وہ جلدی سے یہ کاروائی دیکھ کر رُفُوچکر ہو رہے تھے۔

دیتا ہے یا تیرا سر توڑوں۔۔ سالی نے مجھے نظر انداز کیا ہے آدمی نے غصے سے اپنے ساتھی کو ڈپٹا

حمنہ آدمی کی پشت دیکھ کر تیزی سے پچھلی سیٹ پر جا کر نیچے چھپ گئی جب شیشہ ٹوٹنے کی آواز پر دونوں آنکھوں کو سختی سے میچ کر سر جھپا لیا۔۔۔

ابے بھائی غائب ہو گئی۔۔ ساتھی نے حیرت سے اسے کہا جو پچھلی طرف جا رہا تھا اس سے قبل وہ پچھلا شیشہ بھی توڑ دیتا کسی نے زور سے اُسکا گریبان جکڑ کر زمین پر پٹخا۔ اذان غصے سے اس پر ٹوٹ پڑا دوسرا ساتھی جو ڈر گیا تھا بانیک سٹارٹ کرنے لگا۔۔۔ چند لوگ جو تماشا دیکھ رہے تھے قریب آگئے تھے۔۔۔

آوازوں پر حمنہ نے چشمہ ناک پر جما کر سر اونچا کر کے شیشے سے باہر دیکھا تو رونا شروع کر دیا۔۔۔

ماتے ہوئے اسے اچانک حمنہ کا خیال آیا تو آدمی کو چھوڑ کر گاڑی کا دروازہ کھول کر دیکھا پچھلی طرف سے رونے کی آواز پر اذان نے پر سکون سانس لی۔۔۔



اترو۔۔۔ اذان سائیڈ پر گاڑی روک کے پچھلا دروازہ کھول کر بولا۔۔۔ حمنہ جو ہنوز سیٹ سے نچلے بیٹھی رونے کا شغل فرما رہی تھی کانپتی ٹانگوں سے باہر نکل کر اذان کے سینے سے لگ گئی۔۔۔ اذان جو اسے ڈانٹنے کے ارادے سے روکا تھا ہونٹ بھنج کر پشت پر ہاتھ رکھتے رکھتے روک گیا۔۔۔ حمنہ کا جسم بخار کی حدت سے دوبارہ گرم ہو رہا تھا

اذان نے ارد گرد دیکھا گلی سنسان تھی۔۔۔

ہوش میں آؤ بیوقوف لڑکی ہم باہر ہیں۔۔۔

مم مجھے لگ لگا وہ آ۔۔۔ آپ کو ماریں گے۔۔۔ حمنہ بے سوں سوں کرتے اسے کہا۔

میں ٹھیک ہوں دیکھو ادھر۔۔۔ اذان اسکی حالت کے پیش نظر نرمی سے بولتا اسے بہلانے لگا دونوں کچھ دن ہوئی لڑائی کو بھولے ایک دوسرے کو تسلی دے رہے تھے۔۔۔



ماما کیا ہوا؟

یہ اذان اور حمنہ ابھی تک نہیں آئے اُسے آفس بھی جانا ہے۔۔۔ تالیہ نے فکر مندی سے کہا ریان جو ابھی بھی نیند میں تھا ماں کی بات پر بھک سے اسکی نیند اڑھ گئی۔۔۔ جب کے جنّت اور علی نے بھی حیرت سے انہیں دیکھا۔ جیسے یقین کرنا چاہ رہے ہوں۔۔۔

علی چٹکی کاٹنا ذرا۔۔۔ ارے کاٹو۔۔۔ ریان نے جلدی سے اپنا بازو اسکے آگے کیا۔۔۔ تالیہ نے سمجھ کر اسکے سر پر چپت لگائی اس سے قبل ریان ہاتھ پیچھے کرتا علی نے تیزی سے اسکا بازو پکڑ کر چٹکی کاٹی۔۔۔

آہ!! جنگلی بھیڑیے معصوم بچے کو چیر پھاڑ دو گے کیا؟ ریان نے بازو مسلتے ہوئے اسے گھورا۔۔۔

کون معصوم؟ معذرت کے ساتھ یہاں صرف ایک ہی معصوم ہے اور وہ ہوں میں خود۔۔۔ کیون جنت ٹھیک کہانہ۔۔۔ علی نے فرضی کالر جھاڑتے ہوئے اسے کہا۔۔۔ خبردار جو اسکی طرف داری کی تو۔۔۔ ریان نے اسکے بولنے سے قبل ہی جنت کو خبردار کیا۔۔۔ بھئی میں کچھ نہیں کہ رہی ماما میں آتی ہوں۔۔۔ جنت نے کندھے اچکا کر دونوں کو دیکھیں بنا اٹھ کھڑی ہوئی جس کی بھی سائیڈ لیتی بعد میں دھمکیاں اسے ہی ملتی رہتیں۔۔۔



ممائی جان انتظار کر رہی ہونگی۔۔۔ مجھے نہیں دکھانا کسی ڈاکٹر کو پلینز۔۔۔ حمنہ نے دوسری بار منت کی۔۔۔ دونوں ہسپتال میں ڈاکٹر کے کیمین میں بیٹھے ڈاکٹر کے آنے کا انتظار کر رہے تھے۔۔۔ اس سے قبل اذان غصے میں کچھ بولتا دروازہ کھول کر ڈاکٹر اندر آئے۔۔۔ حمنہ نظریں جھکائے چپ چاپ چیک اپ کرواتی رہی اذان کی نظریں اسی پر تھیں۔

کچھ دیر میں دونوں ہسپتال سے باہر کی جانب بڑھ رہے تھے جب ایک دم اذان روکا۔
گاڑی میں بیٹھو جا کر میں دوائی لے کر آتا ہوں۔۔۔ اذان اسے کہتا جانے لگا حمنہ نے ایک نظر
باہر کی جانب دیکھا پھر پلٹ کر اذان کے پیچھے بھاگی۔

تھینک یو۔۔۔۔ اذان لفافہ تھام کر جیسے ہی پلٹا حمنہ کو دیکھ کر ہونٹ بھنج کر رہ گیا۔۔

تمہیں کہا تھا نہ گاڑی میں بیٹھو۔۔۔ چلو ذرا انجکشن لگواتا ہوں تمہیں۔۔۔

نہیں۔۔۔ اذان بھائی سوری۔۔۔ حمنہ نے گھبرا کر اسے دیکھا۔۔۔

لگتا ہے تمہارے کانوں کا علاج کروانا پڑے گا کہا تھا نہ اس دن مجھے بھائی کہنے کی ضرورت نہیں
ہے ایڈیٹ اب چلو۔۔۔ اذان چڑ کر بولتا آگے بڑھ گیا حمنہ شکر کرتی اذان سے ایک قدم پیچھے
چلنے لگی۔۔۔



شام کا وقت تھا سب روجی کے گھر کے لیے نکل رہے تھے جب ریحان کی گاڑی اندر آئی۔۔۔
ولید جو گاڑی میں بیٹھ چکا تھا اتر کر آگے بڑھا۔۔

السلام علیکم۔۔۔ کیسے ہو ریحان؟

وعلیکم السلام۔۔۔ میں ٹھیک ہوں رشتہ لے کر جایا جا رہا ہے۔۔۔ ریحان نے طنزیہ لہجے میں

اذان اور ریحان کو دیکھا ولید نے اسکے طنز کو نظر انداز کرنا ہی بہتر سمجھا۔۔

حنا اور بچے نہیں آئے؟

نہیں دراصل ہمیں ڈنر پر جانا ہے اپنی بیٹی کے سسرال۔۔۔ میں ابھی گھر ہی جا رہا تھا سو چا ایک برمل کر بتادوں میری بیٹی کے لئے رشتوں کی کمی نہیں ہے۔۔۔ ریحان نے مسکراتے ہوئے ولید کو دیکھا۔۔۔ دونوں ہلکی آواز میں بات کر رہے تھے ولید نے ایک نظر اپنی فیملی کو دیکھا پھر مسکرا کر ریحان کو مبارکباد دینے لگا۔۔۔

ماشاء اللہ۔۔۔ اللہ نظر بد سے بچائے ہم آئیں گے اپنی بچی سے ملنے۔۔۔ چلتا ہوں۔۔۔ ولید ریحان کو کہتا گاڑی کی طرف بڑھ گیا جب کے ریحان اسکے رویے سے شرمندہ ہو گیا تھا۔۔۔ ولید اذان اور منابل کے رشتے کا انکار اسکے گھر جا کر کر آیا تھا۔۔۔ ریحان نے غصے میں دوسرا رشتہ جو کچھ دن پہلے ہی آیا تھا نہیں ہاں کر کے آج تاریخ تہہ کرنے جا رہے تھے۔۔۔



ماشاء اللہ ماشاء اللہ آج تو تم اتنی پیاری لگ رہی ہو کے تمہارے ان کا دل کلا بازیاں کھا کر تمہارے قدموں سے ہی نہ لپٹ جائے۔۔۔ ذمار روجی کو دیکھتے ہی شوخ لہجے میں بولتی اُس کے پاس آ کر گال کو چھو کر بولی روجی نے اسکی بات پر شرمنا کر سر جھکا لیا۔۔۔

اففف!! شرمیلی بطخ۔۔۔

بکومت۔۔۔۔

ہاہاہا۔۔۔ روحی اپنا چہرہ تو دیکھو کیسے شرم سے لال ٹماڑ ہو گیا ہے۔۔۔۔۔ ذمار اپنے چھپڑ رہی تھی
جب ذمار کے موبائل واٹس ایپٹ ہوا۔۔۔

ہاہاہا۔۔۔ تم جی بھر کر شرمناؤ جب تک میں آتی ہوں۔۔۔۔۔ ذمار اسکرین پر آئی نوٹیفکیشن دیکھ کر
مسکرا کر روحی کو کہتی کمرے سے نکل گئی جو ہنوز سر جھکا کر شرمنا رہی تھی۔۔۔



کون ہیں آپ محترمہ میری پکچر پر گائیں لکھنے کی ہمت کیسے ہوئی۔۔۔۔۔ موسیٰ کاغصے سے بھرا میج
پڑھ کر ذمار کھلکھلا کر ہنسی۔۔۔

اس میں کون سا مشکل کام ہے دوبارہ کر کے دکھاؤں۔۔۔

موسیٰ نے کمینٹ پڑھتے ہی سلگ کر اسے بلاک کیا۔۔۔

ذمار جو اسکے جواب کا انتظار کر رہی تھی تنگ آ کر چیک کیا جب خود کو بلاک دیکھ کر حیرت سے
آنکھیں اور منہ دونوں کھول گئے۔۔۔

ہا!! مجھے بلاک کر دیا۔۔۔۔۔ اسے تو چھوڑوں گی نہیں گھمنڈی کہیں کاہنہ۔۔۔۔۔ ذمار خود کلامی
کر رہی تھی۔۔۔

ذمار تم یہاں کھڑی ہو مہمان آگئے ہیں دیکھو ذرا روحی تیار ہے کے نہیں۔۔۔

جی چاچی ابھی جاتی ہوں۔۔ پلٹ کر شمینہ بیگم کو جواب دیتی مہمانوں کی آمد کا سن کر تیزی سے
بھاگی۔۔۔



گھبراہٹ ہو رہی ہے۔۔۔

ہاں تھوڑی تھوڑی۔۔۔

شرم بھی آرہی ہے

ہا۔۔۔۔۔ ہاں نہیں بلکل نہیں میں لڑکی ہوں جو شرماؤں۔ علی جو سرگوشی کر رہا شرم والی
بات پر گڑ بڑا کر اسے گھورا جو ہنسی دباتا اس سے دور ہوا تھا۔ اس سے قبل حراٹو کتیں روحی
ڈرائنگ روم میں داخل ہوئی ریان۔ اسے دیکھ کر مسکرایا جو بری تارہ گھبرا رہی تھی۔۔۔

یہ میری اکلوتی بیٹی ہے اور یہ زین میرا بڑا بیٹا۔۔۔ سمینہ بیگم نے تعارف کروایا۔۔۔ اذان نے
ناگواری سے سامنے بیٹھے شخص کو گھورا جو کب سے چور نظروں سے حمنہ کو دیکھ رہا تھا جب کے
حمنہ خود بھی اسکا دیکھنا محسوس کر چکی تھی۔۔۔



گھر آتے ہی حمنہ گاڑی سے اتر کر اندر کی طرف بڑھ گئی۔۔۔ ہر کسی کے چہرے پر مسکراہٹ

تھی علی اور جنّت پورے راستے ریان کو چھیڑتے رہے جب کے اذان کا ذہن زین پر اٹکا ہوا

تھا۔۔۔

ممائی جان رشتہ پکڑھونے کی خوشی میں ریان کو ہم سب کو ٹریٹ دینی چاہیے نہ۔۔ علی اور
جنت ریان سے بحث کرتے تالیہ کے سامنے جا کھڑے ہوئے۔۔۔

بھئی بچوں یہ تم لوگوں کا معاملہ ہے خود ہی نبٹو۔۔ تالیہ دونوں ہاتھ کھڑے کرتی بول کر حرا کے
ساتھ اندر بڑھ گئی۔۔

بعد میں آنا چلو نکلو دونوں یہاں سے۔۔۔ ریان نے دونوں کی شکل دیکھ کر ہستے ہوئے کہتے
دوڑ لگادی۔۔۔

پاپا ریان بھائی بہت کنجوس ہیں ہمیشہ یہی کرتے ہیں۔۔

ہاہاہا!!! کل بول نہ مان جائے گا۔۔۔ حماد خان ہنستے ہوئے اندر نہیں لیے اندر بڑھنے لگے۔



رات کے ڈیڑھ بج رہے تھے اذان ٹراؤز اور ٹی شرٹ میں ملبوس چہل قدمی کرتا سگریٹ سگا
رہا تھا۔۔۔۔ جب کسی کی نظریں خود پر محسوس کرتے گردن موڑ کر پیچھے دیکھا۔۔

حنہ ہاتھ میں مگ تھا مے چھوٹے چھوٹے قدم اٹھاتی قریب آرہی تھی۔۔ اذان کی نظریں اسکے
قدموں کی طرف گئیں۔۔۔ حنہ اسکے مقابلہ کر بنا کچھ بولے کانپتے ہاتھوں سے مگ اسکی جانب
بڑھا کر نظریں جھکا کر کھڑی رہی۔۔۔۔ اذان اسے دیکھنے لگا جو اسکے سامنے چھوٹی سی بچی لگ
رہی تھی۔۔۔

اذان نے جب ہاتھ نہیں بڑھایا تو حمنہ نے سراٹھا کر اسے دیکھا۔

یہ میں آپ کے لئے لائی ہوں۔۔۔

کیوں۔۔ اذان اسی پر نظریں مرکوز کیے بولا

آپ۔۔۔ آپ نے صبح میری جان بچائی اور پھر ڈاکٹر کے پاس لے کر گئے۔۔ حمنہ نے نچلا لب کاٹتے ہوئے اسے بتایا۔۔

تو تم اس کا بدلہ چکار ہی ہو۔۔۔ اذان محفوظ ہوتا دونوں بازو سینے پے لپیٹ کر پوچنے لگا۔۔

شاید۔۔ حمنہ نے دھیمے لہجے میں کہتے ایک بار پھر ہاتھ آگے بڑھایا جسے اذان نے اس بار پکڑ لیا تھا

میں چلتی ہوں۔۔۔

ہمم جاؤ۔۔۔ اذان چائے کا گھونٹ لیتا اسے بولا جو جھٹ تیزی سے اندر کی جانب بڑھی تھی۔۔۔ حمنہ کے جاتے ہی کسی نے کھڑکی بند کی تھی۔۔۔ جب کے اذان مسکرا کر چائے کو دیکھنے لگا۔۔



ریان !! تینوں بیک وقت چیخے جو دھڑام سے بیڈ پر گرا تھا۔۔

ریان کیا ہوا تمہیں۔۔۔ اذان تیزی سے جھک کر تشویش سے اسے دیکھ رہا تھا۔۔۔ موسیٰ اور علی بھی دونوں جلدی سے قریب آئے۔۔۔

ریان نے آنکھیں کھول کر تینوں کی شکل دیکھی۔۔۔

اذان بھائی مجھے لگتا ہے یہ نشہ کر کے آیا ہے ایک کام کرتے ہیں میں جا کر ولید ماموں کو بلاتا ہوں تاکہ رنگے ہاتھوں پکڑا جائے۔۔۔ علی نے بڑی سمجھداری سے اسے سمجھایا۔۔۔

نہیں وہ سب کے بیچ میں بیٹھیں ہیں کہیں عرصے میں سب کے سامنے ہی شروع نہ ہو جائیں۔۔۔ اذان اسے سمجھاتا ہوا ریان کو دیکھنے لگا جو چھت کی طرف نظریں مرکوز کیے مسکرا رہا تھا۔۔۔

ریان کے بچے ہوش میں آؤ۔۔۔ کون سا سستہ نشہ کر کے آئے ہو۔۔۔ موسیٰ نے تپ کر روانی میں کہہ دیا لیکن تینوں کے دیکھنے سے گڑ بڑا گیا۔۔۔ میرا مطلب تھا۔۔۔

چل چھوڑا آج اپنی شادی تہہ ہونے کی خوشی میں تجھے معاف کیا۔۔۔ ریان اٹھ کر بیٹھتا سینہ چوڑا کر کے بولا۔۔۔

آپ کا یہ احسان میں کبھی نہیں بھولوں گا ریان صاحب موسیٰ نے دانت پیس کر اُسے کہا جو مسکرا کر دوبارہ لیٹ گیا تھا علی نے افسوس کے انداز میں سر نفی میں ہلایا تھا موسیٰ کو دیکھتے ہی اسکی ایکٹنگ شروع ہو چکی تھی

یہ تم بار بار لیٹ کس خوشی میں رہے ہو۔۔۔

ہاہاہا۔۔۔ اذان بھائی خوشی کے مارے کمر شمار ہی ہے۔۔۔ علی نے ہنس کر موسیٰ کے ہاتھ پر ہاتھ مارا۔۔۔

اذان کے لبوں پر ہلکی سے مسکراہٹ آئی جب کے ریان جھٹکے سے بیٹھتا گھور کر دونوں کو مارنے اٹھا۔۔۔

میری تو شمار ہی ہے لیکن تم دونوں کی توڑ دوں گا۔۔۔ ریان دھمکی دیتا دونوں کو مارنے اٹھا۔۔۔ تینوں آگے پیچھے باہر نکل گئے انکے جاتے ہی اذان کے چہرے پر سنجیدگی پھیل گئی۔۔۔



تم خوش ہو؟

ہاں بہت تمہیں میری شکل دیکھ کر لگ نہیں رہا؟ مناہل نے آسمان پر دیکھنے کے بعد مسکرا کر اسے دیکھا جو اسی کے ساتھ جھولے پر بیٹھا تھا مناہل کی بات پر مسکرا کر سر ہلانے لگا جب حمہ کو چنچیں مارنے کے ساتھ بھاگتے ہوئے بھی دیکھا۔۔۔ ریان ہاتھ میں کوئی چیز پکڑے اسکے پیچھے بھگ رہا تھا علی اسے روک رہا تھا جب کے موسیٰ اور جنت پیچھے بھاگتے ہوئے ہنس رہے تھے سب کے آتے ہی لان میں ہنگامہ برپا تھا۔۔۔

اوہ مائے گاڈ!! باہا باہا۔۔۔ مجھے سمجھ نہیں آتا اس کا بنے گا کیا بندے کو اتنا ڈر پوک بھی نہیں ہونا چاہیے۔۔۔ مناہل ہنس کر حمنہ کا مذاق بنانے لگی اذان اٹھ کر زور سے دھاڑا ایک دم ہی ہر طرف سننا ٹا پھیلا تھا۔۔۔

ریان ہاتھ میں مراہو اکا کروچ پھینک کر اذان کی طرف آیا۔۔۔

کیا ہوا۔۔۔

* کیا حرکتیں کر رہے ہو شادی ہونے والی ہے یہ بچکانہ حرکتیں بند کرو اور تم ادھر آؤ۔۔۔ اذان نے ڈپٹ کر حمنہ کو دیکھا جو اسکے غصے سے بلانے پر رو دینے کو تھی آج دونوں بھائیوں نے اسے نشانے پر رکھا ہوا تھا۔۔۔

حمنہ نے علی کو دیکھا جس نے اپنے ہونے کی تسلی دی۔۔۔ جنّت نے بمشکل اپنی ہنسی ضبط کی۔۔۔ جی اذان۔۔۔ حمنہ نے سہمے ہوئے لہجے میں سر جھکا کر اس بار بھائی بولنے کی غلطی نہیں کی تھی۔

کیوں بھاگ رہی تھی؟ ایسا کون سا بم تھا جو تمہارے قریب آکر پھٹ جاتا ہاں۔۔۔ بم نہیں کا کروچ وہ اتنا گندا ہوتا ہے عجیب سا مجھے بہت ڈر لگتا ہے۔۔۔ حمنہ نے خفگی سے آنکھیں پھیلا کر اسے جواب دیا سب نے حیرت سے حمنہ کو دیکھ دونوں آج پھر نارمل طریقے سے بات کر رہے تھے۔۔۔

اذان کو اسکے تاثرات دیکھ کر ہنسی آرہی تھی جسے ہونٹ بھنج کر ضبط کیا تھا۔۔۔

تمہیں کس چیز سے ڈر نہیں لگتا ہر چیز سے ڈرنے کا ٹھیکہ تو تم نے لیا ہوا ہے ڈرپوک

چوہیا۔۔۔ اذان نے گھورتے ہوئے اسے کہا جس نے پیشانی پر بل ڈالے اسے دیکھا۔۔۔

خود تو جیسے آپ کسی چیز سے ڈرتے نہیں اسے کچھ نہیں کہ رہے مجھے ہی ڈانٹتے رہتے ہیں بات
مت کیجئے گا مجھ سے اور تم بھی۔۔۔ حمنہ روہانسی ہو کر روانی سے بولتی دونوں بھائیوں کو جھڑکتی
تیزی سے بھاگی۔۔۔

سب منہ کھولے چوہیا کو دیکھتے رہ گئے۔۔۔



آج صبح سے ہی رات کی دعوت کا انتظام بڑے پُر جوش طریقے سے ہو رہا تھا تالیہ حرا کے ساتھ
تینوں لڑکیوں بھی آج کچن میں ہی تھیں۔۔۔ چونکہ حماد خان گھر کے بزرگ تھے اس لئے جو
بھی فیصلہ ہونا تھا انکا ہونا لازمی تھا تبھی آج مناہل اور ریان کے سسرال والوں کو دعوت دی گئی
تھی تاکہ سب تہہ ہو جائے۔۔۔

ریان کے سسرال میں دو ہی بھائی تھے جو ساتھ رہائش پذیر تھے جب کے منہاج کے تباہی

فیملی اسکے بچپن سے ہی ملک سے باہر رہائش پذیر تھے۔۔۔

ایک پلیٹ پکوڑوں کی ملے گی پودینے کی چٹنی کے ساتھ۔۔۔ ریان اندر اتے اعلانیہ بولا۔۔۔

چولا خالی نظر آرہا ہے تمہیں۔۔۔ مناہل نے ناک چڑھا کر پوچھا۔۔

ریان نے آگے بڑھ کر سلیپ پر رکھے کپڑے کی مدد سے پتیل اٹھا کر سلیپ پر رکھا۔۔

لو ہو گیا خالی اب جلدی سے بنا دو بارش کے موسم میں میں کبھی پکوڑوں کو نہیں

بھولتا۔۔۔ ریان سکون سے بولتے ہوئے بھاگا۔۔

مناہل کے ساتھ سب نے حیرت سے اسکی حرکت دیکھی۔۔۔

ارے نالائق اولاد رو کو ذرا ابھی پکوڑے دیتی ہوں تمہیں۔۔ تالیہ غصے سے ماتھے پے ہاتھ

مارتی پیچھے جانے لگی جب حمنہ نے بیلن پکڑ کر انہیں روکا۔۔

ممافی جان روک جائیں میں بدلہ لے کر آتی ہوں۔۔۔ حمنہ گردن اکڑا کر ہاتھ میں بیلن لے

کر بھاگی جنت نے مناہل کو دیکھ کر یہ تو گئی کا اشارہ کرتے ہنس دی۔۔۔

اذان مجھے بچاؤ میری عزت لوٹنے مناہل آرہی ہے۔۔۔ ریان کمرے کا دروازہ دھاڑ سے کھولتا

اندر داخل ہوا جہاں سب کز نز بیٹھے رات رت جگے کی پلاننگ کر رہے تھے۔۔۔ ریان کی بات پر

چونک کر اسے دیکھا جو جلدی سے ہاتھ روم میں گھسنا تھا۔

اذان بھائی کیا بنے گا اس کا۔۔۔ علی نے ہنس کر بند دروازے کو دیکھا۔۔۔ اذان نے اسکے سوال

پر کندھے اچکا کر رخ کھڑکی کی طرف کر لیا۔۔۔

کچھ ہی دیر گزری تھی جب مناہل کی جگہ حمنہ طوفان کی طرف اندر آئی۔

ریان کہاں ہے؟ حمنہ کی آواز پر سب نے اسے دیکھا اذان نے اسے دیکھ کر دوبارہ رخ پھیر لیا۔
باتھروم میں۔۔۔ موسیٰ نے اہستگی سے بتا کر اشارہ کیا۔۔

ہممم ابھی بتاتی ہوں۔۔۔ حمنہ ناک پے چشمہ ٹھیک کرتی باتھروم کے دروازے تک پہنچی اس سے قبل حمنہ دروازہ بجاتی ریان نے دروازہ کھول کر کوئی چیز اس پر پھینکی حمنہ چیخ مارتی تڑپ کر پیچھے ہوئی اس سے قبل وہ گرتی اذان نے جلدی سے آگے بڑھ کر اسے پکڑا جو ہنوز چیخیں مارتی خود کو جھار رہی تھی۔۔
ہوش میں آؤ۔۔

آآ آ! بچاؤ مجھے بچاؤ پلیز میرے کپڑوں میں چلا گیا۔۔۔ حمنہ اچھلتی ہوئی سر جھکا کر خود میں
الجبھی ہوئی تھی ریان نے حمنہ کی آواز پر باتھروم کا دروازہ کھولا۔۔
ریان کیا پھینکا تھا تم نے۔۔۔

ٹو تھ برش کا ڈھکن۔۔۔ ریان اسے دیکھ کر پریشانی سے علی سے بولا
اس لڑکی کا کیا بنے گا ڈرپوک چوہیا۔۔۔ موسیٰ نے ہنسی دبا کر اسے دیکھا جو خود پر سے کیڑا دیکھ
رہی تھی۔۔۔

اذان کو اچانک جانے کیا ہو حمنہ کو جھٹکے سے چھوڑتا لمبے لمبے ڈاگ بھرتا کمرے سے نکل گیا پیچھے
حمنہ لڑکھڑا کر نیچے گری تھی۔۔۔



رونا بند کرو چوہیا قسم سے ٹوتھ برش کا ڈھکن تھا پوچھ لو علی اور موسیٰ سے۔۔ ریان کب سے
اسے سمجھا رہا تھا جو اسکی وجہ سے نہیں اذان کے روپے سے ہرٹ ہوئی تھی۔۔

تم تینوں جاؤ مہمان آنے والے ہونگے میں دیکھتی ہوں اسے۔۔ حرا سنجیدگی سے ان سے
بولیں جو کافی دیر سے دروازے پر کھڑی اپنی بیٹی کو دیکھ رہی تھیں۔۔

دونوں کے جاتے ہی حرا اسکے سامنے بیٹھیں۔۔

حمنہ ایسی بھی کوئی بڑی بات نہیں تھی جو تم اس طرح رو رہی ہو۔۔

نہیں میں۔۔

اذان نے کچھ کہا؟ حرا اسکے ہاتھ پر اپنا ہاتھ رکھتے ہوئے ایکدم بولیں حمنہ انکی بات پر نفی
میں سر ہلانے لگی۔۔

مجھ سے جھوٹ بولنے کی کوشش مت کیا کرو میں اپنی بیٹی کو جانتی ہوں۔۔ دیکھو حمنہ تم
دونوں بہت مختلف ہو۔۔

آپ کیا کہنا چاہ رہی ہیں میں تو ریان کی وجہ سے ڈر گئی تھی۔۔ حمنہ نے سٹپٹا کر انہیں دیکھا۔۔

ٹھیک ہے لیکن یاد رکھنا اگر کچھ چل بھی رہا ہے تو اسے یہیں ختم کر دو میں اپنے علی کے لئے
مشکلیں پیدا نہیں کر سکتی۔۔۔ حرانے ہاتھ دبا کر اسے دیکھا جس نے کچھ پل اپنی ماں کو دیکھنے
کے بعد بو جھل ہوتے دل کے ساتھ سر اشباب میں ہلایا تھا۔۔۔

خوش رہو میری بچی۔۔۔ حرا مسکرا کر ماتھا چو متیں اٹھ کر کمرے سے نکل گئیں۔۔۔
حمنہ کتنے ہی لمحے بند دروازے کو دیکھتی رہ گئی اسکی ماں جو اسے باور کر کے گئیں تھیں وہ بخوبی
سمجھ گئی تھی۔۔۔



اٹھ بجے کا وقت تھا سب بڑے اندر لانچ میں خوش گپیوں میں مصروف تھے جب کے ینگ
جزیشن لان میں کرسیوں کو گول دائرے کی شکل میں رکھے ہنسی مذاق میں مشغول تھے۔۔۔

ذمار نے موسیٰ کے دیکھنے پر منہ بنا کر رخ دوسری طرف پھیر لیا۔۔۔

ٹھنڈی ہوا چلنے کی وجہ سے سردی بڑھ رہی تھی۔۔۔

ریان منہ پھولا کر بیٹھا تھا جب موسیٰ نے اسے چھیڑا۔۔۔

رومت بھائی کچھ دن صبر کر لو پھر بھا بھی ہی بھا بھی ہو گی۔۔۔

ابے کیا بول رہا ہے۔۔۔ علی نے گھورا جب وہ گڑ بڑا کر جلدی سے بولا۔۔۔

گندی سوچ میرا مطلب شادی کے بعد بھا بھی ہی تو ہو گی ساتھ۔۔۔

ہاں تو ایسا بولونہ۔۔۔ علی نے مسکراہٹ دبا کر کہا۔۔۔ مناہل منہاج کی بہن سے باتیں کر رہی تھی منہاج آج نہیں آیا تھا جب کے زین متلاشی نظروں سے حمنہ کو ڈھونڈ رہا تھا جب ٹرے تھامے اسے انکی طرف آتے دیکھ کر وہ مسکرایا تھا۔۔۔ اذان جو کب سے اسی پر نظریں رکھے ہوئے تھا جلدی سے اٹھ کر حمنہ کی جانب بڑھا۔۔۔

کہاں جا رہی ہو؟

چائے دینے۔۔۔

ٹھیک ہے ٹرے رکھ کر آؤ تو میرے لئے ایک کپ کافی بنا دینا۔۔۔ اذان اسے حکم دیتا ساتھ سے گزر گیا حمنہ نے نچلا لب کاٹتے اسے جاتے دیکھا پھر سر جھٹک کر آگے بڑھ گئی۔۔۔



مجھے بلاک کرنے کی ہمت کیسے ہوئی مسٹر۔۔۔ موسیٰ جو سب کے پیچھے اندر جا رہا تھا ذمار کی اپنے آواز سن کر پلٹا۔۔۔ موسیٰ نے نا سمجھی سے اسے دیکھا جب اچانک ہی اسے کمنٹ یاد آیا۔۔۔ ایک سیکنڈ وہ تم تھیں۔۔۔ تمہاری جرأت کیسے ہوئی تھی مجھے گائیں کہنے کی جانتی ہو میرے کزن اور دوستوں نے کتنا ریکارڈ لگایا تھا میرا اگر قتل کرنے کا آپشن ہوتا نہ تو وہ بھی کر گزرتا میں۔۔۔ موسیٰ نے ہلکی آواز میں اسکے نزدیک ہو کر کہا۔۔۔ ذمار کا حیرت سے منہ کھل گیا دونوں ہاتھ سینے پر رکھ کر اس نے زور سے موسیٰ کو دھکا دیا۔۔۔

دور ہو کر بات کرو مسٹر ورنہ تمہاری اس گرل فرینڈ کو جا کو بتادوں گی کے تم اسے چیٹ کر رہے ہو۔۔۔

جست شٹ اپ!! وہ میری گرل فرینڈ نہیں تھی۔۔۔

فرینڈ تو تھی نہ ہنہ۔۔۔ ذمار نے ترکی باتر کی جواب دیا موسیٰ کے چہرے پر معنی خیز مسکراہٹ در آئی۔۔۔

اہمم۔۔۔ تم جیس ہو رہی ہو۔۔۔

ہا! خوش فہمی ہے میں کیوں جیس ہونے لگی۔۔۔ ذمار نے اترا کر آنکھیں گھومائیں۔۔۔ موسیٰ مسکرا کر اسے دیکھتا رہا پھر مسکرا کر سر جھٹک کر رہ گیا۔۔۔

ہنہ!! اکڑو۔۔۔ ذمار نے اسے جاتے دیکھ کر ہنکار بھرا جو روک کر دوبارہ اسکے قریب آیا تھا لیکن اس بار ذمار پیچھے نہیں ہو سکی۔۔۔

بہت شوق ہے تمہیں پنگے لینے کا تو چلو لو پنگا۔۔۔ موسیٰ کہتے ہی جھکا جو پیچھے گھبرا کر پیچھے ہوتے گرنے لگی تھی موسیٰ کی قربت سے اسکی بولتی بند ہو گئی تھی۔۔۔ اس سے قبل وہ بیہوش ہی ہو جاتی ذمار کا موبائل رنگ کرنے لگا۔۔۔

چھو۔۔۔ چھوڑو مجھے۔۔۔ ذمار پہلی بار ہچکچائی تھی موسیٰ کی مسکراہٹ گہری ہوئی آہستگی سے اسے چھوڑتا وہ آگے بڑھ گیا۔۔۔

حمنہ کیا بنا رہی ہو؟ حرا کچن میں داخل ہو تیں حمنہ سے بولیں۔

وہ امی کافی بنا رہی ہوں۔۔۔

کس کے لئے سب تو چائے پی چکے ہیں۔ حرا نے اچھے سے اپنی بیٹی کو دیکھا جو اذان کا نام بتانے سے ہچکچا رہی تھی اس سے قبل وہ اسے پھر کچھ کہتیں بینش برتن لئے اندر داخل ہوئی۔۔۔

بی بی جی چھوٹے صاحب کافی کا پوچھ رہے ہیں وہ انتظار کر رہے ہیں۔۔۔

ہاں بن گئی ہے آپ نکال کر لے جائیں۔۔۔ حمنہ اسکی بات کاٹ کر کہتی کچن سے نکل

گئی۔۔۔ حرا سے جاتے دیکھتی رہیں جب کے نینش کندھے اچکا کر رہ گئی۔۔۔



چھوٹے صاحب کافی۔۔۔ بینش مگ ٹیبل پر رکھ کر جانے لگی اذان جو حمنہ کا سوچ رہا تھا

ملازمہ کو دیکھ کر چڑ گیا۔۔۔

ٹھہریں۔۔۔ لے جائیں اسے واپس۔۔۔ بینش نے حیرت سے اسکی بات سنی جو کہ کریچے

لان میں دیکھ رہا تھا۔۔۔

جی ٹھیک ہے۔۔۔ بینش کہ کر مگ اٹھا کر باہر نکل گئی۔۔۔

آپ دے کر نہیں آئیں ابھی تک ٹھنڈی ہو جائے گی۔۔۔ حمنہ جو اپنے کمرے کی طرف جا

رہی تھی بینش کو ہاتھ میں مگ پکڑے نیچے جاتا دیکھ کر اسکے قریب آئی۔۔۔

وہ کہ رہے ہیں نہیں اپنی۔۔۔

لائیں مجھے دیں۔۔۔ حمنہ نے سن کر شہادت کی انگلی سے چشمہ ٹھیک کرتے ہوئے ارد گرد
نظر دوڑا کر بولتے ساتھ اسکے ہاتھ سے مگ لیا اور آگے بڑھ گئی۔۔

اچھا تو یہ بات ہے ہممم۔۔۔ بینش معنی خیز نظروں سے جاتی حمنہ کو دیکھ کر مسکرا کر نیچے اتر
گئی۔۔۔



ٹھک ٹھک ٹھک !!

آ جاؤ۔۔۔۔ اذان نے دروازہ نوک ہونے پر بیزاری سے اجازت دی۔۔

آپ کی کافی۔۔۔ حمنہ کی ہلکی آواز پر اذان نے گردن موڑ کر اسے دیکھا۔۔

مجھے نہیں اپنی لے جاؤ۔۔۔

پھر کیوں کہا تھا کہ بنا دو۔۔۔ حمنہ خفگی سے اسے کہہ کر اسکی جانب بڑھی۔۔۔

اذان جیسے ہی کچھ کہنے کے لئے پلٹا تصادم ہوتے ہوتے رہ گیا۔۔

دیکھ کر نہیں پلٹ سکتے ابھی گر جاتی۔۔۔ حمنہ نے دونوں ہاتھوں سے مگ کو گرنے سے

بچانے کے لئے گرفت مضبوط کی۔۔

زیادہ زبان چل رہی ہے تمہاری جب میں نے تمہیں کہا تھا بنانے کو تو کیوں کسی اور سے کہا ہاں اب خود پیو مجھے نہیں چاہیے۔۔۔۔۔ اذان نے گھورتے ہوئے خفگی سے بول کر ساتھ سے گزر کر وارڈروب کی طرف بڑھا۔۔۔

میں نے خود بنائی تھی۔۔۔۔۔ حمنہ دھیمے لیکن بھگے لہجے میں بول کر ٹیبل پر مگ رکھ کر کمرے سے نکل گئی جب کے اذان نے سانس کھنچ کر دونوں ہاتھوں سے سر تھام لیا۔۔۔



حمنہ آؤ۔۔۔۔۔ ریان اسے لئے ٹی وی لاؤنج میں آیا جہاں پہلے ہی سب ریفریشمنٹ ٹیبل پر رکھے ساتھ بیٹھے تھے حمنہ نے کنکھیوں سے اذان کو دیکھا جو الگ تھلگ بیٹھا موبائل میں مصروف تھا۔۔۔

کون سی مووی دیکھ رہے ہو؟ حمنہ نے نیچے سب کے ساتھ قالین پر بیٹھتے پشت صوفے سے لگائی۔۔۔

Paranormal activity

موسیٰ نے مسکرا کر اسے پلٹ کر جواب دیا۔۔۔

ہارر مووی کیوں لگا رہے ہو؟ حمنہ نے نام سنتے ہی گھبرا کر انہیں کہا اذان نے اسکی بات پر سر اٹھا کر اسے دیکھا۔۔۔

اتنی بھی نہیں ہے لیکن خوف ضرور ہے۔۔۔ علی نے اسے تسلی دی جب ریان نے اسکے سر پر
چپت لگائی۔۔۔

گھامڑ جب دیکھی ہوئی ہے تو یہ کیوں لائے۔۔

ارے میں نے سنا ہے دیکھی تھوڑی ہے۔۔

تم دونوں اپنی چونچیں لڑانا بند کرو گے یا سی ڈی ہی توڑ دوں۔۔ مناہل بے جھنجھلا کر انکی بے
مقصد کی بحث سن کر کہا۔۔ دونوں ایک دوسرے کو گھور کر منہ بنا کر رہ گئے۔۔

اگر زیادہ ڈراؤنی ہے تو۔۔۔۔

شٹ اپ حمنا کوئی نہیں کھا رہا تمہیں چپ ہو جاؤ اب سب۔۔۔ مناہل نے اس کی بات کاٹ
کر اسے بھی جھڑکا۔۔

اس سے قبل حمنا اٹھتی موسیٰ لاؤنج کی لائٹ بند کر کے اپنی جگہ پر واپس آیا ایل سی ڈی کی
روشنی کے علاوہ اب وہاں کوئی روشنی نہیں تھی۔۔۔

حمنا گھبرا کر اٹھنے ہی والی تھی جب کسی نے کلانی پکڑ کر کان کے قریب سرگوشی کی۔۔۔

بیٹھی رہو خاموشی سے ڈر پوک چوہیا۔۔۔ اذان کی آواز پر حمنا نے اپنی کلانی چھڑوانے کی

کوشش کرنے لگی

چھوڑیں مجھے میں ایسی موویز نہیں دیکھتی۔۔۔ حمنہ نے بھی سرگوشی میں جواب دیا کچھ فاصلے پر جنت اور علی ساتھ بیٹھے تھے حمنہ کو ڈر تھا کوئی اذان اور اسے یوں ساتھ بیٹھا دیکھ نہ لیں۔۔۔

کارٹون کون سا پسند ہے تمہیں؟ اذان نے جل کر پوچھا جب حمنہ کے جواب پر اذان کا دل چاہا اپنا سار پھاڑ لے۔۔۔

کیا کہا پھر سے کہنا؟

ٹام اینڈ جیری اور موویز کا میڈی ایشن اور باربی موویز۔۔۔ حمنہ معصومیت سے اسے سرگوشی میں بتانے لگی جسے غصہ ہنسی اور پیار ایک ساتھ اس پر آ رہا تھا۔۔۔

رومانٹک موویز پسند ہیں؟ اذان نے اچانک جھک کر کان کے قریب سرگوشی کی جو شرم سے خود میں سمت گئی تھی۔۔۔

ن نہیں۔۔۔ حمنہ نے لرزتی پلکوں کو جھپک کر بری طرح گھبرا کر اسے جواب دیا جس نے گہری سانس لے کر سر صوفے پر گرایا تھا۔۔۔

تمہارا کچھ نہیں ہو سکتا ڈر پوک چوہیا۔۔۔

میں جا رہی ہوں جنت۔۔۔ حمنہ اذان کی بات پر اسے بولتی ماتھے پر بل ڈالے اٹھ کر اندھیرے میں ہی بھاگی اپنے پیچھے قدموں کی آواز محسوس کرتی بنا پیچھے دیکھے بھاگ کر اپنے کمرے میں جاتے ہی بیڈ کی تعارف بڑھ کر لحاف میں گھس کر آنکھیں میچ لیں جب کمرے میں حرا کی آواز پر جلدی سے اٹھ بیٹھی۔۔۔

کیا ہوا ہے ایسے کیوں بھاگ رہی تھی۔۔ حرانے حیرت سے اسکے سرخ چہرے اور پھولی
سانسوں کو دیکھا۔۔

وہ سب ڈراؤنی مووی دیکھ رہے ہیں مم میں ڈر گئی تھی۔۔

اوہ۔۔۔ ہا!! لڑکی میں تو گھبرا گئی تھی۔۔ اچھا میں سونے جا رہی ہوں آرام کرو تم بھی
ہمم۔۔۔ حرما تھے پر ہاتھ مار کر نفی میں سر ہلا کر کمرے سے نکل گئیں حمنہ نے سینے پر ہاتھ رکھ
کر پر سکون سانس لی۔۔



اگلے کچھ دن تک بازاروں کے چکر لگنا شروع ہو گئے۔۔۔ گھر کے لان میں ہی منگنی کی
تقریب ہونی تھی۔۔

حمنہ اذان کے اس دن کیسے جانے والے سوالوں سے اس کے سامنے جانے سے کترار ہی
تھی۔۔۔

ریان ہر کام میں خود بڑھ چڑھ کر حصہ لے رہا تھا۔۔۔

تم لڑکیاں روک جاؤ گھر پر مہندی والی کو بلوایا ہے۔۔ تالیہ تینوں کو دیکھ کر بولیں جو حنا اور حرا
کے ساتھ درزی سے کپڑے لینے جا رہی تھیں

گاڑی کے جاتے ہی مناہل اور جنت لان کو دیکھ کر اندر بڑھ گئیں جب کے حمنہ لان میں ہوتی
سجاوٹ کو دیکھنے لگی اذان نے ایک نظر روش پے کھڑی حمنہ کو دیکھ کر اسکی طرف بڑھنے
لگا۔۔۔ حمنہ کی نظر علی پر تھی جو لائٹ کو گلے میں ڈالے کرسی پر بیٹھنے لگا تھا جب موسیٰ نے
ایکدم کرسی کھنچی تھی۔۔۔

دھڑام کے ساتھ علی نیچے گرا تھا حمنہ بے ساختہ تھا زور سے ہنسی تھی۔۔۔

چوہیا ہنستی بھی ہو؟ اذان کی آواز پر حمنہ کی ہنسی تھی تھی جب کے لان میں علی اور موسیٰ کی
جنگ شروع تھی۔۔۔

جی بلکل۔۔۔

میں نے کبھی نہیں دیکھا تمہیں ہنستے ہوئے ہاں روتے چیختے لڑتے ضرور دیکھا ہے۔۔۔ اذان
اسکے مقابل اکردونوں بازو سینے پر باندھے مزے سے بولا حمنہ نے اسکی بات کا برامانے بغیر
مسکرانے لگی۔

اس سے قبل اذان کچھ کہتا موسیٰ کے چیخنے پر انکی طرف بڑھا علی نے موسیٰ کو گھاس پر لیٹا کر اسکا
بازو مڑوڑا ہوا تھا اذان کے جاتے ہی حمنہ انہیں دیکھ کر مسکراتی اندر بڑھ گئی۔۔۔



لاونج میں اس وقت ایل سی ڈی پر گانے لگائے سب بیٹھیں مہندی لگوار ہی تھیں۔۔۔ جب
تھکن زیادہ چہرہ لئے بینش جنت کے قریب آئی۔۔۔

بی بی جی میں گھر جا رہی ہوں۔۔۔ بینش جنّت سے اجازت لے کر جانے لگی جب مناہل نے اسے روکا۔۔۔۔۔

پانی دیتی جائیں اور اگر ہو سکے تو چائے بھی بنا دیں پلیز مجھے تو نیند آنا شروع ہو گئی ہے۔۔۔ مناہل نے بیچارگی سے کہا اس سے قبل وہ جاتی حمنہ نے اسے روک دیا۔۔۔ آپ جائیں صبح سے کام میں لگی ہوئی ہیں مناہل باجی کو میں بنا دیتی ہوں چائے۔۔۔ آپ جب تک جنّت کو مہندی لگا دیں میں آتی ہوں۔۔۔ حمنہ جو ایک ہاتھ میں مہندی لگوا چکی تھی دائیں ہاتھ سے چشمہ ناک پر جما کر دونوں کو جواب دیتی اٹھ کھڑی ہوئی۔

مناہل نے کندھے اُچکائے جب کے جنّت کو بولنے سے روکتی وہ کچن کی طرف بڑھ گئی۔۔۔



حمنہ جیسے ہی اندر داخل ہوئی اذان کو دیکھ کر ایک پل کے لئے رکی۔۔۔

آپ کو کچھ چاہئے۔۔۔ حمنہ کی ہلکی آواز پر وہ جو چائے بنانے آیا تھا اسکی جانب پلٹا اذان کی نظر اسکے ہاتھ پر گئی گورے گورے چھوٹے سے ہاتھ۔۔۔ ایک ہاتھ مہندی سے رچا تھا۔۔۔ چائے بنا رہے ہیں۔۔۔ حمنہ نے اذان کے پیچھے برنر کی جانب دیکھ کر پوچھا۔۔۔

ہاں سر میں درد ہو رہا ہے تم سب مہندی میں لگ گئی ہو اور کوئی ہے نہیں اسلئے اپنی اور پاپا کے لئے میں بنا رہا ہوں۔۔۔ اذان اسکے مقابل آتا کندھے اچکا کر بولا

میں بنا دوں۔۔

تمہارے ہاتھ میں مہندی لگی ہے ویسے ایک بات کہوں فرسٹ ٹائم کسی چوہیا کے ہاتھ پر مہندی لگی دیکھی ہے۔۔ اذان نے مسکراہٹ دبا کر اسے کہا جس کے ماتھے پر بل پڑے تھے۔۔۔

کیا کرنے آئی تھی؟ اذان ایک دم سنجیدگی سے بولتا ایک قدم آگے بڑھا۔۔
حمنہ نے نظروں جھکا کر ایک قدم پیچھے لیا۔۔

اس سے قبل اذان دوبارہ آگے بڑھتا اچانک بینش کچن میں داخل ہوئی۔۔۔
بی بی جی وہ کہ رہی ہیں کے انکے کپ میں چینی ایک چمچ ہی رکھیے گا۔۔
مناہل باجی؟

جی جی۔۔۔

اچھا ٹھیک ہے ایسا کریں آپ پانی لے جائیں باقی میں کر لوں گی۔۔ حمنہ نے مسکرا کر اسے جانے کا بولتی برنز کی طرف بڑھی جہاں ابھی صرف پانی رکھا گیا تھا۔۔۔

پیچھے ہٹو یہ میں نے رکھا ہے جا کر اپنی مناہل باجی سے کہو انتظار کرے۔۔ اذان اسے کندھوں سے پکڑ کر پیچھے کرتا سنجیدگی سے بولا۔۔

آپ نے ابھی پتی بھی نہیں ڈالی ہے ایک دو کپ پانی اور ڈال کر ہم چاروں کی بھی بنا دیں مم
مطلب۔۔۔ میرا مطلب اگر آپ مجھے بنانے دیں تو میں بنا لیتی ہوں۔۔۔ حمنہ جو روانی سے
اسے حل بتا رہی تھی اذان کے گھورنے پر گڑ بڑا کر توضیح کرنے لگی۔۔۔

ٹھیک ہے لیکن مہندی والا ہاتھ پیچھے رکھنا۔۔۔ اذان احسان کرنے والے انداز میں اسے بولتا
پیچھے ہٹا

حمنہ نے جلدی سے چائے کے لئے پانی اور بڑھایا۔۔۔

ایک سیکنڈ روکو۔۔۔ تم مجھے بتاؤ کتنے چچی ڈالنے ہیں میں بناتا ہوں۔۔۔ حمنہ کو ایک ہاتھ سے
پتی کے لئے برنی کھولتے دیکھ کر بولتا آگے بڑھا حمنہ نے حیرت سے اسے دیکھا جو آج بہت
مہربان ہو رہا تھا ورنہ اذان ولید حمنہ عثمان سے بات کرنے کے ساتھ مدد بھی کرے۔۔۔
مجھے گھورنا بند کرو اور یہ دو مجھے۔۔۔ اذان نے گھورتے ہوئے اسے کہا جو سٹیٹا گئی
تھی۔۔۔



پورے پکن میں چائے کی مہک پھیلی ہوئی تھی۔۔۔ دونوں کے درمیان چینی پتی دودھ کے علاوہ
اور کوئی دوسری بات نہیں ہوئی۔۔۔

حمنہ خاموشی سے اس پر نظریں مرکوز کئے ہوئے تھی۔۔۔

چوہیا کپس لاؤ۔۔۔ اذان نے ایکدم اسے دیکھ کر کہا حمنہ سٹپٹا کر جلدی سے کپ ٹرے میں سیٹ کرنے لگی جب علی کچن میں داخل ہوا لیکن سامنے کا منظر دیکھ کر وہیں جم گیا حمنہ نے کپ ٹرے میں رکھے جب اذان نے خود آگے بڑھ کر ٹرے اٹھایا

علی خاموشی سے دونوں کی کاروائی دیکھ رہا تھا جب نظر حمنہ کے ہاتھ پر لگی مہندی پر پڑی علی کے چہرے پر ایکدم مسکراہٹ پھیلی جو دیکھتے ہی دیکھتے گہری ہو گئی۔۔۔ دونوں کو یونہی چھوڑ کر وہ دبے قدموں باہر نکل گیا۔۔۔ حمنہ جیسی لڑکی کے لئے اذان جیسا بندہ پرفیکٹ تھا علی کے دل میں اچانک ہی یہ خواہش آئی تھی۔۔۔



اذان ڈائمنگ ٹیبل پر ٹرے رکھ کر اپنی اور ولید کے چائے کا کپ اٹھا کر جانے لگا جب حمنہ کی بات پر پلٹا۔

تھینک یو مدد کرنے کے لئے حمنہ اسے بول کر ہلکے سے مسکرائی۔۔۔

اسکی ضرورت نہیں ہے ہو سکتا ہے کبھی مجھے تمہاری مدد کی ضرورت پڑ جائے لیکن خیر مجھے اتنی اُمید نہیں ہے تم سے ڈرپوک چوہیا۔۔۔

میں اتنی بھی ڈرپوک نہیں ہوں دیکھ لیجئے گا۔۔۔

دیکھیں گے فلحال آج تم میرے ہاتھ کی چائے پیو کیا یاد کرو گی ایک دشمن نے اپنے دشمن کو
چائے بنا کر دی ہے۔۔ اذان نے جان کر دشمن کا لفظ استعمال کیا تھا حمنہ اسکی بات سن کر
چھوٹے چھوٹے قدم لیتی اس سے کچھ فاصلے پر رکی

میں نے کبھی آپ کو دشمن نہیں سمجھا لیکن آپ نے ہمیشہ مجھے ہی غلط سمجھا ہے۔۔ حمنہ اسے
کہتی تیزی سے چلی گئی جب کی اذان ہونٹ بھنج کر اسے جاتا دیکھتا رہا۔۔



اگلے دن گھر میں افراتفری کا عالم تھا۔۔ مناہل کمرے میں ڈریسنگ کے سامنے بیٹھی مہندی
رچے ہاتھوں کو دیکھ رہی تھی جس کا رنگ بہت خوبصورت آیا تھا۔۔

مناہل باجی آپ کا جوڑا آگیا۔۔ حمنہ جنت کے ساتھ کمرے میں ہاتھ میں اسکا سامان پکڑے
اندر آئی تھیں مناہل نے نظر اٹھا کر آئینے سے بیڈ پر پھیلے جوڑے کو دیکھا۔۔

دیکھیں کیسا ہے جنت نے اسے دکھایا جس نے مسکرا کر اسے دیکھا تھا

حمنہ تم استری کر دو گی اسے۔۔ مناہل نے مسکرا کر پوچھا۔۔

جی ضرور مجھے ابھی اپنا اور امی کا بھی کرنا ہے۔۔ حمنہ نے شہادت کی انگلی سے چشمہ ناک پے

ٹھیک کرتے ہوئے اسے جواب دیا۔۔

تھینکس لیکن پہلے میرا کر دینا اوکے۔۔ مناہل اسے بولتی اپنے بالوں کو کھول کر برش پھیرنے لگی جنت چپ چاپ دونوں کو دیکھ رہی تھی

جنت مام کو بولو اواد و پلیز۔۔

ابھی بلاتی ہوں چلو حمنہ۔۔۔ جنت اسے جواب دیتی حمنہ کے ساتھ کمرے سے نکل گئی۔۔۔ دونوں کے جاتے ہی مناہل کا موبائل رنگ کرنے لگا برش کو واپس رکھ کر موبائل اٹھایا اسکرین پر منہاج کا لنگ دیکھ کر گہری سانس لے کر کال رسیو کی۔۔

کیا کر رہی ہو محترمہ کب سے کال کر رہا ہوں اور اب اٹھا رہی ہو۔۔۔

کیا کام ہے؟ میں تمہاری طرح آرام سے نہیں بیٹھی ہوں اففف اور یہ کون سا ڈریس بھجوا دیا ہے۔۔ مناہل نے چڑ کر اسے کہا جو ہونٹ بھنج گیا تھا۔۔۔ جب سے ان کا رشتہ ہو تھا مناہل کو ہر چیز پر اعتراض ہو رہا تھا مناہل ریحان کے لئے ایک معاہدہ کے سوا کچھ بھی نہیں تھا۔۔۔ لیکن منہاج سوچ چکا تھا کہ اسے بتائے گا کہ شادی گڈے گڑیا کا کھیل نہیں ہوتا۔۔۔

کیا خرابی ہے اس میں بلکہ ایک کام کرو کوئی دوسرا بندہ دیکھ لو جو با تھر و م جانے سے پہلے بھی تم سے اجازت لے کر جائے۔۔۔ منہاج نے چڑ کر اسے بولنے کا موقع دئے بغیر کال ڈسکنیکٹ کر دی منہاج حیرت زدہ سی موبائل کو دیکھ کر رہ گئی۔۔۔

اس میں غصہ کرنے والی کیا بات تھی۔۔۔ پسند نہیں آیا تو نہیں آیا اسٹوپڈ۔۔۔ مناہل بڑبڑا کر دوبارہ اپنے بال بنانے لگی۔۔۔



حمنہ ایک کپ چائے مل جائے گا۔۔۔ علی نے کمرے میں جھانک کر اسے کہا جو استری اسٹینڈ کے پاس کھڑی تھی۔۔۔

میں تو کپڑے استری کر رہی ہوں مناہل باجی کو تیار بھی ہونا ہے آپ جنت سے کہ دیں وہ شاید کچن میں ہی ہے۔۔۔ حمنہ نے مصروف سے انداز میں جواب دیا جو اوکے 'کہتا چلا گیا تھا۔۔۔
علی جیسے ہی کچن میں داخل ہوا جنت کو ٹیبل کے گرد چائے پیتے دیکھ کر مسکرا کر اسکے سامنے آیا۔۔۔

جانتی ہوا کیلے اکیلے چائے پینا اچھی بات نہیں ہوتی۔۔۔ علی نے بولتے ساتھ اسکے سامنے رکھا کپ اٹھا کر گھونٹ لیا۔۔۔

چائے میں اکیلے ہی پیتی ہوں دیں واپس۔۔۔ جنت نے گھور کر اپنے ہاتھ لینے کے لئے بڑھایا جب علی نے مسکرا کر دونوں ہاتھوں کو تھام کر مہندی دیکھنے لگا۔۔۔ جنت کی پلکیں شرم سے لرزنے لگیں۔۔۔

چھوڑیں میرا ہاتھ۔۔۔

چھوڑنے کے لئے تھوڑی پکڑا ہے۔۔۔ علی نے جذب سے بولتے اسکی آنکھوں میں دیکھا اس سے قبل علی اپنے دل کی بات اس سے کرتا حرا بیگم بڑ بڑاتی ہوئی اندر آئیں جنت نے جھٹکے سے اپنے ہاتھ چھڑوائے۔۔۔

لو تم یہاں بیٹھے ہو موسیٰ بولا رہا تمہیں۔۔۔ حرا بولتی ہوئی دونوں کے قریب آئیں۔۔۔
 ماشاء اللہ کتنی خوبصورت لگ رہی ہے مہندی دیکھو علی۔۔۔۔ حرا نے جنت کا ہاتھ پکڑ کر ایک دم
 علی سے کہا۔۔۔

علی اور جنت دونوں انکو دیکھنے لگے۔۔۔

رنگ بھی بہت گہرا چڑھا ہے۔۔۔

شکر یہ پھوپھو۔۔۔۔ جنت نے مسکرا کر انہیں دیکھا جو ہنوز اس کا ہاتھ تھامے کھڑی تھیں۔۔۔ علی
 مسکرا کر دونوں کو دیکھتا کچن سے نکل گیا۔۔۔



آنسنے کے سامنے کھڑی ذمار بالیاں پہن رہی تھی جب زین دروازہ نوک کر کے اندر آیا۔۔۔
 ذمار مجھے کچھ بات کرنی ہے تم سے۔۔۔

ہممم کریں کیا بات ہے؟ ذمار نے مصروف سے انداز میں اُسے کہا زین پہلے سوچنے لگا کے کیسے
 بات کرے پھر گہری سانس لے کر قریب بڑھا

وہ یار ریان کی ایک کزن ہے چشمش تم جانتی ہو؟ زین کے سوال پر ذمار نے روک کر آئینے میں
 اُسے دیکھا۔۔۔

آپ کیوں پوچھ رہے ہیں؟ ذمار نے آنکھیں چھوٹی کرتے ہوئے پوچھا۔۔۔

۔۔۔۔۔

ایک منٹ شادی وادی کا اردہ تو نہیں ہے؟ ذمار نے ایک دم پر جوش انداز میں پلٹ کر اسے دیکھا۔۔۔ ذین نے ذمار کو ہمیشہ روحی کی طرف ہی سمجھا تھا۔۔

ذمار کی بات پر زین بد مزہ ہوا۔۔

دماغ خراب ہے مجھے لمبی اور سمارٹ لڑکی چاہئے وہ صرف کیوٹ لگی اس لئے پوچھ رہا تھا بس۔۔ تم تو شادی ہی کروانے پر لگ گئی۔۔۔۔۔ زین گھور کر بولتا کمرے سے ہی نکل گیا جب کے ذمار کے چہرے پر پھیلی مسکراہٹ اب سنجیدگی میں بدل گیا تھا وہ کیسے بھول گئی زین کی فطرت جس کے ساتھ ہر ہفتے یا پھر ایک مہینے بعد نئی لڑکی ساتھ پائی جاتی تھی۔۔۔



آج تو کوئی اتنا حسین لگ رہا ہے کے سوچ رہا ہوں دوبارہ سے شادی کر لوں اپنی مجھین سے۔۔ ولید نے اسے دیکھ کر اپنے حصار میں لے کر بڑے دلبرانہ انداز میں کہا تھا آپ کو شرم نہیں آتی اس عمر میں شادی کرنا چاہتے ہیں وہ بھی کسی مجھین سے۔۔۔ تالیہ نے حصار توڑ کر اسکی طرف پلٹ کر گھورا۔۔

استغفر اللہ بیوی کیا ہو گیا ہے میں دوسری شادی کا تھوڑی بول ریا اور یہ تم میری عمر کے پیچھے کیوں لگی رہتی ہو آج بھی دل جو ان ہے ادھر قریب تو آؤ جاناں۔۔۔۔۔ ولید شرارت سے اسے زچ کرنے لگا۔۔۔

ولید شرم کریں با۔۔۔

ارے یار ہاں میری ماں بچے جو ان ہو چکے ہیں اب ماشاء اللہ شادی ہو رہی ہے وغیرہ وغیرہ
لیکن تم بھولو مت یہ سب ہم دو اور ہمارے تین ہیں۔۔۔ ولید نے تالیہ کو کمر سے کھینچ کر اپنے
قریب کیا اس سے قبل تالیہ ولید کی ساری شوخی ہرن کرتی دروازہ نوک ہوا۔۔۔

ایک تو ان سب کو چین نہیں ہے۔۔۔ کمرہ بند ہے دو لوگ اندر ہیں پھر بھی پرائیویسی میں
ٹانگیں اڑانی ہیں۔۔۔ ولید نے بدمزہ ہوتے ہوئے دروازے کو گھورتے ہوئے کہا۔۔۔ تالیہ
ولید کی باتوں پر ہنستی ہوئی دروازے کی طرف بڑھ گی۔۔۔



نانا جان آپ کے کپڑے۔۔۔۔۔ حمنہ دروازہ نوک کرتی مسکرا کر اندر آئی جہاں حماد خان
موبائل میں سُمیرا بیگم کی تصویر دیکھ رہے تھے آنکھوں کو رگڑتے پلٹ کر دروازے کی طرف
دیکھا جہاں حمنہ ہاتھ میں استری شدہ شلوار قمیض پکڑے اندر آرہی تھی۔۔۔

اوہ شکر یہ میری بیٹی یہیں رکھ دو۔۔۔

آپ کیا دیکھ رہے تھے ابھی۔۔۔۔۔ حمنہ نے مسکرا کر حماد خان کو دیکھا جن کے چہرے پر دکھ
کے سائے لہرائے تھے اس سے قبل وہ کچھ بولتے خوشبو میں مہکتا سیاہ شلوار قمیض میں ملبوس
اذان اندر آیا حمنہ نے پلٹ کر اسے دیکھا شلوار قمیض میں اسکا دراز قد اور نمایا تھا اسکے ساتھ ہی

ریان موسیٰ اور علی بھی اندر داخل ہوئے سب نے ایک سی ڈریسنگ کی ہوئی تھی علی اور موسیٰ نے براؤن جب کے ریان نے وائٹ شلوار قمیض پہنا ہوا تھا۔

ماشاء اللہ ماشاء اللہ آج تو سارے ہی شہزادے لگ رہے ہیں۔۔

داداجان یہ تو غلط ہے میں دو لہا ہوں۔۔۔۔۔ ریان نے منہ بنایا۔۔۔

ہا ہا ہا اچھا تو دو لہے میاں تم بھی یہاں ہو مجھے لگا اذان اپنے ساتھ آئینہ لایا ہے۔۔۔ حماد خان نے ہنس کر کہا جس پے سب قہقہہ لگا کر ہنس دئے۔۔

اب آپ غلط بیانی سے کام لے رہے ہیں بلیک اور وائٹ میں فرق ہے۔۔

ہاں سہمی کہا تم ٹھہرے فضول انسان۔۔۔ علی نے ہنس کر اسکی بات پر جواب دیا۔۔۔

داداجان اسے سمجھالیں ورنہ ایسا نہ ہو اس کا آج میں قتل کر دوں۔۔

ہاتھ تو لگا کر دکھاؤ پھیلے بے چین دو لہے میاں۔۔۔ علی نے بے چین دو لہے میاں پر زور دیا اس سے قبل ریان اسکی گردن پکڑتا مناہل حنا کے ساتھ اندر داخل ہوئی۔

ماں کے اشارے پے مناہل حماد خان کی طرف بڑھی۔۔۔

حماد خان نے پیار سے سر پر ہاتھ پھیر کر دعائیں دی۔۔۔

دیکھتے ہی دکھاتے سب کمرے میں آگئے تھے۔۔۔ اذان نے کنکھیوں سے حمنہ کو دیکھا جو بالوں کا جوڑا بنائے مسکرا کر مناہل کو دیکھ رہی تھی۔۔

حمنہ تم جا کر تیار ہو سب آنے والے ہونگے۔۔ جنت نے اسکے قریب آکر آہستہ سے کہا حمنہ چونک کر خود کو دیکھ کر جانے لگی جب حنا کی آواز پر انکی طرف متوجہ ہوئی۔۔۔

جی خالہ

مناہل کی سینڈل کا اسٹیپ کھولا ہوا ہے بند کر دو ذرا۔۔۔ حنا کی بات پر حرا نے چونک کر اپنی بہن کو دیکھا۔۔۔

مناہل بیٹی جھک کر کر لو۔۔۔ حرا نے زبردستی مسکرا کر مناہل سے کہا سب خاموشی سے ایک دوسرے کو دیکھ رہے تھے جب حماد خان کے اشارے سے ایک ایک کر کے باہر جانے لگے۔۔۔ اذان ہنوز وہیں کھڑا رہا۔۔۔

اسکے ہاتھ میں نیل پالش ابھی لگائی ہے گیلی ہوگی تبھی کہ رہی ہوں اگر تمہیں برا لگتا تو میں خود کر دیتی ہوں۔۔۔ حنا نے کندھے اُچکاتے ہوئے اٹھنا چاہا جب حمنہ نے روک دیا۔۔۔

کوئی بات نہیں خالہ میں کر رہی ہوں کزن ہوتے کس لئے ہیں۔۔۔ یہ لیس ہو گیا۔۔۔ حمنہ نے ہلکے پھلکے لہجے میں بولتے نیچے بیٹھ کر اسٹیپ بند کیا اور اٹھ کھڑی ہوئی حرا نے جل کر اپنی بیٹی کو دیکھا جب کے اذان اسکے عمل سے متاثر ہوا تھا۔۔۔



گھر کے سبھی افراد لان میں جا چکے تھے سوائے حمزہ کے جو کمرے میں تیار ہو رہی تھی۔۔۔
 مہمانوں کی آمد جاری تھی جن میں قریبی دوستوں اور پڑوسیوں کو دعوت دی گئی تھی۔۔۔
 علی وہ لڑکیاں کب سے تجھے دیکھ رہی ہیں۔۔۔

کون دیکھ رہی ہے۔۔۔ اس سے قبل علی جواب دیتا جنت کی آواز پر دونوں بڑی طرح چونک
 گئے جو ناگواری سے ان لڑکیوں کو گھور رہی تھی۔۔۔

کوئی نہیں دیکھ رہی ہیں مہمان ہیں بیچاریاں یونہی کھڑی ہیں۔۔۔ علی نے موسیٰ کو گھورتے ہوئے
 بول تو دیا لیکن جنت اسکے بیچاریاں کہنے پر تپ گئی۔۔۔

ہاں تو ٹھیک ہے جائیں ان بیچاروں سے کھانے کا پوچھ لیں پیٹ خالی کر کے آئی ہو گی آپ
 کی بیچاریاں ہونہ۔۔۔ جنت جل کر اسکے قریب چہرہ کر کے بولتی دونوں کو حیران و پریشان کر
 کے چھوٹے سے فلورا سٹیج کی طرف بڑھ گئی جہاں دونوں بھائی باپ اور دادا کے پاس کھڑے
 باتیں کر رہے تھے۔۔۔

جنت تیزی سے پاس آ کر منہ پھولا کر کھڑی ہو گئی۔۔۔

کیا ہوا تمہیں؟

کچھ بھی نہیں۔۔۔

جنت سوری تم۔۔۔ اس سے قبل اذان پھر کچھ پوچھتا علی قریب اگر جلدی سے بولا لیکن ولید
بے اچھنبے سے اُسکی بات کاٹی۔۔۔

ولید ماموں پتہ نہیں کیا ہوا ناراض ہو گئی۔۔۔

زیادہ بچے مت بنیں.. نہیں کرنی بات مجھے آپ سے جائیں۔۔ جنت منہ بنا کر اسے جانے کا
کہتی خود وہاں سے چلی گئی علی نے مدد طلب نظروں سے اذان کو دیکھا جس نے مسکرا کر
کندھے اُچکائے تھے۔۔۔



کمرے سے نکل کر حمنہ نیٹ کے ڈوپٹے کو ٹھیک کرتی سیڑیاں اتر رہی تھی جب گھر میں
خاموشی محسوس کر کے نظریں دوڑا کر گھبراتی ہوئی تیزی سے لاؤنج تک آئی اس سے قبل وہ
دروازے تک جاتی اندر آتے اذان کو دیکھ کر قدموں کی رفتار کم کر دی۔۔۔

کب تک پہنچیں گے؟ دادا جان دوبار میری کلاس لے چکے ہیں۔۔۔ ٹھیک ہے میں بتا دیتا
ہوں۔۔۔ نہیں وہ لوگ بھی پہنچنے والے ہیں۔۔۔۔ اوکے اللہ حافظ۔۔۔ اذان کسی سے فون
پے بات کرتا ایک نظر اسے دیکھ کر وہیں روک گیا تھا جو بے بی پنک اسٹائلش سوٹ بالوں کو
پونی میں باندھے آنکھوں پر اپنا بڑا گول چشمہ لگائے دونوں ہاتھوں میں بھر بھر کر ہم رنگ
چوڑیاں پہنے چھوٹے چھوٹے قدم لیتی اسکے پاس سے گزرتے لگی تھی اذان نے جلدی سے

بات ختم کر کے ایک ہاتھ سے اسکی چوڑیوں سے بھری کلائی تھامی جب کے دوسرے ہاتھ سے
موبائل کو رکھ رہا تھا۔۔۔

چھوڑیں۔۔۔

حمنہ کی بات پر اذان نے آہستگی سے اسے اپنے قریب کھینچا جو اس سے ٹکراتے ٹکراتے بچی
تھی۔۔۔

اذان نے چہرہ جھکا کر اسے دیکھا جو اسکی حرکت پر سراٹھا کر گھور رہی تھی۔۔

چوہیا اچھی لگ رہی ہو۔۔۔ اذان نے کان کے قریب جھک کر اسکے گھورنے کی پرواہ کئے بغیر
سرگوشی میں کہتا چلا گیا جب کے حمنہ کتنے ہی لمحے ساکت کھڑی اذان کی قربت اپنے گرد
محسوس کرتی رہی۔۔



بیس منٹ لیٹ۔۔۔۔۔ ہاتھ میں بندھی بڑے ڈائل کی گھڑی پے وقت دیکھتے ہوئے اس
نے خفگی سے اپنی شریک حیات کو دیکھا تھا جو اپنے تین سالہ بیٹے کی انگلی تھام کر اسکے نزدیک
آئی تھی

یہ یہ سب آپک کے بیٹے کک کی وجہ سے دی دیر ہوئی ہے۔۔۔ تہذیب نے کہتے
ساتھ چھوٹے حاذق کو دیکھا۔۔ ہاشم نے ہلکے سے سر کو نفی میں ہلاتے جھک کے اُسے اٹھایا۔۔

سدھر جاؤ میرے بیٹے پر اتنا خطرناک الزام لگا رہی ہو۔۔۔ ہاشم نے کہتے ساتھ آگے بڑھ کر
تہذیب کا ماتھا چوما۔۔۔

کک کوئی ال الزام نن نہیں لگا رہی بے چ چین ہڈی ہے یہ۔۔۔ تہذیب بولتے ساتھ آگے
بڑھی ہاشم ہنس کر حاذق کا گال چوم کر ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھا۔۔۔

مم مجھے لا لگتا ہے تت تعدیل پر چل چلا گیا ہے۔۔۔ تہذیب نے مسکرا کر حاذق کو ہاشم سے لینا
چاہا جس نے اسٹیرنگ پکڑ لیا تھا۔۔۔

اوہ میرے باپ اپنے باپ کو چلانے دے پدے۔۔۔ ہاشم نے ہستے ہو حاذق کو اسکے حوالے
کیا تہذیب ہنس کر حاذق کو لے کر بہلانے لگی جب کے ہاشم نے گاڑی سٹارٹ کی اور زن سے
نکلتا چلا گیا۔۔۔



منہاج کی فیملی کی آمد ہو گئی تھی۔۔۔۔۔ کچھ دیر میں ملنے ملانے کے بعد مناہل کو منہاج کے
ساتھ لا کر بٹھایا گیا۔ دونوں ساتھ بہت اچھے لگ رہے تھے۔۔۔ منہاج نے کنکھیوں سے ساتھ
بیٹھی مناہل کو دیکھا جو اسکے پسند کئے سوٹ میں بہت اچھی لگ رہی تھی۔۔۔ مناہل نے جب
اسے دیکھا تو ایک لمحے کے لئے اسے منہاج کو دیکھ کر رشک آیا لیکن وہ جانتی تھی یہ شادی
معاہدہ کے تحت ہو رہی ہے۔۔۔ اس لیے خود کو ڈپٹی وہ سر جھکا کر بیٹھ گئی۔۔۔



دونوں خاموشی سے سب کو خوش گپیاں کرتے دیکھ رہے تھے۔۔۔ جب موسیٰ علی اور جنّت آکر بیٹھے۔

اہم کیسے ہیں بہنوئی صاحب۔۔۔ موسیٰ نے شرارت سے اسکے کندھے پر بازو پھیلا یا۔۔۔ مناہل نے گھورا لیکن دوسری طرف پرواہ کسے تھی۔۔۔ بہت اچھا۔۔۔

منہاج نے مسکرا کر اسی کے انداز میں جواب دیا۔۔۔ علی مسکراتے ہوئے ان کو دیکھ رہا تھا جب مناہل نے علی کو مخاطب کیا۔۔۔ علی حمنہ کہاں ہے؟

کچھ کام ہے مجھے بتادیں۔۔۔ ایکدم جنّت نے مناہل کو جواب دیا۔۔۔

نہیں اس سے کون سا کام ہو سکتا ہے مجھے بیچاری ہماری ڈری سسہی کزن ہے ہا ہا ہا منہاج تم ملے ہو حمنہ سے علی کی چھوٹی بہن ہے؟ مناہل نے شرمندہ ہوئے بغیر ہنس کر منہاج کو بھی اپنی طرف متوجہ کر کے بتایا۔۔۔

علی کا چہرہ ایکدم سپاٹ ہوا تھا وہ بڑی تھیں اس لئے وہ لہز کر جاتا تھا اور نہ چوہیا تو وہ بھی اسے بول دیتا تھا۔۔۔

منہاج نے مناہل کی بات پر علی کو دیکھا جو اسکے دیکھنے پر جبراً مسکرایا تھا لیکن منہاج بیوقوف نہیں تھا۔۔۔

اس میں ہنسنے والی کیا بات ہے محترمہ ہر انسان کسی نہ کسی چیز سے ڈرتا ہے۔۔ فرض کرو ابھی تمہارے ہاتھ پر میں کا کروچ رکھ دوں تمہارا کیار یکشن ہوگا۔۔ منہاج نے اس انداز میں پوچھا کے برانہ لگے اور یہی ہوا مناہل نے آنکھیں گھومائیں۔۔۔

ظاہر ہے اب گنداسا کا کروچ دیکھ کر بندہ چیخے گا ہی یک مجھے تو گھن آتی ہے۔۔۔

ہمم۔۔۔ ہو سکتا ہے جن چیزوں (کیڑے) سے تم سب ڈراتے ہو میری سالی صاحبہ کو اس چیز سے اُسے گھن آتی ہو۔۔۔ منہاج نے مسکرا کر کندھے اچکائے اس بار مناہل چڑگئی۔۔۔ پلیز۔۔۔ اندھیرا بارش بادل ان سب کو ہر گز گھن نہیں کہا جاسکتا۔۔۔ اس سے قبل دونوں میں بحث ہو جاتی حنا اور تالیہ انکی طرف آتی دیکھیں۔۔۔

موسیٰ علی چلوریان کے سسرال والے آگئے ہیں۔ تالیہ کہتیں مسکرا کر منہاج اور مناہل کو دیکھ کر آگے بڑھ گئیں۔۔۔



روحی کو لا کر اسٹیج پر بٹھایا جو بری طرف گھبرا رہی تھی۔۔۔ ریان کے آتے ہی دونوں جوڑیوں کی منگنی کی رسم شروع ہوئی مناہل اور منہاج تالیوں کی گونج میں ایک دوسرے کو انگوٹھی پہنا رہے تھے جب ہاشم اور تہذیب کی گاڑی آکر رکی۔۔۔۔

ولید کی نظر جیسے ہی ان پر پڑی مسکرا کر تالیہ کو لیتا انکی طرف بڑھ گیا۔

السلام علیکم ولید بھائی۔۔۔

وعلیکم اسلام کیسے ہو۔۔۔ ولید نے بلگیر ہوتے اس سے پوچھا، دوسری طرف تالیہ تہذیب سے مل رہی تھی۔۔۔

السلام علیکم ہاشم چاچو۔۔۔ اذان جو انہیں بلانے آیا تھا ہاشم سے ملنے لگا۔۔

حماد نکل کہاں ہیں؟ ہاشم مل کر ولید سے پوچھنے لگا جس نے اسٹیج کی طرف اشارے کرتے انہیں ساتھ لئے اسٹیج کی طرف بڑھ گئے جہاں اب ریان اور روجی کی رسم ہو رہی تھی۔۔۔
پہناؤ۔۔۔ شمینہ بیگم نے آہستہ سے اسے ٹھوکا دیا۔۔۔ روجی نے کانپتے ہاتھوں سے اسے انگوٹھی پہنائی جو اسی پر نظریں مرکوز کیے مسکرا رہا تھا۔۔۔

اففف!! کیسے سب کے سامنے تاڑ رہے ہیں مجھے۔۔۔۔۔ روجی سوچ کر نچلا لب دانتوں تلے کاٹنے لگی۔۔۔

ریان نے ہنوز مسکراتے ہوئے اسے دیکھ کر انگوٹھی اسکے ٹھنڈے ہوتے ہاتھ میں پہنائی۔۔۔

رسم ہوتے ہی سب ایک دوسرے کو مبارک باد لگے۔۔۔ دونوں جوڑیوں کا فوٹوشوت شروع ہو اور روجی نے جلدی سے ذمار کو اپنے پاس روکا علی ریان کسے ساتھ کر بیٹھتا مسکرا رہا تھا۔۔۔

آپ کون ہیں؟ اٹھیں مجھے ریان بھائی سے کچھ بات کرنی ہے۔۔۔ ذمار نے علی کو مخاطب کیا جس کی بد قسمتی کے جنت انکی طرف آرہی تھی۔۔۔

اوکے۔۔۔ لیکن پہلے اپنا تعارف کروائیں۔۔۔

تعارف تو میں ابھی کرواتی ہوں چھچھورے کہیں کے۔۔۔ جنت جل بھون کر تیزی سے ذمار کے ساتھ جا کھڑی ہوئی۔۔۔ علی جو شرارتی مسکراہٹ چہرے پر سجائے اسکے بولنے کا انتظار کر رہا تھا جنت کو دیکھ کر ساری شرارت ہوا ہو گئی۔۔۔

ہاہا مذاق کر رہا تھا آجائیں بیٹھ جائیں بہن۔۔۔۔۔ علی کھڑا ہوتا کھسیانی ہنسی ہنستا چور نظروں سے جنت کو دیکھنے لگا جو خفگی سے اسے دیکھ رہی تھی۔۔۔

ہاہا ہا۔۔۔ میں تو ڈر ہی گئی تھی شکر یہ بھائی۔۔۔ ذمار بستے ہوئے بولتی ریان کے ساتھ آکر بیٹھی علی جو آہستہ سے مسکرا رہا تھا جنت کو دیکھنے لگا جو ناک چڑھا کر روحی کے پاس بیٹھ گئی تھی۔۔۔

علی نولفٹ کا بورڈ دیکھتا منہاج اور مناہل کی طرف بڑھ گیا۔۔۔



آپ ناراض ہو گئے؟

بلکل بھی بلکل بھابھی کو کہا تھا سب کو ساتھ لے کر آئیں لیکن دیکھو ذرا نہ خود آئیں نہ ہمارے بچوں کو بھیجا۔۔۔ حماد خان نے خفگی سے کہا۔۔۔ حماد خان ہاشم کے والد کے دوست تھے ان کے انتقال کے بعد ان سے کبھی رابطہ نہیں ہوا یہ بھی اتفاق تھا کہ حماد خان کی ملاقات بزنس پارٹی میں ہوئی تھی۔۔۔ ہاشم ولید سے عمر میں پانچ چھ سال چھوٹا تھا اس لئے وہ ولید کو بھائی ہی کہہ کر مخاطب کرتا تھا۔۔۔

السلام علیکم۔۔۔ اس سے قبل ہاشم کچھ بولتا حمنہ اندر لاونچ میں آئی۔۔۔

وہ علیکم اسلام۔۔۔ تہذیب نے مسکرا کر اسے جواب دیا جو مسکرا کر تہذیب کے ساتھ چھوٹے سے حازق کو دیکھ کر اسکی طرف بڑھی۔۔۔

یہ آپ کا بیٹا ہے۔۔۔ حمنہ نے دوزانوں ہو کر حازق کے گال کو چھوا جس نے شرماتے ہوئے اپنی ماں کو دیکھا تھا۔۔۔ حازق کے اس طرح کرنے پر سب ہنس دئے۔۔۔

بلکل کیوٹی یہ ہمارا بیٹا ہے۔۔۔ ہاشم انکے قریب آکر اسے بولا جس نے مسکرا کر ولید کو دیکھا تھا۔۔۔

حمنہ یہ تمہارے ہاشم ماموں ہیں۔۔۔ ولید نے اسے دیکھ کر تعارف کروایا جب اندر آتے اذان کے ساتھ سب ہی شرمندہ سے ہو گئے تھے

واقعی لیکن امی نے تو ہمیں کبھی نہیں بتایا۔۔۔

ڈفر۔۔۔ ہا؛ اچھا پیس کزن کے روپ میں ملا ہے۔۔۔ اذان بڑ بڑا کر تیزی سے اسکے قریب آیا۔۔۔

پھوپھو بولا رہی ہیں باہر۔۔۔۔۔ اذان نے گھورتے ہوئے اسے کہا جسے کچھ غلط کہہ دینے کا احساس بڑی شدت سے ہوا تھا۔۔۔

کچھ کام ہے؟

تم چلو میں بتاتا ہوں۔۔۔۔۔ اذان نے جل کر اسکی کلائی تھامی جس نے سٹیٹا کر اپنا چشمہ ناک پے جمایا تھا۔۔۔ تہذیب مسکرا کر دونوں کو جاتے دیکھتی رہی پھر گردن موڑ کر ہاشم کو دیکھا جو اسے سے ہی دیکھ رہا تھا



السلام علیکم۔۔۔!! زین کی آواز پر وہ جو اسے پچھلی سائیڈ سے چھت کی طرف لے کر جا رہا تھا ہونٹ بھنج کر پلٹا۔

و علیکم اسلام۔۔۔۔۔ سوری ذرا جلدی میں ہوں۔۔۔

اوہ نوپرا بلیم۔۔۔۔۔ زین نے معنی خیز نظروں سے دونوں کو دیکھا حمنہ کی کلائی ہنوز اذان کے ہاتھ میں تھی جب کے حمنہ لب کاٹتی اذان سے ایک قدم پیچھے تھی۔۔۔ زین بولتا پلٹ گیا اذان بے آنکھیں گھوما کر دوبارہ قدم آگے بڑھائے۔۔۔ حمنہ گھبراہٹ میں اذان سے کچھ بول نہ سکی۔



ہائے۔۔۔ ذمار جو گھر کے اندر جا رہی تھی موسیٰ کو گاڑی کے پاس کسی لڑکی سے بات کرتے دیکھ کر شرارتی مسکراہٹ چہرے پر سجا کر دونوں کے قریب پہنچی۔۔۔

تم۔۔۔ موسیٰ یہ یہاں کیا کر رہی ہے؟ لائِبہ نے اسے دیکھ کر ناگواری سے اسے دیکھا۔۔۔

لو کتنا بیوقوف سوال کر رہی ہو جہاں موسیٰ وہاں میں کیوں موسیٰ بے بی۔۔۔۔۔ ذمار نے تپانے والی مسکراہٹ سے دونوں کو دیکھا موسیٰ نے کھا جانے والی نظروں سے اس ڈھیٹ لڑکی کو دیکھا جو جانے کہاں سے یہاں نازل ہو گئی تھی۔۔۔

ہونہہ!! جھوٹ بڑا اچھی بول لیتی ہو۔۔۔ موسیٰ مجھے بتا چکا ہے سب تم اسکے ساتھ مذاق کر رہی تھی بس۔۔۔ لائِبہ نے اترا کر اسے دیکھ کر ناک چڑھائی۔۔۔

ہیں؟ بڑی عقلمند ہو۔۔۔ ہا ہا ہا موسیٰ بے بی مجھ سے خفا ہو گئے ہیں اسلئے ایسا کہا ہو گا اور تم عقلمند چہ خیر چھوڑو تم تو عقلمند ہو تمہیں بتانے کی کیا ضرورت ہے۔۔۔ چلو میں چلتی ہوں۔۔۔۔۔ ذمار موسیٰ کی ماں کو اتنا دیکھ کر جلدی سے بولتی اندر کی جانب بڑھی اس سے قبل موسیٰ پیچھے جاتا اپنی ماں کو دیکھ کر بے بسی سے ہونٹ بھینچ گیا۔۔۔

لائِبہ میرا یقین کرو وہ صرف بدلہ لینے کی لئے ایسا کر رہی ہے۔۔۔ ایک دم معاملہ سمجھانے کے لئے موسیٰ نے لائِبہ کا ہاتھ پکڑ کر بے چارگی سے کہا۔۔۔

آئی نو موسیٰ اس لڑکی کے کپڑوں سے ہی مجھے لگا تھا میر لڑکوں کو پھنسانے کے لئے جھوٹ بولتی ہیں چھوڑو اُسے تم بتاؤ گھر کب اوگے۔۔۔ لائِبہ نے تفاعر سے اسے کہا۔۔۔
کس لئے؟ موسیٰ نے اچھنبے سے پوچھا۔۔۔

اف موسیٰ سب بتانا پڑتا ہے تمہیں مام ڈیڈ سے ہم دونوں کی بات کرنے کا کہ رہی ہوں۔۔۔ لائِبہ نے بال جھٹک کر کہا۔۔۔ اس سے قبل موسیٰ کچھ بولتا حنادونوں کے قریب آچکی تھیں۔۔۔



چھت پر آتے ہی حمنہ نے جھر جھری لی حب کے اذان نے پر سکون لمبی سانس لے کر اُسکا ہاتھ چھوڑا۔۔۔ ٹھنڈی ہوا کے ساتھ چاند کی چاندنی نے پوری چھت کو اپنی لپیٹ میں لیا ہوا تھا۔۔۔ اذان نے پلٹ کر اسے دیکھا۔۔۔

آپ مجھے یہاں کیوں لائے ہیں؟ حمنہ نے کہتے ساتھ ایک نظریں نیچے ہوتی تقریب کو دیکھا۔۔۔
تمہیں یہاں سے پھینکنے۔۔۔ اذان نے قریب آتے اسے ڈرایا حمنہ کا حلق خشک ہو گیا کچھ بھی کہے اُس نے دروازے کی طرف دیکھا۔۔۔

جب تک میں نہ چاہوں تم یہاں سے ہل بھی نہیں سکتی ڈر پوک چوہیا۔۔۔ اذان بولتا ہوا اسکے قریب بڑھنے لگا یہاں تک کے اذان کا چہرہ اسکے نزدیک تر تھا لیکن حمنہ سچ میں ایک قدم نہ اٹھا سکی۔۔۔

کیسے بچاؤ گی خود کو حمنہ؟ اذان نے دونوں ہاتھوں کو اسکی کمر پر رکھ کر پیچھے کیا جو گھبرا کر لڑکھڑائی تھی۔ حمنہ نے آنسوؤں سے لبریز نظروں سے اسے دیکھا اذان کیا اسے ڈرانا چاہتا تھا۔۔۔

چھوڑیں مجھے کیا کر رہے ہیں۔۔۔ حمنہ کی بھیگی آواز پر اذان نے جھٹکے سے اسے اپنے قریب کیا۔۔۔

اتنا ڈر انسان کو مار دیتا ہے حمنہ سب کے لئے نہ سہی خود کے لئے اس ڈر کو ختم کرو۔۔۔۔۔ اذان نے افسوس کرتے آہستہ سے اسے چھوڑا جو اسکی بات سمجھ کر سر جھکا کر ہچکیوں سے رونے لگی تھی۔۔۔ اذان کتنے ہی پل کھڑا اسے دیکھتا رہا حمنہ نے چشمہ اتار کر آنکھیں رگڑیں اذان نے ہلکی سی مسکراہٹ سے اسکے ہاتھ سے چشمہ اچکا۔۔۔

میرا چشمہ۔۔۔

میں نے کب کہا میرا ہے۔۔۔ اذان نے کہتے ساتھ چشمہ پہنا حمنہ اسے دیکھتی رہی جب اذان نے اسے دیکھا حمنہ ایک دم منہ پر ہاتھ رکھ کر ہسنے لگی۔۔۔

بڑی ہنسی آرہی ہے تم بھی ایسی ہی لگتی ہو۔۔۔۔۔ اذان نے چڑانے والی مسکراہٹ سے اسے کہا جو لب دبا کر ہنسی روک رہی تھی۔۔۔

اچھا کیسی لگتی ہوں؟ ویسے آپ کیوٹ لگ رہے ہیں۔۔۔ حمنہ نے معصومیت سے اسے جواب

دیا۔

ہاں تو تم بھی کیوٹ ڈرپوک چوہیا ہی لگتی ہو

اذان جو سینے پر بازو باندھے ٹیک لگا کر کھڑا اسے ہی دیکھ رہا تھا جھک کر اپنی پیشانی اسکی پیشانی سے ٹکرا کر مسکرا کر بولا۔۔

حمنہ اپنی پیشانی کو سہلاتی گھورتے ساتھ مسکرائی جو اسے دیکھ کر ہنوز مسکرا رہا تھا۔۔

بدلہ نہیں لوگی؟

میں آپ کو بدلہ لینے والی لگتی ہوں۔۔ حمنہ بے خفگی سے کہتے اس سے فاصلے پر دیوار سے ٹیک لگا کر اسے دیکھا۔۔

بلکل اس سے بدلہ لیتی ہونہ تم کیا کہتے ہیں ہاں بیلن سے۔۔ اذان نے یاد کرتے ہوئے اسے کہا۔۔

نہیں وہ تو بس ایسے ہی بس۔۔ حمنہ نے گڑ بڑا کر کہا اس سے قبل وہ کچھ بولتا اس کے موبائل پر میسج آیا۔۔

چلو۔۔ اذان نے ریان کا میسج پڑھ کر اسے کہتے قدم نیچے کی جانب بڑھائے۔۔ جب کے حمنہ مسکراتے ہوئے اسکے پیچھے ہی سیڑیاں اترنے لگی۔۔



تہذیب کیا بات ہے یہاں کیوں کھڑی ہو چلو کھانا کھانے۔۔۔ ہاشم حاذق کو جنت کے پاس
چھوڑتا تہذیب کو ڈھونڈتا اندر جانے لگا تھا جب اپنی گاڑی کے پاس کھڑی تہذیب کو دیکھ کر
اسکی طرف آیا۔۔۔

ہاشم کی آواز پر تہذیب نے آنکھوں کو زور سے میچ کر آنسوؤں کو روکا۔۔۔

پتلی چلیں۔۔۔ تہذیب نے زبردستی مسکراہٹ چہرے پر لاتے ہوئے ہاشم کو دیکھا۔۔۔

کسی بے کچھ کہا؟ ہاشم اسکے چہرے کو دکھ کر پریشان ہوا۔۔۔

نن نہیں کک کسی نے کک کچھ نہیں کک کہا۔۔۔ تہذیب نے ہاشم کے سینے پر ہاتھ رکھ کر
تسلی دینی چاہی جب اذان اور علی انکی طرف آئے۔۔۔

آپ لوگ یہاں کھڑے ہیں دادا جان بلا رہے ہیں۔۔۔ اذان نے قریب آکر کہاں۔۔۔

آہ ہی رر رہے۔۔۔

ہا ہا ہا ہا۔۔۔ تہذیب جو اذان کو جواب دے رہی تھی قہقہوں کی آواز پر ایک دم رکی۔۔۔ تینوں
نے گردن گھوما کر دیکھا جہاں دو عورتیں تہذیب کے ہرکلانے پر ہنس ہنس کر مذاق بنا رہی
تھیں۔۔۔

ان کی ہمت۔۔۔

ہاہاشم نن نہیں ع عو عورتیں ہی ہیں او اور سس سب ک کاظ ظرف آ آپ کک کے نج جیسا
نن۔ نہیں ہے مم مج مجھے عادت ہے۔۔۔ تہذیب نے ایکدم ہاشم کور وکا۔۔۔

ہاشم نے عرصے سے اسے دیکھا پھر سانس لے کر تہذیب کا ہاتھ تھام کر آگے بڑھ گیا۔۔

آہم اذان بھائی کیا کہتے ہیں ممانی جان کو بتاؤں؟ علی گلا کھنکھار کر شرارت سے بولا۔۔

بھئی نیکی میں پھر دیر نہیں کرنی چاہیے۔۔۔ اذان نے مسکرا کر اسے جواب دیا جو گہری
مسکراہٹ سے تالیہ کو بتانے تیز تیز قدموں سے آگے بڑھ گیا تھا۔۔۔



کیا ہوا؟

کچھ نہیں۔۔۔

کچھ تو ہوا ہے ورنہ ابھی تو سہی تھے۔۔۔ اذان نے دوبارہ اسے بولتے اسکی سنجیدگی دیکھی۔۔۔

ریان مجھے نہیں بتاؤ گے ہوا کیا ہے؟ اذان نے اسکے کندھے پر ہاتھ رکھتے ہوئے اپنی بات

پے زور دیا۔۔

اُدھر دیکھو۔۔۔۔۔ ریان نے جل کر مناہل اور منہاج کی طرف اشارہ کیا جو اپنی فمیلی کے ساتھ

خوش گپیوں میں مصروف تھے۔۔

کیا ہوا انہیں؟ اذان نے اچھنبے سے دیکھ کر اپنے بھائی کو دیکھا جو روحی کی جگہ پر بیٹھا تھا جب کے روحی ذمار کے ساتھ تالیہ اور اپنی ماں کے ساتھ بیٹھی کھانا کھا رہی تھی۔۔۔

یہ پوچھو کیا نہیں ہوا۔۔

او۔۔۔ کے کیا نہیں ہوا؟ اذان نے مسکراہٹ دبا لڑاؤ کے کو کھنچ کر بولا۔۔۔

ہا!!! اللہ صبر دے مجھے۔۔۔ منگیترا صاحبہ کو دیکھا کیسے بھاگی ہے جیسے میں کھا جاتا اور مناہل کو دیکھو کیسے مسکرا رہی ہے۔۔۔ ریان رو دینے کو ہو رہا تھا اذان نے اسکی بات سن کر سر پے چپت لگائی۔۔۔

کیا ہو گیا ہے یار دولہا ہوں۔۔۔

ابھی دولہا بننے میں دو مہینے ہیں منہ سیدھا کرو ضروری نہیں ہے ہر لڑکی ایک جیسی ہو۔۔۔

واہ کون بول رہا ہے مجھے جس کی چوہیا سے بنتی ہی نہیں ہے۔۔۔ ریان نے جل کر اسے جواب دیا کھانا کھاتی روحی کو دیکھ کر نئے سرے سے غصہ چڑھ رہا تھا اسے۔۔۔

اسکا یہاں کیا ذکر وہ الگ ہے۔۔

ہاں تمہارے بقول ڈرپوک لڑکی جو ہر چیز سے جلدی گھبرا جاتی ہے لیکن وہ معصوم ہے۔۔۔ ریان نے اذان کے کندھے پر بازو پھیلا کر اسے کہا جو ہلکی سے مسکراہٹ سجائے اپنے بھائی کو دیکھ رہا تھا۔۔۔

اس سے قبل اذان کچھ بولتا دھڑام کی آواز کے بعد ہر طرف قہقہوں کا سیلاب اٹھ گیا۔۔۔
وہاں کیا ہوا۔۔۔ ریان جھٹ جلدی سے اپنی جگہ سے اٹھا جب کے اذان کی مسکراہٹ گہری
ہو گئی۔۔۔

ماما کمال ہیں۔۔۔ اذان بولتے ساتھ اٹھاریان نے نا سمجھی سے اسے دیکھ جس نے شرارت سے
آنکھ دبائی تھی ریان ایک دم چونکا۔۔۔

کس کی درگت بنی اب مجھے تو بتاتے۔۔۔ ریان بولتا ہوا تیزی سے بھاگا۔۔۔

یہ نہیں سدھرے گا۔۔۔ اذان نفی میں سر ہلاتا تیز تیز قدموں سے وہاں پہنچا جہاں بھاری
بھر کم عورت گاس پر گری ہوئی تھی پاس ہی اسکی ساتھی ہنسی ضبط کرتی اسے اٹھانے میں مدد کر
رہی تھی۔ یہ وہی عورت تھی جو تہذیب کے ہکلانے پر زور زور سے ہنس کر اپنی ساتھ کے
ساتھ محظوظ ہو رہی تھی۔۔۔

اوہ میں دوبارہ معافی چاہتی ہوں مجھے لگا کر سی خالی پڑی ہے۔۔۔ تالیہ مصنوعی فکر مندی سے
اس عورت سے ہمدردی کر رہی تھی ہاشم اس عورت کو دیکھ کر مسکرا رہا تھا جب کی تہذیب
ہاشم کو گھورنے میں لگی ہوئی تھی۔۔۔

کوئی بات نہیں لیکن پوچھ لیتا ہے بنداکے کوئی بیٹھا ہوا ہے یا نہیں۔۔۔ اس عورت نے
شرمندگی سے اٹھتے ہوئے کہا۔۔۔

آنٹی آپ ٹھیک ہیں چوٹ لگ گئی۔۔۔ ریان نے مصنوعی افسوس کا اظہار کیا۔۔۔

ریان۔۔۔ ولید بے نیچی آواز میں سختی سے ٹوکا۔۔۔

لو بھلا میں چھ قدم چل کر یہاں تک آئی تب تک کرسی خالی ہی تھی اب تم بیٹھ رہی تھی تو میری کیا غلطی؟ معافی مانگ چکی ہوں چلو بیٹھو دوسری پلیٹ بھجواتی ہوں وہ تو ٹوٹ گئی کھانا بھی زیا گر گیا چہ۔۔۔ جنتِ بینش کو بلاوا کر سمیٹے۔۔۔ تالیہ تیز تیز بولتی جنت سے بولی ولید اپنی بیوی کو گھور کر ہی رہ گیا۔۔۔

ارے بیٹھ جا اب آئے ہیں تو کھانا کھا کر ہی جائیں گئے۔۔۔ ساتھ کھڑی عورت نے سرگوشی کی

--

اچھا چلو ٹھیک ہے اب اتنا کہ رہی ہو تو بیٹھ ہی جاتے ہیں۔۔۔ عورت بہت بڑا احسان کرتے ہوئے احتیاط سے کرسی پر بیٹھ گئی۔۔۔

مہمانوں کا رش چھٹنے لگا۔۔۔

کمال کر دیا ممانی جان۔۔۔ علی نے تالیہ کے کندھے پر بازو پھیلا کر آہستہ سے کہا جب ولید کو دونوں کو گھورتا پا کر علی گڑ بڑا کر دوسری طرف بڑھ گیا۔



کھانے کے بعد سب اپنے گھروں کی جانب روانہ ہونے لگے۔۔۔ ریان غصے روجی کو دیکھ رہا تھا جس نے ایک بار بھی اسے نہیں دیکھا۔۔۔ ریان چڑ کر کاشان صاحب اور شمینہ بیگم سے مل کر

اندر کی طرف جانے لگا روجی جو کب سے چوری چوری ریان کو دیکھ کر مسکرا رہی تھی بوجھے دل سے ریان کو جاتا دیکھتی رہی۔۔۔

اہم اہم۔۔۔ اذان نے قریب آکر گلا کھنکھارا۔۔

اللہ حافظ اذان بھائی۔۔۔ روجی نے ایک نظر اسے دیکھ کر نظریں جھکا کر کہا ایک تو دونوں بھائی اتنا ملتے تھے۔۔۔ اذان نے مسکرا کر اسکے سر پر ہاتھ رکھا۔۔

اللہ حافظ۔۔۔ اذان نے کہتے ہی ہاتھ ہٹایا۔۔



آپ لوگ جارہے ہیں؟ حمنہ نے حاذق کو پیار کرتے ہوئے ہاشم اور تہذیب کو دیکھا۔۔۔

شادی پر آئیں گے نا اب تعدیل اور ہدبر کے ساتھ۔۔۔

آپ کے بھائی؟ حمنہ نے ہاشم کو دیکھ کر پوچھا۔۔۔

ہاں اور تمہارے چھوٹے ماموں۔ ہاشم نے مسکرا کر اسے بتایا۔۔

پھر ایک ہفتے پہلے ہی روکنے آئے گا پلیز۔۔۔ حمنہ نے کہتے ہی حاذق کو دیکھا۔۔۔

پہلی بار کوئی عقل کی بات کی ہے۔۔۔ ہاشم چاچو آپ نے ایک ہفتے پہلے ہی آنا ہے۔۔۔ اذان کہتا ہوا نکلے قریب آیا تھا۔۔

اوکے لیکن ریان کی شادی پر آئیں گے رکنے۔۔

اوہ بلے بلے ہاشم ماموں مزہ آئے گا۔۔ علی نے پر جوش انداز میں ہاشم کے کندھے پر ہاتھ پھیلا کر بھنگڑا کرتے کہا تہذیب نے بے ساختہ اُڈانے والی مسکراہٹ دبائی ہاشم سے کبھی کوئی اتنا دوستانہ انداز اپنانے سے ہچکچاتا تھا سوائے ہدبر کے۔۔۔

بیٹا تم بڑا میرے پاس بیٹھے تھے نہ سب دیکھ رہا تھا میں تمہاری حرکتیں۔۔۔ ہاشم نے اسکی کمر پر چپت لگا کر اسے کہا جو شرمندہ ہوئے بغیر پوری بتیسی کی نمائش کرنے لگا۔ بہت اچھا کیا ایک اور ماریں ذرا تاکہ اچھے سے عقل ٹھکانے آئے ان کی۔۔۔ جنّت بے خفگی سے ہاشم سے کہا ہاشم اور تہذیب دونوں اسکا خفا چہرہ دیکھ کر مسکرائے تھے۔۔۔

علی نے ڈرامائی انداز میں گردن موڑ کر جنّت کو دیکھا جس نے اسکے دیکھتے ہی چہرہ دوسری طرف گھوما لیا تھا۔



رات کے بارہ بجے کا وقت تھا پورے گھر میں خاموشی کا راج تھا سوائے حماد خان کے کمرے میں جہاں تینوں فیملیز خاموشی سے وہیں موجود تھی۔۔۔۔

جب کے تالیہ علی کے ساتھ موسیٰ اور اذان مجرموں کی طرح ہاتھ بانڈ کر ولید اور حماد خان کے سامنے کھڑے تھے۔۔۔

یہ کیا حرکت تھی تالیہ بیٹی یہ تو بچے ہیں لیکن تم ہر بار ان سب کی شرارتوں میں ساتھ دیتی

ہو۔۔۔

پاپا وہ تہذیب پر ہنس رہی تھیں۔۔۔

جو بھی تھا وہ مہمان تھیں تم بچوں کو منا کرنے کہ بجائے خود ایسی حرکتیں کر رہی تھی شکر کرو
بیچاریوں نے۔۔۔

کیا کون سی بیچاریاں وہ موٹی آپ کو بیچاریاں لگ رہی تھیں کسی پر ہنسنا اچھی بات ہے شکر
کریں میں وہاں نہیں تھی ٹھیک کر دیتی۔۔۔ تالیہ کو ولید کا طرفداری کرنا ایک آنکھ نہیں
بھایا۔۔۔ تپ کر ولید بات کاٹ کر وہ کمرے سے ہی نکل گئی۔۔۔ جنت تیزی سے ماما کہتی پیچھے
بھاگی۔۔۔

ولید نے اپنے باپ کو دیکھا جنہوں نے کندھے اچکائے دئے جیسے کہ رہے ہو خود ہی ذمہ دار ہو
اب بھگتو۔۔۔



حمنہ تھسرو۔۔۔ تالیہ جو کچن کی طرف جا رہی تھی تالیہ کی آواز پر پلٹی۔۔۔

جی ممانی جان۔ حمنہ قریب آ کر بولی جو مسکرا کر اسے دیکھ رہی تھیں۔۔۔

میں ناشتہ بنانے جا رہی ہوں تم جب تک دیکھ لو گی اٹھے یا نہیں ورنہ جو نہ اٹھے اے سی اور پنکھا
بند کر کے کھڑکیاں کھول دیے خود اٹھ جائیں گے۔۔۔ تالیہ مسکرا کر اسے ساتھ حل بتا کر کچن
کی طرف بڑھ گئیں۔۔۔

حمنہ باری باری سب کے کمروں میں جھانک کر دیکھتی ریان اور موسیٰ کو دیکھنے لگی موسیٰ پہلے ہی جگہ ہوا تھا اسے موبائل پر بات کرتا دیکھتی اشارے سے ناشتے کا بتا کر چلی گئی۔۔۔ اذان کے کمرے کے سامنے روک کر سوچنے لگی۔۔

پتہ نہیں صبح صبح موڈ کیسا ہو۔۔۔ ہا! رہنے دو حمنہ شیر کے پنجرے میں گھسنے کی کوشش مت کرنا۔۔۔ حمنہ بڑبڑا کر آگے بڑھ گئی۔۔۔



یہ آواز کیسی ہے۔۔۔ اذان ناشتے کے لئے کمرے سے نکل کر آگے بڑھ ہی رہا تھا جب آواز پر روک کر چھت پر جانے والی سیڑیوں کی طرف بڑھا۔۔۔

حمنہ کو روتے ہوئے دیکھ کر اذان کو شدید جھٹکا لگا کانپتے لبوں سے بہتے آنسوؤں کو بار بار صاف کر رہی تھی اذان گہری سانس لے اسکے ساتھ بیٹھا جو نظریں جھکائے رونے کا شغل فرما رہی تھی۔۔۔

آج گھر میں پانی ختم ہو گیا ہے جو تم ان سے آنکھیں اور گال دھور ہی ہو۔۔۔ اذان کی آواز پر حمنہ نے بری طرح چونک کر اسے دیکھا اذان کو دیکھتے ہی اُس نے اپنے کانپتے لبوں کو بھنج لیا۔۔۔ اذان نے ہاتھ بڑھا کر انگوٹھے سے آنسو صاف کئے۔۔۔

کیا ہوا چوہیا صبح ہی صبح کیوں سیلاب بہا رہی ہو۔۔۔ اذان ہلکی سی مسکراہٹ سے بولتے انگوٹھے سے گال سہلاتے ہوئے اسکی آنکھوں میں جھانکتے ہوئے کہنے لگا۔

۔۔۔۔۔

ہممم بتاؤ مجھے۔۔۔

وہ۔۔۔ م مناہل باجی نے ڈانٹا مجھے ممانی جان نے کہا تھا کہ جو نہ اٹھے سب بند کر کے کھڑکی کھول دینا لیکن مناہل باجی کو غصہ آ گیا۔۔۔ ٹھہر ٹھہر کر روتے ہوئے وہ اسے بتا رہی تھی۔ اذان نے پوری بات سن کر اپنی پیشانی اسکی پیشانی سے ٹکرائی۔۔۔ حمنہ نے رونا بھول کر اذان کی حرکت پر گھورا۔۔۔

مجھ سے ہی لڑنا اور گھورنا آتا ہے تمہیں چوہیا اب اٹھو۔۔۔ اذان نے اسے گھور کر کہا جو اسکی بات پر منہ پھلا کر بولی

ایسی بھی کوئی بات نہیں ہے۔۔۔

ایسی ہی بات ہے چوہیا۔۔۔ اذان اسکی پونی کھینچتا آگے بڑھ گیا جب کہ وہ اسکی پشت کو لرزتی پلکوں کے ساتھ ہلکے سے مسکرا کر نیچے کی طرف بڑھ گئی۔۔۔



اففف!! تمہیں میں نے کہا۔۔۔ مناہل نے کسمسا کر رضائی ہٹا کر اتنا ہی کہا تھا لیکن حمنہ کی جگہ اذان کو دیکھ کر زور سے آنکھوں کو منچ کر بیٹھی۔۔۔

اذان پلیز مجھے نیند آرہی ہے۔۔۔

ناشتہ تیار ہے آجاؤ۔ اذان سنجدگی سے کہتا دروازے کو کھلا چھوڑ کر ہی کمرے سے نکل گیا تھا
منابل نے عنصے سے پاس پڑا تکیہ زور سے قالین پر اچھالا۔۔۔

عجیب گنوار ہیں سب۔۔۔۔۔ منابل نے چڑ کر کھلی کھڑکی کو دیکھا جب موبائل پر میسج کی ٹون
بجی۔۔۔۔۔ منابل سر جھٹک کر موبائل اٹھا کر میسج کی طرف متوجہ ہو گئی۔۔۔



شادی کی تیاریاں شروع کر لینی چاہیے ماشاء اللہ گھر کی دو دوشادیاں ہیں۔۔۔۔

بلکل پاپا لیکن میں اور حنا چاہتے ہیں منابل اپنے

گھر سے ہی رخصت ہو کر جائے اس لیے اگر آپ چاہیں تو ہمارے ساتھ چل لیں۔۔۔

ریحان نے سنجدگی سے اپنی بات مکمل کی۔۔۔۔۔ حماد خان نے انکی بات پر ولید کو دیکھا۔۔۔

ارے نہیں تم سب آرام سے تیاریاں کرو ایک ہفتہ پہلے ہم میں بچوں کے ساتھ آجاؤں

گا۔۔۔۔۔ حماد خان کی بات پر ریحان نے حنا کو دیکھا جنہوں سے نظریں چورائی تھیں۔۔۔

ٹھیک ہے جیسا آپ کو بہتر لگے۔۔۔۔۔ ریحان بول کر اٹھ کھڑے ہوئے۔۔۔

چلتے ہیں پھر ہم کل سے تیاریاں شروع کرتے ہیں۔۔۔

یس مزہ آئے گا۔۔۔۔۔ جنت نے خوش ہوتے ہوئے منابل کو دکھا جس نے مسکرا کر

اسے دیکھا تھا۔۔۔۔۔



شام کا وقت تھا حمنہ اور جنت دونوں لان میں سر جوڑے بیٹھیں موبائل میں منگنی کی تصویریں دیکھ رہی تھیں جب علی اور ریان بھی وہیں آگئے۔۔۔ حمنہ نے سر اٹھا کر ریان کو دیکھا جس نے سیم اذان کی ڈرینگ کی ہوئی تھی دونوں بھائی زیادہ تر سیم ہی ڈرینگ کرتے تھے۔۔۔ کیا ہوا منہ کیوں لٹکا ہوا ہے؟

نہیں میں ٹھیک ہوں۔ ریان کہ کر کیار یوں کو دیکھنے لگا۔۔۔

ٹھیک ہے مت بتائیں ہم اپنی بھابھی سے پوچھ لیتے ہیں کیوں حمنہ۔۔۔۔۔ جنت نے شرارت سے مسکراتے ہوئے اسے دیکھا جس نے اٹھ کر کرسی قریب کی تھی۔۔

ایک کام کرو فون کر لو اسے۔۔۔ ریان کی بے تابی دیکھ کر دونوں کے ساتھ علی بھی ہنس دیا جنت نے اسے دیکھ کر ناک چڑھائی جس پر علی مسکرایا تھا۔۔۔

ہم تو مذاق کر رہے تھے تم کر لو خود۔ حمنہ نے چڑھاتے ہوئے اسے کہا۔۔

تمہاری تو۔۔۔۔۔ ریان نے کرسی پر بیٹھے بیٹھے آگے ہو کر اس کا چشمہ اتار کر دوڑ

لگائی۔۔ اذان جو ولید کے ساتھ بنقیوٹ وغیرہ کی بنگ کی بات کرتے اسی طرف آرہے تھے

حمنہ اور ریان کو بچوں کی طرح ایک دوسرے کے پیچھے بھاگتے دیکھتے روک کر انکی حرکتیں

دیکھ رہے تھے۔۔۔ حمنہ کے دونوں ہاتھوں سے ریان کے سر کے بال پکڑ کر کھینچنے پر اذان بے

ساختہ مسکرایا۔۔۔

چوہیا۔۔۔ اذان مسکرا کر آہستہ سے بولا ولید نے چونک کر اپنے بیٹے کو دیکھا جسے آج اس طرح مسکراتے دیکھا تھا۔۔۔

اگلے دن سے شادی کی تیاریاں شروع ہو گئیں تھیں۔۔ مناہل خود اپنی پسند سے ہر انڈ چیزیں ماں کے ساتھ جا کر خریداری کر رہی تھی جب کے دوسری طرف تالیہ حرا کے ساتھ بازاروں کے چکر لگ رہے تھے چونکہ مناہل کی شادی کے دس دن بعد ریان اور روجی کی شادی تھی۔۔۔

خاندان میں آگے پیچھے دو شادیاں ہونے کی وجہ سے ہر کوئی مصروف تھا۔۔۔ حماد خان نے اذان کو آفس آنے سے منا کر دیا۔۔ اس لئے آج کل سب لڑکے ڈرائیور بنے ہوئے تھے سوائے ریان کے جو کبھی خوشی سے لے جاتا تو کبھی یہ کہ کر منا کر دیتا کہ دولہا ہوں یار جس پر سب ہنس دیتے۔۔۔



شام کا وقت تھا ولید سب کے ساتھ ریحان کے گھر آئے ہوئے تھے۔۔۔

مناہل اور منہاج کی مایوں کی ڈسکشن بڑے زور و شور سے جاری تھی۔۔۔

جب کے مناہل اپنے خریدے گئے جوڑے اور کاسمیٹک قالین پر بیٹھی دیکھا رہی تھی۔۔۔

بہت خوبصورت ہیں مناہل باجی۔۔۔ جنّت نے جوڑے کو چھو کر خلوص سے کہا۔۔۔

تھینکس۔۔ اپنی بھابھی کے لئے خریداری مکمل ہو گئی۔۔ مناہل نے اسکے ہاتھ سے جوڑالے کر رکھتے ہوئے پوچھا تالیہ کے چہرے پر ناگواری پھیلی انہوں نے اپنی بیٹی کو دیکھا جو اسکے اس طرح کے روپے کے باوجود مسکرا کر اسے جواب دے رہی تھی۔۔۔

مناہل اگر دکھا دیا سب تو رکھ دو پار لہر بھی جانا ہے تمہیں۔۔۔ حنا اسکے قریب آ کر بولیں۔۔۔ جی رکھ ہی رہی ہوں۔۔۔ جنت یہ ڈبے پکڑو چلو میرے ساتھ جنت کو کہتی وہ اٹھ کر کمرے کی طرف بڑھ گئی۔۔۔

حمنہ یہ سینڈیلز کے ڈبے بھی لے جاؤ۔۔۔ حنا مسکرا کر کہتی وہیں بیٹھ گئیں۔۔۔



مناہل باجی یہ لیں۔۔۔ حمنہ نے ڈبے بیڈ پر رکھتے ہوئے اسے کہا جو الماری کھولے کھڑی تھی۔۔۔ حمنہ انہیں مصروف دیکھ کر واپس جانے لگی جب ریحان کو دیکھ کر روک گئی۔۔۔

مناہل۔۔۔

جی ڈیڈ۔۔۔ باپ کی آواز پر اس نے ہاتھ روک کر باپ کو دیکھا۔۔۔

پیسے لے لو میں ابھی ولید بھائی کے ساتھ جا رہا ہوں۔۔۔ ریحان کی بات پر مناہل مسکرا کر انکے قریب گئی۔۔۔

تھینک یو ڈیڈ۔۔۔ یو آر دابیسٹ ڈیڈ ان داور لڈ!! لو یو سوچ۔۔۔ مناہل باپ کے سینے سے لگ کر محبت سے بولی۔۔۔ جنت جو مسکرا کر مناہل کو دیکھ رہی تھی ایک دم نظر دروازے پر گئی جہاں ولید باپ بیٹی کی محبت دیکھ رہے تھے۔۔۔

لو یو ٹومائے ڈول۔۔۔ ریحان مسکرا کر کہتا دروازے کی طرف بڑھے جہاں ولید کھڑے مسکرا رہے تھے۔۔۔

ڈیڈ آپ پار لرتک لفٹ دے دیں گے۔۔۔ مناہل نے آنکھیں پٹ پٹا کر اچانک پوچھا۔۔۔
ہاہاہا۔۔۔ ٹھیک ہے چلو۔۔۔

جنت چلو تم بھی ورنہ اکیلی میں تو بور ہو جاؤں گی۔۔۔ مناہل نے خوش ہوتے پلٹ کر اسے کہا جس نے ایک نظر حمنہ کو دیکھا پھر سر ہلا کر انکے ساتھ ہی دروازے سے نکل گئی ولید جو پلٹنے والے تھے روک کر حمنہ کو دیکھنے لگے جو ہنوز اسی طرح کھڑی تھی ولید قدم قدم چلتے اسکے مقابل آئے گول بڑے چشمے کے پیچھے ڈبڈبائی آنکھیں ضبط کئے کھڑی تھیں۔۔۔

ولید نے کچھ بھی کہے بغیر اسے اپنے سینے سے لگا لیا حمنہ نے سختی سے آنکھیں میچ کر ہونٹ بھنج لیے۔۔۔

میری پیاری بیٹی۔۔۔ ولید نے بولتے ساتھ حمنہ کے سر پر پیار دیا جو ہنوز آنکھیں میچے سینے سے لگی کھڑی تھی۔۔۔



السلام علیکم !! جی پاپا۔۔۔

وعلیکم اسلام کہاں ہو؟ ولید نے سنجیدگی سے اسے کہا۔۔۔

ہم لوگ مال آئے ہوئے ہیں کچھ کام تھا؟

چلو سہی ہے۔۔۔ میرے ذہن سے نکل گیا تھا۔۔۔ ولید نے کنپٹی دباتے ہوئے کہا۔۔۔

بتائیں تو ہوا کیا ہے میں تو لے چکا ہوں یہ ریان اور موسیٰ کے ڈرامے ختم نہیں ہو رہے ہیں۔۔۔ اذان نے دونوں کو گھورتے ہوئے ولید سے کہا جو اسکی بات پر مسکرا دئے تھے۔۔۔

حمنہ کو لے جاتے بایر موڈ اچھا ہو جاتا بد بخت باپ کے لئے ادا اس ہو گئی ہے۔۔۔ ولید نے سانس کھینچ کر اسے بتایا جس کے چہرے پر سنجیدگی پھیلی تھی۔۔۔

آپ لوگ پھوپھو کی طرف ہیں؟

ہاں لیکن میں ریحان کے ساتھ انتظامات دیکھنے جا رہا ہوں۔۔۔

ٹھیک ہے میں آتا ہوں اللہ حافظ۔۔۔ اذان نے کہتے ہی کال ڈسکنیکٹ کی ولید گہری ہوتی

مسکراہٹ سے سوچتا پورچ کی طرف بڑھ گیا۔۔۔



ہم دونوں آتی ہیں امی سامنے کی دکان سے۔۔ ذمار زوبیہ بیگم اور شمینہ بیگم کو بتا کر روجی کے ساتھ آگے بڑھ گئی۔۔۔

دکان کے اندر پہنچتے ہی ذمار دکان کے دوسرے دروازے سے نکلنے لگی۔۔۔

کہاں جا رہی ہو؟

کہیں اور چلتے ہیں۔۔ ذمار چلتے ساتھ اسے بولتی ہوئی دروازے سے نکل گئی روجی نفی میں سر ہلاتی اسکے پیچھے چلنے لگی۔۔۔

اوپس کچھ بھول گئی میں آتی ہوں تم یہیں روکو۔۔۔ ذمار ایک دم روک کر روجی سے بولی اس سے قبل روجی روکتی ذمار تیزی سے چلتی چلی گئی۔۔۔

گھوڑے پر سوار رہتی ہے یہ لڑکی۔۔۔ روجی بڑ بڑاتی ہوئی ہاتھ باندھ کر کھڑی ہو گئی جب کوئی ساتھ آکر کھڑا ہوا۔۔

آپ۔۔۔ السلام علیکم!! روجی نے گردن موڑ کر جیسے ہی اپنے ساتھ کھڑے وجود کو دیکھا ایک دم گڑ بڑا گئی۔۔

و علیکم السلام۔۔ کیسی ہو؟ ریان نے مسکرا کر اسے دیکھا جو اسی کو دیکھ رہی تھی ریان کے پوچھنے پر مسکرا کر بولی۔۔

میں اچھی ہوں آپ کیسے ہیں؟ روحی کے پوچھنے پر ریان اسکے قریب آیا روحی ریان کے کندھے سے تھوڑا نیچے تک آتی تھی۔۔۔

وہ تو تم ہو۔۔۔ ریان اسے کہتا روحی کی اٹھتی جھکتی لرزتی لمبی پلکوں کو دیکھنے لگا۔۔

چلو مجھے شلواری قمیض کے ساتھ واسکٹ پسند کرواؤ۔ ریان ایکدم اپنے انداز میں کہتا روحی کا ہاتھ تھام چکا تھا روحی نے حیرت سے اسکی حرکت دیکھی۔۔۔

کک کیا کر رہے سب دیکھ رہے ہیں۔۔۔

وہ تو میں بھی دیکھ رہا ہوں تمہیں۔۔۔ ریان اسکی بات پر کندھے اچکا کر کہتا اسے ساتھ لے کر آگے بڑھنے لگا۔۔

آپ کہاں لے کر جا رہے ہیں واسکٹ یہاں سے مل جائیں گی۔۔۔ روحی نے دکان کی طرف اشارہ کیا لیکن ریان بات ان سنی کرتا جیولری شاپ میں گھس گیا۔۔

السلام علیکم بریسلیٹ اور لاکٹ دکھادیں۔۔۔ ریان نے دکان دار کو بولتے روحی کو بیٹھنے کا اشارہ کر یا اور خود بھی ساتھ بیٹھ گیا۔۔۔

مجھے نہیں چاہیے ریان۔۔۔ روحی نے بیچارگی سے اسکے قریب سرگوشی کی ریان نے جھٹکے سے اُسے دیکھا۔۔

کیا کہا تم نے ابھی؟

مجھے نہیں چاہیے۔۔۔ روحی نے اسکے انداز پر نا سمجھی سے اپنی بات دوہرائی
اسکے بعد کیا کہا۔۔۔

اسکے بعد کیا؟ اس سے قبل ریان پھر کچھ بولتا آدمی کی آواز پر منہ بنا کر سیدھا ہو گیا۔۔



تھینک یو۔۔۔۔۔ علی نے ذمار کو مسکرا کر کہا۔۔۔ تینوں نوڈ کورٹ میں بیٹھے تھے ذمار نے علی کو
مسکرا کر یورو یلکم کہا موسیٰ موبائل سے نظر اٹھا کر اسے دیکھنے لگا۔۔
اس سے قبل علی کچھ بولتا کال آنے پر اٹھ کر چلا گیا۔۔۔

اہم۔۔۔ دونوں خاموش بیٹھے تھے جب ذمار نے بیزاری سے سامنے بیٹھے موسیٰ کو دیکھا جو
موبائل میں مصروف تھا۔ تنگ کر ذمار نے گلا کھنکھار کر اسے متوجہ کرنا چاہا۔۔۔ موسیٰ جو
یونہی فیس بک کھولے سکروول ڈاؤن کر رہا تھا موبائل ٹیبل پر رکھ کر اسے دیکھنے لگا۔۔۔
بنداشکر یہ ہی ادا کر دیتا ہے یا تمہاری اُس پر کٹی چمگاڈرن نے لڑکیوں سے بات کرنے پر پابندی
لگائی ہوئی ہے۔۔۔

ایکسیوزمی؟ میری کوئی گرل فرینڈ نہیں ہے وہ صرف دوست ہے جس سے میں عاجز آچکا
ہوں سمجھی۔۔۔ موسیٰ نے چڑ کر اسے گھورا۔۔۔

میں نہیں مانتی خیر گرل فریڈبنہ سہی دوست تو ہے نہ تمہاری تبھی تو تم جہاں ہوتے ہو وہ میڈم وہیں ہوتی ہے ہنسہ سچ کہوں تو وہ مجھے اچھی نہیں لگی۔۔۔۔۔ ذمار نے منہ بنا کر ہاتھ جھلا کر تیز تیز کہا موسیٰ اسکے انداز پر ہنس دیا ذمار جو بول کر اپنی دوست کی تعریفیں سن کر موسیٰ کے رٹیکشن کا انتظار کر رہی تھی موسیٰ کو ہستے دیکھ کر حیرت زدہ رہ گئی۔۔۔۔۔

تم ہنس رہے ہو یہ تو کمال ہو گیا۔۔۔

تمہارا کیا مطلب ہے میں ہنس نہیں سکتا اور ابھی جو تم نے اسے پرکٹی چکا ڈرن کہا ہے اگر وہ سن لے نہ تو جانے تمہارا کیا حشر کر دے لیکن مجھے پورا یقین ہے تم جیسی چیز کا وہ کچھ بگاڑ نہیں سکے گی ہا ہا ہا۔۔۔۔۔ موسیٰ بولتے ہوئے خود ہی ہنس دیا۔۔۔

ہا ہا ہا۔۔۔۔۔!! کیا جوک مارا ہے تالیاں۔۔۔۔۔ ذمار نے ناک چڑھا کر جل کر اسے دیکھا جو اسے تپانے کے لیے ہنسے جا رہا تھا۔۔۔۔۔

بس بھی کرو اتنا بھی اچھا نہیں تھا کہ کو لگیٹ کا ایڈ ہی شروع کر دو۔۔۔۔۔ ذمار تب کر اپنی جگہ سے کھڑی ہو کر جانے ہی لگی تھی کے اچانک موسیٰ نے اسکا ہاتھ تھام لیا۔۔۔۔۔

ذمار کے دل کی دھڑکن ایک دم تیز ہوئی۔۔۔

مجھ سے دوستی کرو گی۔۔۔۔۔ موسیٰ کی سنجیدہ لیکن مسکراتی آواز پر ذمار ایک بار پھر حیرت سے پلٹی تھی۔

مذاق کر۔۔۔۔۔

بلکل نہیں میں مذاق نہیں کر رہا مجھے لگتا ہے ہم اچھے دوست بن سکتے ہیں۔۔۔

ذمار جو حیرت سے اسکی بات سن رہی تھی سوچ میں پڑ گئی۔۔

ہمم سوچوں گی۔۔۔

ٹھیک ہے پانچ منٹ ہیں سوچو۔۔۔ موسیٰ آرام سے بولتے ہوئے کندھے اچکا کر دونوں ہاتھ
پینٹ کی جیب میں ڈال کر کھڑا ہو گیا ذمار اسکے اس طرح کرنے سے گھورنے کے بعد مسکرا کر
ارد گرد دیکھنے لگی۔۔۔

ارے تم دونوں کھڑے کیوں ہو؟ علی مسکرا کر آتا حیرت سے دونوں کو دیکھے لگا۔۔

میں اب چلتی ہوں ورنہ امی نے آج لازمی اعلان کروادینا ہے کے میں گم گئی ہوں۔۔۔ ذمار
ہنس کر بولتی مل کر جانے لگی علی کرسی پر بیٹھ کر جنت کا خفگی بھرا پیغام پڑھ کے مسکراتے ہوئے
جواب لکھنے لگا جب کے موسیٰ ہنوز اسی طرح کھڑا تھا جب ذمار روک کر واپس آئی تھی۔۔۔

ان بلاک کر دینا ورنہ دوستی ہونے سے قبل ہی ختم سمجھو۔۔ ذمار انگلی اٹھا کر ناک چڑھا کر بولتی
واپس پلٹ گئی جب کے موسیٰ کھول کے مسکرایا تھا۔۔

پٹاخہ۔۔۔۔



روحی قد آور شیشے کے سامنے کھڑی ہچکچا کر ہاتھ میں پکڑے لاکٹ کو گھور رہی تھی جب ریان اسکے پیچھے آکر کھڑا ہوا۔۔

کیا سوچ رہی ہو۔۔۔۔۔ ریان نے اُسی پر نظریں مرکوز کرتے ہوئے کان کے قریب سرگوشی کی روحی اسکے نزدیک آنے پر خود میں سمٹ کر رہ گئی ریان دلچسپی سے اسکے گھبرائے شرمائے چہرے کو دیکھنے لگا۔۔

میں پہناؤ۔۔۔ ریان نے ہتھیلی پھیلا کر دوبارہ سرگوشی کی روحی نے ہلکے ہلکے کاپتے ہاتھوں سے لاکٹ اسی ہتھیلی پے رکھا۔۔۔

ریان مسکرا کر اسے لاکٹ پہنانے لگا۔

پرفیکٹ۔۔۔ ریان نے لاک لگا کر شیشے میں اسکی جھکی نظروں کو دیکھ کر آہستہ سے کہا۔۔

ہاہ!! یار گھر جا کر جی بھر کے شمالینا یہ بتاؤ کیسا لگا۔۔۔ ریان نے گہری سانس لے کر اسے کہا جس نے نظر اٹھا کر دیکھ کر لاکٹ کو چھوا تھا۔۔۔

بہت خوبصورت لگ رہا ہے لیکن میں اسے نہیں لے سکتی کسی نے دیکھ لیا تو۔۔۔

تو کہ دینا ساس نے دیا ہے اب چلو بیٹھو میں پیمنٹ کر دوں پھر چلتے ہیں۔۔۔ ریان مسکرا کر ہلکے پھلکے انداز میں بولتا آنکھ دبا کر آگے بڑھ گیا۔۔



حمنہ بیٹی اذان گاڑی میں انتظار کر رہا ہے جلدی جاؤ۔۔۔ حمنہ جو ولید کے جانے کے بعد کھڑکی کھول کر کھڑی تھی جہاں آسمان سرمائی سیاہ گھنے بادلوں سے بھرا تھا۔۔۔ تالیہ کی آواز پر چونک کر پٹی لیکن انکی بات سن کر حیرت زدہ رہ گئی۔۔۔

مجھے۔۔۔

ہاں آجاؤ ولید نے ہی بلایا ہے اذان کو تمہے مال لے جائے اچھا ہے تم پسند کرو ادینا ورنہ ان لڑکوں کا بھروسہ نہیں خالی ہاتھ ہی آجائیں۔۔۔ تالیہ مسکرا کر بولتے کمرے سے نکل گئی۔

اففف ولید ماموں بھی نہ میں کون سا کیلی تھی۔۔۔ حمنہ جھنجھلا کر شیشے کے سامنے کھڑی ہو کر اپنے بال ٹھیک کرتی ڈوپٹے کو اچھی طرح لپیتی کمرے سے نکل گئی۔۔۔



گاڑی سڑک پر ہلکی رفتار میں چل رہی تھی۔۔۔ دونوں خاموشی سے بیٹھے تھے حمنہ نے آسمان پر دیکھتے ایک دم گھبرا کر اذان کی طرف گھوم کر اسے دیکھا جو گاڑی ڈرائیو کر رہا تھا۔۔۔

ہم کب پچھیں گے بارش ہونے والی ہے۔۔۔

ہم مال نہیں جا رہے۔۔۔ اذان نے سکون سے کہتے ہوئے ایک نظر آسمان کو دیکھا ہر طرف اندھیرا بڑھتا جا رہا تھا کسی بھی وقت بارش ہو سکتی تھی۔۔۔ حمنہ کا منہ حیرت سے کھول گیا اس سے قبل وہ کچھ کہتی ٹپ ٹپ موٹی موٹی بوندیں گرنے لگیں۔۔۔

اذان ایکدم گاڑی روک کر نیچے اتر احنہ نے شدید حیرت کے ساتھ اسے دیکھا جو اسکی طرف آیا تھا۔۔

اترو۔۔

ل لیکن کیوں بارش تیز ہو جائے گی چلیں واپس۔۔ حمنہ نے گھبرا کر اسے کہا جس نے جھک کر اسکی آنکھوں سے چشمہ اتار کر ڈیش بورڈ پر رکھ کر اسکا ہاتھ پکڑ کر اتار اتھا کیا ہو گیا ہے آپ کو چلیں پلینز۔۔۔ حمنہ نے لمحہ بالمحہ تیز ہوتی بارش سے گھبرا کر اسے کہا جو حمنہ کا ہاتھ تھام کر اس کی بات ان سنی کرتا آگے جا رہا تھا

چپ رہو چوہیا لڑکیاں تو دیوانی ہوتی ہیں ایسے موسم کی تیز بارش کی۔۔ اذان نے ڈپٹے ہوئے اس کا ہاتھ چھوڑ کر آسمان کی طرف چہرہ کیا دیکھتے ہی دیکھتے دونوں پوری طرح بھیگ چکے تھے حمنہ اسکے ہاتھ چھوڑنے پر بازو لپیٹ کر کھڑی اسے دیکھنے لگی اذان کا یہ روپ وہ پہلی دفع دیکھ رہی تھی جو بارش میں کھڑا مسکرا رہا تھا۔

ایکدم بادلوں کی گڑ گڑاہٹ پر حمنہ ہلکے سے چیخ مارتی اذان کو بازو سے پکڑ کر کھڑی ہو گئی۔۔۔

ا۔۔ اذان مجھے ڈر لگ رہا ہے۔۔

اور مجھے تمہارے ڈر سے ڈر لگ رہا ہے۔۔۔ اذان نے ایکدم اسے بالوں سے تھام کر اپنے نزدیک کیا۔۔

ک کیا کر رہے ہیں کوئی آجائے گا۔۔۔ حمنہ نے اذان کے اس طرف پکڑنے پر تڑپ کر کہا۔۔۔
کوئی نہیں آئے گا ڈرپوک چوہیا۔۔۔ اذان ہاتھ سے سر قریب کرتے ہوئے ڈرانے والے
انداز میں بولا جب تیز رفتار گاڑی انکی طرف آرہی تھی دونوں سڑک کے بیچ
ایک دوسرے کے قریب کھڑے یک ٹک ایک دوسرے کو دیکھ رہے تھے
جب اچانک تیز روشنی کے ساتھ ہارن پر دونوں ہوش میں آئے ہارن مسلسل
بج رہا تھا اس سے قبل گاڑی سے ٹکراؤ ہوتا اذان حمنہ کو دھکا دیتا خود بھی
بھاگا۔۔۔ دونوں زور سے زمین پر گرے گاڑی والا بنا کر بھاگ گیا۔۔۔
حمنہ اپنے ہاتھ صاف کرتی اذان کو دیکھنے لگی۔۔۔

اذان۔۔۔ اذان۔۔۔ حمنہ گھٹنا دباتی تیزی سے آگے بڑھی لیکن سامنے اذان کو گرے دیکھ کر
دل کی دھڑکن روک سی گئی۔۔۔ ہوش میں آتے ہی وہ تیزی سے اسکے قریب دوڑی۔۔۔
اذان آپ ٹھیک ہیں؟ آنکھیں کھولیں پلیز۔۔۔ حمنہ بری طرح بارش میں بھیگی سڑک پر
بیٹھی اذان کا سر گود میں رکھے روتے ہوئے بول رہی تھی۔۔۔ بارش ہنوز گرج چمک
کے ساتھ جاری تھی۔۔۔ حمنہ کا خوف سے زیادہ اذان کی حالت دیکھ کر دل
ڈوب رہا تھا اسے لگ رہا تھا جیسے وہ اسی خوف میں مر جائے گی۔۔۔
اذان کے سر سے خون بارش کے پانی کے ساتھ بہتا جا رہا تھا۔۔۔

اذان۔۔۔ اذان۔۔۔ اللہ اب میں کیا کروں۔۔۔ حمنہ بری طرح روتی ارد گرد دیکھنے لگی
 جہاں کوئی نہیں تھا سڑک پر پانی جما ہوا رہا تھا بارش روکنے کا نام نہیں لے رہی تھی۔۔۔
 اذان کا موبائل گاڑی میں کب سے چنگھاڑ رہا تھا لیکن صدا کی ڈرپوک اس خطرناک موسم میں
 چند قدم چل کر گاڑی تک جانے کا سوچ کر ہی لرز گئی تھی۔۔۔
 آہ! اذان کراہیا۔۔۔

اذان۔۔۔ آپ کو کچھ نہیں ہو گا مم میں کچھ کرتی ہوں۔۔۔ حمنہ بری طرح کانپتے ہاتھوں
 سے اسکے چہرے کو تھام کر بولتی ہمت کرتی سر کو احتیاط سے رکھ کر کھڑی ہوئی۔۔۔
 آہ!! یا اللہ میری مدد کریں۔۔۔ سردی سے سرخ ہوتے کانپتے لبوں سے بولتی وہ گاڑی کی
 جانب بڑھی حمنہ کے پلٹتے ہی اذان نے ایک آنکھ کھول کر اسے دیکھا چوٹ لگی ضرور تھی لیکن
 اتنی نہیں کے بیہوش ہو جائے

اذان اسی طرح لیٹا حمنہ کو دیکھنے لگا پھر آہستہ سے کھڑا ہوتے لڑکھڑاتے ہوئے پیچھے جانے
 لگا۔۔۔ اس سے قبل وہ آگے بڑھتا بادلوں کے ساتھ بجلی زور سے چمکی حمنہ حلق کے بل چیختی
 ہوئی پیچھے بھاگی اذان جو ٹھٹھک کر رُک گیا تھا زور سے آکر ٹکرانے سے لڑکھڑا کر وہ ساتھ
 زمین بوس ہو گئے۔۔۔

!! آآآآ

اسٹاپ ایڈیٹ !! حمنہ کے چیخنے پر اذان ایکدم چیخا حمنہ اذان کی آواز پر ڈر کر چپ ہوئی سینے سے سر اٹھا کر اسے دیکھا جو ہونٹ بھنجے بارش کی وجہ سے آنکھوں پر ہاتھ رکھے ہوئے تھا حمنہ جلدی سے اٹھ کر بیٹھی۔۔

اذان آپ ہوش میں آگئے شکر اللہ کا۔۔ حمنہ آنسوؤں بہاتی مسکرا کر کہ رہی تھی اذان تپ کر کھڑا ہوا جسے پتہ ہی نہیں تھا کہ وہ چند قدم چل کر قریب آیا تھا۔۔
بیوقوفوں کی ملکہ اٹھو اب۔۔ اذان نے جل کر اسے حکم دیا حمنہ کھڑی ہو کر حیرت سے اسے دیکھنے لگی

آپ کے خون نکل رہا تھا۔۔ حمنہ اسکی طرف بڑھنے لگی جب کراہ کر اپنے پیر کو دیکھنے لگی۔۔
اذان جو اسکی بات پر سر کو چھو رہا تھا حمنہ کی بات پر اسکے پیر کو دیکھنے لگا۔۔
کیا ہوا بھی تو ٹھیک تھی۔۔

ابھی آپ نے گرایا مجھے اللہ میرا پیر۔۔ حمنہ اس پر الزام لگاتی رونے لگی۔۔
میں نے گرایا یا تم نے ہاں اب رونا بند کرو چلو۔۔

نہیں جانا مجھے جا میں خود ولید ماموں کو بتاؤں گی آپ بارش میں اتنی خطرناک جگہ پر روک کر مجھے ڈرا رہے تھے اور میرا پیر بھی ٹوٹ گیا ہے۔۔ حمنہ نے رونے کے دوران کہتے ساتھ رخ پھیر لیا۔۔

یہ سب بتانے کے لئے گھر جانا ضروری ہے چوہیا چلو ورنہ اسی خطرناک جگہ پر چھوڑ کر چلا جاؤں گا۔ اذان اسکی بات سن کر گہری سانس لیتا سامنے آیا۔

میں آپ کا ہاتھ پکڑ لوں۔۔۔ حمنہ اسکے اس طرح کہنے پر بولی۔۔۔

اذان نے ہم کرتے آگے بڑھ کر ہاتھ پکڑا جب ایک بار پھر بجلی چمکی۔۔۔ حمنہ نے اذان کے ڈر سے گھبرا کر ہونٹ بھیج لئے۔۔۔

اذان اپنے ہاتھ پر اسکی پکڑ سخت ہوتی محسوس کرتے مسکرایا تھا۔۔۔

آہ! حمنہ دوبارہ کراہی۔۔۔ اذان نے اسکے چہرے پر تکلیف دیکھ کر ہاتھ چھوڑ کر ایک دم گود میں اٹھالیا حمنہ درد بھول کر اسے دیکھتی چلی گئی جو جلدی سے گاڑی کے قریب روک کر اسے دیکھ رہا تھا۔۔۔

گھورومت دروازہ کھولو۔۔۔ اذان نے گھورتے ہوئے اسے کہا حمنہ کو سیٹ پر بیٹھا کر ڈرائیونگ سیٹ کی طرف آیا گاڑی اسٹارٹ کرتے ہی گھر کی طرف بڑھ گیا۔۔۔



چل لوگی یا میں اپنی خدمات پیش کروں۔۔۔ گاڑی پورج میں روکتے ہی اذان اتر کر اسکی طرف کا دروازہ کھول کر بولا۔۔۔ حمنہ جو شرم سے پورے راستے کھڑکی کی طرف رخ کے بیٹھی تھی اذان کی بات ان سنی کرتی ڈیش بورڈ سے چشمہ اٹھا کر پہنتی خود اترنے لگی۔۔۔

سمجھل کر۔۔ اذان نے ایکدم اسے پکڑا جو لڑکھرائی تھی۔۔

لگتا ہے زیادہ لگ گئی ہے۔۔ اذان نے فکر مندی سے پیر کو دیکھ کر بولتے اسکی جانب ہاتھ بڑھایا۔۔

میں چلی جاؤں گی۔۔۔

بعد میں روتھ جانا بھی چلو۔۔۔ اذان نے کہتے ساتھ اسکا ہاتھ پکڑا۔۔

یہ مت سمجھیے گا کے آپ میری مدد کر رہے ہیں تو میں آپ کی شکایت نہیں کرونگی۔۔۔ حمنہ نے منہ بنا کر آہستہ آہستہ چلتے ہوئے کہا۔۔

نہیں نہیں مسجد میں اعلان کروادینا کے اذان ولید تمہیں خطرناک جگہ پر لے کر گیا تھا اوکے۔۔۔ اذان مسکرا کر حمنہ کے ساتھ اندر بڑھ رہے تھے۔۔



تھینک یو مدد کے لئے۔۔۔ اذان حمنہ کو کمرے تک چھوڑ کر اسکے اندر جانے کا انتظار کرنے لگا جب حمنہ نے پلٹ کر ہچکچاتے ہوئے مسکرا کر کہا۔۔

تھینک یو مطلب مجھ سے شکایت ختم سمجھوں؟ اذان نے شرارت سے جھک کر اسکے چشمے کو ہلکا سا نیچے کیا۔۔۔

آپ خود سوچیں میری ناراضگی کیسے ختم ہوگی۔۔ جنت نے مسکراہٹ دباتے ہوئے اسے دیکھا جو ہنوز اسے دیکھ رہا تھا۔۔ علی نے اسکی بات سن کر اپنا دایاں ہاتھ اسکے سامنے کیا۔۔

میرے لئے۔۔ جنت نے دیکھتے ہی خوشی سے لینے کے لئے ہاتھ آگے بڑھایا جس نے ہاتھ میں کٹ کیٹ پکڑی ہوئی تھی علی جانتا تھا کٹ کیٹ اسکی فیورٹ چاکلیٹ تھی۔۔ ارے۔۔ جنت نے حیرت سے اسے دیکھا جس نے اسکے لینے سے قبل ہی اپنا ہاتھ پشت پر کیا تھا۔۔

پہلے کہو میں سچ میں ناراض نہیں ہوں اور نہ ہی کبھی آسندہ ہونگی۔۔

اچھا ٹھیک ہے لیکن آسندہ کی گیرینٹی نہیں ہے۔۔

کیوں نہیں ہے؟ تمہیں اچھا لگتا ہے مجھ سے ناراض رہنا۔۔ علی نے اسکی بات پر صدمے سے کہا۔۔

نہیں لیکن آپ کا اس طرح منانا بہت اچھا لگ رہا ہے۔۔ جنت نے شرارت سے کہتے چاکلیٹ والا ہاتھ پکڑ کر چاکلیٹ لینے لگی علی نے اپنی پکڑ مضبوط کر لی۔۔

دیں نہ

ایک شرط پر۔۔ علی جنت پر نظریں مرکوز کیے ہی بولا۔۔

شرط؟ کیسی شرط؟ جنت کے نا سمجھی سے پوچھنے پر علی اسکی طرف جھکا جنت نے سانس روک لی دونوں ایک دوسرے کو دیکھ رہے جب ایک دم علی نے چاکلیٹ والا ہاتھ اٹھایا۔۔

آدھی میری ہوگی۔۔۔ علی نے چہرے پر مسکینیت لا کر کہا جنت کی روکی ہوئی سانس بہاں ہوئی۔۔

آپ بھی نہ علی۔۔ جنت اپنے آپ میں شرمندہ ہوتی علی کے ہاتھ سے چاکلیٹ جھپٹ کر اسے دھکا دے کر بھاگی۔۔

علی کتنی ہی دیر چہرے پر مسکراہٹ سجائے دروازے کو دیکھتا رہا۔۔۔



ٹھک ٹھک ٹھک !!

کون ہے؟۔۔۔ حمنہ نے حیرت سے دیوار گھیر گھڑی پر وقت دیکھا جہاں ایک بچ رہا تھا۔۔

دروازے کھولو۔۔۔۔۔ اذان کی آواز پر حمنہ کا جھٹکا لگا۔۔

بیڈ سے اترتی آہستہ آہستہ قدم بڑھا کر دروازے کے قریب پہنچ کر دروازہ کھولا جب سامنے

اذان کو کو ہاتھ میں ٹرے پکڑے دیکھ کر پہلے سے بھی زیادہ شدید جھٹکا لگا تھا۔۔

اذان اسے منہ کھولے دیکھ کر ایک جگہ جمادیکھ کر خود ہی اسکے سائیڈ سے ہو کر اندر بڑھ گیا۔۔

آپ یہاں کیا کر رہے ہیں۔۔۔ حمنہ اسے ٹیبل پر ٹرے رکھتے دیکھ کر حیرانگی سے بولتی تیزی سے آگے بڑھنے لگی جب پیر میں ٹیس اٹھی۔۔

اففف!!

پین کیلر نہیں لی تم نے۔۔ اذان ایکدم متفکر سے بولتا اسکے قریب آ کر پیر کو دیکھنے لگا۔۔

نن نہیں۔۔۔ حمنہ نے کہ کر ہونٹ بھنج کر سر جھکا لیا۔۔

اذان نے ایک نظر اسے دیکھا۔

کھانا کھایا؟ اذان نے ایکدم پوچھا اسے اچانک ہی خیال آیا تھا کہ وہ تو اس کے ساتھ تھی۔۔

نہیں اُس وقت بھوک نہیں تھی۔۔

اب تو ہے نہ چوہیا چلو آؤ۔۔ اذان کلائی تھام کر صوفے کی جانب بڑھا حمنہ کو یقین نہیں آرہا تھا

کہ یہ وہ اذان ہے جو اس سے ہمیشہ لڑتا آیا تھا

تم بیٹھو میں آتا ہوں۔۔۔

آپ کی کافی۔۔ حمنہ کی نظر جیسے ہی ٹیبل پر رکھے کافی کے مگ پر گئی جلدی سے اسے بول

اٹھی۔۔

آپکن میں ہی چلتے ہیں میں ویسے بھی سوچ ہی رہی تھی۔۔ حمنہ اسے سوچ میں ڈوبا دیکھ کر

مسکراہٹ دباتی ٹرے اٹھا کر اسکی طرف بڑھی۔۔

ایک تمہارے لئے لایا تھا خیر چلو کچن میں ہی چلتے ہیں۔۔ اذان نے اسکے ہاتھ سے ٹرے لے کر کمرے سے نکل گیا۔



حمنہ کھانا گرم کر رہی تھی جب کے اذان ٹیبل کے گرد کرسی پر بیٹھا کافی کے گھونٹ بھرتا موبائل استعمال کر رہا تھا۔۔

اوہ مائے گاڈ!! یہ کیا دیکھ رہا ہوں میں۔۔۔۔۔ ریان کی آواز پر دونوں چونکے

کیا دیکھ رہے ہو؟ اذان نے دوبارہ نظریں جھکا کر مصروف انداز میں کہا۔۔

بلے کے ساتھ چوہیا ہا ہا۔۔۔۔۔ ریان بولتا ہوا ہنس کر دوسری کرسی پر بیٹھا اذان اسکی بات پر ہنس دیا۔۔۔ حمنہ دونوں بھائیوں کو خفگی سے دیکھنے لگی آواز اور ڈمپل میں فرق نہ ہوتا تو زندگی بھر سمجھنے میں ہی بوڑھی ہو جاتی۔۔۔ حمنہ سوچ کر سر جھٹک کر پلیٹ میں آلو گوشت لے کر کرسی کھنچ کر بیٹھ کر کھانے لگی۔۔

آہا یار میں بھی کھانے کے لئے آیا ہوں۔۔۔۔۔ ریان آستین چڑھاتا چٹخارے لے کر اسکے ہاتھ سے چچ لے کر کھانے لگا حمنہ بنا کچھ بولے اٹھ کر دوسرا چچ لے کر واپس بیٹھ کر کھانے لگی۔۔۔

اذان نے مگ سائیڈ پر کرتے آگے ہو کر حمنہ کے ہاتھ سے چچ اچکا۔۔

آپ دونوں کھائیں میں دوسری پلیٹ میں۔۔۔

کیوں کیا مسئلہ ہے ساتھ کھانے سے بیٹھو واپس۔ حمنہ کی بات سنتے ہی اذان نے خاصا سختی سے اسے حکم دیا۔۔۔

اذان کوئی بات نہیں وہ۔۔۔

سنائی دے رہا ہے یا نہیں۔۔۔ اذان نے ریان کی بات نیچ میں ہی کاٹتے ہوئے روعب سے کہا۔۔۔

میں چیخ لاتی ہوں۔۔۔ حمنہ اسکے عرصے سے خائف ہوتی جلدی سے چیخ لا کر دو بار بیٹھ گئی ریان بمشکل اپنا قہقہہ ضبط کر رہا تھا اسکے بھائی کے ساتھ میدان میں کودنے والی جنگ کے نام سے ہی بھیگی بلی بن گئی تھی۔۔۔



ماما میرے مایوں والے سوٹ کا ڈوپٹہ نہیں مل رہا سب جگہ دیکھ چکی ہوں۔۔۔

کہاں جاسکتا ہے یہیں ہوگا۔۔۔ تالیہ نے ہاتھ میں بڑا سا ابٹن کا باول سائڈ ٹیبل پر رکھتے ہوئے بیگ کی طرف بڑھیں۔۔۔

آج مناہل کی مایوں تھی نکاح مہندی والے دن تہہ پایا تھا چونکہ ولید کو اس طرف بہن کے گھر
روکنا ٹھیک نہیں لگ رہا تھا اس لئے بچوں اور حماد خان شادی تک کے لئے روک رہے
تھے۔۔۔

لومل گیا اور تم نے کپڑے بدلے نہیں ہیں ڈوپٹے کا شور پہلے مچا دیا ہے۔۔ تالیہ اسے ڈوپٹہ
پکراتیں ابٹن کا بول اٹھا کر باہر نکل گئیں جب کے جنّت جلدی سے ہاتھ روم میں گھس
گئی۔۔۔



سنو۔۔۔۔

ہممم جلدی بولو۔۔۔۔ ذمار نے جلدی سے جواب بھیج کر موبائل رکھ کر پیلی چوڑیاں پہننے لگی
جب ایک بار پھر موبائل پر میسج آیا۔۔
آج لائبرے بھی آرہی ہے مایوں میں۔۔۔۔

اسکا کیا کام ہے؟ ذمار نے پڑھتے ہی ناک سکھیر کر جواب ٹائپ کر کے بھیجا۔ موسیٰ نے جواب
پڑھتے ہی آنکھیں گھومائیں

کیوں کے وہ میرے پیرنٹس کے بقول اس گھر کی ہونے والی بہو بنے گی۔۔۔ موسیٰ نے ٹائپ
کرتے غصے والا ایبوجی سینڈ کیا

ذمار نے تین چار دفع آنکھوں کو جھپک کر میسج پڑا۔۔

موسیٰ تیار ہو جاؤ لائے کی فیملی راستے میں ہے۔۔ ایک دم حنا نے کمرے میں جھانک کر اُسے کہا وہ شاید جلدی میں تھیں اس لیے بولتیں واپس پلٹ گئی تھیں۔۔ موسیٰ نے گہرا سانس لے کر ذمار کا آیا میسج کھولا جہاں وہ پاگلوں کی طرح ہنسے جا رہی تھی موسیٰ نے جل کر موبائل بیڈ پر پٹخ کر ہاتھ روم کی طرف بڑھ گیا دوسری طرف ذمار سے آف لائن دیکھ کر ہنس کر تیار ہونے لگی۔۔۔۔



مایوں کے لئے گھر کے حال میں ہی ایک طرف گیندے اور لال گلاب سے سجا جھولار کھوایا گیا تھا حال بھی پھولوں کی لڑیوں اور لائٹ سے سجا ہوا تھا۔۔

مناہل کمرے میں ڈریسنگ ٹیبل کے سامنے بیٹھی بالوں کا جوڑا بنا رہی تھی حمنہ اور اور جنت بھی وہیں پیلے جوڑوں میں تیار کھڑی تھیں جنت حمنہ کا ڈوپٹہ سیٹ کر رہی تھی جب حنا ذمار اور روحی کو لئے اندر داخل ہوئیں۔۔

تم لوگ بیٹھو میں چلتی ہوں۔۔ حنا بول کر واپس چلیں گئیں مناہل نے ہاتھ روک کر ان چاروں کو دیکھا پیلے رنگ کے پٹیا لہ شلوار کے ساتھ کرتی پہنیے کافی بچ رہی تھیں جب کے مناہل نے لمبی قمیض کے ساتھ ٹراؤزر پہنا ہوا تھا۔۔

السلام علیکم مناہل باجی۔۔۔

و علیکم اسلام کیسی ہو تم دونوں؟

بلکل ٹھیک ہیں۔۔ بہت پیاری لگ رہی ہیں۔۔۔ روحی مسکرا کر اُسے بولی۔۔

جانتی ہوں پھر بھی تعریف کے لیے شکریہ تمہارا سوٹ اچھا لگ رہا ہے۔۔۔ مناہل کندھے

اُچکا کر بولتی ڈوپٹہ سر پر سیٹ کرنے لگی روحی کے چہرے کی مسکراہٹ پھینکی پڑی۔۔

مناہل باجی خود کو اچھا لگنا اچھی بات ہے لیکن جب کوئی دوسرا تعریف کرتا ہے وہ خوشی الگ ہی

ہوتی ہے۔۔۔ حمنہ اپنی بات مکمل کرتے مسکرائی تھی سماعتوں میں کسی کے چند جملے گونجے تھے

لیکن کمرے میں ہوتی خاموشی سے گھبرا کر اس نے جنّت کو دیکھا تھا جو حیرت سے اسے دیکھ

رہی تھی۔۔۔۔ ہاں اپنی ڈرپوک کزن سے ایسی بات کی توقع کیسے ہو سکتی تھی۔۔۔ مناہل نے

اسکی بات پر تمسخرانہ مسکراہٹ سے اسے دیکھا۔۔

چوہیا تمہاری کس نے تعریف کر دی ہا ہا ہا!! جس طرح تم نے اپنے اتنے سے چہرے پر گول

انڈے فٹ کر رکھے ہیں جنّت کی محنت تو ضائع ہو گئی اوپر سے پھولوں کا ٹیکا چہرہ ہی چھپ گیا

ہے کوئی خاک تعریف کرے گا تمہاری۔۔ ہا ہا ہا!!

مناہل اس کا مذاق اڑا کر ہنسنے لگی ذمار اور روحی حیرت سے مناہل کو دیکھ رہی تھیں جسے نہ

مہمانوں کا لحاظ تھا نہ ہی اپنے دلہن ہونے کا۔۔

یہ۔۔۔ اس سے قبل ذمار اسکی اکڑ نکالتی حمنہ نے جلدی سے اسکا ہاتھ پکڑ لیا۔۔۔

رہنے دو بحث سے کبھی کچھ حاصل نہیں ہوا۔۔۔ حمنہ آہستہ سے بولتی کمرے سے نکل کر
چھت کی سیڑیوں کی طرف بڑھنے لگی۔۔۔

حمنہ خود کو رونے سے روکتی ہونٹ بھنج کر اوپر جا رہی تھی مناہل کی باتیں دماغ میں ہتھوڑے
کی طرح پڑھ رہی تھیں چھت پر پہنچتے ہی گہری سانس لے کر حمنہ نے ہاتھ اٹھا کر پھولوں کا
ٹیکاتا کر زمین پر پھینکا۔۔۔

چوہیا پھولوں کے ساتھ ایسا ظلم کس لئے؟ اذان کی آواز پر حمنہ جھٹکے سے پلٹی سامنے ہی سفید
کاٹن کے شلوار قمیض میں ملبوس اذان بہت وجیہہ لگ رہا تھا۔۔۔

حمنہ اسے دیکھ کر رونے لگی جس کی مسکراہٹ اسے روتا دیکھ کر غائب ہو گئی تھی۔۔۔

میں۔۔۔ میں کسی کو اچھی نہیں لگتی۔۔۔ حمنہ نے روتے ہوئے اسے کہا۔۔۔ اذان دونوں
ہاتھ پیچھے باندھ کر آگے بڑھا۔۔۔

اور؟ اذان نے ایک آئی برو اچکائی

اور میں بُری ہوں۔۔۔ حمنہ نے گال رگڑتے روتے ہوئے جواب دیا۔۔۔

اور؟ اذان نے مسکرا کر پھر اسکے نزدیک بڑھا۔۔۔

اور اور میں ڈر پوک ہوں۔۔۔ لڑا کا ہوں۔۔۔ آپ بھی تو کہتے تھے۔۔۔ حمنہ سر اٹھا کر اسے

بولی۔۔۔

حمنہ کی بات پر اذان نے اسکا ہاتھ پکڑ کر پھولوں کے گجرے دیکھے۔

اپنی خوبیوں میں ایک خوبی تو بتانا بھول گئی تم۔۔ تم چھوٹی سی چوہیا بھی ہو جسے خود سے زیادہ دوسروں کی فکر ہوتی ہے جو کسی کو جواب دینے سے بہتر اپنی ان آنکھوں کو تکلیف دینا زیادہ بہتر سمجھتی ہے۔۔ اذان اسے دیکھ کر جھک کر کان میں سرگوشی کرتے ہوئے بول کر مسکرایا۔۔ اب تو مسکرا دو اتنی تعریفیں کر دی ہیں اف اللہ معاف کرے مجھے۔۔ اذان نظریں جھکا کر کھڑی حمنہ کو دیکھ کر شرارت سے بولتا اسکے دونوں کان پکڑ کر آہستہ سے کھینچ کر پیچھے ہٹا۔۔

آپ بہت برے ہیں۔۔ مجھ سے بات مت کیجئے گا۔۔ حمنہ اسے ڈھکا دیتی بھاگ گئی جب کے اذان مسکراتے ہوئے ایک دم سنجیدہ ہوا تھا۔۔



مناہل جھولے میں بیٹھی مسکراتے ہوئے اپنی دوستوں اور کزنز کو ڈھول بجاتے دیکھ رہی تھی۔۔ حمنہ بھی وہیں تھی جب ذمار اسکے ساتھ آکر بیٹھی۔۔۔ تم بہت پیاری ہو

تھینک یو۔۔ حمنہ نے مسکرا کر اسے جواب دیا۔۔۔

یہ مت سمجھنا میں تمہارا دل رکھ رہی ہوں میں ان میں سے نہیں ہوں جو کسی کی تعریف کرنا
گناہ سمجھتے ہیں انفیکٹ مجھے تمہاری مناہل باجی گھمنڈی لگیں سوری لیکن جو لگا کہ دیا۔۔۔ ذمار
نے کندھے اچکائے حمنہ مسکرا کر اسے دیکھنے لگی۔۔

دونوں مسکرا کر ہلکی آواز میں باتیں کرنے لگیں۔۔۔ لائے جو اپنی دوست کے ساتھ بیٹھی ہوئی
تھی ذمار کونا گواری سے دیکھ کر دوسری طرف متوجہ ہو گئی



ماپوں کی تقریب جاری تھی رسموں کے بعد سیلفیوں کا طویل سلسلہ چلا مناہل کی ڈھیر دوستیں
جھمگھٹا بنائے کھڑی تھیں جنت ساتھ ہی بیٹھی دور کھڑی حمنہ کو دیکھ رہی تھی جو روحی اور ذمار
کے ساتھ کھڑی تھی دوسری طرف ریان موسیٰ علی کے ساتھ زین لان میں بیٹھے باتوں میں
مشغول تھے۔۔۔ جب کے اذان چھٹ پر کھڑا نہیں کو دیکھ رہا تھا۔۔۔ ایک دم اسکی نظر حمنہ پر
پڑی۔۔۔

یہ کیا کر رہی ہے یہاں؟ بڑ بڑا کروہ اسے دیکھنے لگا۔۔

حمنہ علی سے بات کر کے واپس جا رہی تھی ابھی حمنہ روش پر ہی پہنچی تھی جب زین کچھ بول کر
تیزی سے حمنہ کی طرف بڑھا تھا۔۔۔ حمنہ نے پلٹ کر اسکی بات سنی پھر مسکرا کر اسکے ہاتھ
سے کچھ لے کر اندر بڑھ گئی اذان جو دونوں کو ہی دیکھ رہا تھا غصے سے کھولتا زین کے مسکراتے
چہرے کو دیکھنے لگا۔



منہاج بیڈ پر نیم دراز سگریٹ کے کش لیتا سوچوں میں گم تھا آج مناہل کی مایوں تھی۔۔ منہاج نے نظر گھوما کر سامنے ٹیبل پر ابٹن وغیرہ کا سامان دیکھ کر بیزار ہوا بہت مشکل سے وہ سب سے جان چھڑوا کر کمرے میں آتے ہی نہا کر آرام سے لیٹا تھا۔۔

مناہل کا رویہ اسکے ساتھ اچھا نہیں تھا اور یہی چیز منہاج کو غصہ دلار ہی تھی۔۔ اس نے سوچ لیا تھا معاہدہ وہ اب نہیں کرے گا لیکن شادی وہ ضرور کرے گا۔۔

مناہل ریحان تیار ہو جاؤ مسز منہاج بننے کے لیے تمہاری اکڑنہ نکالی تو میرا نام بھی منہاج احمر نہیں۔۔

مایوں کی تقریب ساڑھے بارہ بجے تک اپنے اختتام کو پہنچی۔۔۔

سب سے مل کر مناہل کمرے میں چلی گئی۔۔

ذمار روجی کے ساتھ کھڑی تھی لائبریری کو باہر جاتے دیکھ کر مسکراہٹ دبا کر اس سے پہلے تیزی سے باہر نکلی۔۔ لیکن لان میں ہی سب لڑکوں کو دیکھ کر روک گئی

موسیٰ علی کے ساتھ کھڑا تصویر لے رہا تھا جب نظر روش پر کھڑی ذمار پر پڑی۔۔

میں آتا ہوں تو جب تک اپنی کھینچ لے۔۔ موسیٰ اسے بول کر چلتے ہوئے اسکے مقابل آکر روکا

اس سے قبل دونوں میں سے کوئی کچھ کہ پاتا لائبریری کی آواز پر اسکی طرف متوجہ ہوئے۔۔

ہائے موسیٰ۔۔ یہ یہاں کیا کر رہی ہے۔

مس واٹ ایور تم ہر جگہ کیوں ٹپک پڑتی پو؟ ذمار نے ہاتھ جھلا کر موسیٰ کے جواب دینے سے قبل ہی اسے کہا۔۔

تم کون ہوتی ہو سوال کرنے والی میں موسیٰ کی منگیتر ہوں۔۔ لائے چینی سب نے چونک کر انہیں دیکھا۔۔

کیا ہو گیا؟ ریان بڑبڑاتا اٹھ کر انکی طرف بڑھا جب کے اذان جو خود کو پیر سکون کرتا اُدھر آ رہا تھا ٹھٹھک گیا۔۔

تصحیح کر لو ہونے والی ویسے مجھے تو حیرت ہے تم جیسی لڑکی سے موسیٰ شادی کیسے کر رہا ہے۔۔ ذمار نے تپانے کے لئے اسے بول کر کندھے اچکائے۔۔

تمہاری ہمت کیسے ہوئی مجھے یہ کہنے کی تم ہو کون ہاں۔۔ لائے تلملای۔۔ ریان اور علی اپنا قبضہ ضبط کرنے لگے۔۔

میں وہ ہوں جو تم کبھی نہیں ہو سکتی سہی کہانہ موسیٰ؟ ذمار سب سے انجان شرارت سے آنکھیں پٹ پٹا کر موسیٰ کو دیکھنے لگی جب نظر پیچھے کھڑے ریان پر پڑی۔۔

اوپس!! یہ کہاں سے آگئے۔۔ ذمار زبان دانتوں تلے زبان دبا کر سوچ کر رہ گئی جب ایک دم ہی تالیہ کی آواز پر جھٹکے سے پلٹی۔

کیا ہو رہا ہے بھی بچوں۔۔۔ تالیہ کی آواز پر ذمار گڑ بڑا گئی

وہ ہم باتیں کر رہے ہیں۔۔

اچھا اچھا۔۔ اور زین کیسے ہو؟

میں بالکل ٹھیک ہوں۔۔۔ زین نے مسکرا کر انہیں جواب دیا اذان سے آنکھیں گھمائیں۔۔

ریاں اندر آؤ تمہاری ساس بلار ہی ہیں۔۔

جی جی چلیں۔۔۔ ریاں جھٹ تالیہ کے کہنے پر مسکرا کر آگے بڑھا۔۔

تم سب بھی آجاؤ اندر۔۔ تالیہ نے ایک دم پلٹ کر انہیں بولتیں اندر بڑھ گئیں۔

ذمار لائے کو چڑھا کر تیزی سے تالیہ کے پیچھے بھاگی لائے نے کھول کر اسے دیکھا جب کے اذان کے ساتھ موسیٰ اُس کی حرکت دیکھ کر مسکرا دیے۔۔۔



مایوں کے دو دن بعد نکاح تھا۔۔ مناہل کی چند دوستوں کے ساتھ لائے بھی روکنے آگئی تھی۔۔۔ سارا ٹائم کچھ نہ۔ کچھ کھا۔ رہی تھی کمرے میں ہی مناہل کے پاس ڈانس پر یکٹس ہو رہا تھا۔۔ دوسری طرف لڑکے انتظامات میں گھن چکر بنے ہوئے تھے۔۔۔

حمنہ ابٹن بنا دو مناہل باجی کو لگانا ہے میں جب تک چائے بنا دیتی ہوں۔۔۔ جنت سے بولتی

کچن کی طرف بڑھی۔۔۔

حمنہ کمرے میں داخل ہوئی جہاں الگ ہی رونق لگی ہوئی تھی۔۔۔ حمنہ مسکرا کر وہیں بیٹھ کر ابٹن گھولنے لگی۔۔

حمنہ دکھاؤ کیسا بنا ہے۔۔۔ زینب نے مناہل کو آنکھ مار کر حمنہ سے کہا۔

یہ لیں۔۔۔

ارے اتنا گاڑا؟ لاؤ دو میں تھوڑا پتلا کروں۔۔۔ زینب نے اسکے سامنے سے باول کھنچ کر اپنے سامنے کرتے دونوں ہاتھ اس میں ڈالے۔۔

زینب باجی میں کر رہی ہوں آپ اپنے ہاتھ کیوں۔۔۔ حمنہ نے اتنا ہی کہا تھا جب زینب نے دونوں ہاتھوں کو نکال کر اسکے چہرے پر مل دیے۔۔۔ ایک دم چھت پھاڑ قہقہ پڑا زینب ہستی ہوئی اسکے گالوں کو ملنے لگی جو ایک لمحے کے لئے سن ہو گئی تھی۔۔ حمنہ کے دونوں گالوں پر ابٹن لگا تھا جب کے چشمہ بھی گندا ہو گیا تھا۔۔

حمنہ نے ہوش میں آتے ہی مناہل کو دیکھا جو سب کے ساتھ مل کر ہنس رہی تھی۔۔



اسے کیا ہوا؟ اذان جو لاؤ نج میں داخل ہو رہا تھا حمنہ کو بھاگتے دیکھ کر حیرت سے بڑبڑاتا اسکے

پچھے گیا۔۔

رو کو چوہیا۔۔۔۔۔ حمنہ کیا ہوا۔۔۔۔۔ حمنہ۔۔۔۔۔ اذان اسکے پیچھے جاتا سے آوازیں دے رہا تھا جو بنا سنے کمرے میں جا کر دروازہ بند کرنے لگی تھی لیکن اس سے قبل ہی اذان تیزی سے دروازے پر ہاتھ رکھتا دروازہ کھول کر اندر بڑھ گیا تھا۔۔۔

تمہارے ساتھ۔۔۔۔۔ حمنہ کو دیکھتے ہی اذان کی بات منہ میں ہی رہ گئی۔۔۔

پورے چہرے پر ابٹن لگا ہوا تھا۔۔۔ اذان مسکراہٹ ضبط کرتا بڑھنے لگا لیکن اس سے قبل ہی حمنہ رونا شروع کرتی چہرہ جھکا چکی تھی۔۔۔ ابٹن سے زیادہ اپنی کزن کا مذاق اڑانا سے بُرا لگا تھا کس نے کیا؟ حمنہ بتاؤ کس نے کیا۔ اذان پر سوں رات کا غصہ جو اسے زین اور اس پر آیا تھا بھول کر پریشانی سے استفسار کرنے لگا۔۔۔

بتا رہی ہو یا میں خود پوچھوں جا کر؟ اذان نے اس بار روعب سے بول کر ایک قدم پیچھے لیا حمنہ نے جلدی سے ہاتھ ہٹا کر اسکی کلائی پکڑی۔۔۔

نہیں وہ تو مذاق کر رہی تھیں۔۔۔

اچھا مذاق؟ تو تم کیوں رو رہی ہو چوہیا؟ اذان نے گھور کر سختی سے پوچھا۔۔۔

وہ یہ چشمہ میری ناک پر زور سے لگ گیا ہے۔۔۔ حمنہ نے دونوں ہاتھوں سے اسکی کلائی چھوڑ کر چشمہ اتار کر اپنی ناک کو چھوا۔۔۔

ہا!!! دکھاؤ چوہیا مجھے۔۔۔ اذان افسوس سے اسے دیکھ کر گہری سانس لے کر قریب بڑھ کر اسکے دونوں ہاتھوں کو پکڑ کر ہٹانا ناک کو دیکھنے لگا جہاں ابٹن لگا تھا آنکھوں میں رونے سے پلکیں نم ہو رہی تھیں۔۔۔

بچت ہو گئی ورنہ کل مہندی میں زخمی ناک لے کر پھرتی۔۔۔ اذان اسے بہلانے کے لئے شرارت سے بول کر جانے لگا۔

حنہ نے ناک سکیر کر اپنے گال پر ہاتھ پھیرا۔۔۔

اذان۔۔۔۔۔ حنہ کی آواز پر وہ جو دروازہ کھولنے والا تھا روک کر پلٹا حنہ نے ایرٹیاں اٹھا کر اچھل کر اسکے گال پر ابٹن لگانا چاہا جو تیزی سے پیچھے ہٹا تھا۔۔۔

ہاہاہاہا!!! چوہیا چھوٹے پیک میں برادھما کہ ہو۔۔۔ ہاہاہاہا۔۔۔ اذان اسکی حرکت سے خاصا محظوظ ہو کر بولا تھا جس نے منہ بنا کر اپنے ہاتھ آگے بڑھ کر اسکے سینے پے رکھ کر دونوں ہاتھ صاف کیے اب ہنسیں۔۔۔۔۔ حنہ ہاتھ صاف کرتی مسکرا کر بھاگنے لگی اذان نے تمہاری تو کہتے کمر سے پکڑ کر پیچھے سے اپنے حصار میں لیا۔۔۔

چھوڑیں مجھے چھوڑیں۔۔۔

ایسے کیسے چھوڑوں میری ٹی شرٹ خراب کر دی۔۔۔ اذان اسے قابو کرتا سکون سے بولا جو کوشش کے باوجود ہل نہیں پارہی تھی۔۔۔

چھوڑیں مجھے پلیرز کوئی آجائے گا۔۔۔

پرواہ نہیں۔۔۔ اذان نے کہتے ساتھ اپنا گال اسکے گال کے ساتھ مس کیا حمنہ شرم سے
آنکھوں کو میچ گئی۔۔۔

بب بے شرم۔۔۔

ہاہاہا!! تمہیں کیسے پتہ چلا۔۔۔ اذان نے ہنوز اسی طرح کھڑے ہو کر مسکراہٹ دبا کر
شرارت سے پوچھا۔۔۔

مجھے نہیں پتہ۔۔۔ حمنہ ہلکی آواز میں کہتے کانپتے ہاتھوں سے اسکے ہاتھ ہٹانے لگی اذان ہاتھوں
کی کپکپاہٹ

محسوس کرتا مسکرا کر آہستہ سے پیچھے ہٹا۔۔۔

حمنہ نے پلٹ کر اسے دیکھا۔۔۔

چوہیا ادھر اڈا ایک سیلفی ہو جائے۔۔۔

نہیں تاکہ میرے مذاق اڑائیں سب کے ساتھ مل کر۔۔۔ حمنہ پیٹ سے جواب دیتی ناک
چڑھا کر باتھروم کی طرف بڑھی اذان جو موبائل جیب سے نکال رہا تھا اسکے جواب پر ہاتھ
روک کر اسے دیکھنے لگا جو ایک دم رک کر واپس اسکے مقابل آئی تھی۔۔۔

پہلے وعدہ کریں ریان کو نہیں دیکھائیں گے نہ ہی مناہل باجی کو۔۔۔ حمنہ معصومیت سے وعدہ لے رہی تھی۔۔

ہاہاہا۔۔۔ ٹھیک ہے وعدہ چوہیا۔۔۔ اذان اسکے وعدہ لینے پر فدا ہی تو ہو گیا تھا۔۔۔

مسکراؤ تو۔۔۔

مسکراتو رہی ہوں۔۔۔ اذان کی بات پر حمنہ نے ماتھے پر ڈال کر اسے دیکھا۔۔

اچھا دکھاؤ ذرا۔۔۔ اذان نے کیمرے کے کلک پر انگلی رکھے ہی اسکے نزدیک جھک کر کہتے ہی تصویر لی۔۔

دکھائیں۔۔

ارے ایک اور چوہیا۔۔۔ اذان نے بیک کر کے کہا۔۔

اب کی بار حمنہ کھل کے مسکراتی اذان کے ساتھ تصویریں بنوانے لگی۔۔



اگلے دن ولید وغیرہ صبح ہی آچکے تھے دوپہر میں مناہل اور منہاج کا نکاح تھا جب کے رات میں مہندی۔۔۔

مناہل اسٹائلش ساسوٹ میں ملبوس اچھی لگ رہی تھی دپسری طرح حمنہ اور جنت مہندی کی تقریب کے لئے ہی تیار ہو رہی تھیں۔۔

ٹھیک ہے۔۔۔ روحی کہ کر اذان کو دیکھ کر رکی ایک نظر ریان کو دیکھا جو مسکرا کر پیچھے ہی آ رہا تھا۔۔۔

کیا دیکھ رہی ہو؟

کچھ بھی نہیں۔۔۔ ہلکے سے سر کو ہلا کر مسکرا کر جواب دیتی آگے بڑھ گئی۔۔۔



سر میں درد ہو رہا ہے؟

ہمم ہلکا ہلکا۔۔۔ اذان نے موندی آنکھوں کے ساتھ ہی دھیرے سے جواب دیا۔۔۔

چائے لاؤں۔۔۔۔۔ حمنہ نے ہچکچا کر پوچھا۔ اذان نے اسکی بات پر دھیرے سے آنکھیں کھول کر نظروں کا رخ اسکی جانب کیا۔۔۔

ڈارک گرین غرارے میں بالوں میں پراندہ ڈالے چھوٹی سی چوہیادل کو بہت اچھی لگ رہی تھی۔۔۔

وہ یہی تو چاہتا تھا حمنہ اس سے جھجکنا بھاگنا نظر انداز کرنا چھوڑ دے۔۔۔

نہیں فنکشن ختم ہونے کے بعد گھر جاؤں گا نیند کی وجہ سے کافی ڈسٹرب رہا ہوں۔۔۔ اذان اسے بتا کر دھیرے سے مسکرایا اس سے قبل حمنہ کچھ بولتی علی۔ اندر آیا۔۔۔

آپ یہاں ہیں ولید ماموں بلارہے ہیں حمنہ آجاؤ تم بھی۔۔ علی دونوں کو باری باری کہتا باہر نکل گیا۔۔۔

میں۔۔۔

کیا۔۔۔ اذان جو اٹھ کر جا رہا تھا حمنہ کی آواز پر گردن موڑ کر سوالیہ انداز میں بولا۔۔۔
وہ میں پانی پی کر آتی ہوں۔۔۔ حمنہ شہادت کی انگلی سے چشمہ ناک کر جما کر کچن کی طرف بڑھ گئی۔۔۔ اذان اسکی پشت کو دیکھ کر رہ گیا۔



مہندی کی پر رونق تقریب جاری تھی۔۔۔ مہندی کی رسموں کے بعد خوب ہلاکلا ہوا ذمار غرارہ پہنے بہت پیاری لگ رہی تھی۔۔۔ موسیٰ اسے دیکھ کر گھورے جا رہا تھا جو جان کر لائے کے پاس سے گزرتی کوئی نہ کوئی الٹی بکواس کر رہی تھی۔۔۔

تمہارا مسئلہ کیا ہے کیوں جان پوچھ کر پنگے لے رہی ہو اس سے۔۔۔ موسیٰ ایک دم ذمار کا راستہ روک کر نیچی آواز میں سختی سے بولا۔۔۔

تم نہیں سمجھو گے پنگے لینے کا اپنا ہی مزہ ہے ہا ہا ہا دیکھو ذرا اپنی منگیتر کو کیسے اپنے بنٹوں سے گھور رہی ہے۔۔۔ ذمار نے لبوں پر ہاتھ رکھ کر ہنسی روکتے ہوئے اسے بتایا۔۔۔

وہ میری منگیتر نہیں ہے اور نہ ہی ہو گئی۔۔۔

اہم وجہ بتانا پسند کرو گے تاکہ میں تمہاری مدد کر سکوں۔۔

اور یہ مہربانی کس لئے۔۔ موسیٰ نے آنکھوں کو چھوٹا کرتے مشکوک لہجے میں پوچھا۔۔

دوست ہوتے کس لئے ہیں خیر اگر نہیں بتانا چاہتے تو تب بھی بتادو۔۔ ذمار نے شرارت سے

کہا موسیٰ اسکی بات پر مسکرا کر اسے دیکھنے لگا۔۔۔

مطلب ہر حال میں بتانا ہے چلو پھر اپنے دونوں کانوں کو کھول کر غور سے میری بات سنو میں

شادی ایسی لڑکی سے کبھی نہیں کروں گا جسے میرے پیسے سے پیار ہوگا۔۔ جانتی ہو ہر طبقے اور

ذات میں ایسے خاندان ہیں جنہیں دوسروں سے کوئی واسطہ نہیں ہوتا انہیں صرف اپنا مفات

دیکھنا ہوتا ہے لائبرہ کوریجیکٹ کرنا یہ ہر گز نہیں کے میرے پیرنٹس نے غلط کا انتخاب کیا بلکہ

اس لئے کے میں لائبرہ اور اسکی فیملی کو بہت اچھے سے جانتا ہوں۔۔۔ مپوسہ سنجیدگی سے اپنی

بات مکمل کر کے پلٹ گیا۔۔

ذمار آہستگی سے مسکرا کر اسے دیکھنے لگی۔۔



رات گئے تک مہندی کا فنکشن چلتا رہا۔۔ تین بجے کے قریب فنکشن اپنے اختتام کو پہنچا تو

مہمانوں نے گھر کی راہ لی۔۔۔

مناہل اپنے کمرے میں ادھر سے ادھر چکر کاٹ رہی تھی منہاج کا سرد انداز اسے سمجھ نہیں آرہا

تھا۔۔

السلام علیکم !!

و علیکم اسلام خیریت مسز منہاج بمشکل آدھا گھنٹہ ہی تو ہوا ہے مجھے گئے اتنی جلدی میری یاد ستانے لگی۔ منہاج کے طنزیہ لہجے پر مناہل نے آنکھیں گھوماہیں۔۔۔

اوہ پلیز منہاج فضول باتیں مت کرو

پھر کس لئے فون کیا ہے۔۔۔ منہاج نے سپاٹ چہرے کے ساتھ پوچھا

یاد دہانی کے لئے میں نے پیپر ز بنوائے ہیں۔۔۔

اس کی ضرورت نہیں۔۔۔ میرا حافظہ کمزور نہیں ہے باقی کل ملاقات ہوگی ہمارے بیڈروم میں تفصیل سے کریں گے باتیں تب تک کے لئے گڈ نائٹ۔۔۔ منہاج ایک ہی سانس میں بولتا کال ڈسکنیکٹ کر چکا تھا۔۔۔ مناہل نے تلملا کر موبائل کان سے ہٹا کر اسکرین کو گھورا۔۔۔



گھور و مت مجھے نہیں جانا میں گھر میں ہی تیار ہو جاؤں گی۔۔۔

چپ رہو چلو ہم سب پار لرجار ہی ہیں۔۔۔

جنت پلیز تنگ مت کرو جاؤ سب انتظار کر رہی ہوگی۔۔۔ حمنہ نے جھنجھلا کر اسے کہا۔۔۔

پھو پھو آپ کہیں نا اسے۔۔۔ جنت نے حرا سے کہا۔۔۔

سہی ہے نہ گھر میں تیار ہو جائے گی ویسے بھی اسکی شادی تھوڑی ہو رہی ہے پارلر
والی چہرے کا نقشہ بنا دیں گی تم جاؤ۔۔

بات مت کر ناب مجھ سے۔۔۔ جنت حرا کی بات سن کر خفگی سے حمنہ کو دیکھ کر بولی جس نے
اسکی جانب مسکراہٹ اچھالی تھی جنت منہ بنا کر کمرے سے نکل گئی۔۔

حمنہ روکو۔۔۔

جی امی۔۔

ایسی فرمائشیں اب مت کرنا ولید بھائی نے ہمیں رکھ لیا یہی بہت ہے پھر تالیہ بھابھی اچھی
عورت ہیں۔۔

جی امی جانتی ہوں۔۔ حمنہ نے نچلا لب کاٹے آہستہ سے کہا۔

اچھا ہے اور یہ بھی اچھی طرح جان لو میں ولید بھائی اور تالیہ بھابھی سے علی اور جنت کی بات کر
چکی ہوں۔۔۔

واقعی امی کیا جواب دیا پھر ولید ماموں نے۔۔ حمنہ نے سنتے ہی پر جوش انداز میں انکے سامنے
بیٹھ کر ہاتھ تھام کر اشتیاق سے پوچھا حرا اسکے انداز پر مسکرا دیں۔۔

ایک بار جنت سے پوچھ لیں پھر جواب دیں گے۔۔۔

ان شاء اللہ دیکھئے گا جواب ہاں میں ہی آئے گا جنت اور علی ساتھ ویسے ہی مجھے بہت اچھے لگتے ہیں۔۔۔

ان شاء اللہ!! حرا بولتیں کمرے سے نکل گئیں۔

اللہ تعالیٰ جنت ہاں کر دے۔۔۔ حمنہ دعا کے انداز میں ہاتھ بلند کر کے دعا مانگ کر چہرے پر ہاتھ پھیر کر اپنے بیگ کی طرف بڑھ گئی۔۔۔



آٹھ بجے کے قریب سب سیدھا مناہل کے ساتھ سنکیوٹ ہی پہنچی تھیں۔۔۔

حمنہ انٹرنس پر ہی سب کے ساتھ کھڑی تھی۔۔۔

دلہن کے روپ میں مناہل بہت خوبصورت لگ رہی تھی۔۔۔

آدھے گھنٹے بعد برات آگئی تھی فان اور گولڈن کلر کی شیردانی میں منہاج مسکراتا ہوا بہت پیارا لگ رہا تھا۔۔۔

لڈو پھوٹ رہے ہیں دل میں۔۔۔۔۔ ریان نے منہاج سے شرارت میں پوچھا جس نے مسکرا کر اسے دیکھا۔۔۔

لڈو کا تو پتہ نہیں لیکن دل میں دھماکے ضرور ہو رہے ہیں۔۔۔ منہاج نے بھی اسی طرف شرارت سے جواب دیا۔۔۔ اسکی بات پر سب قہقہہ لگانے لگے۔۔۔ اذان متلاشی نظروں سے

حمنہ کو ڈھونڈ رہا تھا جو کہیں نظر نہیں آرہی تھی جب کے علی موسیٰ کے ساتھ اسٹیج سے اتر کر جنت کی طرف بڑھ رہے تھے جو روحی اور ار کے ساتھ باتیں کر رہی تھی۔۔۔



تھوڑی دیر میں مناہل کو اسٹیج پر لا کر بٹھایا گیا منہاج نے ایک نظر اسے دیکھ کر سرد آہ بھری بلاشبہ وہ حسین تھی لیکن دل کی نہیں۔۔۔

ہو نہہ!! آج تو بڑا مسکرایا جا رہا ہے۔۔۔ مناہل اسے مسکراتا دیکھ کر جل کر سوچنے لگی۔۔۔ حنا اپنی بیٹی کو دیکھ کر واری صد کے جا رہی تھی۔۔۔

دونوں اپنی اپنی سچوں میں گم تھے جب انعم مووی بنوانے کے لئے ساتھ آکر بیٹھی۔۔۔

آپ بہت پیاری لگ رہی ہیں کیوں بھائی؟ انعم نے اٹھنے سے قبل محبت سے اپنے بھائی اور بھائی کو دیکھا۔۔۔ مناہل نے اتر کر کنکھیوں سے منہاج کو دیکھا۔۔۔

ہاں بالکل لگنا بھی چاہیے اتنا پیسہ لگا ہے کوئی مذاق تھوڑی ہے۔۔۔ منہاج نے مزاحیہ لہجے میں کہتے سرد نظروں سے اسے دیکھا جس نے اپنی حرکتوں سے اسکی ماں اور اسکا دل دکھایا تھا۔۔۔

مناہل جو اپنی تعریف سننے کے انتظار میں تھی منہاج کی بات سنتے ہی تمللا کر رہ گئی اسٹیج پر سب کے سامنے وہ لڑ بھی نہیں سکتی تھی۔۔۔ پہلی بار کسی نے اسکا مذاق اڑایا تھا۔۔۔

انعم ہنسی ضبط کرتی اٹھ گئی مناہل نے سلگ کر انعم کو جاتے دیکھا۔۔۔



بارہ بجے تک رخصتی کا شور بلند ہوا حمنہ آنکھیں جھپک کر مناہل کو اپنے ڈیڈ سے ملتے دیکھ رہی تھی۔۔۔

مناہل سب سے مل کر منہاج کے ساتھ گاڑی میں بیٹھی۔۔۔ منہاج نے بیٹھتے ہی سنجیدگی سے اسے دیکھا جو آنسوؤں پوچھ رہی تھی۔۔۔



گاڑی کے جاتے ہی سب نے گھر کی راہ لی۔۔۔ آج سب واپس جا رہے تھے۔۔۔ ریان گاڑی ڈرائیو کرتا سیٹی بجا رہا تھا۔۔۔ اذان موبائل استعمال کرتا ریان کو ایک نظر دیکھ کر مسکرانے لگا۔۔۔

اذان بھائی میں ریان بھائی کی شادی میں ساڑھی پہنوں گی پلیز حمنہ اور میں نے پہلے ہی ڈسائیڈ کیا ہوا تھا اب ماما مان نہیں رہیں۔۔۔

میں نے۔۔۔

چپ رہو۔۔۔ حمنہ جو مناہل کی رخصتی پر دکھی بیٹھی تھی جنت کے جھوٹ پر گھبرا کر بولنے لگی۔۔۔ جنت نے جلدی سے اسکا ہاتھ دبا کر خاموش رہنا کا اشارہ کیا۔۔۔

ہمم۔۔۔ میں بات کروں گا چھوٹی چوہیا کیسی لگے گی ساڑھی میں۔۔۔ اذان بول کر مسکرایا تینوں اسکی بات پر ہنسنے۔۔۔

میں کوئی نہیں پہن رہی نہ مجھے آتی ہے۔۔

شٹ اپ! چشمش مجھے کون سی آتی ہے۔۔ اذان بھائی آپ ماما سے بولیں پھوپھو کو وہ خود رازی کر لیں گی۔۔ جنت سے جواب دے کر اذان سے التجا کرنے لگی۔۔

اس سے قبل اذان کوئی جواب دیتا علی بول پڑا۔۔

کوئی بات نہیں میں سیکھا دو نگا ہا ہا۔۔

ہا ہا ہا علی جب سکھاؤ تو مجھے ضرور بتانا ہا ہا۔۔ ریان اسکی بات پر ہنسنے لگا جنت نے شرما کر حمنہ کی طرف چہرہ گھوما لیا۔



گھر پہنچتے ہی دونوں کا پھولوں سے استقبال کیا گیا۔۔ راحیلہ بیگم اپنی بہو پر واری صدقے جا رہی تھیں جب کے مناہل اب بیزار ہو رہی تھی۔۔ چند رسموں کے بعد راحیلہ بیگم نے مناہل کی بیزاری محسوس کرتے اسے کمرے میں بھیجوا دیا۔۔۔

منہاج اٹھ کر اپنے دوستوں کے پاس چلا گیا۔۔۔

کمرے کو لال گلاب اور موتیے کی لڑیوں سے نفاست سے سجایا گیا تھا۔

انعم سے بیٹھا کر چلی گئی اسکے جاتے ہی مناہل تھکن کے باعث نیم دراز ہوئی۔۔۔۔ ابھی

آنکھیں موندی ہی تھیں جب انعم کی آواز پر سیدھی ہو کر ناگوری سے اسے دیکھا۔۔

بھابھی امی نے کہا آپ کو بھوک لگی ہوگی۔۔۔ انعم ٹرے ٹیبیل پر رکھتی مسکرا کر سیدھی ہوئی۔۔۔

تمہیں کسی نے میسرز نہیں سیکھائے کسی کے کمرے میں کیسے جایا جاتا ہے۔۔۔ منابل نے پھاڑ کھانے والے انداز میں اپنی سترہ سالہ نند کو گھورا۔۔۔

انعم کی مسکراہٹ ایکدم غائب ہوئی۔۔۔

سوری بھابھی وہ ہاتھ میں ٹرے تھی۔۔۔ انعم نے گھبرا کر اسے کہا گھر میں مہمان بھرے پڑے تھے کوئی بھی سن لے تو کیا عزت رہ جاتی۔۔۔

زبان تو سلامت تھی تمہاری۔۔۔۔۔

کیا ہو رہا ہے؟ منابل کی بات منہ میں ہی رہ گئی ایکدم منہاج جو کمرے میں داخل ہو رہا تھا اندر سے آتی آواز پر لاک پکڑ کر سننے لگا۔۔۔ اس کی چھوٹی بہن کب اپنے بھائی کے کمرے میں داخل ہونے سے قبل اجازت لے کر آتی تھی وہ تو صرف بھائی کو آواز دے کر ہو پر سوار رہتی تھی۔۔۔

انعم کی منمناتی آواز پر منہاج ایکدم اندر بڑھ کر گرج کر بولا تھا۔۔۔

کچھ نہیں بھائی امی نے کھانا بھیجا تھا۔۔۔

ارے واہ شکریہ میری جان مجھے بھوک ہی لگ رہی تھی۔۔۔

ایک گھنٹہ پہلے ہی تو کھایا تھا پھر بھوک لگ گئی۔۔ منہاج پیٹ پر ہاتھ پڑتا مسکرا کر انعم سے بولا۔۔۔ مناہل نے اسکی بات سن کر حیرت سے کہا۔۔

میرا پیٹ میری بھوک جب مرضی کھاؤں۔۔۔

ہو نہہ!! ہاں کھا کھا کر کدو ہو جانا۔۔

مناہل نے انعم کی پرواہ کے بغیر منہاج کو جواب دیا منہاج نے اب کی بار ہونٹ بھیج لیے۔۔۔ آپ لوگ آرام کریں میں چلتی ہوں۔۔ انعم کہہ کر منہاج کے پاس سے جانے لگی جس نے اسکے گال پے ہاتھ رکھ کر سر پر پیار دے کر۔ گڈنائٹ کہا۔۔ مناہل نے آنکھیں گھومائیں۔۔



منہاج کپڑے بدل کر صوفے پر بیٹھ کر بریانی کھانے لگا جب ایک دم کسی نے اسے چہرے کے سامنے پیپر زکیے۔۔۔

منہاج نے ایک نظر پیپر زدیکھنے کے بعد نظر اٹھا کر مناہل کو دیکھا۔۔

کیا ہے یہ؟

معادہ سائین کرو۔۔۔

ہمم۔۔ لیکن اس میں لکھا کیا ہے؟ منہاج نے چیچ پلیٹ میں رکھ کر صوفے سے ٹیک لگا کر

سینے پر بازو باندھے۔۔۔

یہی کے تم میرے ساتھ کوئی روک ٹوک نہیں کرو گے میں اپنی مام کے ساتھ کام کروں گی اور تم مجھ سے بچے کا مطالبہ نہیں کرو گے بلکہ یہ نوبت نہیں آئی گی کیوں کے میں نے اس میں لکھ دیا ہے تم میرے قریب نہیں آؤ گے۔۔۔

مناہل نے روانی سے اسے اپنی شرائط بتائیں۔۔۔

گریٹ مطلب تم آزاد رہنا چاہتی ہو لیکن ایک پوائنٹ تو مس کر دیا تم نے۔۔۔ منہاج نے سوچنے والے انداز میں اسے دیکھا۔۔۔

سب تو ہیں۔۔۔ مناہل نے اچھنبے سے پیپر کو دیکھا۔۔۔

یہی کے میں جتنی چاہوں لڑکیوں سے فلرٹ کروں تم مجھے روکو گی نہیں میں آزاد ہوں گا۔۔۔ منہاج بول کر صوفے سے کھڑا ہوا۔۔۔

مناہل نے اسکی بات پر ناگواری سے منہاج کو دیکھا۔۔۔

ایسا کوئی پوائنٹ نہیں ہے۔۔۔

سچ میں دکھاؤ ذرا۔۔۔ منہاج نے بولتے ساتھ اسکے ہاتھ سے پیپر لیے

یہ تو پھر بیکار ہے میرے لئے مسز منہاج۔۔۔ منہاج نے پیپر پر نظر دوڑانے کے بعد منہ بنا کر کہتے پیپر کو پھاڑ کر اسکے چہرے پر زور سے مارے۔۔۔

ایک لمحے کے لیے مناہل سن رہ گئی۔

یہ کیا بد تمیزی ہے تمہارا دماغ خراب ہو گیا ہے۔۔۔ مناہل آگ بگولہ ہوتی زور سے چیختی اسکے قریب آئی۔۔۔

آواز نیچے مسز منہاج گھر میں مہمان ہیں کسی نے سن لیا تو کیا سوچیں گے۔۔۔

بھاڑ میں گئی آواز مجھے جواب دو تم نے۔۔۔ آہ!!! مناہل غصے سے اپنی بھڑاس نکال رہی تھی اُسے ابھی تک سمجھ نہیں آیا تھا منہاج نے اس طرح پیرز کیوں پھاڑ دئے منہاج نے اسکے دوبارہ چیخ کر بد تمیزی کرنے پر سختی سے جبراً + پکڑ کر اپنے قریب کیا

سنائی نہیں دے رہا آہستہ بولو ہماری بھی عزت ہے رہا پیرز کو پھاڑنا سویٹ ہارٹ تو نکاح کوئی مذاق نہیں ہے کے چند بیکار اور بچکانہ شرطوں پر تم جیسی لڑکی سے شادی کر لوں۔۔۔ منہاج گرفت سخت کرتے نزدیک جانے لگا مناہل جو حیرت سے اسکے بدلتے روپ کو دیکھ رہی تھی اسکی قربت سے گھبرا کر منہاج کا ہاتھ ہٹانا چاہا اسکے مچلنے پر وہ محظوظ ہوتا اُسے چھوڑ کر بیڈ کی طرف بڑھ گیا۔۔۔

یوچیٹ میں تمہیں چھوڑوں گی نہیں میرے ساتھ اتنا بڑا دھوکہ کیا تم نے۔۔۔ میں تمہیں جان سے مار دوں گی۔۔۔ مناہل تڑپ کر اسکی طرف بڑھی جو سکون سے بیڈ پر بیٹھ چکا تھا مناہل جیسے ہی اسکے نزدیک آئی منہاج نے کلائی پکڑ کر اسے اپنے برابر میں گرایا۔۔۔

مناہل غصے سے لمبی لمبی سانس لیتی منہاج کو گھور رہی تھی۔۔۔ منہاج نے سائیڈ ٹیبل سے جگ اٹھا کر گلاس میں پانی بھر کر اس کی طرف بڑھایا۔۔۔

لو پانی پیو تا کہ غصہ کم ہو جائے۔۔۔

گیٹ لاسٹ!! مناہل بے غصے سے زور سے گلاس پر ہاتھ مارا گلاس ہاتھ سے چھوٹا دبیز
قالین پر گرامناہل لہنگے کو ہلکا سا اٹھا کر بیڈ سے اٹھی اس سے قبل وہ آگے جاتی منہاج نے بازو
سے پکڑ کر اس کا رخ اپنی طرف کرتے کھینچ کر گال پر تھپڑ مارا۔۔۔۔۔ ابھی پہلے تھپڑ سے ہی
نہیں سمجھلی تھی کہ منہاج نے ایک تھپڑ اور رسید کیا۔۔۔

تم ہو ہی نہیں اس لائیک کے تم سے نرمی سے بات کی جائے۔۔۔

آہ!! چھوڑو مجھے۔۔۔ منہاج نے آگے بڑھ کر اس کا منہ پکڑا۔۔۔ مناہل کی آنکھوں سے آنسو
لڑیوں کی صورت بہنے لگے اسے کبھی کسی نے ہاتھ نہیں لگایا تھا مناہل کو یقین نہیں آ رہا تھا یہ وہ
منہاج ہے جو اسکی ہر بد تمیزی پر چپ ہو جاتا تھا۔

کیوں چھوڑ دوں مناہل بی بی زندگی مذاق نہیں ہے۔۔۔ تم جن چیزوں سے بھاگ رہی ہو وہی
چیزیں زندگی کو خوبصورت اور مکمل بناتی ہیں۔۔۔ آزاد رہنے کے لئے تم نے اذان کو چھوڑ کر مجھ
سے معاہدہ کیا۔۔۔ اپنی زندگی کے ساتھ تم کیسے سب کی زندگیاں انکی فیلائنگز کے ساتھ کھیل
سکتی ہو۔۔۔

پپ پلینز مجھے چھوڑ دو مجھے درد ہو رہا ہے۔۔۔

اور جو مجھے ہوا وہ؟ تم کانٹریکٹ میر تاج کر رہی تھی مجھے خرید نہیں رہی تھی سمجھی۔۔۔ میری
باتیں اپنے بو سے بھرے دماغ میں اچھے سے بیٹھا لونہ میں تمہیں چھوڑوں گا نہ تمہاری شرطیں

میں نے سنیں۔۔۔ آخری بات اپنے گھر جانے کا سوچنا بھی مت ورنہ بہت بُرا پیش آؤں گا سنا
تم نے اور یہ جو تمہاری اصلیت ہے نہ وہ میں خود سب کو بتاؤں گا۔۔۔ منہاج نے سرد لہجے میں
بولتے زور سے اسے بیڈ پر دھکا دیا جو اس کے ہاتھ اٹھانے سے ڈر گئی تھی۔۔۔

رونے کا شغل بعد میں پورا کر لینا کپڑے بدلوا کر نیند آرہی ہے مجھے۔۔۔ منہاج روعب سے
بولتا گلاس اٹھا کر رکھنے لگا۔۔۔ مناہل ایک نظر اسے دیکھ کر اٹھ کر تیزی سے ہاتھ روم کی طرف
بھاگ کر دروازہ لاک کر چکی تھی مناہل کے جاتے ہی منہاج گہری سانس لیکر گرنے کے انداز
میں بیٹھ کر اپنے ہاتھ کو دیکھنے لگا۔۔۔



گڈ مارنگ!

گڈ مارنگ! جاگنگ پر جا رہے ہو؟ تالیہ نے مسکرا کر اذان کو دیکھا جو کتکھیوں سے حمنہ کو
پرات میں آتا ڈالتے دیکھ رہا تھا۔۔۔

جی۔۔۔ آپ کو کچھ منگوانا ہے؟

نہیں بھئی کچھ نہیں منگوانا پہلے بھی گئے تھے مار پیٹ کر آئے تھے۔۔۔

ہیں؟ جان کر تھوڑی کر رہا تھا۔۔۔ ضرور اس چوہیا نے جھوٹی کہانی سنائی ہوگی سب

کو۔۔۔ اذان نے اسے دیکھ کر کہا۔۔۔

میں نے کچھ بھی نہیں بتایا تھا ممانی جان کو۔۔۔ پوچھ لیں خود۔۔۔ حمنہ نے آٹا چھوڑ کر پلٹ کر
خفگی سے کہا تالیہ دونوں کو دیکھ کر مسکرا رہی تھیں۔۔۔

پھر کیا وہی آئی تھی ماما کو۔۔۔

اذان بس خاموش ہو جاؤ جاؤ تم جاگنگ پر سنسان جگا ہوں پر جانے سے گریز کیا کرو۔۔۔ تالیہ
ہاتھ اٹھا کر خاموش رہنے کا اشارہ کرتے اُسے بولیں۔۔۔

جار ہا ہوں۔۔۔۔۔ اذان بولتا اسے دیکھ کر کچن سے باہر جانے لگا لیکن باہر نکلتے ہی روک گیا۔۔
حمنہ میں آتی ہوں تمہارے ماموں کو دیکھ کر۔۔۔۔۔ تالیہ بول کر باہر نکل کر کمرے کی طرح
بڑھ گئیں۔۔۔

تالیہ کے جاتے ہی اذان دے قدموں چلتا حمنہ کے پیچھے آکر کھڑا ہوا۔۔۔

شرم تو آتی نہیں ہے مجھ پر الزام لگاتے رہتے ہیں جانے ان کی بیوی۔ حمنہ بڑبڑا کر ایک دم رکی
دل میں جیسے کچھ چبھا۔۔۔۔۔

اذان جو خاموشی سے اسکی بڑبڑاہٹ سے محظوظ ہو رہا تھا اسکے روکنے پر نظر گھوما کر اسکے سر کو
دیکھنے لگا۔۔۔۔۔

میری بیوی کیا چوہیا۔۔۔ اذان کی سسر گوشی پر حمنہ بری طرف ڈر کر پلٹی۔۔۔

اففف!! آپ نے تو میری جان نکال دی کوئی ایسے کرتا ہے۔۔۔ حمنہ نے دونوں ہاتھوں کو اسکے سینے پر رکھ کر دھکا دیا۔۔۔

اوائے چوہیا!! میری ٹی شرٹ کا ستیاناس مار دیا تم تو میرے فیورٹ کپڑوں کے پیچھے پڑ گئی ہو اب ٹھہر جاؤ ذرا۔۔۔۔۔ اذان نے اسکی دونوں کلائیوں کو پکڑ کر صدمے سے کہا۔۔۔

حمنہ نے گھبرا کر دیکھا سیاہ ٹی شرٹ سفید ہو رہی تھی۔۔۔

اذان نے آگے بڑھ کر مٹھی میں آٹا لے کر اسکے سر پر ڈالا۔۔۔

ہاہاہا!! اب سچ میں سفید چوہیا لگ رہی ہو۔۔۔ ہاہاہا!! آؤ سیلفی لیتے ہیں۔۔۔

آ۔۔۔۔۔ میں آپ کو چھوڑوں گی نہیں۔۔۔ حمنہ حیرت سے کھلے منہ کو بند کرتے اسے چیخ کر بولتی پلت کر آٹا دونوں مٹھیوں میں بھر کر اس پر پھینک کر مسکرائی۔۔۔

اب ہنسیں بہت ہنسی آرہی ہے۔۔۔ حمنہ آٹا پھینک کر دونوں ہاتھ ایرٹھاں اٹھا کر نفاست سے سیٹ کئے بالوں کو برباد کرنے لگی۔۔۔

اوائے ہوائے مزے۔۔۔ علی جنت جلدی آؤ چوہیا اور بلبے کی لڑائی ہو رہی ہے۔۔۔ ریان جو ناشتے کا پوچھنے آیا تھا سامنے کا منظر دیکھ کر جمائی بھول کر دروازے کے پاس جا کر آواز دے کر بلانے لگا۔۔۔۔۔

کیا؟ اذان تو چلا گیا تھا۔۔۔ تالیہ جو ادھر ہی آرہی تھوں س حیرانگی سے بولیں۔۔۔ جب کے علی اور جنت لاؤنج میں صوفے پر بیٹھے باتیں کر رہے تھے حیرت سے ایک دوسرے کو دیکھ کر کچن کی۔ طرف بھاگے۔۔

کہاں ہیں؟ تالیہ کے پیچھے وہ دونوں بھی اندر آئے۔۔

وہ۔۔۔۔۔ ارے کہاں گئے ابھی یہیں تھے۔۔۔ ریان نے حیرانگی سے خالی۔ کچن کو دیکھا جب کے پرات اور زمین پر تھوڑا سا گرا آٹا دیکھ کر کچن کے پچھلے دروازے کو دیکھا جو تھوڑا سا کھلا تھا۔

ریان جا کر بلاؤ اپنے باپ کو دیکھیں ذرا اپنی اولاد کو اونٹ جتنے لمبے ہو گئے ہیں لیکن حرکتیں وہی بچوں کی طرح کر رہے ہیں دیکھو کیسے رزق زمین پر گرا ہے۔۔۔ تالیہ جان کر اونچی آواز میں بولیں جانتی تھی دونوں وہیں بے عزتی کے ڈر سے چھپے ہیں۔۔۔ بچپن میں بھی دونوں کبھی کبھار ایسا کرتے تھے آج کافی عرصے بعد پھر دونوں نے وہی حرکت کی تھی۔۔۔

ماما اذان لیکن حمنہ چھوٹی سی بکری ہا ہا یا ہا! ! ریان نے علی کے ہاتھ پے ہاتھ مارتے ہوئے ہنس کر کہا۔

چپ کرو چلو نکلو باہر اور دونوں سُن لیں میں آرہی ہوں مجھے کچن صاف نظر آئے۔۔۔ تالیہ اونچی آواز میں بولتیں کچن سے چلی گئیں۔۔

راستہ صاف ہے چلو۔۔۔ اذان دھیرے سے جھانکتا حمنہ سے بولا حمنہ نے اسکے پیچھے سے
سر نکال کر اندر جھانکا۔۔

شکر ہے۔۔۔ چلیں۔۔

تم صاف کرو۔۔۔

آپ کی وجہ سے ہوا ہے۔۔۔ یہ کپڑا لیں اور صاف کریں۔۔ حمنہ نے کپڑا اٹھا کر اسکے سامنے
کیا۔۔

ایک کام کرتے ہیں تم صاف کرو میں آٹا گوند دیتا ہوں۔۔۔ اذان سوچ سوچ کر بولتا جلدی
سے جگ اٹھا کر پانی ڈالنے لگا جب حر اور تالیہ کو دیکھ کر حمنہ جلدی سے فرش صاف کرنے
لگی۔۔۔

یہ کیا کر رہے ہو پورا پانی کون ڈالتا ہے۔۔ تالیہ اذان کو دیکھ کر ماتھا پیٹ کر رہ گئیں۔۔۔

مجھے کیا پتہ وہ تو میں۔۔ اذان روک کر انہیں دیکھ کر بولا۔۔

تم چھوڑو اسے جا کر حلیہ تھیک کرو اتنے سفید تو تمہارے باپ کے بال نہیں ہو رہے۔۔ تالیہ
اُسکے بالوں کی طرف اشارہ کر کے بولی۔۔۔

یہ اس چوہیا نے کیا ہے۔۔۔ اذان جاتے جاتے بھی آہستہ سے اسکے سر پر چپت لگا کر تیز تیز

قدم اٹھا کر چلا گیا تھا حمنہ پیشانی پر بل ڈال کے دروازے کو گھورتی رہ گئی۔۔۔



ٹھک ٹھک ٹھک !! بھائی۔۔

کھولا ہے دروازہ۔۔۔۔ منہاج کی مسکراتی آواز پر انعم اندر داخل ہوئی منہاج صوفے پر بیٹھا
اخبار پڑھ رہا تھا۔

بھائی بھابھی کہاں ہیں۔۔

باتھروم میں ہیں محترمہ تم آؤ بیٹھو۔۔

نہیں میں تو آپ دونوں کو بلانے آئی ہوں نیچے بھابھی کے گھر والے آئے ہیں۔۔۔۔

انعم نے ایک نظر باتھروم کے دروازے کو دیکھ کر اپنے بھائی کو بتایا۔۔

اوہ ٹھیک ہے تم چلو تمہاری بھابھی صاحبہ کو میں لاتا ہوں۔۔۔ منہاج نے مسکرا کر اسے کہا۔۔

انعم کے جاتے ہی منہاج اٹھ کر باتھروم کی طرف بڑھا اس سے قبل وہ دروازہ بجاتا مناہل بالوں
کو تولیے میں لپٹائے دروازہ کھول کر ایک دم اُسے دیکھ کر روکی۔۔

ہٹو۔۔ مناہل کے ارد گرد نظر دوڑا کر بولنے پر منہاج نے اسکی کمر میں ہاتھ ڈال کر اپنے

نزدیک کیا۔۔

آپ جناب بولنے کی عادت ڈال لو مجھے تو تڑاک کرتی عورت قطعاً پسند نہیں ہے۔۔۔

ہونہہ میں یہاں رہوں گی ہی نہیں میں ابھی اپنے مام ڈیڈ کے ساتھ چلی جاؤں گی وہاں جا کر تم پر کیس کرواؤنگی کے تم نے مجھے اپنے جال میں پھنسا کر میرے ساتھ زبردستی کی ہے میرا پیپ کیا ہے۔۔

استغفر اللہ!! الزام تو بہت خطرناک ہیں لیکن مسز منہاج یہ میاں بیوی کا پر سنل معاملہ ہے بچی تم نہیں ہو۔۔۔۔ منہاج چڑانے والی مسکراہٹ سے اسکے گال کو انگوٹھے سے سہلانے لگا مناہل کی آنکھوں میں آنسو آگئے۔۔

گھٹیا انسان ہو تم۔۔۔۔

ہا!! پھر بھی میرا نصیب تم بنی ہو اس لحاظ سے دونوں ہی گھٹیا ہوئے۔۔۔ ہے نہ؟ منہاج نے دود و جواب دیا مناہل کھا جانے والی نظروں سے گھورتی اسے دور کرتی تولیہ بالوں سے اتار کر ڈریسنگ ٹیبل کے سامنے کھڑی ہو گئی۔۔

منہاج سنجیدگی سے کھڑا سے دیکھتا رہا۔۔

مناہل جو بھی کرنا سوچ سمجھ کر کرنا اور نہ تم سوچ بھی نہیں سکتی میں کتنا گھٹیا بن سکتا ہوں۔۔

مناہل کو سوچ بال سلجھاتے دیکھ کر سنجیدگی سے وارن کرتا کمرے سے نکل گیا۔۔



ولیمے کی تقریب اپنے عروج پر تھی۔۔۔ منہاج مناہل کو ساتھ لیے سب سے مل رہے تھے۔۔۔ دونوں ساتھ چلتے پرفیکٹ لگ رہے تھے۔۔۔

اوہ آئی ایم سوری مجھے پتہ نہیں چلا۔۔۔ حمنہ جو ہاتھ میں کھانے کی پلیٹ پکڑے ٹیبل کی طرف جارہی تھی زین سے ٹکرا گئی۔۔۔

اوہ اٹس اوکے۔۔۔

آپ کی شرٹ گندی ہو گئی آپ جا کر پانی سے صاف کر لیں ورنہ دھبہ پڑھ جائے گا۔۔۔ حمنہ اسکے بولنے کے باوجود فکر مندی سے اسے بولی۔۔۔ زین مسکرا کر اسے دیکھنے لگا جس نے آج گرے کلر کی گھیر دار خوبصورت سی لمبی فرائک پہنی ہوئی تھی بالوں کا اونچا حوڑا بنائے اسے ہی دیکھ رہی تھی۔۔۔

یہ ٹشو سے تھوڑا صاف کر لیں۔۔۔ حمنہ نے ٹشو اسکی طرف بڑھایا۔

تھینکس۔۔۔ زین نے لیتے ہوئے جان بوجھ کر ٹشو پکڑنے کی بجائے اسکا ہاتھ پکڑ لیا۔۔۔

اذان جو اسے ڈھونڈ رہا تھا حمنہ کا ہاتھ پکڑے دیکھ کر مٹھیاں بھنج گیا۔۔۔



زین بھائی میرا ہاتھ۔۔۔

اوہ سوری۔۔۔ زین نے اسکے بھائی کہنے پر ہاتھ چھوڑ کر جل کر رہ گیا۔۔۔
 حمنہ مسکرا کر پلٹنے لگی جب اذان کو دیکھ کر اسکی طرف بڑھی اس سے قبل حمنہ پہنچتی اذان اسے
 گھورتا ہوا لمبے لمبے ڈاگ بھرتا باہر کی طرف بڑھنے لگا۔۔۔
 انہیں کیا ہوا۔۔۔ حمنہ حیرت سے بڑبڑاتی پیچھے بھاگی۔۔۔
 اذان۔۔۔ حمنہ نے آواز دی لیکن جب تک اذان گاڑی میں بیٹھ کر زن سے لے گیا حمنہ کتنے
 ہی لمحے دور جاتی گاڑی کو دیکھتی رہ گئی۔۔۔
 ایک بس موڑ مڑ گیا تھا غلط

پھر نہ راستہ ملانہ گھر آیا ❤️ !



ولیمے کی تقریب اپنے اختتام کو پہنچی۔۔۔ حمنہ متلاشی نظروں سے اذان کو ڈھونڈ رہی تھی شاید وہ
 واپس آگئے ہوں لیکن اسے نہ آنا تھا اور نہ آیا۔۔۔

ابھی سب گھر پہنچ کر لاؤنج میں ہی بیٹھے تھے کہ دروازہ کھولتے اذان اندر آیا۔۔۔ ایک نظر سب
 کو دیکھ کر کمرے کی جانب بڑھنے لگا۔۔۔

اذان رو کو کہاں تھے تم؟ ولید نے ایک دم اسے آواز دی۔۔۔

کچھ کام تھا۔۔۔ ماما سر میں درد ہو رہا ہے چائے بنوادیں۔۔۔

میں بنادیتی ہوں ابھی جاؤ جب تک چہنچ کر لو۔۔۔ تالیہ اٹھتے ہوئے بولیں۔۔۔ ریان صوفے کی پشت پے سر گرائے اپنے بھائی کو دیکھنے لگا۔۔

اذان سر ہلا کر سیڑیاں چڑھ گیا۔۔

ممائی جان آپ بیٹھیں میں بنادیتی ہوں اور جس نے پینی ہے بتادیں۔۔۔ حمنا اٹھ کر تالیہ کو روکتی مسکرا کر بولی ریان جو آنکھیں موند گیا تھا حمنا کی بات سن کر پٹ سے کھولتا نظر گھوما کر اسے دیکھنے لگا۔۔

حمنا تالیہ کے منا کرنے کے باوجود سب سے پوچھ کر چائے کا اس سے پوچھنے لگی۔۔

ہاں چائے میں میٹھا زیادہ رکھنا تاکہ دل پر اثر ہو سکے۔۔۔ ریان نے شرارتی مسکراہٹ سے معنی خیز لہجے میں اسے کہا۔۔۔ حمنا نے نا سمجھی سے اُسے دیکھا جب کے تالیہ نے قریب آ کر اسکے سر پر چیت لگائی۔۔

باولے ہو گئے ہو۔۔۔ حمنا چینی کم رکھنا بیٹی۔۔۔

جی ممائی جان۔۔۔ حمنا مسکراہٹ دبا کر پچن کی طرف بڑھی۔۔۔

بیوقوفو چوہیا۔۔۔ ریان نے جل کر سر گھوما کر جاتی حمنا کو گھورا۔۔۔



مناہل ڈریسنگ کے سامنے کھڑی جیولری اتار کر زور زور سے پٹخ رہی تھی۔۔ آج سے پہلے کبھی اس نے خود کو اتنا بے بس محسوس نہیں کیا تھا حتنا اوہ اب کر رہی تھی۔۔

آج تو تم قاتلانہ لگ رہی تھی۔۔ منہاج کوٹ کو صوفے پر رکھتا شوخ لہجے میں بولتا دونوں ہاتھ اسکے کندھے پر رکھتے ہوئے بالوں کو چومنا مناہل اسکے ہاتھ زور سے جھٹکتی تیزی سے دور ہوئی۔۔۔

قریب مت آنا میرے مسٹر تم ایک دھوکے باز انسان ہو میں اپنی مام کو سب بتا دوں گی۔۔۔
بتا دینا لیکن ابھی تو مسز منہاج تم میرے پاس ہو اس لئے تمہارے لئے بہتر ہے سوچ سمجھ کر اپنی زبان کا استعمال کرو ورنہ اگر مجھے غصہ آیانہ تو تمہاری یہ زبان گدی سے کھینچ لوں گا۔۔۔ مجھے چیلنج بلکل مت کرنا۔۔۔ منہاج سنگین لہجے میں بولتا اسے ڈرانے کی کوشش کر رہا تھا جس میں کسی حد تک کامیاب بھی ہو گیا تھا۔۔۔ مناہل کی آنکھوں میں آنسوؤں چمکنے لگے۔۔۔
دور رہو مجھ سے۔۔۔ مناہل بھرائی ہوئی آواز میں کہتی ہاتھ روم کی طرف بڑھنے لگی جب پیچھے سے منہاج کا حکم سن کے ہونٹ بھنج کر نفرت سے اسے گھورتی ہاتھ روم میں گھس گیا۔۔۔
ہنہ!! صرف ایک بار مام کو بتا دوں مسٹر پھر کرتے رہنا انتظار بیہودہ شخص۔۔۔ مناہل بڑبڑا کر دونوں ہاتھوں سے چہرہ چھپا کر رونے لگی۔۔۔



کیا بات ہے سونا نہیں ہے۔۔۔ تالیہ بالکنی میں کھڑے ولید کے برابر میں کھڑے ہو کر
 پوچھا۔۔۔ ولید نے آنکھوں میں آئی نمی کو سختی سے آنکھیں میچ کر چھپایا۔۔۔
 مجھے معلوم ہے آپ رو رہے ہیں چھپانے کی ضرورت نہیں ہے۔۔۔ تالیہ نے کہہ کر اسکے
 کندھے پر سر رکھا۔۔۔

علی اچھا لڑکا ہے ہماری بیٹی کو خوش رکھے گا۔۔۔
 ہم لیکن حرا چاہتی ہے وہ اپنے اسی پرانے گھر شفٹ ہو جائیں۔۔۔
 لیکن ولید وہ تو بک گیا ہو گا۔۔۔ تالیہ نے سراٹھا کر پریشانی سے کہا۔۔۔
 جس نے لیا ہے اسے گھر کی ضرورت نہیں ہے میں نے پتہ کروایا ہے۔۔۔ میں خرید رہا ہوں
 اسے۔۔۔

آپ کو لگتا ہے علی مان جائے گا۔۔۔ تالیہ متفکر ہوئی۔۔۔
 میں اپنی بیٹی کو اسلام آباد نہیں بھیجنا چاہتا علی یہیں کام کرے ہمارے ساتھ اور کیا چاہیے۔۔۔
 ولید بات مکمل کرتا کمرے میں چلا گیا۔۔۔



دوبار نوک کرنے کے بعد بھی جب کوئی جواب نہیں ملا تو حمنہ جھجک کر اندر داخل ہوئی کمرہ
 خالی تھا حمنہ ہر جگہ دیکھ کر چھت کی طرف جانے لگی۔۔۔

ہلکی ہلکی ہو پر سکون خاموشی میں اذان کر سی کی بیک سے سر ٹکائے آنکھیں موندے بیٹھا تھا
 حمنہ نے آگے بڑھ کر ٹرے وہاں رکھی چھوٹی گول ٹیبل پر ٹرے رکھا۔۔۔

اذان۔۔۔ اذان۔۔۔ حمنہ نے آواز دینے کے ساتھ اسکے کندھے پر ہاتھ رکھا۔۔۔

حمنہ کے ہاتھ رکھتے ہی اذان نے پٹ سے آنکھیں کھول کر اسے دیکھا۔۔۔

آپ کی چائے اور سردرد کی دوائی۔۔۔ تالیہ ہاتھ ہٹا کر خود ہی کہتی ٹرے سے پیتا اٹھا کر پلٹی۔۔۔

میں نے مانگی تم سے؟

نہیں وہ۔۔۔

پھر۔۔۔ کیوں لائی ہو ہاں لے جاؤ یہاں سے کچھ نہیں چاہیے مجھے۔۔۔ اذان نے چڑ کر گھور کر

اُسے دیکھا۔۔۔ حمنہ اذان کے بدلے رویے سے خائف ہوتی لب کاٹی جانے لگی۔۔۔ حلق میں

آنسوؤں کا گولہ سا اٹکا۔۔۔ اذان پہلو بدلتا سے دیکھنے لگا۔۔۔

بیوقوف چوہیا۔۔۔ بڑبڑا کر اٹھتا حمنہ کی طرف بڑھا جو چھوٹے چھوٹے اٹھاتی ہاتھ میں ٹرے

پکڑے دروازے کے قریب پہنچ گئی تھی۔۔۔

رو کو حمنہ ادھر آؤ۔۔۔ اذان کی آواز پر حمنہ ماتھے پر بال ڈالے پلٹی وہ اب کیوں بلار ہاتھ

اسے۔۔۔

مجھے نہیں آنا نہ آپ سے بات کرنی ہے۔۔ اس وقت بھی چلے گئے تھے اب ڈانٹ رہے ہیں
مجھے لگا تھا ہم۔۔۔ ہم دوست ہیں مگر میں غلط تھی۔۔ بہت برے ہیں آپ آئے ہیٹ
ہو۔۔۔ حمنہ ایک ہاتھ سے گال رگڑتی روتے ہوئے اسے کہتی نیچے بھاگنے لگی۔۔
اذان جو اسکے دوست والی بات پر حیران ہو رہا تھا پھرتی سے بھگ کر اسے پکڑ چکا تھا۔۔
چوہیا میری بات۔۔۔

چھوڑیں مجھے ورنہ میں آپ کے اوپر چائے پھینک دوں گی۔۔۔
آہ اذان ایک دم اسے چھوڑ کر دو قدم پیچھے لے کر نیچے بیٹھنے لگا۔۔ حمنہ جو اسکی پکڑ میں مچل رہی
تھی اسکے کراہنے پر گھبرا کر پلٹی۔۔

کیا ہوا۔۔ اذان آپ ٹھیک ہیں۔۔۔ اذان۔۔۔ مم میں ولید ماموں کو بلاتی ہوں۔۔۔ حمنہ
شدید گھبرا کر ہاتھ میں پکڑی ٹرے کو زمین پر رکھ کر اسکے سینے پر رکھے ہاتھ پر ہاتھ رکھ کر
بولی۔۔۔

آہ!! نہیں بہت تکلیف ہو رہی ہے۔۔۔

مم میں ولید ماموں کو بلاتی ہوں۔۔۔ حمنہ اسکے سرخ پڑھتے چہرے کو دیکھتی اٹھنے لگی اذان
نے دوسرے ہاتھ سے حمنہ کے ہاتھ پر اپنا ہاتھ رکھا حمنہ نے پریشانی سے اپنے ہاتھ کو دیکھا پھر
اسے۔۔۔

آپ کو ڈاکٹر کے پاس جانا چاہیے۔۔

اس درد کا علاج انکے پاس نہیں ہے۔۔ اذان نے اسکی نظروں میں جھانک کر کہا حمنہ اسکی بات سُن کر پریشان ہو گئی۔۔

ڈاکٹر کے پاس۔۔ حمنہ نے دوبارہ کچھ کہنا چاہا اذان نے ایک دم ہاتھ اُسکے لبوں پر رکھ کر کچھ بھی کہنے سے روکا۔۔۔

یہ تمہاری وجہ سے ہے حمنہ پتہ نہیں یہ تکلیف کچھ مہینوں سے دل کو جکڑے ہوئے ہے تمہارا کسی بھی اجنبی لڑکے سے مسکرا کر بات کرنا میرے دل کی تکلیف بڑھا دیتا ہے۔۔۔ آج جب کسی نے تمہارا ہاتھ پکڑا میری تکلیف شدت پکڑ گئی میں تمہیں کسی کے ساتھ برداشت نہیں کر پاتا میں۔۔۔ اس سے قبل اذان اپنی بات مکمل کرتا حمنہ جھٹکے سے اسکا ہاتھ پرے کرتی اٹھ کھڑی ہوئی۔۔۔

اذان نے حیرت سے سر اٹھا کر اسے دیکھا۔۔۔

اچھا مذاق کر لیتے ہیں۔۔ ہمیشہ مجھ سے لڑنے اور چڑنے والا دوست بن گیا اور اب جب دوستی کر لی تو اپنی اوقات پر آنے لگے آپ۔۔

حمنہ دماغ خراب ہو گیا ہے کیا بکو اس کر رہی ہو۔۔ اذان اسکی بات پر اٹھ کر سختی سے بولا جو اندر ہی اندر ڈر رہی تھی وہ یہ سب نہیں کہنا چاہتی تھی لیکن وہ مجبور تھی اپنوں کے ہاتھوں۔۔

سامنے کھڑا اسکا کزن جو دشمن اس کا نہیں اس کے ڈر کا تھا۔۔ حمنہ کا جسم ہلکے ہلکے کانپ رہا تھا

وہ اس پیارے شخص کا دل دکھا رہی تھی جس نے گر لایا تھا تو اسی نے اُسکے آنسوؤں پوچھے تھے اپنے لئے اسکی جھجک ختم کی تھی۔۔۔

میرا دماغ بالکل ٹھیک ہے آپ کو کیا لگتا ہے میں آپ کی جھوٹی باتوں میں آ جاؤں گی۔۔۔ کبھی نہیں۔۔۔ حمنہ کپکپاہٹ پر بمشکل قابو پا کر تیزی سے بھاگی۔۔۔ سیڑیاں اترتے ایک دو بار لڑکھرائی سامنے کا منظر دھندلا ہونے لگا۔۔۔

اذان ساکت کھڑا خالی جگہ کو دیکھتا رہا پھر آہستگی سے ٹراؤزر کی جیب سے کوئی چیز نکال کر نظر جھکا کر ہتھیلی میں دل کے شپ والاسونے کا خوبصورت سالا کٹ دیکھنے لگا۔۔۔

تم سے شکوہ نہیں روئے گا

تم سے امید بے تحاشا تھی ❤️ !



السلام علیکم۔۔۔ ارے واہ خیریت آج سب ایک ساتھ۔۔۔ ولید جیسے ہی آفس سے آئے۔۔۔ لاونج میں سب کو بیٹھا دیکھ کر مسکرا کر بولے اذان بھی سنجیدگی سے مشترکہ سلام کر کے حمنہ کو نظر انداز کرتا کمرے کی طرف جانے لگا۔۔۔

اذان ادھر آؤ مجھے سب سے بات کرنی ہے۔۔۔ حماد خان کی آواز پر وہ ایک دم روکا۔۔۔

داداجان سب کا ہونا ضروری ہے۔۔۔ سر میں بہت درد ہے۔۔ اذان نے بیزاری سے
پوچھا۔۔۔

بلکل بہت ضروری بات ہے بیٹھو۔۔۔ حماد خان مسکرا کر اسے بول کر سب کو دیکھ کے گلا
کھنکھارے۔۔۔

تو بات یہ ہے کہ میں چاہتا ہوں ریان کی مہندی سے ایک دن قبل علی اور جنّت کا نکاح کر دیا
جائے اور ساتھ۔۔۔ حماد خان کے مسکرا کر ولید کو دیکھا تالیہ کے ساتھ بیٹھی جنّت نے
شر میلی مسکراہٹ کے ساتھ علی کو دیکھ کر سر جھکا لیا جو حیرت و خوشی کے ملے جلے تاثرات لئے
اپنے نانا کو تو کبھی اپنی ماں کو دیکھ رہا تھا۔۔۔ حمنہ نے تھوک نگھلتے زبردستی مسکرا کر جنّت اور علی
کو دیکھا۔۔۔

اتنا بریک کیوں لے رہے ہیں داداجان جلدی سے بتائیں۔۔ ریان نے بے صبری سے آگے ہو
کر پوچھا۔۔۔

آہم۔۔۔ علی اور جنّت کے ساتھ حمنہ اور اذان کا بھی نکاح کر دیا جائے یہ میری خواہش سمجھو یا
حکم ولید۔۔۔ حماد خان نے سکون تالیہ اور ولید کے سوائے سب پر بم پھوڑا۔۔۔ جب کے حمنہ کی
سانس اٹک کر رہ گئی کل رات اذان کو اتنا کچھ بول دیا تھا اور اب یہ سب۔۔۔

اچھا مذاق ہے۔۔۔ اذان نے سپاٹ چہرے کی ساتھ تلخی سے بڑ بڑایا۔۔۔ حمنہ جو قریب ہی
تھی اس تک باسانی اذان کی بڑ بڑاہٹ گئی تھی۔۔۔

پاپا میں نے علی کی بات کی تھی پھر وٹا سٹایہ۔۔

حرا بری طرح ہچکچا کر رہ گئیں تھیں۔۔ ولید اور حماد دونوں ناگواری سے انکی بات سنی تھی اس سے قبل وہ کچھ بولتے اذان جھٹکے سے اپنی جگہ سے کھڑا ہو کر سنجیدگی سے بولا۔۔

آپ کی خواہش سر آنکھوں پر داد اجان اور پھوپھو کیا آپ ہمیں یا علی کو نہیں جانتیں؟ میں اپنا جواب دے چکا ہوں باقی سوچ لیں وٹا سٹا درمیان آپ لائی ہیں۔۔ اذان معنی خیز لہجے میں جو سمجھانا چاہ رہا تھا وہ سمجھ گئی تھیں۔۔ اذان بات مکمل کر کے کمرے کی طرف بڑھ گیا۔۔

حنمنہ نے خوف سے سفید پڑھتے چہرے سے اسے جاتا دیکھ کر سر جھکا لیا۔

اگر بچے راضی ہیں تو مجھے کیا اعتراض ہو سکتا ہے پاپا۔۔

حرا سوچنے کے بعد خود میں شرمندہ ہوتیں کھسیانی ہنسی ہنس دی



مجھے تو سوچ سوچ کر بجلی کے جھٹکے لگ رہے ہیں۔۔۔ اذان اور حمنہ مطلب شیر کے پنجرے میں بیچاری بلی کی شامت۔۔۔

ویری فنی ریان بھائی اذان بھائی اتنے بھی ڈراؤنے نہیں ہے آپ نے دیکھا نہیں اب حمنہ اور انکے درمیان لڑائی نہیں ہوتی۔۔ جنت نے مسکرا کر اسے کہا۔۔

اس دن کچن میں جو دونوں لڑ رہے تھے اس بارے میں کیا کہو گی؟

جنت۔۔۔ اس سے قبل وہ جواب دیتی تالیہ لان میں اسے آواز دے کر قریب آئیں۔۔۔
جی ماما۔۔۔

تیار نہیں ہوئی ابھی تک۔

کہاں جا رہی ہیں آپ؟ ریاں نے ایک دم پوچھا۔۔۔

تمہارے سسرال پھر وہاں سے تمہاری پھوپھو کو بھی دعوت دے دیں۔۔۔ دن ہی کتنے رہ گئے ہیں۔۔۔ تالیہ کے بتانے پر رہاں تیزی سے اپنی جگہ سے اٹھا۔۔۔

کس کے ساتھ جا رہی ہیں؟

ریاں بھائی بیٹھ جائیں واپس ماما پاپا اور دادا جان کے ساتھ ہی جا رہی ہیں وہ دیکھیں۔۔۔ جنت نے مسکرا کر بولتے باہر آتے حماد خان اور ولید کی طرف اشارہ کیا۔۔۔

میں تو یونہی پوچھ رہا تھا اپنی ماں کو ڈرائیور کے ساتھ تھوڑی بھیجتا۔۔۔

جی جی بڑے فرما بردار ہیں آپ تو۔۔۔ جنت نے پوری بتیسی نکال کر شرارت سے اسے دیکھا۔
وہ تو میں ہوں کیوں ماما۔۔۔

ہاہاہا!! بلکل میرا بیٹا ہے ہی بڑا پیارا ماں کو مکھن لگانا ہے سب سمجھتی ہوں۔۔۔ تالیہ نے ہنس کر ہاتھ اونچا کر کے اُس کا کان کھنچا۔۔۔

آہ!! ماما کیا کر رہی ہیں دولہا بننے والا ہوں۔۔۔۔

اس میں کون سا کمال ہے روز کوئی نہ کوئی بنتا ہے۔۔۔ ریان کے کہنے پر جنت کندھے اچکا کر
بولتی پورج کی طرف جانے لگی۔۔۔

بہت زبان چل رہی ہے ابھی بتاتا ہوں۔۔۔ ریان اسکی پشت گھورتے ہوئے بولتا تالیہ سے کان
چھوڑوانے لگا۔۔۔



امی مجھے بات کرنی ہے آپ سے۔۔۔

مجھے کوئی بات نہیں کرنی۔۔۔ اب تو تم خوش ہوگی جو چاہتی تھی وہ تو یورہا ہے اب کیا رہ گیا
ہے بات کرنے کے لئے۔۔۔ حرا نے چڑ کر بولتے ساتھ سر جھٹکا۔۔۔

اس میں میرا کیا قصور ہے امی اگر اتنا ہی تھا تو اسی وقت منا کیوں نہیں کیا آپ نے؟ حمنہ نے
جھنجھلا کر حرا کو دیکھا جو کپڑوں کی طرف متوجہ تھیں۔۔۔

قصور کسی کا نہیں ہے نہ ہی مجھے اذان سے اعتراض ہے تم نہیں سمجھو گی۔۔۔

حمنہ۔۔۔ حماد خان کی آواز پر دونوں بُری طرح چونکیں۔۔۔ حماد خان حمنہ کو باہر جانے کا اشارہ
کرتے حرا کے مقابل آئے۔۔۔

میری بیٹی کی سوچ ایسی تو کبھی نہیں تھی۔۔۔

پاپا وقت اور حالات بدل گئے ہیں میں نہیں چاہتی کے ایک کی وجہ سے دوسرے پر اثر پڑے۔۔

غلط وقت اپنی رفتار میں چل رہا ہے اور حالات بگاڑنا سنوارنا ہمارے ہاتھ میں ہے جس بات کا تمہیں ڈر ہے اسکی کیا گیر نٹی ہے کے حمنہ کا رشتہ کسی اور سے کرنے کے بعد وہ وہاں خوش رہے گی۔۔۔ نصیب کا کسی کو علم نہیں ہے ہم صرف دُعا کر سکتے ہیں اپنی بچیوں کے نصیب کی۔۔۔ اس لئے یہ بیکار کی فکریں چھوڑوا اپنے باپ پر ہی بھروسہ کر لو۔۔۔ تمہاری وجہ سے بچی پریشان ہو گئی ہے۔۔۔۔۔ حماد خان انہیں سمجھاتے سر پر ہاتھ پھیر کر کمرے سے نکل گئے۔۔



اگلے دن حنا موسیٰ کے ساتھ مٹھائی لے کر مبارکباد دینے آئیں ہوئی تھیں جب منہاج اور مناہل کی گاڑی پورج میں آکر رکی۔۔

مناہل باجی۔۔ جنت سے دیکھتے ہی خوشی سے کرسی سے اٹھ کر ان کی جانب بڑھی۔۔۔ حمنہ اور وہ دونوں اکیلے بیٹھیں تھیں جب کے تینوں چھت پر اذان کے ساتھ خوش گپیوں میں مصروف تھے۔۔۔۔۔ جنت کی آوازاں کے کانوں میں بھی پڑی موسیٰ اٹھ کر نیچے جھانک کر دیکھنے لگا۔۔۔

مناہل باجی اور منہاج بھائی آئے ہیں۔۔۔ موسیٰ نے مسکرا کر بتایا۔۔

السلام علیکم! مناہل باجی۔۔۔

وعلیکم السلام کیسی ہو جنت۔۔۔ مبارک ہو تمہیں۔۔۔ مناہل مسکرا کر اس سے ملی۔۔۔
 خیر مبارک۔۔۔ السلام علیکم منہاج بھائی چلیں اندر پھوپھو بھی ابھی آئی ہیں۔۔۔
 واقعی چلو پھر۔۔۔ مناہل نے مسکرا کر کہتے کنکھیوں سے اسے دیکھا جو مسکرا کر قریب آتی
 حمنہ کی طرف بڑھ رہا تھا مناہل نے ناگواری سے اسے دیکھا کیا اسے ڈر نہیں تھا کہ وہ اپنی ماں
 کو سب بتا سکتی ہے۔۔۔ زور سے سر جھٹکتی وہ جنت کے ساتھ اندر بڑھ گئی۔۔۔
 حمنہ نے منہاج کو سلام کرتے مناہل کو جاتے دیکھا۔۔۔
 انعم کو بھی لے آتے منہاج بھائی۔۔۔
 ان شاء اللہ تمہارے نکاح پر لاؤں گا رے ہاں تمہارا ڈائجسٹ میرے پاس ہے۔
 ہاہاہا! پھر پڑھا۔۔۔ حمنہ بے ساختہ ہنس پڑی منہاج نے گھور کر اسکے سر پر چپت لگائی
 نہیں پڑھا۔۔۔ رکھا ہوا ہے نکاح پر وہی ڈائجسٹ تہفے کے طور پر تمہارے شوہر صاحب کو دوں
 گا کے لے بھائی پڑھ۔۔۔ ہاہاہا۔۔۔ منہاج شرارت سے ہنس کر کہنے لگا حمنہ اذان کے ذکر سے
 دکھی ہو گئی۔۔۔
 چلو اندر آ جاؤ۔۔۔ منہاج اسے کہ کر پلٹتا اندر کی طرف بڑھنے لگا حمنہ ہنوز نظریں جھکا کر اپنی
 کہی گئی باتوں کو سوچتی لب کاٹنے لگی۔۔۔

آہ!! پتہ نہیں اذان کتنا ناراض ہو گئے ہیں کیسے معافی مانگوں۔۔۔۔ گہری سانس لیتی حمنہ خود کلامی کر رہی تھی جب کوئی قریب آکر کھڑا ہوا۔ حمنہ نے جیسے ہی سر اٹھا کر دیکھا سامنے وہی کھڑا تھا دونوں ہاتھ پینٹ کی جیب میں ڈالے عرصے سے اسے دیکھ رہا تھا حمنہ نے تھوک نگھلتے سہمے ہوئے لہجے کہا۔

اذان م۔۔۔۔ آہ!! اس سے قبل وہ اور کچھ بولتی اذان نے کمر سے تھام کر اسے اپنے بھیچا حمنہ کی سانس اٹک گئی اذان نے دوسرے ہاتھ سے اسکے بال کان سے پیچھے کرتے سرگوشی کی۔۔

تم۔۔۔۔ صرف۔۔۔۔ میری۔۔۔۔ ہو۔۔۔۔ حمنہ۔۔۔۔ عثمان۔۔۔۔ اپنی حرکتوں سے بعض آجاؤ مجھے بالکل اچھا نہیں لگتا تمہارا کسی سے بات کرنا۔۔۔۔ یہ بات تمہارے اس ننھے سے دماغ میں فٹ کیوں نہیں ہو رہی۔۔

مم مجھے معاف کر دیں اذان۔۔۔۔ اذان ہر لفظ ٹھہر ٹھہر کر ادا کر رہا تھا حمنہ کی آنکھوں میں آنسوں جما ہونے لگے حمنہ نے بھگے لہجے میں معافی مانگی۔۔

مجھے تمہاری معافی کی ضرورت نہیں ہے۔ سمجھی تم۔۔۔۔ اذان عرصے سے بولتا اسے خود سے دور کر کے لمبے لمبے ڈاگ بھرتا اندر بڑھ گیا۔۔۔۔ وہ کیسے اسے اتنی آسانی سے معاف کر دے جس نے اسکے دل کی پرواہ نہیں کی تھی۔۔۔



گاڑی روکتے ہی مناہل عرصے سے اتر کر اندر بڑھ گئی۔۔۔ منہاج سنجیدگی سے اسے جانا دیکھ کر خود بھی گاڑی لاک کر تاندر بڑھ گیا۔۔

لاؤنج میں قدم رکھتے ہی اس نے ہونٹ بھنج کر مناہل کو تیز تیز سیڑیاں چڑھتے دیکھا۔۔۔ السلام علیکم امی۔۔۔ منہاج نے سر جھٹک کر اپنی ماں کو دیکھا جو صوفے پر بیٹھیں اپنی بہو کے سلام کرتے ہی اجنبیوں کی طرح کمرے کی طرف جانا دیکھ رہی تھیں۔۔۔
وعلیکم اسلام!! جاؤ بیٹا آرام کر لو۔۔۔

وہ تو ہوتا رہے گا پہلے یہ بتائیں کھانا کھایا آپ نے؟ منہاج نے ہلکے پھلکے انداز میں مسکرا کر پوچھتے کندھے پر بازو پھیلا یا۔۔۔

ہاں کھا چکی ہوں تمہارے ابو کے ساتھ۔۔۔ اور وہاں سب ٹھیک ہیں۔۔۔ نکاح کب ہے؟
راحیلہ بیگم نے ایک ہی سانس میں سب پوچھ لیا منہاج نے مسکرا کر انکے دونوں ہاتھوں کو تھام کر لبوں سے لگایا۔۔۔

دو دن بعد ہے۔۔۔ اسکے اگلے دن ریان کی مایوں ہے۔۔۔

اچھا اچھا اللہ کرے سب ساتھ خیریت سے ہو جائے۔۔۔ کل لے چلنا مجھے۔۔۔

ان شاء اللہ آمین۔۔۔ سب اچھا ہو جائے گا آپ فکر مت کریں لے جاؤں

گا۔۔۔ منہاج مسکرا کر بولا جب مناہل کے آواز دینے پر اسے جھٹکا لگا۔۔۔



پندرہ منٹ بعد منہاج تولنے سے گیلے بالوں کو رگڑتا گنگناتے ہوئے ڈریسنگ ٹیبل کی طرف بڑھ گیا۔۔۔ مناہل دونوں ٹانگیں اوپر کیے گھٹنوں پر تھوڑی ٹکائے بیٹھی خفگی سے اسے دیکھ رہی تھی۔۔

منہاج بال بنانے کے بعد کمرے کی لائٹ بند کر تابیڈ پر جا کر لحاف اڑ کر لیٹ گیا۔ تھوڑی دیر بعد کمرے میں سوس سوس کی آواز پر آنکھیں کھول کر اٹھ کر بیٹھا اندھیرے میں صوفے پر بیٹھی مناہل رونے میں مصروف تھی۔۔۔

منہاج نے اٹھ کر لائٹ جلانی مناہل نے کمرہ روشن ہوتے ہی ناک رگڑتے ہوئے چہرہ دوسری طرف موڑ لیا۔۔۔

منہاج اسکے روٹھنے پر مسکرا کر چلتا ہوا اسکے ساتھ بیٹھا جو اسکے قریب بیٹھنے پر خود میں سمٹ گئی تھی۔۔۔

روتو ایسے رہی ہو جیسے میں مر گیا ہوں۔۔۔

شٹ اپ!! فضول ہی بولنا۔۔ جاؤ سو جاؤ جا کر۔۔۔ مناہل ایک دم اُسکی بات سن کر دبی دبی آواز میں چیخی۔۔۔ جانے کیوں منہاج کی بات پر وہ اندر ہی اندر لرز گئی تھی۔۔۔ منہاج غور سے اُسے دیکھنے لگا جو آنکھیں مسل رہی تھی۔۔۔

یار مجھے نیند نہیں آئے گی تمہارے بنا چلو۔۔۔ منہاج نے شوخی سے بولتے اسکے کندھے پر بازو پھیلا یا۔۔

کہ تو ایسے رہے ہو جیسے ہمیشہ سے میرے ساتھ تھے۔۔

ہمم یہ بھی ہے لیکن وہ کیا ہے نہ کچھ عادتیں جلدی لگ جاتی ہیں۔۔۔ منہاج نے جھک کر اسکی آنکھوں میں جھانک کر کہا مناہل سر گھوما کر اسے یک ٹک دیکھنے لگی۔۔

کہاں کھو گئی محترمہ اٹھو مجھے نیند آرہی ہے۔۔۔ منہاج نے اسکے سامنے چٹکی بجا کر اٹھتے ہوئے کہا مناہل چونک کر ہوش میں آتی منہاج کے اٹھتے ہی صوفے پر لیٹ گئی۔۔

میں نہیں آرہی میری بات سنی جو میں آپ کی مم مطلب تمہاری سنوں۔۔۔ مناہل گڑ بڑا کر اپنی کیفیت سے گھبرا گئی تھی۔۔۔ جب کے یہ تیسرا جھٹکا سب سے شدید تھا منہاج کے لیے۔۔۔ ابھی کیا کہا تم نے مجھے۔۔

پلیز منہاج مجھے نیند آرہی ہے۔۔۔ مناہل نے آنکھوں کو موند کر جھنجھلا کر کہا۔۔

ٹھیک ہے اٹھ کر اپنی جگہ پر لیٹو اب تو شیر بھی چلا گیا ہوگا۔۔۔ منہاج نے مسکرا کر اسے کہا۔

باہ!!! ٹھیک ہے مرضی ہے۔۔۔ منہاج اسے ٹس سے مس نہ ہوتے دیکھ کر سانس کھنچتا لائٹ بند کر تالیٹ گیا۔۔



لاؤنج میں صوفے پر حمنہ اور جنّت بیٹھیں روحی اور ذما سے فون پر باتیں کر رہی تھیں جب باہر گاڑی کے روکنے کی آواز آئی۔۔۔

السلام علیکم۔۔۔ ایک دم آواز پر دونوں ساتھ پلٹیں۔۔۔ کسی انجان کو اپنے گھر پر دیکھ کر دونوں اپنی جگہ سے اٹھ کھڑی ہوئیں۔۔۔

وعلیکم اسلام۔۔۔ حمنہ انکی طرف بڑھی۔۔۔

کیسی ہو پہچانا۔۔۔ تعدیل نے پر جوش طریقے سے گلے لگ کر مسکرا کر پوچھا۔۔۔

آسوری آپ کون ہیں؟ حمنہ بری طرح شرمندہ ہوتی چشمہ سہی کرتے ہوئے بولی جب ہنسی کی آواز پر تینوں نے چونک کر دروازے کی جانب دیکھا۔۔۔ ہدبر ہاشم تہذیب کے ساتھ حمنہ کی بات پر قہقہہ لگا کر ہنس دیا۔۔۔

یار افسوس تمہیں صرف میں ہی جانتا ہوں۔۔۔ ہا ہا ہا۔۔۔

اب ایسی بھی بات نہیں ہے۔۔۔ تعدیل نے منہ بنا کر حورم کا ہاتھ پکڑا۔۔۔

السلام علیکم ہاشم ماموں۔۔۔ حمنہ مسکرا کر جلدی سے ہاشم اور تہذیب سے ملی جب کے جنّت تیزی سے سب کو بتانے بھاگی۔۔۔

کک کیسی ہو؟

میں ٹھیک ہو آئیں نہ اندر۔۔۔ حمنہ نے مسکرا کر تہذیب سے کہا جب اذان کو دروازے پر کھڑا دیکھ کر چپ ہو گئی۔۔

ہم سے بھی مل لو میں بھی کچھ لگتا ہوں کیوں اذان۔۔ ہد بر نے مسکراتے لہجے میں حمنہ سے کہا۔۔۔

آگئے بچوں بھئی میرے ہمبنا کو نہیں لائے۔۔ حماد خان گہری مسکراہٹ سے سب کو دیکھ کر بولے۔۔

السلام علیکم!! کیسے ہیں ینگ بوائے اسے اور ردا کوماں کی خدمات کے لئے چھوڑ کر آئے ہیں۔۔۔ حد بر گلے لگتا شرارت سے انہیں بولا ہد بر کی بات پر سب مسکرا دئے۔۔

دیکھتے ہی دیکھتے سب لاؤنج میں ہی بیٹھ گئے تھے جلد ہی سب گھول مل گئے۔۔ حمنہ اور جنّت حاذق حورم اور منان کو لے کر لان کی طرف چل دیں۔۔۔ حورم اور منان ہد بر اور تعدیل کے بچے تھے۔۔۔



موبائل کی آواز پر منہاج جیسے ہی اٹھنے لگا سینے پر وزن محسوس کرتا رک کر دیکھا مناہل اسکے سینے پر سر رکھے سو رہی تھی منہاج کتنے ہی لمحے اسے دیکھتا مسکرا کر دوبارہ سر تکیے پر گراتے ہاتھ بڑھا کر سائیڈ ٹیبل سے موبائل اٹھا کر سائینٹ کرتے واپس رکھ کر آنکھیں موند گیا۔۔ یقیناً وہ اسکے سونے کے بعد آئی ہو گی۔۔۔



ماشاء اللہ تالیہ آپنی بہت خوبصورت ہیں دونوں کے جوڑے دیکھیں آپنی۔۔۔ تعدیل نے حمنہ اور جنت کا نکاح کا جوڑا

دیکھ کر تہذیب سے کہا۔۔۔ جس نے مسکرا کر اسکی ہاں میں ہاں ملائی۔
دوسری طرف سب لاؤنج میں بیٹھے ہنسی مذاق میں مشغول تھے۔۔

حمنہ کچن میں سب کے لئے چائے بنا رہی تھی جب کسی کی نظریں محسوس کرتے پلٹی سامنے ہی اذان بازو سینے پر لپیٹے چوکھٹ سے ٹیک لگا کر کھڑا تھا۔۔

کچھ چاہیے۔۔۔

نہیں۔۔۔ اذان بولتا ہوا آگے بڑھ کر فریج سے پانی کی بوتل نکال کر گلاس میں پانی پی کر واپس جانے لگا۔۔۔

اذان آپ خفا ہیں۔۔۔ ایک دم حمنہ کی آواز پر وہ بروقت رکاپلٹ کر اُسے دیکھا جو آنکھوں میں امید لئے اسے ہی دیکھ رہی تھی۔۔

خفا کا پتہ نہیں لیکن فلحال میں اپنی اوقات میں رہنا چاہتا ہوں۔۔۔ اذان اسے بول کر کچن سے نکل گیا جب



ذمار اچھا ہوا تم آگئی دیکھو ذرارو نے میں لگی ہے کب سے؟

ہیں کیا ہوا روحی۔۔۔ شمینہ بیگم کی بات پر ذمار جو موسیٰ کو میسج کو میسج کر کے تنگ کرتی مسکرا کر
روحی کے کمرے میں داخل ہوئی تھی حیرت سے پوچھنے لگی۔۔۔

کل مایوں ہے ذمار۔۔۔ روحی کے بھیگی آواز میں بتانے پر ذمار نے حیرت سے شمینہ بیگم کو دیکھ
جو اپنا سر پکڑ کر بیٹھ گئیں تھی۔۔۔

تو؟

تو یہ کے میں کچھ ہی دن ہوں یہاں بیوقوف میں کیسے رہوں گی۔۔۔

ہیں؟ ریان بھائی ہونگے نہ اور سب بھی ہونگے جنگل میں تھوڑی رخصت کر رہے ہیں تمہیں
کیوں تائی امی۔۔۔ ذمار نے شرارت سے آنکھیں مٹکا کر شمینہ بیگم سے بولی جو ذمار کے بولنے پر
مسکراہٹ چھپا کر روحی کو اپنے ساتھ لگا چکی تھیں۔۔۔

چپ ہو جاؤ روحی دیکھو آج تمہاری دونوں دوستوں کا نکاح ہو رہا ہے

شٹ!! شکر بتا دیا میں کپڑے اسٹری کرنا بھول گئی۔۔۔ شمینہ بیگم کی بات پر ذمار ایک دم ماتھے
پر ہاتھ مار کر کمرے سے بھاگی ذمار کے جاتے ہی روحی اور زور و شور سے رونے لگی تھی۔۔۔



ای ایسے کک کیا دیکھ رہے ہیں۔

بہت خوبصورت لگ رہی ہو مسز ہاشم۔۔ ہاشم پیچھے سے اسے حصار میں لے کر کندھے پر تھوڑی ٹکا کر محبت سے اسے دیکھتے ہوئے بولا تہذیب شرماء کر مسکرا دے اس سے قبل ہاشم دوبارہ کچھ بولتا دروازہ نوک کرتے ساتھ ریان اور موسیٰ کی آواز آئی۔۔۔

آجاؤ۔۔ ہاشم اس سے الگ ہوتے بولا۔۔۔

ہاشم ماموں آجائیں سب آچکے ہیں نیچے۔۔۔

تم لوگ چلو۔۔ آتے ہیں۔۔ ہاشم کے مسکرا کر بولنے پر ریان اور موسیٰ واپس چلے گئے ان کے جاتے ہی ہاشم تہذیب کی جانب متوجہ ہوا۔۔۔



لاؤنج میں سب جماتے حمہ اذان اور علی ایک صوفے پر جب کے حمہ اور جنت گھونگھٹ نکالے ایک صوفے پر بیٹھی تھیں حمہ کا دل بُری طرح دھڑک رہا تھا اذان مسکرا کر اسکے ہاتھوں کو دیکھ رہا تھا۔۔۔ ذمار سب کے ساتھ کھڑی تھی جب خود پر نظریں محسوس کرتے اس نے اپنے دائیں طرف دیکھا موسیٰ اپنے ماموں کے ساتھ کھڑا اُسے ہی دیکھ رہا تھا ذمار کے دیکھنے پر مسکرایا۔۔ ریان جو پاس ہی کھڑا تھا موسیٰ کی نظروں کے تعاقب میں دیکھ کر اُسکے تھوکا دیا۔۔

سالی ہے میری گندی نظروں سے مت دیکھ۔۔

میں پاک صاف نظروں سے دیکھ رہا ہوں۔۔۔ موسیٰ نے بھی مسکرا کر سرگوشی کی جب پیچھے سے ہدردونوں کے قریب آیا۔۔

بیٹا گندی ہیں یا پاک صاف یہ بتاؤ دیکھ کیوں رہے ہو؟ ایک دم ہدبرنے مشکوک انداز میں پوچھا ریان اور موسیٰ دونوں نے حیرت سے اسے دیکھا اس سے قبل موسیٰ کچھ بولتا ہاشم نے زور سے گلا کھنکھارا۔



کچھ ہی دیر میں نکاح خواہ نے نکاح پڑھوانا شروع کیا۔۔ علی اور جنّت کے نکاح ہوتے ہی سب ایک دوسرے کو مبارکباد دینے لگے۔۔۔ جنّت تالیہ کے سینے سے لگی رورہی تھی حمنہ جو ساتھ ہی بیٹھی تھی سسکیاں لینے لگی سب نے حیرت سے اسے دیکھا جنّت جو تالیہ کے ساتھ لگی بیٹھی تھی اپنا رونا بھول کر اسکے ہاتھ پر ہاتھ رکھ کر چپ کروانے لگی۔۔۔ جب کے حراجو فاصلے پر کھڑی تھیں آگے بڑھ کر جھک کر اسے خاموش کروانے لگیں۔۔۔

حماد خان نے افسوس سے اپنی بیٹی کو دیکھا جو بیٹی سے زیادہ بیٹے کو فوقیت دیتی تھی۔۔۔

حمنہ نے کندھے پر ہاتھ محسوس کرتے ڈبڈباتی نظریں اٹھا کر دیکھا سامنے ہی اُسکی ماں کھڑی چپ ہونے کا بول رہی تھیں۔۔۔

حمنہ نے ہونٹ بھنج کر بمشکل خود کو رونے سے روکا۔۔۔

حمنہ کے نارمل ہوتے ہی اذان اور حمنہ کا نکاح شروع ہوا ایجاب و قبول کے بعد حمنہ نے آنسوؤں سے لبریز آنکھوں سے دستخط کئے۔۔۔ آج شدت سے اُسے اپنے باپ کی کمی محسوس ہو رہی تھی جو جانے چھوڑ کر ایسے گئے کے دوبارہ پلٹ کر نہیں دیکھا۔۔

نکاح ہوتے ہی ایک بار پھر سب نے ایک دوسرے کو مبارکباد دی۔۔۔

حماد خان نے پوتی اور نواسی دونوں کے سروں پر ہاتھ رکھ کے دُعائیں دے کر سر پر پیار دیا۔۔



کیسا لگ رہا ہے ایک دوسرے کی بھابھی بن کر۔۔۔ ذمار نے آنکھیں مٹکا کر دونوں سے پوچھا۔۔۔

جیسا تمہیں نہیں لگ رہا۔۔۔ موسیٰ کی آواز پر اس نے پلٹ کر دروازے کی طرف دیکھا۔۔۔

ان شاء اللہ میرے ماں باپ کو میرا خیال آیا تو کبھی نہ کبھی مجھے بھی ان کی طرح محسوس ہو جائے گا تم اپنی خیر مناؤ لائے آپ سے۔۔۔ ہا ہا ہا!! ذمار شرارت سے بولتی ہنس دی۔۔۔ موسیٰ نے تپ کر اسے گھورا۔ حمنہ اور جنّت مسکرا کر دونوں کی باتوں سے محظوظ ہو رہی تھیں۔۔۔

ایسا کچھ بھی نہیں ہے سمجھی کالی زبان والی۔۔۔

واٹ؟ کالی زبان مجھے کالی زبان والی کہا اللہ کرے لائبہ آپا سے شادی ہو جائے تمہاری آمین لو
اب تو پکا قبول ہو گئی۔۔۔۔۔ ذمار نے تڑپ کر کہتے آمین کرتے چہرے پر ہاتھ پھیرا حمنہ اور
جنت اسکی حرکت پر ہنسنے لگیں

موسیٰ نے تمللا کر صوفے پر رکھا کشن اٹھا کر اسکی طرف پھینکا ذمار منہ چڑاتی ہوئی حمنہ کے پیچھے
جا کر قہقہہ لگانے لگی موسیٰ نے دوبارہ دوسرا کشن اٹھا کر پھینکنا چاہا جب ایک دم کسی نے اسکے ہاتھ
سے کشن اُچکا۔۔۔

کیا کر رہے ہو لگ جائے گی۔۔۔ اذان بے ساختہ اسے بولا جو پہلے ہی اسے کشن پھینکتے دیکھ
چکا تھا۔۔۔

اہم اہم۔۔۔ ارے کیا کر رہے ہو ابھی لگ جاتی ہماری بیماری حمنہ کو۔۔۔ ذمار نے شرارت سے
گلا کھنکھار کر کہا موسیٰ نے بھی بتیسی نکال کر اسے دیکھا۔۔۔

میں تم سب کے لئے کہ رہا ہوں بے دیہانی میں کہیں لگ جائے گی۔۔۔

جی جی اذان بھائی ہم سمجھ گئے آپ کی بات۔۔۔ جنت اٹھ کر اذان کے قریب آتے ہوئے
بولی۔۔۔ جب کے حمنہ شرما کر لرزتی پلکوں کو جھکا کر دھیرے سے مسکرا دی تھی۔۔۔

ہم اندر آسکتے ہیں؟ ریان کی آواز پر سب نے دروازے کی طرف دیکھا ریان اور علی دونوں
مسکرا کر اندر آ رہے تھے.. جنت علی کو دیکھتے ہی نظریں جھکا کر مسکرا نے لگی۔

اذان بھائی آپ کو چاہیے رخصتی بھی آج کروالیتے۔۔ موسیٰ نے شرارت سے اسے دیکھ کر کہا
اذان نظریں جھکائے بیٹھی حمنہ کو دیکھنے لگا جس نے آج بھی اپنا گول چشمہ پہنا ہوا تھا ناک میں
پہنی نتھ اذان کو بہت اچھی لگ رہی تھی لیکن ناراضگی بھی برقرار رکھنی تھی۔

اس سے قبل اذان جواب دیتا بینش کھانا لگنے کا بتا کر چلی گئی۔۔

او! شکر ہے میں نے صبح سے ایک پراٹھا ہی کھایا ہوا ہے کوئی احساس ہی نہیں ہے دولہا ہوں
کام کروائے جارہے ہیں ریان جلدی سے کہتا کمرے سے نکل گیا اذان اپنے بھائی کے جھوٹ پر
اُسے دیکھ کر رہ گیا۔۔

چلیں آجائیں سب بھی علی مسکرا کر جنت کے ہاتھ کو چھو کر باہر نکلنے لگا جب حمنہ کی آواز پر
اسکے پاس گیا۔۔۔

میں ابو کو بہت مس کر رہی ہوں۔۔۔ حمنہ اسکے سینے سے لگتی روندھی ہوئی آواز میں بولی ذمار
اور موسیٰ کمرے سے نکل گئی۔۔

حمنہ رومت ورنہ میں ماما کو بلا دوں گی۔۔ جنت اُسے چپ نہ ہوتا دیکھ کر بولی اذان تیزی سے
دروازہ بند کرتا کمرے سے نکل گیا۔۔

علی اور جنت نے حیرت سے دروازے کو دیکھا۔۔ حمنہ جو چپ نہیں ہو رہی تھی دھاڑ کی آواز
پر یکدم چپ ہوئی۔



کیا بات ہے بر خوردار اپنی مایوں کے دن یوں منہ کیوں لٹکا کر بیٹھے ہو؟ ہد براسے لان میں
سب سے الگ تھلک کرسی پر بیٹھا دیکھ کر ساتھ کر بیٹھتے پوچھنے لگے۔۔۔

چھوڑیں آپ کو کیا بتاؤں میرے زخم پھر تازہ ہو جائیں گے۔۔۔ ریان نے اسے دیکھنے کے حاد
بڑے ہی غمگین لہجے میں کہتے بالوں میں انگلیاں چلائیں۔۔۔

ارے یار مجھے بتادو کیا پتہ تمہارے زخموں کا علاج میرے پاس ہو۔۔۔ ہد برنے اسکے کندھے
پر ہاتھ رکھتے ہوئے اسے دیکھا۔۔۔

سچ میں؟

بلکل یار جلدی سے بتاؤں میں چٹکیوں میں حل کر دوں گا۔۔۔ ہد برنے چٹکی بجاتے تانگ پر تانگ
چڑھا کر کہا۔۔۔ اس سے قبل ریان کچھ کہتا ولید اور ہاشم دونوں کے پیچھے آکر کھڑے ہوئے۔۔۔
ہاں جلدی سے بچے کو حل بتاؤ تا کہ ہمارا بھی کوئی فائدہ ہو جائے۔۔۔ ولید نے زور سے ہد بر کے
کندھے پر ہاتھ رکھتے ہوئے مسکرا کر کہا ہد بر تیزی سے کرسی پر سیدھا ہوا۔۔۔

میں کیا بتا رہا تھا؟ ارے ہاں ڈیکوریشن بہت خوبصورت ہو رہی ہے۔۔۔ میں یہی کہ رہا تھا
دیکھیں ماشاء اللہ۔۔۔

ہد بر میسنی مسکراہٹ سے ریان کو بولتے اٹھ کر اپنے بیٹے کی طرف بڑھ گئے جو ٹیبل پر رکھے
سامان کے پاس کھڑا تھا ہاتھ مار رہا تھا۔۔۔ ریان حیرت سے بات بدلنے پر منہ کھولے انہیں جاتا
دیکھتا رہ گیا۔۔۔

ہاہاہا!! یہ کبھی نہیں سدھرے گا اور تم ینگ بوائے ایک اور صبر کر لو کل نکاح ہو جائے تو مل
لینا۔۔۔

ہاشم نے شرارت سے اُسے کہاریاں باپ کے سامنے سن کر گڑ بڑا کر جلدی سے کرسی سے اٹھ
کھڑا ہوا۔۔

ہاشم چاچو آپ بھی نہ ایسا کچھ نہیں ہے وہ تو ہم ڈیکوریشن کی ہی بات کر رہے تھے۔۔

ہاہاہا!!! ٹھیک ہے مان لیا ان ذرا تیار ہونے جاؤ مغرب ہونے والی ہے مہمان آنا شروع
ہو جائیں گے۔

ولید اسکے گڑ بڑانے پر ہنس کر بولتا ہاشم کو لے کر آگے بڑھ گیا جو خود بھی اسکی حالت سے محظوظ
ہو رہے تھے۔۔۔

افف روحی رخصتی ہونے دو تمہاری ساری شرم کی۔ ایسی تیبسی کر دوں گا۔۔ ریاں جل کر
سوچتا اندر کی طرف بڑھنے لگا۔۔ ریاں نے بہت کوشش کی روحی سے بات کرنے کی جو شرم یا
شادی کی تیاریوں میں مصروف ہو جاتی ہے



ٹھک ٹھک ٹھک !!

یس

بھابھی وہ امی کہ رہی ہیں تیار ہو گئیں تو نیچے آجائیں۔۔۔ انعم تیار کھڑی ہچکچا چوکھٹ پر کھڑے ہی بول کر پلٹنے لگی تھی ایک دم مناہل نے اُسے آواز دے کر روکا۔۔۔

جی بھابھی؟

اچھی لگ رہی ہو۔۔۔ ڈوپٹہ بھی بہت اچھا سیٹ کیا ہے۔۔۔ مناہل زندگی میں پہلی بار کسی کی تعریف کرتے ہوئے شرمندہ ہو رہی تھی

انعم بے یقینی سے اپنی مغرور بھابھی کے منہ سے اپنی تعریف سن رہی تھی ورنہ جب سے مناہل شادی ہو کر اس گھر میں آئی تھی کبھی سیدھے منہ جواب نہیں دیا۔

تھینک یو بھابھی۔۔۔ انعم نے دھیرے سے مسکراتے ہوئے اسے جواب دیا۔۔۔

مناہل نے بھی دھیرے سے مسکرا کر اسے دیکھا۔۔۔

میرا ڈوپٹہ سیٹ کر دو گی۔۔۔ مناہل نے اس بار ہچکچا کر پوچھا ایسا نہیں تھا کہ اسے آتا نہیں تھا لیکن وہ اس چھوٹی لڑکی سے دوستی کرنا چاہتی تھی۔۔۔

جی ضرور بھابھی۔۔۔ انعم کھل کے مسکراتی اندر آئی۔۔۔ منہاج جو فون بند کرنا ساتھ والے

کمرے سے آ رہا تھا دونوں کو دیکھ کر خوش گوار حیرت سے دیکھنے لگا۔۔۔



مایوں کی پُرواق تقریب اپنے عرون چہر تھی۔۔۔ ریان دکتے مسکراتے چہرے کے ساتھ بیٹھا شوق سے سب سے ابٹن لگوار ہاتھا۔۔۔ ولید اسکی حرکتوں کو دیکھ کرتالیہ کو گھور رہا تھا جو آنکھوں کو جھپک کر تسلی دے کر مسکرا کر بیٹے کو دیکھتی پڑھ کر پھونکتی۔۔۔

باری باری سب رسم کر رہے تھے۔۔۔

یہ بب بھی لال لگائے گ گابٹ ابٹن۔۔۔ تہذیب نے مسکرا کر ساتھ بیٹھتے مسکرا کر ریان سے کہتی مسکرا کر محبت سے حاذق کو اپنی گود میں بیٹھا بولی۔۔۔

ارے شہزادے ہم تو حاضر ہیں ان ننھے معصوم ہاتھوں سے لگوانے کے لئے۔۔۔ ریان نے ہلکی آواز میں شرارت سے کہتے اپنا گال اسکے قریب کیا۔۔۔ حاذق نے پہلے ماں کو دیکھا ہاشم ہد بردونوں اسے دیکھ رہے تھے حاذق اپنے ننھے گداز ہاتھوں سے اسکے گال پر ابٹن لگا رہا تھا۔۔۔
حمنہ جنت مناہل اور انعم کے ساتھ کھڑی ریان اور حاذق کو دیکھ کر محظوظ ہو رہی تھیں۔۔۔

جب کوئی بچہ اسکے پاس آیا۔۔۔

کیا ہوا۔۔۔

یہ آپ کے لئے۔۔۔ بچے نے ہاتھ میں پکڑے شاپر کو اسکے ہاتھ میں تھمایا۔۔۔ حمنہ نے حیرت سے اپنے ہاتھ میں شاپر دیکھ کر ایک نظر سب کو دیکھا۔۔۔ کوئی اسکی طرف متوجہ نہیں تھا۔۔۔
کس نے۔۔۔ حمنہ کی بات منہ میں ہی رہ گئی جب کے بچہ بھاگ گیا تھا۔۔۔



حمنہ لاؤنج میں داخل ہوتی کمرے کی طرف بڑھ رہی تھی۔۔ لاؤنج بالکل خالی تھا سب باہر ہوتی تقریب میں مصروف تھے ایسے میں وہ کمرے میں جاتے ہی ڈریسنگ ٹیبل کے سامنے جا کر کھڑی ہو کے بارے سے تھیلی میں سے لفافہ نکال کر کھول کر دیکھنے لگی تازے گیندے اور موتیا کے خوبصورت کنگن دیکھ کر دھیرے سے خوبصورت مسکراہٹ نے اسکے لبوں کو چھوا۔۔۔ حمنہ نے کنگن اٹھا کر نرمی سے چھونے لگی جب کسی کی نظروں کو اپنی پشت پر محسوس کرتے ایک دم پلٹی لیکن سامنے کھڑے شخص کو دیکھ کر بے ساختہ مسکرائی۔

اذان سینے پر ہاتھ باندھے بند دروازے سے پشت ٹکائے سنجیدگی سے اسے دیکھ رہا تھا۔۔

تھینک یو۔۔

کس لئے۔۔۔ اذان نے سنجیدگی سے آئی برواچکا کر پوچھا۔۔ حمنہ ہاتھ میں کنگن پکڑے قدم قدم چلتی اسکے مقابل آئی۔۔۔

ان کے لئے۔۔۔ حمنہ نے مسکرا کر ہاتھ کی طرف اشارہ کیا۔۔

اذان نے جواب دئے بنا ہاتھ سے لے کر اسے پہنانے لگا حمنہ کی مسکراہٹ گہری ہو گئی۔۔

آپ خفا ہیں۔۔۔

ہاں۔۔۔ اذان نے اسکے ہاتھ میں پھولوں کا کنگن پہناتے ہوئے کہا

پھر کیوں لائے میرے لئے۔۔۔

حمنہ کی بات سن کر اذان نے نظر اٹھا کر اسکے چہرے کو دیکھا۔۔۔

مجھے پسند ہے تمہارے ہاتھوں میں چوڑیاں مہندی اور گجرے۔۔۔ اذان اسکے دونوں

ہاتھوں کو چوم کر کمرے سے تیزی سے نکل گیا۔۔۔

جب کے حمنہ کے ہاتھ وہیں ساکت رہ گئے۔۔۔



تم خوش تو ہونہ مناہل؟

جی مام خوش ہوں۔۔۔ مناہل بے ساختہ کہ کر خود بھی حیران ہوئی۔۔۔ کتنے موقعے آئے اسے بتانے کے لیکن چاہنے کے باوجود وہ ان سے کوئی بات نہیں کر سکی تھی یا شاید اسے اپنے لئے ڈر تھا۔۔۔

چلو اچھا ہے اور تمہاری ساس اور نند کیسی ہیں تمہارے ساتھ؟

مناہل انکے سوال پر ایک لمحے کے لئے گڑبڑا گئی۔۔۔ کیا بتائے کے وہ ان سے سیدھے منہ بات نہیں کرتی جس نے شادی کی پہلی رات اپنی سترہ سال کی نند کو ذلیل کر کے کمرے سے نکال دیا تھا صرف اس لئے کے وہ اجازت لے کر کمرے میں داخل نہیں ہوئی تھی۔۔۔

کیا سوچنے لگ گئی ہو اگر کوئی بات ہے تو بتاؤ۔۔۔

نہیں کچھ بھی نہیں۔۔ سب اچھے ہیں مام۔۔ مناہل انہیں بولتی اٹھ کر چلی گئی۔۔



رات کا ایک بج رہا تھا لیکن اس وقت بھی سب اپنے اپنے کاموں میں مصروف تھے۔۔ گھر کے بڑے محفل سجائے بیٹھے تھے۔۔ لڑکے لان میں الگ ہنسی مذاق میں لگے ہوئے تھے۔۔ حماد خان مسکرا کر سب کو دیکھ رہے تھے جنہیں آج پھر اپنی ہمسفر کی یاد نے دل پر بوجھ بڑھایا تھا۔۔

حمنہ ایک نظر حورم اور منان کو دیکھ لینا۔۔ تعدیل نے حمنہ کو جاتے دیکھ کر ایک دم کہا۔۔
ابھی دیکھ لیتی ہوں۔۔ حمنہ مسکرا کر بولتی گیسٹ روم کی جانب چل دی۔۔



مناہل باجی روک جاتیں ویسے بھی کل تو آنا ہی ہے۔۔۔

ہاں لیکن۔۔۔

ہاں کیوں نہیں روک جاؤ تم۔۔ اس سے قبل مناہل منا کرتی منہاج اسکے قریب کھڑے ہوتے مسکرا کر بولا مناہل نے گھور کر اسے دیکھا۔۔

پھر آؤنگی ویسے بھی کپڑے وغیرہ بھی نہیں ہیں۔۔۔

ارے کوئی بات نہیں تم مجھے بتا دینا ویڈیو کال پر میں لے آؤنگا۔۔ منہاج نے پھر کہا جنت مسکراہٹ دبا کر دونوں کے تاثرات سے محظوظ ہو رہی تھی۔۔

کوئی ضرورت نہیں ہے۔۔ جنت میں پھر کبھی آؤں گی۔ مناہل جل کر منہاج کو بولتی جنت کی طرف دیکھ کر مسکرانے لگی۔

چلیں کوئی بات نہیں لیکن چائے پی کر جاتیں۔۔

ضرور پیتی لیکن مجھے بہت تھکن ہو رہی ہے کل ان شاء اللہ ضرور پیوں گی۔۔ مناہل گال کو چھو کر مسکرا کر کہتی کچن سے باہر نکل گئی۔۔ منہاج حیرت حیرت سے سوچنے لگا جس کے تیور آج کل بدلے بدلے سے تھے۔۔



ایک کپ مجھے ملے گا۔۔ علی سب سے نظر بچاتا کچن میں آ کر مسکرا کے پوچھنے لگا۔۔ جنت جو کپوں میں چائے ڈال رہی تھی علی کی آواز پر چونک کر اسے دیکھا۔۔

ہمم !! میں نے سب کی بنائی ہے جنت کے دھیمے لہجے پر کہنے پر علی مسکرا کر آگے بڑھ کر کپ اٹھا کر سلیپ سے ٹیک لگا کر اسے دیکھنے لگا۔۔

ایسے کیا دیکھ رہے ہیں جائیں کوئی آجائے گا۔۔

تو آجائے۔۔ علی نے کندھے اچکا کر کہتے سر سر سی سی نگاہ دروازے پر ڈالی لیکن اگلے ہی لمحے تیزی سے سیدھا کھڑا ہوا۔۔

بیٹا شرافت سے باہر آ جاؤ ورنہ بلاؤں نانا جان کو۔۔ موسیٰ نے شرارت سے مسکرا کر اسے دھمکایا۔۔

چائے پی کر آتا ہوں۔۔

ٹھیک ہے پیو پیو۔۔ چلو جنت آ جاؤ ہم چلیں ہمارے علی بھائی چائے پی کر آرام سے آئیں گے۔۔ موسیٰ کی بات پر جنت نے حیرت سے اسے دیکھا جب کے علی جو چائے کا گھونٹ لے چکا تھا بھائی کہنے پر ساری چائے منہ سے باہر آ گئی۔۔

ابے بہن ہوگی تیری۔۔۔ علی کھانستے ہوئے بمشکل اسے بولتا اسے مارنے بھاگا۔۔

ارے چائے گر جائے گی۔۔۔ جنت نیچی آواز میں چیختی دونوں کے پیچھے دوڑی۔۔ لیکن لاؤنج میں جاتے ہی روک گئی دونوں شرافت سے مسکراتے ہوئے سب کو دیکھتے لاؤنج سے نکل رہے تھے۔۔۔ جنت مسکرا کر نفی میں سر ہلاتی کچن میں واپس چلی گئی۔۔



اگلے دن ریان اور روجی کا نکاح تھا اور رات کو لڑکی والوں کی طرف ہی ساتھ مہندی کی تقریب رکھی گئی تھی۔۔۔ منابل اپنے سسرال والوں کے ساتھ دوپہر تک آ گئی تھی۔۔ چونکہ

مہندی کی تقریبِ روحی کے گھر رکھی گئی تھی اس لئے ریان کا نکاح مسجد میں ہو رہا تھا جس پر پہلی دفع ریان نے منہ نہیں لٹکایا تھا۔۔۔



ماما یہ کس نے پریس کیا ہے میرا کرتا۔۔۔ اذان تیزی سے کمرے میں داخل ہوتا کوفت سے دونوں بازو پھیلا کر بولا۔۔۔

کیا ہو گیا سہی تو ہے۔۔۔ تالیہ ٹیبیل پر جیولری باکس رکھتے ہوئے سر سری سا سے دیکھ کر بولیں۔۔۔

کہاں سہی ہے یہ اس کا بٹن توڑ دیا۔۔۔

کیا نئے کرتے کا بٹن توڑ دیا۔۔۔ تالیہ سنتے ہی اسکے نزدیک آ کر بولیں۔۔۔

یہ تو حمنہ کو دیا تھا میں نے دکھاؤ ذرا۔۔۔ لوٹو ٹا کہاں ہے لٹک گیا ہے تم اپنے کمرے میں جاؤ میں حمنہ سے کہتی ہوں ٹانک دے گی۔۔۔ تالیہ روانی سے بولتیں کمرے سے نکل گئیں۔۔۔ اذان گیلے بالوں کو ہاتھ سے سیٹ کرتا مسکرتے ہوئے کمرے سے نکل گیا۔



حمنہ کیا کر رہی ہو۔۔۔ تالیہ کمرے میں جھانک کر بولیں جو تولنے سے اپنے لمبے گھسنے بالوں کو سکھا رہی تھی۔۔۔

ابھی نہا کر نکلی ہوں نیچے مہندی والی آگئی ہے نہ آپ کو کوئی کام ہے تو بتادیں۔۔ حممنہ اپنا چشمہ پہنتی مسکرا کر بولی۔۔

ہاں کام تو ہے اذان کے کرتے کا بٹن ٹانگ دو اپنے کمرے میں ہے۔۔

اچھا میں کر دیتی ہوں۔۔ حممنہ نے اذان کا سنتے ہی دھڑکتے دل سے دھیمے لہجے میں کہتی لب کاٹتی مسکراہٹ دبانے لگی۔۔ تالیہ اسکے شرمانے پر مسکراتی ہوئی کمرے سے چلی گئیں۔۔



اجازت ملتے ہی حممنہ نے آہستگی سے دروازہ کھول کر اندر کی جانب قدم بڑھائے۔۔

سامنے اذان اسے کسی سے فون پر بات کرتے نظر آیا۔۔ حممنہ کو دیکھتے ہی اس نے الوداعی کلمات کے ساتھ کال ڈسکنیکٹ کر دی۔۔

وہ ممانی جان نے کہا ہے آپ نے بٹن توڑ دیا مم مطلب خود باخود ٹوٹ گیا ہے۔۔ حممنہ گڑ بڑا کر الٹا سیدھا بولتی نچلا لب دانتوں تلے دبا گئی۔۔ اذان موبائل رکھتا اسے دیکھنے لگا حممنہ بہت کم ہی اپنے بالوں کو کھولتی تھی۔۔

اذان اُسے دیکھتا ہاتھ سے اشارہ کرتے قریب بلانے لگا۔۔

حممنہ چھوٹے چھوٹے قدم اٹھاتی اسکے مقابل آئی۔۔

جلدی کرو چوہیا جانا بھی ہے۔۔۔ اذان اسے خاموش کھڑا دیکھ کر چہرے پر ناراضگی کے تاثرات لا کر بولا۔۔۔ حمنہ اسکے روٹھنے پر دھیرے سے مسکراتی۔۔۔ ہاتھ میں پکڑے سوئی دھاگے والا ہاتھ اٹھا کر بٹن ٹانگنے کے ساتھ ایڑیاں اوپر اٹھاتی اونچی ہونے لگی اذان چپ کھڑا سے دیکھ کر ہونٹ بھنج کر اسکا جائزہ لینے لگا۔۔۔

میں تم سے آج بھی خفا ہوں۔۔۔ اذان نے ایکدم اسکی کمر میں ہاتھ ڈال کر قریب کرتے ہوئے کہا۔۔۔ اذان کے قریب کرنے سے لڑکھڑا کر حمنہ نے اُسے گھورا۔۔۔
ابھی چبھ جاتی۔۔۔

مہندی نہیں لگوائی۔۔۔ اذان نے اسکی بات نظر انداز کرتے ہوئے اسکا ہاتھ تھام کر پوچھا۔۔۔
کیوں لگواؤں۔۔۔

ٹھیک ہے مت لگواؤ میں تو یونہی پوچھ رہا تھا۔۔۔ اذان نے خفگی سے کہتے ہوئے کندھے اچکائے جب کے حمنہ مسکراہٹ دباتی دوبارہ اپنے کام میں لگ گئی۔۔۔

اس سے قبل اذان دوبارہ کچھ کہتا دروازہ نوک کرتے ساتھ بینش کی آواز آئی جو اذان کو جانے کا بولتی واپس چلی گئی۔۔۔

تھینکس۔۔۔

آپ خفا ہیں؟ حمنہ نے اسکے تھینکس کہنے پر نظر اٹھا کر پوچھا۔۔۔

ہممم۔۔۔ کچھ کچھ۔۔۔ اذان سوچنے کا ڈرامہ کرتے جھک کر اپنی پیشانی اسکی پیشانی سے ٹکراتا
مسکرا کر کمرے سے نکل گیا



لاؤنج میں تالیہ اور حمنہ بیٹھیں مہندی کی پلیٹوں میں گھولی ہوئی مہندی ڈال رہی تھی۔ جب
لاؤنج میں منہاج کو آتے دیکھا۔۔۔

چلنے کی تیاری کریں آٹھ بجنے والے ہیں۔۔۔

ہاں بس سب ہو چکا ہے یہ سب گاڑی تک لے کر چلو۔۔۔

ٹھیک ہے آپ گاڑی میں بیٹھیں جا کر چلو لڑکیوں اٹھاؤ اور یہ کہاں ہیں دو ستیں سب کی۔۔

ان سے کیا کام ہے آپ کو؟ مناہل کی آواز پر منہاج کے ساتھ حمنہ نے بھی اسے دیکھا جو
منہاج کو گھور رہی تھی۔۔

یہ کام ہے نہ۔۔۔ میری پیاری سی سالی اکیلے لگی ہوئی ہے۔

تو کرواؤ نہ خود اتنا ہی ترس آرہا ہے تو۔۔۔ ہنہ مناہل دونوں کو گھورتی لائونج عبور کر گئی۔۔۔

منہاج کھڑا پر سوچ نظروں سے اسے جاتا دیکھنے لگا۔۔۔

منہاج بھائی آپ نے ناراض کر دیا اب جا کر منائیں۔۔

تمہاری مناہل باجی بہت نک چڑھی ہے۔۔۔

منہاج اس کے قریب بیٹھ کر مسکراتے ہوئے کہنے لگا۔

آپ کو نہیں لگتا مناہل باجی کو آپ کا پوچھنا اچھا نہیں لگا۔ حمنے نے مسکراتے ہوئے اسے دیکھا جب اذان اندر آیا۔

ہو سکتا ہے اور نہیں بھی۔۔۔ منہاج کندھے اچکاتا اپنی جگہ سے کھڑا ہوا اذان جو سب کو بلانے آیا تھا منہاج کو حمنے کے ساتھ دیکھ کر انکے قریب آیا۔۔۔ منہاج تمہیں سب کو بلانے بھیجا تھا یا باتیں ہانک نے۔۔۔ میں دیکھنے روک گیا تھا۔۔۔

منہاج بھائی آپ لوگ جائیں میں سب کو بلا کر لاتی ہوں۔۔۔

اس سے قبل منہاج اور کچھ بولتا حمنے اپنی جگہ سے اٹھ کھڑی ہوئی۔۔۔

چلو ٹھیک ہے۔۔۔ چلو اذان۔ منہاج کہتا اذان کے ساتھ باہر جانے لگا حمنے اذان کو دیکھ کر تیزی سے شکر کرتے بھاگی کہیں اذان آج پھر اسکی کلاس نہ لے لے۔



شام کا وقت تھا نکاح ہونے کے بعد سب مہندی کے فنکشن کی نسبت تیار ہوئے لڑکی والوں کی طرف روانہ تھے ریان مسکرا کر لاڈ سے اپنی ماں کے کندھے پر بازو پھیلائے ساتھ بیٹھا

باتیں کر رہا تھا۔۔۔ آدھے گھنٹے میں سب روحی کے گھر کے سامنے موجود تھے۔۔۔ مناہل بھی
 حمنہ اور جنّت کے ساتھ دوسری گاڑی میں تھی۔

حمنہ روکو۔۔۔ سب لڑکیاں ہاتھوں میں مہندی لئے اندر بڑھ رہی تھی۔۔۔ اذان کی آواز پر
 ایک دم رک کے پلٹی۔۔۔

اذان نے جھک کر اس کا ڈوپٹہ اٹھایا۔ 1۔ حمنہ پیار سے اسے دیکھنے لگی۔۔۔ اذان کندھے سے
 ڈوپٹہ سہی کرتے کچھ بھی کہے بغیر آگے بڑھ گیا۔۔۔ اذان کا اس طرح جانے سے حمنہ کو برا
 لگا۔

یہ تو اور ناراض ہو گئے شاید۔۔۔ حمنہ روہانسی ہوتی

سر کو جھٹک کر آگے بڑھ گئی۔۔۔



مہندی کی تقریب اپنے عروج پر تھی۔۔۔ پورا لان بہت خوبصورتی سے سجایا گیا
 تھا۔۔۔ لڑکیاں فلور پر بیٹھیں ڈھول بجا رہی تھیں۔ ریان فلور کے ساتھ پھولوں سے سجایا گیا
 خوبصورت سے جھولے پر کزنز اور دوستوں کے ساتھ باتوں میں لگا ہوا تھا۔۔۔ لڑکیاں اور
 لڑکوں سب نے تھیم کے حساب سے لڑکیوں نے پیلا اور ہرے رنگ کے غرارے میں ملبوس
 تھیں جب کے لڑکے سفید شلوار قمیض کے ساتھ اجرک پہنے ہوئے تھے۔۔۔

کچھ ہی دیر میں روحی کو لایا گیا جس نے پیلے رنگ کے شرارے کے ساتھ جالی کا گھونگھٹ کیا ہوا تھا ساتھ پھولوں کا زیور پہنے وہ گھبرائی شرمائی بیٹھی تھی۔۔

مہندی کی طویل رسم کے بعد ڈانس اور ڈانڈیاں شروع ہو احمہ جنت کے ساتھ مناہل ڈانڈیاں پکڑے کھڑی تھیں جب موسیٰ سب کے ساتھ انکے ساتھ آکر کھڑا ہوا۔۔

ایسے کیوں کھڑی ہیں آپ سب چلیں سب۔۔ موسیٰ سب کو لیتا فلور پر آیا۔۔ حمہ نچلا لب چباتی اذان کو دیکھنے لگی جو اسے ہی دیکھ رہا تھا۔۔

یہ کیا ہو رہا ہے۔۔ ذمار نے حیرت سے ان سب کو دیکھا۔۔

دیکھ نہیں رہا کیا۔۔ موسیٰ نے آنکھیں دکھائیں ہد بر اور اس نے اتنی مشکل سے انہیں رازی کیا تھا اور اب ذمار انہیں بھگانے آگئی تھی۔۔

دیکھ تو رہا ہے لیکن تم ہو گھونچونیولی کیپلز کے ہاتھ میں ڈنڈے تھمادے ادھر دیں سب۔۔

ذمار اس کے نزدیک آکر گھورتے ہوئے بولتی سب سے ڈانڈیاں لے لیں۔۔

تم کیا کرنے لگی ہو۔۔

کیپلز کیپل ڈانس کرتے ہوئے ہی اچھے لگتے ہیں لیکن تمہیں کیسے پتہ ہوگا لائے آپا کو صرف مٹلنا ہی آتا ہوگا۔۔ ذمار اسے کہتی اسکے ساتھ فلور سے چھے اتری جو اسے گھورے جا رہا تھا۔۔

سونگ لگتے ہی اذان نے اسکا ہاتھ تھام کر اپنے کندھے پر رکھا سب مہمان انکی طرف متوجہ تھے۔۔

مناہل منہاج کو گھور رہی تھی۔۔

ریان بھائی چلیں آپ دونوں۔۔ ذمار انکو دیکھتی ریان کے پاس آئی جو جھٹ کھڑا ہو گیا نہیں ذمار پلیز۔۔ روحی نے منت کی رہان نے ناگواری سے روحی کو دیکھا جو انکار کر رہی تھی اس سے قبل ریان تپ کر منا کر تا ذمار کے آہستہ سے ڈپٹنے پر کھڑی ہو گئی جانتی تھی ذمار جب تک اپنی بات منوانہ لیتی اسکی جان نہیں چھوڑتی۔۔

ذمار نے مسکرا کر روحی کا ہاتھ ریان کے ہاتھ میں دیا۔۔ دل ہی دل میں روحی اسے گالیوں سے نوازتی ریان کے ساتھ فلور تک آئی دونوں کے اتے ہی سب نے ہوٹنگ کی روحی بری طرح گھبرار ہی تھی۔۔

ذمار مسکرا کر ان سب کو دیکھنے لگی جب لائنبہ کو موسیٰ کی طرف بڑھتے دیکھا۔۔ اس لائنبہ آپا کو چین نہیں ہے۔۔ ذمار بڑبڑا کر تیزی سے موسیٰ کے پاس پہنچتی بازو تھام کر اسے کھنچا۔۔

اونے کیا ہے۔۔

چلو ڈانس کرتے ہیں۔۔۔

میں نہیں کر رہا بھاگو یہاں سے ویڈیو بنانے دو۔۔۔

ارے ویڈیو بن رہی ہے تم چلو ورنہ دوستی ختم سمجھو۔۔۔ ذمار نے کہتے ساتھ اسکے ہاتھ نے موبائل جھپٹا۔۔۔

اچھی دھمکی ہے۔۔۔

جو سمجھو اب چلو جلدی۔۔۔ ذمار مسکرا کر موسیٰ کو ساتھ لئے درمیان میں آگئی۔۔۔ لائے جو موسیٰ کے ساتھ ڈانس کا کہنے آرہی تھی سلگ کر دونوں کو ایک دوسرے کے ساتھ دیکھ کر مٹھیاں بھنج گئی۔۔۔ جب کے حنا نے اچھنبے سے موسیٰ اور ذمار کو دیکھ رہی تھیں۔۔۔



مہندی کی تقریب رات گئے تک چلی۔۔۔

چونکہ اگلے دن شادی تھی اس لئے گھر آتے ہی سب سونے کمروں میں جا بے لگے جب اذان نے اپنے کمرے کے دروازے پر روک کر حمنہ کو اشارہ کیا۔۔۔

حمنہ نے گھبرا کر ارد گرد دیکھ کر اسکی جانب قدم بڑھائے۔۔۔

جی۔۔۔ آنکھوں پے چشمہ جماتے اس نے اذان کو دیکھا۔۔۔

ایک کپ کافی ملے گی۔۔۔ اذان نے سنجیدگی سے اسے دیکھا۔۔۔

جی ابھی بنا دیتی ہوں۔۔۔ حمنہ تھکن کے باوجود انکار نہ کر سکی دھیرے سے کہتی کچن کی طرف
چل دی۔۔

حمنہ جانتی تھی وہ اسکے ہی پیچھے آرہا ہے۔۔

اذان ایسے دیکھتا قدم قدم چلتا اسکے قریب جا کر کھڑا ہو گیا حمنہ نے ایک نظر اسے دیکھا جو اسکے
ہاتھوں کو دیکھ رہا تھا۔۔۔

اچھی لگ رہی تھی۔۔ اذان نے کہتے ہی اسکی کلائی تھامی۔۔

تھینک یو۔۔۔ حمنہ نے دھیرے سے کہتے اپنی کلائی چھڑوانی چاہی اذان کی پیشانی پر ناگواری
سے بال پڑے گرفت سخت کرتے اس نے جھٹکے سے حمنہ کو اپنے قریب کیا۔۔

اچانک ہوتی افتاد پر حمنہ نے حیران ہو کر اذان کو دیکھا۔۔

تم سے ناراضگی اپنی جگہ لیکن مجھے تمہارا گھبرانا۔ ہچکچانا بالکل پسند نہیں ہے یہ بات اپنے اس
چھوٹے سے دماغ میں بٹھالو تمہارے لئے بہتر ہے۔۔ اذان نے دھیمے لیکن سخت لہجے میں کہتے
ہاتھ چھوڑ کر کمر کے گرد بازو حائل کئے۔۔

اور کیا کہ رہی تھی مہندی نہیں لگو اوں گی وغیرہ وغیرہ زیادہ زبان نہیں چلنے لگی ہے تمہاری
چوہیا۔۔ اذان نے ہنوز سانس روکے کھڑی حمنہ کے چہرے کے قریب جھک کر کہتے پیشانی پر
لب رکھے حمنہ نے گہری سانس لیتے آنکھوں کو موند لیا۔۔

اذان اسکے چھوڑ کر پیچھے ہوا حمنہ شرم نے سرخ ہوتی لرزتی پلکوں کو جھکا گئی۔

آہا بڑی مزے کی خوشبو آرہی ہے۔۔۔ ریان کی چہکتی آواز پر وہ جو اُسے ہی دیکھ رہا تھا چونک کر دروازے کی طرف متوجہ ہوا حمنہ گھبرا کر رخ پھیر کر کھڑی ہو گئی۔۔۔

تم لوگ سوئے نہیں ابھی تک؟

اذان نے سنجیدگی سے ریان کے ساتھ علی اور جنت کو دیکھا تینوں اندر آ کر ٹیبل کے گرد کرسیوں پر بیٹھے۔۔۔

میں سونے لیٹا تھا لیکن سوچ سوچ کے نیند ہی اُڑ گئی ہے کبخت کے کل فائنلی میری شادی ہے۔۔۔ ریان نے شرارت سے کہتے آخر میں شرمانے کی ناکام کوشش کی۔۔۔ ریان کی بعد پر سب بے ساختہ مسکرا دیے۔

اچھا تو یہ وجہ ہے اور آپ دونوں کس خوشی میں جاگ رہے ہیں یقیناً آپ دونوں دولہے صاحب کو کمپنی دینے کے لئے جاگ رہے ہونگے۔۔۔ اذان نے لطیف طنز کیا۔۔۔

ہا ہا ہا نہیں اذان بھائی وہ تو میں حمنہ بھابھی کے پاس آرہی تھی ساڑھی کے لئے یہ ہمارے دولہے صاحب پہلے ہی علی کے ساتھ سیڑیوں کے پاس کھڑے تھے۔۔۔ جنت نے کندھے اُچکاتے سچ بتایا حمنہ جنت کا بھابھی کہنے پر جھنب گئی۔۔۔

خیر ہمارا چھوڑیں آپ بتائیں یہاں کیا کر رہے ہیں ہم۔۔۔۔۔ جنت نے آنکھیں مٹکا کر بولی۔۔۔

ظاہر ہے کافی پینے زیادہ سر میں درد ہو تب نیند نہیں آتی۔۔ اذان جھٹ وضاحت دی تینوں
ایک دوسرے کو دیکھ کر مسکرانے لگے۔۔۔

حمنہ نے تینوں اے کافی کا پوچھا جس پر زور و شور سے اثباب میں سر ہلایا گیا۔۔



رات کا جانے کون سا پہر تھا جب گھبراٹ سے اسکی آنکھ کھولی۔۔ گردن گھوما کر اپنے برابر
میں پر سکون گہری نیند میں سوئے منہاج کو دیکھ کر آہستہ سے اٹھ کر بیٹھتی لمبا سانس کھینچتی بستر
سے اٹھ کر کھڑکی کا ایک پٹ تھوڑا سا وا کرتے کھڑی ہو گئی۔۔

آج پھر مناہل اور منہاج میں لڑائی ہوئی تھی جس کی پہل ایسی نے کی تھی۔۔۔

منہاج کا مہندی میں دوسری لڑکی سے بات کرنا سے بالکل پسند نہیں آیا تھا یہی وجہ تھی کہ وہ
گھر آتے ہی اسکے کمرے میں آنے سے قبل ہی سونے لیٹ چکی تھی۔۔۔

آآآآ!!! اس سے قبل مناہل اور کچھ سوچتی منہاج کے چیخنے کی آواز پر ڈر کر اپنی جگہ سے
اُچھل پڑی۔۔

اففف!! جان نکال دی میری کیوں چیخے۔۔ منہاج کو اٹھا دیکھ کر کمرے کی لائٹ کھول کر
گھورتے ساتھ جھڑکا۔۔

میں نے ڈرایا یا تم نے آدھی رات کو چڑیلوں کی طرف اپنے بال کھول کر کھڑی ہو اپنی نہ سہی
 دوسرے کا خیال کر لو۔۔۔ ساری نیند برباد کر دی میری۔۔۔ منہاج اس سے زیادہ سختی سے
 کہتے کھا جانے والی نظروں سے اسے دیکھنے لگا مناہل نے تپ کر آگے بڑھ کر اپنا تکیہ اٹھا کر اسے
 مارا منہاج نے اپنا بچاؤ کرتے ہوئے آگے بڑھ کر اسکا ہاتھ کھنچ کر گرایا۔۔
 چھوڑو مجھے۔۔۔

کیسے چھوڑ دوں بہت ہاتھ چلتے ہیں تمہارے۔۔۔ منہاج نے کہتے ساتھ اسے اپنے حصار میں
 لے لیا۔۔

چھوڑو ورنہ میں چیخوں گی۔۔ مناہل نے مچلتے ہوئے دونوں ہاتھ اسکے سینے پر رکھے۔۔
 تم چیخو یا کاٹو آج میں نے چھوڑنے والا تمہیں۔۔ منہاج کہتے ساتھ اس پے جھک گیا مناہل جو
 چیخنے کا ارادہ رکھتی تھی منہاج کی قربت سے آواز اندر ہی دب کر رہ گئی۔۔



ماشاء اللہ آج تو میری بیٹی بہت پیاری لگ رہی ہیں۔۔۔ ولید جو لاؤنج میں ہاشم کے ساتھ تیار
 بیٹھے سب کا انتظار کر رہے تھے جنت کو دیکھ کر بے ساختہ بولے جو سیاہ ساڑھی میں بہت پیاری
 لگ رہی تھی۔۔۔ جنت آہستہ آہستہ چلتی انکے پاس آئی۔۔۔

تھینک یو پاپا۔۔۔ جنّت نے مسکرا کر کہتے علی کو آتے دیکھا جو اسے دیکھتے ہی ایک لمحے کے لئے روک گیا۔۔۔ جنّت نے مسکرا کر نظروں کا زاویہ ولید پر کیا جو مسکرا کر اسے پاس بیٹھنے کو بول رہے تھے۔۔۔

جنّت کے صوفے پر بیٹھتے ہی علی سر جھٹک کر وہیں آ گیا۔۔۔



یہ کھول گئی تو۔۔۔۔۔

پاگل ہو گئی ہو کیسے کھول جائے گی جنّت نے بھی تو پہنی ہوئی ہے اب ہٹو شیشے کے آگے سے میں جا رہی ہوں نیچے آ جاؤ۔۔۔ حرا سے جھرتی ہوئی کمرے سے نکل گئیں حممنہ نے روہانسی ہو کر اپنی ماں کو جاتے دیکھا پھر پلٹ کر خود کو دیکھنے لگی سیاہ رنگ کی ساڑھی اونچا جوڑا بنائے لائٹ میک اپ میں بہت پیاری لگ رہی تھی۔۔۔ جب دروازہ کھول کر کوئی اندر آیا۔۔۔

حممنہ نے گردن موڑ کر دیکھا اذان دروازے پر کھڑا سے دیکھنے لگا۔۔۔ حممنہ نے گھبرا کر گردن واپس موڑی۔۔۔

اذان چلتا ہوا اسکے ساتھ آ کر کھڑا ہوا۔۔۔۔۔

چوہیا آج تو اپنا عینک اتار دیتی۔۔۔ اذان نے مسکراہٹ دباتے ہاتھ بڑھا کر اس کا چشمہ اتارا۔۔۔

آپ چاہتے ہیں میں گرجاؤں۔۔۔ حمنہ نے اذان سے چشمہ واپس لینے کے لئے ہاتھ بڑھاتے ہوئے آہستہ سے کہا۔۔۔

تمہیں لگتا ہے میں ایسا چاہوں گا؟

نہیں میں۔۔۔ حمنہ نے نظر اٹھا کر اسے دیکھتے ہوئے کہنا چاہا جو اسے ہی دیکھ رہا تھا۔ اس سے قبل حمنہ اپنی بات مکمل کرتی اذان نے آگے بڑھ کر اسکی پیشانی پر لب رکھے۔۔۔

چلو میرے ساتھ میں تمہیں گرنے نہیں دوں گا۔۔۔ اذان اسکا ہاتھ تھام کر کہتے ہوئے اسے لے کر کمرے سے جانے لگا حمنہ آہستہ آہستہ اسکے ساتھ چلتی دھیرے سے مسکرا دی۔۔۔



ساڑے آٹھ بجے کے قریب سب برات لے کر آئے حمنہ اور جنت برائیلڈ روم میں روحی کے پاس چلی گئیں۔۔۔ روحی دلہن کے روپ میں سچی سنوری بہت خوبصورت لگ رہی تھی جب کے دونوں کو ایک جیسی ساڑھی میں دیکھ کر حیران ہونے کے ساتھ خوش بھی ہو رہی تھیں۔۔۔ جب کے ذمار گولڈن کلر کے شرارے میں خود بھی بہت پیاری لگ رہی تھی۔۔۔ کچھ دیر بعد روحی کو اسٹیج پر لے جایا گیا ریان اسے دیکھتا ہی رہ گیا جب ساتھ کھڑے اذان نے چٹکی کاٹی۔۔۔

ہوش میں آؤ اتنا تو میں نے تمہاری بھابھی کو نہیں گھورا۔۔۔

ہاں تو اس میں میرا کیا قصور ہے

تم سدھر جاؤ چلو اترو۔۔۔ اذان نے اسکی بات پر دانت پیس کر کہتے اسے اسٹیج سے اترنے کو کہا
جو مسکراتا ہوا روحی کی طرف بڑھنے لگا۔۔۔

ذمار ریان کے سامنے اُسکے ہاتھ کی چھوٹی انگلی پکڑے بیٹھی مسکرا رہی تھی ساتھ ہی اسکی
دوستیں ارد گرد جما تھی۔۔۔ جنت ریان کے دھمکی پر اسی کے پاس چپ کھڑی تھی جب کے
حمنہ انعم اور مناہل کے ساتھ کھڑی پریشان کھڑی کھڑی تھی۔۔۔ اذان وقفے وقفے سے
حمنہ کو دیکھ رہا تھا لیکن اس وقت ریان کو چھوڑ کر نہیں جاسکتا تھا۔۔۔

موسیٰ اور علی دونوں ذمار کو تپانے والی مسکراہٹ چہرے پر سجائے ذمار کی ہر بات کو رد کرنے
میں لگے ہوئے تھے۔۔۔

ریان بھائی دے بھی دیں۔۔۔

ہاں ہاں ریان میں تو کہہ رہا ہیں ہم سو روپے دو غریبوں کو سب دس دس روپے بانٹ لیں گی۔

موسیٰ نے دوبارہ اس کے کندھے پر زور سے ہاتھ مارتے ہوئے مشورہ دیا۔۔۔

چپ رہو تم غریب آدمی میں اپنے اچھے ریان بھائی سے بات کر رہی ہوں۔۔۔ ذمار نے گھورتے

ہوئے زبان چڑھائی۔۔۔

غریبوں والی حرکتیں تو تم کر رہی ہو ویل میں نے فرسٹ ٹائم ایسی کوئی رسم دیکھی ہے ورنہ تو میری جب کزن کی شادی ہوئی تو اسکے ہسبنڈ نے دودھ پلانی کی رسم میں ایک لاکھ دئے تھے۔۔

لائبہ نے اسٹیج پر آتے ہی اترا کر ناک چڑھاتے ہوئے کہتے ہاتھ میں تھاما گفت مسکرا کر روحی کی گود میں رکھا۔۔ ریان نے سر ہلا کر سنجیدگی سے تحفہ جنّت کو تھمایا۔۔ ذمار نے ناگواری سے اسے دیکھا جس نے شرارے کے ساتھ سلولیس بلاؤز پہنا ہوا تھا۔۔

اب ضروری تھوڑی ہے ہر کسی کے پاس ہماری طرح کی عقل ہو۔۔ اور رہی بات ایک لاکھ کی تو یہ کوئی بڑی بات نہیں ہے ریان بھائی مہندی میں ایک لکھ کیش دے چکے ہیں۔۔ ذمار کہاں پیچھے ہٹنے والی تھی پہلے ہی اسکا نیم برہنہ لباس پہن کر منہ اٹھا کر آنا ایک آنکھ نہیں بھایا تھا اوپر سے موسیٰ کا سے گھورنا خون جلا رہا تھا۔۔

کیا مطلب ہے تمہاری اس بات کا؟

یار لائبہ آ۔۔۔ مطلب لائبہ دیکھو مطلب کا مطلب ہوتا ہے مطلب اس لئے تم مطلب کا اپنی سوچ کے مطابق مطلب اخذ کر لو ورنہ میرا مطلب تمہیں پسند نہیں آئے گا سمجھی۔۔ ذمار نے تپنے والی مسکراہٹ سے اسے دیکھتے ہوئے کہا ذمار کی بات پر سب کے چہروں پر

مسکراہٹ آگئی جب کے لائبہ سب کو دیکھ کر پور پٹخ کر اسٹیج سے نیچے اتر گئی

ذمار کی یاد تمیزی تھی یہ۔۔ روحی نے حیرت سے آہستہ سے کہتے ہوئے گھورا روحی کی زبار پر سب ایک بار پھر مسکرائے جب کے ریان مسکرا کر آنکھوں میں محبت لئے اسکے ہلتے لبوں کو دیکھنے لگا۔۔

ارے لڑکی چپ بیٹھو دلہن ہو کیا پٹر پٹر زبان چل رہی ہے تمہاری ہمارے زمانے میں دلہن نگاہ نہیں اٹھاپاتی تھی شرم کے مارے اور آج کل کی لڑکیاں توبہ توبہ استغفر اللہ۔۔۔۔۔ ذمار نے ایک دم دادی اماں کی طرح اسے ٹوکتے ساتھ کہتے ہی ماتھا پیٹا روحی نے سٹیٹا کر ریان کو دیکھا جو اُسے دیکھ کم گھور زیادہ رہا تھا۔ جب کے ذمار کی بات پر سب قہقہہ لگا کر ہنس دئے۔۔
یو نہی ہنسی مذاق میں ریان سے نینگ لے کر سب اسٹیج سے نیچے اتر رہی تھیں۔۔
موسیٰ موبائل پر ذمار کو واٹس اپ کرتا اسٹیج سے اتر گیا۔۔ جنت علی کے پیچھے ہی اتر گئی تھی۔۔۔

ریان کھانا کھول رہا ہے یہیں کھاؤ گے یا برائیڈل روم چلنا ہے؟ اذان ولید سے کال پر بات کرتا کان کی طرف جھک کر پوچھنے لگا۔۔۔

برائیڈل۔۔

نہیں اذان بھائی یہیں ٹھیک ہے۔۔۔ اس سے قبل ریان بات مکمل کرتا روحی نے گھبراتے ہوئے اذان سے کہا۔۔

چلو ٹھیک ہے میں کہتا ہوں۔۔۔ اذان مسکرا کر کہتا جانے لگا جب نظر اسٹیج پر ایک طرف کھڑی حمنہ پر پڑی۔۔۔

کیا بات ایسے کیوں کھڑی ہو۔۔

وہ۔۔ حمنہ نے کہتے ایک دم ہونٹ بھنجے۔۔ وہ کیسے اسے بتا سکتی تھی۔۔۔

کیا وہ؟ آگے کچھ بولو گی تو ہی معلوم ہو گا چوہیا۔۔۔

میں چل نہیں سکتی۔۔۔ مم مطلب آپ امی کو بلا دیں۔۔۔ حمنہ نے گھبر کر جلدی سے

سمجھال کر بات بدل کر اسے کہتے ارد گرد دیکھا جہاں کھانا کھل چکا تھا۔۔

اب میں انہیں کیسے بلاؤں سب کے ساتھ بیٹھی ہیں۔۔ اذان نے جان کر اسے کہا۔۔ حمنہ رونے والی ہو گئی۔۔۔

پھر جنت کو بلا دیں پلیز بہت ضروری ہے۔۔

تم مجھے بلانے کے مشورے دینا بند کرو اور بتاؤ کیا ہوا ہے۔۔۔ اذان نے جھنجھلا کر اسے دیکھا

حمنہ نے دانت پیسے وہ آج کیوں ڈھیٹ بن گیا تھا۔

م۔م۔ مجھے واشر موم جانا ہے میری ہیل بھی چڑھتے وقت نکل گئی ہے کب سے میں یہیں کھڑی ہوں پلیزاب جا کر بلا دیں۔۔۔ حمنہ نے چشمہ ناک پر جماتے ہوئے نظریں جھکا کر تیزی سے کہا اذان نے سنتے ہی ہونٹوں کو سیٹی کے انداز میں سکیرٹے سر تا پیر اُسے دیکھا۔۔۔

چلو میں لے چلتا ہوں۔۔۔ اذان نے آنکھوں میں شرارت لئے سنجیدگی سے اُسک ہاتھ تھاما۔۔۔

نن نہیں آپ کیسے لے کر جاسکتے ہیں میرا مطلب میں بہت بری طرح پھنس گئی ہوں آپ نہیں سمجھ رہے آپ جائیں ورنہ لوگ کیا سوچیں گے۔۔۔

میں نے تمہیں پہلے بھی کہا تھا اور اب بھی کہ رہا ہوں ڈر پوک چوہیا اذان ولید کو پرواہ نہیں ہے سمجھی اور پھر جتنے منہ اتنی باتیں لوگ صرف نظر سے دیکھ کر اپنی زبان کا استعمال کرتے ہیں وہ اپنے دل اور دماغ کسی اور کے لئے بند رکھتے ہیں۔۔۔ اب خاموشی سے چلو ضرورت پڑی تو پھوپھو کو بلا لوں گا ورنہ میں بھی مدد کر سکتا ہوں۔۔۔ اذان نے سنجیدگی سے کہتے آخر میں شرارت سے کہا۔۔۔ حمنہ اسکی شرارت پر اور زیادہ گھبرا کر اسے دیکھنے لگی اس سے قبل حمنہ رو پڑتی اذان نے جلدی سے اسکا ہاتھ پکڑ کر جلدی سے کہا۔۔۔

مذاق کر رہا ہوں ڈریک چوہیا چلو اب ورنہ پاپا سے شامت آجائے گی۔۔ اذان اسے کہتے
آہستہ آہستہ اسٹیج سے اتر کر وہیں سے بیک سائیڈ کی جانب بنے واشر و مز کی طرف بڑھنے
لگا۔۔۔

حمنہ بہت آہستہ آہستہ مضبوطی سے اسکا ہاتھ تھامے جا رہی تھی۔۔

آپ مجھے یہاں کہاں لے کر جا رہے ہیں۔۔۔

ڈونٹ وری میں ہوں نہ ساتھ۔۔ اذان نے کہتے ہی ہاتھ چھوڑ کر اسکے کنبے پر پھیلا کر ہتھروم
تک جانے لگا۔۔



کتنا وقت لگے گا چوہیا جا کر سو گئی ہو کیا۔۔۔ اذان نے دروازہ کھٹکھا کر جھنجھلاتے ہوئے
پوچھا۔۔۔

ایکدم اندر سے حمنہ کے رونے کی آواز پر اذان حیران ہوا۔

حمنہ کیا ہوا؟ حمنہ؟ اذان نے فکر مندی سے دروازہ دوبارہ کھٹکھٹایا۔

اذان۔۔ حمنہ نے نام لیتے دوبارہ رونا شروع کر دیا۔۔

بیوقوف رونا بند کر ورنہ دروازہ توڑ کر اندر آجاؤں گا۔۔ اذان نے آہستہ لیکن سخت لہجے میں

اسے دھمکی دی حمنہ نے اپنی ساڑھی کے پلو کو سینے سے لگا کر سہم کر دروازے کی طرف

آ اچھا نہیں رورہی پلیز امی کو بلا دیں یہ مصیبت واہیات ساڑی کھل گئی ہے۔۔۔ حمنہ نے سمجھل کے تپ کر کہا اذان سنتے ہی مسکرا نے لگا۔۔

اس میں کون سی بڑی بات ہے کہو تو میں باندھ دیتا ہوں۔۔ اذان نے شوخ لہجے میں کہتے موبائل پر علی کو کال ملائی۔۔

حمنہ اسکی بات پر شرم سے سرخ ہو گئی ایسے جیسے وہ واقع اندر آ گیا ہو۔۔
میں آپ سے بات نہیں کروں گی۔۔

سر جھکا کر حمنہ نے اسے دھمکی دی۔۔۔ اذان علی سے بات کرتے دوبارہ دروازے کے قریب آیا۔۔

کچھ کہا؟

میں بات نہیں کروں گی۔۔۔ حمنہ نے دوبارہ اسکے پوچھنے پر جل کر کہا۔۔

ہاں تو میں کون سا میٹنگ کرنے آرہا ہوں اب کھولو جلدی۔۔۔ اذان نے مسکراتے لہجے میں اسے کہا جس بے اپنا رخ پھیر لیا تھا۔۔۔

اذان پلیز میں ولید ماموں سے شکایت کرونگی آپ نے۔۔۔

اذان کیا بات ہے۔۔۔ اس سے قبل حمنہ اپنی بات مکمل کرتی باہر سے حرا بیگم کی آواز پر آنسوؤں پوچھتی گہرا سانس لیا۔۔۔

پھوپھو چوہیا اپنے بل میں بند پھنس گئی ہے اب آپ دیکھ لیں میں چلتا ہوں وارن پاپا اور دادا
جان سے میری شامت پکی سمجھیں۔۔۔ اذان شرارت سے بولتا ایک نظر بند دروازے کو مسکرا
کر دیکھتا چلا گیا جب کے حرانا سمجھی سے اسے جاتا دیکھتی آگے بڑھ کر دروازہ کھٹکھٹانے
لگیں۔۔۔



رات بارہ بجنے سے دس منٹ قبل ہی رخصتی کا ہونے لگی رومی سب سے ملتی اپنے ماں باپ سے
مل کر روئے جا رہی تھی جب ذمار نے اُسے اپنی طرف متوجہ کیا۔۔

ہنہ نوٹسکی۔۔۔ لائبہ نے ذمار کو روتے دیکھ کر بڑبڑا کر سر جھٹک کر موسیٰ کو دیکھا جو ذمار کو
دیکھ رہا تھا کاشان صاحب نے آگے بڑھ کر دونوں کو الگ کیا۔۔۔

اذان حمنہ کو ایک نظر دیکھ کر ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھ گیا ساتھ والی سیٹ پر علی آکر بیٹھ گیا جب
کے پیچھے ریان اور رومی کے ساتھ جنت بیٹھ گئی۔۔۔



تم آج پھر نہیں روکنے چل رہی؟ ولید بھائی کیا سوچیں گے۔۔

مام وہ کچھ نہیں سوچیں گے میں ولید ماموں اور ممانی جان سے بات کر کے آئی یوں وہ خود بھی
منا کر رہے تھے ویسے بھی کل ویسے میں آنا ہی ہے۔۔۔ مناہل نے بزاری سے حنا کو جواب

دیتے گاڑی کے پاس کھڑے منہاج کو دیکھا جو ہاشم کے ساتھ کھڑا تھا۔۔۔

تم بحث مت کرو مجھ سے اگر تمہاری ساس تمہیں منا کرتی ہیں یہ منہاج روکتا ہے تو تم مجھے
بتاؤ میں بات کرونگی۔۔۔

انفام ایسا کچھ نہیں ہے کوئی مجھے نہیں روکتا میرا خود موڈ نہیں ہے روکنے ورنہ منہاج کیا
آئی بھی خوشی خوشی اجازت دے دیتیں۔۔ چلتی ہوں اپنا خیال رکھیے گا اللہ حافظ۔۔ مناہل
جھلا کر بولتی مل کر گاڑی طرف بڑھ گئی۔۔



گھر پہنچتے ہی دونوں کا استقبال پھولوں سے ہو اور جی جو سرے راستے خاموشی سے آنسو بہا
رہی تھی سب کی محبت دیکھ کر بہل گئی۔۔۔

چند رسموں کے بعد تالیہ نے حمنہ اور جنت کو اسے ریان کے کمرے میں لے جانے کا
کہا۔۔۔ روحی جو کچھ پر سکون ہوئی تھی کمرے کو دیکھ کر گھبرا گئی۔۔ پورا کمرہ پھولوں کی پتیوں
اور لڑیوں سے سجایا گیا تھا ساتھ ساتھ جا بجا کینڈلز رکھی گئی تھیں۔۔ اس سے قبل وہ دوبارہ رونے
لگتی یا کمرے سے نکلتی ریان اندر آتا اور واہ لاک کر چکا تھا۔۔ روحی کا دل دھک سے رہ گیا۔۔
یہاں کیوں کھڑی ہوئی ہو؟

جی وہ۔۔۔ روحی ہچکچا کر اتنا کہتی اپنے شرارے کے ڈوپٹے کو لپیٹ رہی تھی۔۔

آ میں چیخ کر لیتا ہوں ماما نے ڈریسنگ ٹیبل پر باکس رکھے ہیں۔۔۔ ریان اسکی ہچکچاہٹ دیکھ کر
اسے ولتا اور ڈروب سے ٹراؤزر اور ٹی شرٹ نکال کر ایک نظر اسے دیکھ کر رہ گیا۔۔

ریان جو اسے اس روپ میں جی بھر کے دیکھنا چاہتا تھا سر جھٹک کر رہ گیا۔۔۔



رات کا پہر تھا حمنہ جو تھوڑی دیر پہلے ہی سوئی تھی نیند میں اپنی گردن کے گرد ہاتھ محسوس کرتی کسمسائی۔۔

اذان جو اسکے اوپر جھکا غور سے اسے دیکھ رہا تھا حمنہ کے کسمسانے پر مسکراتا اسکی پیشانی چومتا اپنی پیشانی اسکی پیشانی سے چھوتے مسکرانے لگانیند میں ہی حمنہ کے چہرے پر ناگواری پھیلی اذان مسکرا کر پیچھے ہوتا دوبارہ جھک کر باری باری آنکھوں کو چومتا مسکراتا گردن میں گولڈ کی چین کو ایک نظر دیکھ کر کمرے سے نکل گیا اذان کے جاتے ہی حمنہ جھٹکے سے اٹھ بیٹھی سائید لیمپ روشن کرتی پورے کمرے میں نظر دوڑانے لگی۔۔ پھر ہاتھ اونچا کرتی اپنی پیشانی کو چھو کر محسوس کرنے لگی۔۔



کھٹکے پر وہ جو جیولری رکھ کر ڈپٹہ اتار رہی تھی روک کر گردن موڑ کر اپنے دائیں جانب دیکھا ریان کیلے بالوں کو تولنے سے پوچھتا اسے دیکھ کر مسکرایا روحی نے آہستگی سے مسکراتے ہوئے دوبارہ سر گھوما لیا۔۔

ریان اسکے شرمانے پر مسکرا کر تولیہ پکڑے بالکنی کی طرف بڑھ گیا۔

ریان کے جاتے ہی روحی جلدی سے نائٹ ڈریس لے کر باتھ روم میں گھس گئی۔۔۔

ریان جیسے ہی دوبارہ کمرے میں آیا وہی کونا پاپا کے ہاتھ روم کے بند دروازے کو دیکھ کر کمرے کی لائٹ بند کرتا بیڈ پر نین دراز ہو کر رومی کا انتظار کرنے لگا۔

رومی کپڑے بدل کر چہرے پر پانی کے چھپکے مارتی خود کو پرسکون کر رہی تھی۔۔۔ یہ نہیں تھا کے ریان سے اسکی زبردستی شادی کروائی گئی تھی وہ تو خوش تھی۔۔۔ ریان اسے پسند تھا لیکن صدا کی شرمیلی رومی کا شان جس میں آج تک ذمار کے ساتھ رہنے کے باوجود کانفیڈنس نہیں تھا یہی وجہ تھی کے ریان کے ساتھ تنہا ہونا اسکی گھبراہٹ میں اضافہ کر رہا تھا۔۔۔

لگتا ہے محترمہ سو گئی ہے جا کر۔۔۔ ریان دوسری بار موبائل سے نظر ہٹا کر ہاتھ روم کے بند دروازے کی جانب دیکھ کر بڑبڑایا۔۔۔

اس سے قبل وہ خود کراٹھ کر جاتا آہستہ سے دروازہ کھول کر رومی باہر نکلی۔۔۔ ریان نے اسے دیکھتے ہی موبائل سائیڈ ٹیبیل پر رکھا۔۔۔

ارے میں تو بھول گیا تمہاری منہ دکھائی۔۔۔ ریان نے اسکی جھجک دور کرنے کے لئے کہا۔۔۔ رومی خاموشی سے اسے دیکھنے لگی جو وارڈروب کی دراز سے لمبا پتلا سا مخملی کھیس نکال کر اسکے نزدیک آیا۔۔۔

آؤ بیٹھو۔۔۔۔۔ ریان نے اسکا ہاتھ تھام کر بیڈ پر بیٹھا کر خود بھی اسکے سامنے بیٹھ گیا۔۔۔

رومی نظریں جھک کر بیٹھی اسکے ہاتھوں کو دیکھنے لگی۔۔۔ ریان نے کھیس سے خوبصورت سادل کی شیپ کالا کٹ نکالا۔۔۔

بہت خوبصورت ہے لیکن آپ نے اس دن دلایا تو تھا۔۔۔ روحی نے دیکھتے ہی بے ساختہ ہاتھ سے چھو کر حیرت سے ریان کو دیکھا۔۔۔

شکر ہے تم کچھ بولی تو۔۔۔ ہاں تو وہ میں نے ہماری منگنی کا تحفہ دیا تھا۔۔۔ میں پہناؤں؟

ریان نے خوشی سے بتاتے ہوئے ساتھ پوچھ کر اسکی گردن کو دیکھا۔۔۔ روحی نے ہونٹ چباتے دونوں ہاتھوں سے بالوں کو اٹھا کر اُونچا کیا۔۔۔

وہ میں نے لاکٹ سمجھا لکھا ہے۔۔۔۔ روحی نے اسکی نظر کو گردن پے محسوس کرتے ہوئے بتایا جو حقیقت تھی۔۔۔

ہمم !! کوئی بات نہیں اب یہ مت اتارنا

ریان نے مسکرا کر کہتے ساتھ جھک کر پہناتے لاک بند کرنے لگا۔۔۔ روحی جو اسکی اتنی قربت سے بوکھلا گئی۔۔۔

اس سے قبل وہ ریان کو خود سے دور کرتی ریان نے دونوں ہاتھ کندھے پر رکھتے اسکی گردن پر لب رکھ دئے۔۔۔ ایک دم روحی بدک کر ریان کو پیچھے کرتی اُٹھ کھڑی ہوئی۔۔۔۔۔

ک کیا ارہے ہیں۔۔۔۔۔

کیا مطلب ہے کیا کر رہا ہوں۔۔۔۔۔ ریان حیران پریشان سا پوچھتا اُٹھ کر اسکے نزدیک آیا۔۔۔

روحی نے ایک قدم پیچھے لیا۔۔۔

دوسری طرف روحی دوسری طرف کروٹ لے کر ہونٹ کاٹنے لگی۔۔۔ وہ اسے کیسے بتائے
کے اسے کچھ وقت درکار ہے۔۔۔



اگلے دن ولیمے کی تقریب تھی۔۔ ڈائمننگ ٹیبل پر بیٹھے سب ناشتہ کر رہے تھے روحی اپنی امی
اور ذمار کو دیکھ کر بہت خوش تھی ریان جو سنجیدی سے بیٹھا ناشتہ کر رہا تھا کنکھیوں سے اُسے
دیکھ کر دوبارہ ناشتے کی طرف متوجہ ہو گیا تھا۔۔۔ جب اچانک ہاشم نے حماد خان کو متوجہ
کیا۔۔۔

کیا بات بات ہے؟

ہمیں گھر کے لئے نکلنا ہو گا دراصل

ہاشم چاچورات کو تقریب ہے اور پھر اتنی جلدی کیا ہے؟

ہاشم کی بات کو ایک دم اذان نے کاٹ کر حیرت سے پوچھا۔۔۔

ارے یار وہی تو بتا رہا ہوں دراصل ابھی فون آیا تھا ردا ہسپتال میں ہے حماد ہسپتال میں ہے پھر

امی اکیلی ہیں گھر پرے۔۔۔

ردا ٹھیک ہے؟ ہاشم کی بات مکمل ہوتے ہی تالیہ نے فکر مندی سے پوچھا۔۔۔

حج جی وہ ٹٹ ٹھیک ہے م م میری بابا بات ہو ہوئی تھی ح حماد سے۔۔ ہاشم کی بجائے تہذیب
نے جواب دیا۔۔۔

چلو ٹھیک ہے لیکن اب یہ نہیں کے جاتے ہی تم لوگ بھول جاؤ آتے جاتے رہنا۔۔ ہم بھی
انشاء اللہ رد ابٹی سے ملنے آئیں گے۔۔ حماد خان نے مسکراتے ہوئے انہیں جانے کی
اجازت دی ہاشم مسکرا کر ناشتہ کرتے ہی جانے کے لئے اٹھ کھڑے ہوئے۔۔



میں ایک بات کب سے نوٹ کر رہا ہوں۔۔۔

علی نے ریان کے ساتھ پورج میں کھڑے انتظار کرتے ہوئے کہا۔۔

وہ کیا؟ ریان نے بیزاری سے پوچھا۔۔

کل تک تو تمہارا چہرہ جھگمگا رہا تھا یہ ایک ہی رات میں ایسا کیا ہو گیا جو ساری روشنی گل ہو گئی یا
نیند پوری نہیں ہوئی ہم۔۔۔ علی نے غور سے دیکھتے شرارات سے پچھلے معنی خیز لہجے میں
دیکھتے کندھے پر ہاتھ مارا۔۔

فضول بکو اس مت کرو۔۔۔ یہ چابی لو کے کر جاؤ اب خود مجھے دوسرے کام بھی ہیں۔۔۔

ارے اوئے ہماری بھابھی بھی ساتھ جا رہی ہیں تمہیں کیا کام ہے؟ علی نے مسکراہٹ دبا کر

حیرت سے پوچھا۔۔

اگر میری بہن کے شوہر نہیں ہوتے نہ تو ابھی تمہارا سر پھاڑ دیتا۔ ریان نے پلٹ کر دانت پیس کر اسے بولتے آگے بڑھ گیا... علی اسکے رویے پے الجھ کر اسے جاتا دیکھتا رہا۔۔ جب جنت کو اندر سے آتے دیکھا۔۔

کہاں ہیں سب؟ جنت نے خالی گاڑی کو دیکھا کر علی سے استفسار کیا۔۔
یہ ناچیز خود کب سے انتظار کر رہا ہے شکر ہے میڈم آپ تو آئیں۔۔ علی نے مسکرا کر کہتے ہاتھ پکڑ کر اپنے قریب کیا۔۔
چھوڑیں ہاتھ کوئی دیکھ لے گا۔۔

دیکھنے دو اپنی بیوی کا ہاتھ پکڑا ہے دیکھنے والے کی بیوی کا تھوڑی۔۔ علی نے آنکھ دبا کر بولتے سے اسکے ہاتھ کو چوما۔۔

اففففف!! اللہ ان حسین آنکھوں نے یہ کیا دیکھ لیا۔۔ دو دل مل رہے ہیں مگر معصوم سنگل لڑکی کے سامنے۔۔

ذمار کی عقب سے آتی آواز پر دونوں بُری طرح سٹیٹا گئے۔۔
ہاہاہا!! ڈونٹ وری میں نے نہیں دیکھا۔۔

ذمار کی بچی روک جاؤ۔۔۔ ذمار کے ہنس کر بولنے سے جنت جھنپ کر اسکے پیچھے بھاگی۔۔
علی دونوں کو لان میں بھاگتا دیکھ کر مسکرانے لگا۔۔ جب حمنہ اور روجی باہر آتی نظر آئیں۔۔

ان دونوں کو کیا ہوا ہے؟ حمنہ نے حیرت سے دونوں کو جھولے کے پاس کھڑے دیکھا جہاں
ذمار ہنس رہی تھی جب کے جنت اسکے کندھے پر مارے جا رہی تھی۔۔

پتہ نہیں تم بلا دونوں کو۔۔۔ علی نے کندھے اچکاتے لاعمی ظاہر کرتے گاڑی میں بیٹھ گیا۔۔

میں بلاتی ہوں تم بیٹھو گاڑی میں۔۔۔ حمنہ مسکرا کر روحی کو بولتی دونوں کی طرف بڑھ

گئی۔۔۔



ماشاء اللہ۔۔۔ بہت اچھے لگ رہے ہو دونوں۔۔۔ تالیہ اندر داخل ہو تیں اذان اور ریان

دونوں کو دیکھ کر بے ساختہ بولیں۔۔۔

اذان سیاہ تھری پیس سوٹ میں ریان کے ساتھ کھڑا تھا جس نے بلیو کلر کا تھری پیس سوٹ پہنا
تھا۔۔

دونوں اپنی ماں کو دیکھ کر مسکرائے۔۔

ہمارا چھوڑیں یہ خوبصورت لیڈی کون ہیں۔۔۔ ریان نے تالیہ کے کندھے پر بازو پھیلا کر

بولا۔۔۔

مکھن لگایا جا رہا ہے ماں کو ہاں۔۔۔ تالیہ نے سنتے ہی ہنس کر اسکے کان کو کھنچا۔۔

نہیں بیوی جیلی۔۔۔ ولید کی آواز پر تینوں نے دروازے کی طرف دیکھا جہاں ولید مسکراتے ہوئے اندر داخل ہو رہا تھا۔۔

چلو جی۔۔۔ اب آپ نیا کچھ سکھادیں۔۔

ہاں تو اچھی بات ہے باپ کے نقشے قدم پر چلنے والا کبھی بھٹکتا نہیں بشرطیہ باپ کے قدم صاف ستھرے اور سچے راستے پر چلیں۔۔ ولید کہتا ہوا دونوں کے کندھے تھپتھا کر مسکرایا۔۔ بلکل پاپا۔۔۔

تم سب یہاں ہوارے بھی چلنا نہیں ہے۔۔۔ حماد خان کی آواز پر سب نے انہیں دیکھا۔۔ پاپا میں تو بلانے آیا تھا لیکن یہ آپ کی بہو کو میک اپ کا ٹچ اپ دینا ہے۔۔۔ ولید نے شرارت سے اسے دیکھ کر کہا اذان اور ریان دونوں مسکراہٹ چھپاتے دونوں کو دیکھنے لگے۔۔۔ کس۔۔۔

تالیہ جلدی کرو بیٹا تمہاری بہوئیں پارلر سے نکل چکی ہیں۔۔۔ اس سے قبل تالیہ اپنی صفائی میں کچھ بولتی حماد خان بول پڑے۔۔

پاپا میں تیار ہوں۔۔۔ ٹچ اپ میں آپ کو بعد میں بتاؤں گی۔۔۔ تالیہ ولید کو غور کے بولتی تیزی سے کمرے سے نکل گئی۔۔

ہاہا پاپا آپ نے ناراض کر دیا اب چلیں۔۔۔ اذان نے ہنستے ہوئے انہیں کہا۔۔۔

ہاہا ہا منالیں گے یار۔۔۔ ولید نے ہنس کر اسکے کندھے کو تھپتھاپے کمرے سے نکل گئے۔۔۔



ولیمے کی تقریب اپنے عروج پر تھی۔۔۔ روحی کل سے بھی زیادہ آج پیاری لگ رہی تھی ساتھ بیٹھاریان سنجیدگی سے بیٹھانے والوں کی مبارکباد وصول کر رہا تھا۔۔۔

حمنہ سنو! ریان نے حمنہ کو اسٹیج پر آتے دیکھ کر پکارا جو آج گرے کلر کی اسٹائلش سی میکسی پہنے لائٹ سے میک اپ میں بہت خوبصورت لگ رہی تھی۔۔۔

ہاں کیا ہوا؟

اذان سے پوچھو کھانا کب کھلے گا۔۔۔

تم کال کرو نہ۔۔۔ حمنہ نے روحی کو مسکرا کر دیکھتے ہوئے اسے کہا۔۔۔

کیوں تم نہیں پوچھ سکتی یا میرا بھائی کھا جائے گا؟ ریان نے چڑ کر اسے گھورتے ہوئے

کہا۔۔۔ روحی نے حیرت سے ریان کو دیکھا جب کے حمنہ شرمندہ ہو گئی۔۔۔

میں پوچھ لیتی ہوں۔۔۔ حمنہ آہستہ سے کہتی اسٹیج سے اتر گئی۔۔۔

آپ کو ایسے نہیں کہنا چاہیے تھا وہ بھابھی ہیں آپ کی۔۔۔ روحی نے حمنہ کو دیکھ کر ریان سے

کہا۔۔۔ ریان نے گھور کر اسے دیکھ کر دوبارہ سامنے دیکھنے لگا۔۔۔ روحی اسکے گھورنے پر سر جھکا

گئی۔۔۔



سنیں۔۔۔

سنائیں۔۔۔ اذان نے پلٹ کر اُسے دیکھ کر کہا مناہل جو اذان کے ساتھ کھڑی تھی مسکرا نے لگی۔۔۔

کھانا کب کھولے گا؟ حمنہ نے مناہل کو ایک نظر دیکھنے کے بعد پوچھا تمہیں بھوک لگ رہی ہے؟

ظاہر ہے اذان اس لئے تو پوچھ رہی ہے وہ۔۔۔ مناہل بے اذان کے بازو پے ہاتھ رکھ کر مسکراہٹ دبا کر کہا۔۔۔

یہ لو لڑکی سلاد کھاؤ جب تک۔۔۔ اس سے قبل اذان کچھ بولتا منہاج نے آتے ہی ہاتھ سامنے کیا۔۔۔

اذان کی آنکھوں میں ناگواری پھیلی۔۔۔

شکر یہ منہاج بھائی لیکن وہ ریان کو بھوک لگ رہی ہے وہی پوچھ رہا تھا۔۔۔ حمنہ نے مسکرا کر منہاج کے ہاتھ سے کھیر الیا۔۔۔

ولید پاپا وہیں کھڑے ہیں میں انکے پاس سے ہی آ رہا ہوں۔۔۔ منہاج نے بتاتے ساتھ مناہل کو دیکھا جو اسے ہی گھور رہی تھی۔۔۔

اہم! چلو میں بتا کر آتا ہوں ریان کو۔۔۔ تم چل رہی ہو ساتھ منہاج گ لاکھنکھار کر کہتے
منہاں سے پوچھنے لگا۔۔۔

ہاں چلو۔۔۔ منہاں نے ایک نظر حمنہ کو دیکھ کر منہاج سے کہتی اُسکے ساتھ آگے بڑھ گئی۔۔۔

چلو میرے ساتھ۔۔۔ اذان نے آگے بڑھ کر حمنہ کا ہاتھ تھام کر کہتے: سنکیوٹ سے باہر
پارکنگ لاٹ کی جانب بڑھ گیا۔۔۔



برامت ماننے گا لیکن نکاح کے بعد یوں تنہا ملنا کچھ معیوب نہیں لگتا اب دیکھیں آپ کے بیٹے
اور بہو کو میرے بیٹے نے ابھی پارکنگ میں دیکھا ہے نیم اندھیرے میں۔۔۔

مسز رشیدیہ آپ کیسی باتیں کر رہی ہیں مجھے اپنے بچوں پر پورا بھروسہ ہے ساتھ تو وہ بچپن
سے ہی ہیں رہی بات نکاح کی تو یہ کوئی معمولی بات نہیں ہے۔۔۔ تالیہ نے لحاظ کئے بغیر اسے سنا
دیا۔۔۔

میں تو بس بتا رہی تھی باقی آپ جانیں۔۔۔ بھلائی کا تو زمانہ ہی نہیں۔۔۔ عورت منہ بنا کر کہتی
آگے بڑھ گئی۔۔۔

ہنہ !! بڑی آئی ہماری بھلائی کرنے والی اپنی اولاد کا پتہ نہیں ہے۔۔۔

بیوی اکیلے اکیلے کس سے باتیں کر رہی ہو مجھے جلن ہو رہی ہے دیکھ کر۔۔ ایکدم ولید نے
تالیہ کو بڑبڑاتے دیکھ کر قریب آ کر مسکراہٹ دبا کر کہا۔۔

آپ تو بات ہی مت کریں مجھ سے۔۔

ایسے کیسے نہیں کروں اکلوتی بیوی ہو میری دوسرا آپشن ہوتا تو شاید میں چلا جاتا۔۔ آہ!! کیا
کر رہی ہو بھری محفل میں اکیلے ملونہ۔۔

ولید نے کندھا سہلاتے ہوئے شرارت سے کہا۔

اپنی عمر کا ہی لحاظ کر لیں دادا بننے کی عمر میں دوسری شادی کی سوچ رہے ہیں۔۔ کر کے دکھائیں
پاپا سے کہ کر گھر سے نکلوادوں گی دونوں کو۔۔

بڑی ظالم ہو اور یہ عمر کے طعنے مت دیا کرو جوانوں سے زیادہ دل جوان ہے۔۔ ولید نے ہاتھ
پکڑ کر آنکھ دبا کر کہا اس سے قبل تالیہ کچھ بولتی حنا کے آنے پر خاموش ہو گئی۔۔



آپ ایسے کیوں گھور رہے ہیں مجھے؟ میں جا رہی ہوں۔۔ حمنہ اسکے خاموش کھڑے رہنے پر
الچھ کر کہتی پلٹنے لگی۔۔

تم سے میں آج بھی ناراض ہوں۔۔ اذان نے ہاتھ پکڑ کر حمنہ کو اپنی طرف کھنچا۔۔
میں اس دن کے لئے آپ سے۔۔

نہیں مجھے تمہاری معافی نہیں وجہ جانی ہے۔۔ تم نے کیوں نہیں سنی میری بات جانتی ہوں
کتنا غصہ آیا تھا مجھے تمہاری باتوں کی وجہ سے۔۔ یہاں۔۔۔ اذان نے دھیمے لہجے میں کہتے اسکا
ہاتھ اپنے دل کے مقام پر رکھا۔۔

یہاں حمنہ عثمان تمہاری باتوں نے یہاں اثر کیا بتاؤ حمنہ کیوں کیا تھا تم نے ایسا۔۔ اذان نے
کہتے ساتھ دوسرا ہاتھ گال پر رکھا۔۔ حمنہ نے نظریں اٹھا کر اسے دیکھا۔۔ اذان ٹکٹکی باندھے
اسکے جواب کا منتظر تھا۔۔

میرے پاس کوئی جواب نہیں ہے پلیز۔۔ کپکپاتے لہجے میں کہتے حمنہ نے نظریں جھکا
دیں۔۔ کتنے ہی لمحے وہ اسے دیکھتا۔

سوری آخری بار۔۔ سرگوشی میں کہتے حمنہ نے آگے ہو کر سینے سے سر ٹکا دیا۔۔

اذان جو حیران ہو رہا تھا حمنہ کی بات پر دھیرے سے مسکراتا دونوں ہاتھ اسکے گرد جمائل کرتے
جھک کر سر پر پیار کیا۔۔



آ۔۔۔!! ذمار جو گاڑ سے پاپ کارن منگوا کر دوبارہ اندر جا رہی تھی کسی کے ٹکرائے سے
ہاتھ میں پکڑا پیکٹ زمین بوس ہو گیا۔۔

میرے پاپ کارن گروادے دیکھ کر نہیں چل سکتے تھے۔۔۔

پاپ کارن ہی ہیں نہ ویسے کاش تم گر جاتی اور میں تمہیں پکڑتا ہاؤر ومانٹک۔۔۔ سامنے
کھڑے لڑکے نے سوری کرنے کے بجائے کمینگی سے اسے سرتا پیردیکھ کر کہا۔۔۔ موسیٰ جو
اذان کو دیکھنے جا رہا تھا ذمار کو کسی لڑکے کے ساتھ دیکھ کر ماتھے پر بل ڈالے تیز تیز قدم اٹھاتا
دونوں کے قریب پہنچ گیا۔

لگتا ہے کبھی تمہارے دانت نہیں توڑے کسی نے۔۔

ہاہاہا!! واہ یار کمال ہو۔۔۔ دھمکی ہاں ویسے میں بلکل نہیں ڈرا۔۔ لڑکے نے ہنستے ہوئے اسکا
مذاق اڑایا۔۔

تم۔۔

اونے کیا مسئلہ ہے؟ اس سے قبل ذمار اُسکا دماغ ٹھکانے لگاتی موسیٰ کی آواز پر دونوں
چونکے۔۔

کچھ بھی نہیں میں تو جا رہا تھا یہ باجی ہی غصہ کر رہی ہیں۔۔۔ لڑکا جو مہمان تھا موسیٰ کو دیکھ کر
سٹیٹا کر بات بدل گیا جب کے ذمار کا حیرت سے منہ کھل گیا۔۔

جھوٹے ماچس کی تیلی۔۔۔ موسیٰ اس نے جان بوجھ کر میرے پاپ کارن گرائے پھر واہیات
باتیں کر رہا تھا اور اب تمہیں دیکھتے ہی۔۔

دیکھیں باجی سوری کر تو رہا ہوں۔۔۔ لڑکے نے اسکی بات کاٹ کر جلدی سے کہا۔۔

واٹ ایک اور جھوٹ کب سوری کیا ہاں۔۔۔ ذمار اسکے جھوٹ پر ایک بار پھر تلملائی۔۔۔
 ابھی تو کیا نہ۔۔۔ دیکھیں بھیا آپ باجی۔۔۔ لڑکا موسیٰ کے تیور دیکھ کر اپنی جان بچا کر رنوجکر
 ہو جانا چاہتا تھا لیکن ذمار میڈم چپک ہی گئی تھی۔۔۔

واٹ؟ لڑکے کی بات پر دونوں بیک وقت چیخے اس سے قبل دونوں اس پر چڑھ دوڑتے لڑکا
 تیزی سے بھاگ گیا۔

روک۔۔۔۔۔ میرے پاپ کارن۔۔۔۔۔ ذمار اسکے پیچھے جانے لگی موسیٰ نے تیزی سے ذمار کو
 کمر سے پکڑ کر روکا۔۔۔

ارے یار چھوڑو اسے میں دلا دیتا ہوں۔۔۔۔۔ موسیٰ اسے روکتے ہوئے بولا۔۔۔

ذمار اسکے حصار میں ہی موسیٰ کی۔ جانب پلٹی۔۔۔

سچی پھر میں پچاس کے لونگی۔۔۔۔۔ ذمار نے مسکرا کر اسے کہا۔۔۔ موسیٰ اسے اپنے اتنے قریب
 دیکھ کر ہلکے سے مسکرا کر اثباب میں سر ہلا کر ذمار کے ساتھ آگے بڑھ گیا۔۔۔ یہ جانے بغیر کے
 کسی نے دونوں کو کیمرے میں محفوظ کر لیا تھا۔۔۔

ولیمہ اپنے اختتام کو پہنچا تو سب نے اپنے گھر کی راہ لی۔۔۔

حمنہ خوش تھی کے آج اذان کی ناراضگی ختم ہو گئی تھی۔۔۔ دوسری طرف روحی ریان کی وجہ
 سے بہت پریشان تھی جو بظاہر تو ٹھیک تھا لیکن رات کی وجہ سے روٹھا ہوا تھا۔۔۔

روحی چیخ کر کے جیسے ہی آئی کمرے میں اندھیرا دیکھ کر ایک لمحے کے لئے حیران رہ گئی۔۔۔

ریان آپ سو گئے۔۔۔۔۔ روحی اندھیرے میں احتیاط چلی بیڈ تک آتی آہستہ سے پوچھنے

لگی۔۔۔

رات میں بندہ کیا کرتا ہے پھر۔۔۔۔۔ بیوقوف۔۔۔۔۔ ریان ایک دم سائینڈ ٹیبل پر پڑے لیمپ کو جلا کر اٹھ کر اسے گھورا۔۔۔

یہ بھی سہی کہ رہے ہیں لیکن۔۔۔

گڈ نائٹ!! مجھے نند آرہی ہے۔۔۔۔۔ ریان نے اُسکی بات کاٹ کر منہ بنا کر کہتے لیٹ گیا۔۔۔

روحی اُسے دیکھتی اپنی جگہ پر لیٹ کر اسے دیکھنے لگی۔۔۔

مجھے بات کرنی ہے آپ سے۔۔۔۔۔ اندھیرے میں روحی کی آواز پر ریان نے اسکی جانب

کروٹ لی۔۔۔

تم بولتی بھی ہو؟ ریان کے چڑ کر بولنے پر روحی اٹھ کر بیٹھ گئی ریان اسے بیٹھنے سے خود بھی اٹھ

گیا۔۔۔

پلیز آپ ایسے تو مت کہیں۔۔۔

پھر خود ہی ہی بتاؤ تم سے کون سی باتیں کروں؟ ریان نے کہتے ہی گود میں رکھے اُسکے ہاتھ کو

تھام کر روحی کو اپنے قریب کیا۔۔۔

تم شادی سے خوش نہیں ہو روحی اس طرح تمہارا مجھ سے کترانا میری سمجھ سے باہر ہے۔۔۔
ایسی کوئی بات نہیں ہے مجھے تھوڑا وقت چاہیے پلیز۔۔۔ روحی نے گھبرا کر دیکھتے ہوئے بیچارگی
سے کہا۔۔۔

آہ!! ٹھیک ہے۔۔۔ ریان اسے دیکھتے رہنے کے بعد گہری سانس لے کر کہتا ہاتھ تھپتھپتا
واپس لیٹ گیا۔۔۔
آپ ناراض۔۔۔

میں ناراض نہیں ہوں ریلیکس ہو کر سو جاؤ۔۔۔ گڈ نائٹ۔۔۔ ریان نے اسکی بات کاٹتے نرمی
سے کہا۔۔۔

روحی اسکے نرمی سے کہنے پر ہونٹ چباتی اسے دیکھتی رہی پھر لیٹ گئی۔۔۔



شام کا وقت تھا جب حرا کمرے میں داخل ہوئیں۔۔۔

حمنہ اپنی پیکنگ کر لینا کل ہم اپنے گھر شفٹ ہو رہے ہیں۔۔۔ حرا نے مسکراتے ہوئے اسے
بتایا۔

حمنہ جو کھڑکی سے باہر نیچے لان میں ولید کے ساتھ بیٹھے اذان کو دیکھ رہی تھی حرا کی بات پر
چونل کرا نہیں دیکھنے لگی۔۔۔

اتنی جلدی میرا مطلب ولید ماموں نے لے لیا واپس گھر اور کیا اجازت مل گئی۔۔۔ حممنہ نے دکھتے دل کے ساتھ سٹپٹا کر بات بدل کر پوچھا۔

ہاں سب ہو گئی ہے میری بات تم بس اتنا کرو جتنا میں نے کہا ہے اور اچھا ہے جتنا جلدی شفٹ ہو جائیں تمہاری شادی کی تیاری ہم اپنے گھر پر ہی کریں گے۔۔۔ حرار وانی سے اسے بتائیں جیسے آئیں تھیں ویسے ہی چلی۔ گئیں جب کے حممنہ دروازے کو دیکھتی رہ گئی۔۔۔



آپ کی چائے۔۔۔۔۔ روحی نے سائیڈ ٹیبل پر کپ رکھتے دھیمے لہجے میں کہتے اسے دیکھا۔۔۔۔۔ ریان سنجیدگی سے لیپ ٹاپ پر کوئی کام کر رہا تھا۔۔۔۔۔ آواز پر روکتا نظر اٹھا کر اسے دیکھنے لگا۔

تم نہیں پیو گی۔۔۔۔۔ ریان نے لیپ ٹاپ بند کر کے سائیڈ پر رکھتے اسے دیکھا۔۔۔۔۔ تھینکس۔۔۔۔۔ بیٹھو۔۔۔۔۔ ریان نے مسکراتے ہوئے پیر سمیٹے۔۔۔۔۔

بیٹھ جاؤ یار قسم سے میں آدم خور نہیں ہوں۔۔۔۔۔ ریان نے دوستانہ لہجے میں مسکراتے ہوئے اسے دیکھ کر کلائی سے پکڑ کر بیٹھایا۔

کیا ہم نارمل طریقے سے ایک دوسرے سے بات نہیں کر سکتے؟ ریان کہتا اسے دیکھنے لگا پھر گہری سانس لے کر اپنا ہاتھ آگے بڑھایا۔۔۔۔۔

مجھے لگتا ہے ہمیں دوستی کر لینی چاہیے کیا کہتی ہو؟

ریان کی بات پر روحی نے اسکے ہاتھ کو دیکھا پھر اسے جس نے اسکے دیکھنے پر مسکرا کر ہاتھ کی جانب اشارہ کیا۔۔۔

جلدی ملا لو ہاتھ لڑکی میری دوستی بھی قسمت والوں کو ملتی ہے اس لیے تم خود کو خوش قسمت سمجھ سکتی ہو۔۔۔ ریان نے شرارت سے فرضی کالر جھاڑے۔۔۔

روحی نے اسکی بات سن کر مسکرا کر اپنا ہاتھ بڑھایا۔۔۔

ریان نے ہاتھ تھامتے مسکرا کر اسے دیکھا۔۔۔



ایک بار پھر وہ اپنے گھر آچکے تھے۔۔۔ حمنا خوش تھی اور ادا اس بھی۔۔۔

علی اب اپنی پڑھائی کے ساتھ آفس بھی جانے لگا تھا۔۔۔ حمنا پیپرز کی تیاری میں مصروف ہو گئی تھی۔۔۔

دوسری طرف ریان نے بھی پڑھائی کے ساتھ آفس جانا شروع کر دیا تھا۔۔۔ جب کے تالیہ ابھی سے روزرات کو ولید کے ساتھ شادی کی پلیننگ کرنے میں مصروف تھی۔۔۔

حنا اور ریحان اب سنجیدی سے لائے کے گھر رشتہ لے جانے کا سوچ رہے تھے۔۔۔ جب کے موسیٰ اور ذمار ایک دوسرے کو پسند کرنے لگے تھے۔۔۔

دوسری طرف مناہل منہاج کی فیملی کے ساتھ آج بھی کھیچی کھیچی سی رہتی ہے۔۔۔



رات کا وقت تھا حمنہ سیڑیوں پر اُداس بیٹھی موبائل میں تصویروں دیکھ رہی تھی موبائل پر بپ ہوئی۔۔۔

کمرے میں آؤ۔۔۔ بیج پڑھتے ہی حمنہ جھٹکے سے اپنی جگہ سے اٹھی۔۔۔

یہ میرے کمرے میں۔۔۔ حمنہ حیران پریشان سی بڑبڑا کر کمرے میں پہنچی جب نظر بیڈ پر خوبصورت لال گلاب کے بوکے پر پڑی ساتھ ہی خوبصورت سی چاکلٹ سے بھری باسکٹ دیکھ کر حمنہ مسکرا کر قریب پہنچتی جھک کر بوکے اٹھا کر انگلیوں کے پوروں سے نرمی سے چھو کر مسکرانے لگی۔۔۔ حمنہ نے پشت پر کسی کی نظریں محسوس کرتے پلٹ کر دیکھا ایک بار پھر مسکراہٹ نے اسکے لبوں کو چھوا۔۔۔

اذان دروازے سے ٹیک لگائے سینے پر بازو لپیٹے مسکرا کر اسے دیکھ رہا تھا۔۔۔

آج کچھ خاص ہے۔۔۔

ہاں میرے سامنے تمہارا ہونا یہ خاص ہے۔۔۔ اذان نے اسکی جانب قدم بڑھاتے ہوئے مسکرا کر کہا۔۔۔

تم مجھ سے ملے بنا ہی آگئی چوہیا۔۔۔

آپ اندر کیسے آئے؟ حمنہ نے بات ان سنی کرتے جلدی سے پوچھا۔۔۔
جیسے پہلے آیا تھا۔۔۔

چور۔۔۔ اذان کی بات پر بے ساختہ اسکے منہ سے پھسلا حمنہ نے جلدی سے زبان دانتوں تلے
دبائی۔۔۔

اذان نے سن کر آگے بڑھ کر کمر کے گرد دونوں بازو جمائل کرتے اپنے نزدیک کیا۔۔۔
پھر یہ چھوڑ آج تمہیں ہی چڑا کر لیجیے گا۔۔۔ اذان نے جھک کر سرگوشی کی جب باہر کھٹکے پر
اذان نے منہ بنایا۔۔۔

اس وقت کون جاگ رہا ہے؟ اذان نے حمنہ کو دیکھ کر پوچھا۔۔۔

امی۔۔۔۔ حمنہ نے کہتے ہی دونوں ہاتھ اسکے سینے پر رکھ کے دھکا دیا۔۔۔

اوائے عینک۔۔۔ اذان نے گھور کر حمنہ کے گال زور سے کھنچے۔۔۔ اذان کے اس طرح کرنے
سے حمنہ شرم سے سرخ ہو گئی اس سے قبل اذان کچھ کہتا دروازہ بجنے پر گہری سانس لے کر
حمنہ کے چشمے کو چومتا ہنسی دباتا بالکنی کی جانب بڑھ گیا۔۔۔

بے شرم۔۔۔ حمنہ سینے پر ہاتھ رکھے کہتی دوسرا ہاتھ چہرے پر پھیرتی دروازے کی طرف بڑھ
گئی۔۔۔



السلام علیکم !! ممانی جان۔۔۔ تالیہ جو کھانا بنانے میں مصروف تھی آواز پر پلٹ کر
دروازہ کی طرف دیکھا۔۔

وعلیکم السلام کیسے ہو علی۔۔ حرا اور حمنہ بھی آئی ہیں؟

نہیں وہ ولید ماموں نے کسی کام کے لئے بلا یا تھا۔۔

اچھا وہ اسٹڈی روم میں ہیں مل لو۔۔ تالیہ مسکرا کر واپس اپنے کام میں لگ گئی۔۔

علی سر ہلاتا متلاشی نظروں سے جنت کو ڈھونڈتا اسٹڈی روم کی جانب بڑھ رہا تھا۔۔

السلام علیکم !! علی جو اسٹڈی روم کے دروازے کا لاک گھومنے لگا تھا آواز پر مسکراتے ہوئے

پلٹا۔۔

وعلیکم السلام کیسی ہو؟ علی نے گہری نظروں سے اسے کہتا اسکے مقابل آیا۔۔

بہت برا حال ہے اگزیمنز سر پر منڈلانے لگ گئے ہیں۔۔ جنت نے آنکھیں گھوما کر بتایا۔۔

ہاہاہا! سچ کہوں تو میں تو دو مہینے ختم ہونے کا انتظار بے صبری سے کر رہا ہوں۔۔ علی نے مسکرا

کر سرگوشی کی۔۔

وہ کیوں بھلا۔۔

سننے میں آیا ہے آپ کی رخصتی ہے۔۔ موسیٰ کی آواز پر دونوں بے ساختہ پیچھے ہٹے۔۔

اوہ سوری میں تو بس یاد کروا رہا تھا بیچاری ہماری جنت ذہن پر اتنا زور ڈالتی۔۔۔ موسیٰ علی کے گھورنے پر جلدی سے وضاحت دینے لگا۔۔۔

ہماری کے بچے تمہاری کہاں سے ہو گئی۔۔۔۔۔ مطلب فضول آدمی ہو۔۔۔۔۔ روانی میں دانت پیس کر بولتا علی ایک دم ہی بات بدل کر اسٹڈی روم میں گھس گیا۔
جب کے جنت شرماتی ہوئی کمرے میں جانے لگی۔۔۔
جنت ایک سیکنڈ مجھے تم سے کچھ کام ہے۔۔۔

مجھ سے کیا کام ہے۔۔۔۔۔ موسیٰ کی بات پر جنت نے اچھنبے سے کہا۔۔۔

وہ مجھے ذمار سے ملنا ہے تم تو جانتی ہو ہم دوست ہیں ریان کی شادی کے بعد سے میری بات نہیں ہوئی نمبر بھی بند ہے تمہاری بات ہوئی ہے اس سے؟ موسیٰ جو ذمار سے روز بات کرتا تھا لیکن ریان کی شادی کے بعد سے ذمار کا نمبر اور آئی ڈی بند تھی وہ اسکے لئے فکر مند تھا۔
ذمار سے تو میری بھی بات نہیں ہوئی۔۔۔ میں کرتی ہوں اسے۔۔۔ جنت نے پریشانی سے اسے بتا کر ہاتھ میں پکڑے اپنے موبائل سے کال ملائی لیکن نمبر بند دیکھ کر موسیٰ کو دیکھنے لگی۔۔۔

نمبر بند ہے۔ ایسا کرتے ہیں شام کو چلتے ہیں۔۔۔۔۔

ٹھیک ہے۔۔ موسیٰ نے گہری سانس لے کر سر ہلا کر بولتے اسٹڈی روم میں چلا گیا جب کے جنت موبائل پر دوبارہ کال کرنے کی کوشش کرتی صوفے پر بیٹھ گئی۔۔



چشمش کبھی گھر بھی آجایا کرو تمہاری نک چڑھی کزن تو سڑی بیٹھی رہتی ہے مجھ سے۔۔۔ منہاج کی آواز پر وہ جو چھت پر موبائل کان سے لگائے کھڑی تھی ہڑ بڑا گئی۔۔۔ دوسری طرف اذان اپنے آفس میں بیٹھا بمشکل کال پر بات کرنے پر اسے رازی کر پایا تھا جب حمنہ کے پاس کسی کی آمد پر سانس کھینچ کر رہ گیا۔۔

اوہو کس سے باتیں ہو رہی ہیں۔۔ منہاج نے اسکے متوجہ ہونے پر حمنہ کے کان سے لگے موبائل کو دیکھ کر مسکراتے ہوئے پوچھا۔۔۔

ایک منٹ۔۔ السلام علیکم منہاج بھائی ان شاء اللہ آؤنگی گھر۔۔۔ حمنہ اذان سے بولتی مسکرا کر منہاج سے کو جواب دینے لگی۔۔۔

اسے چین نہیں ہے اور خبردار جو کہیں گئی تو ٹانگیں توڑ دوں گا۔۔۔ اذان کی آواز کان میں پڑتے ہی حمنہ نے حیرت سے موبائل کان سے ہٹا کر دیکھا۔۔۔

یہ آپ کیا کہ رہے ہیں مجھے۔۔۔ میں ولید ماموں سے شکاہت کرونگی۔۔۔ حمنہ نے ہلکی آواز میں خفگی سے کہا۔۔۔ جب کے منہاج اسے بات کرتے دیکھ کر اشارے سے بائے کرتا شرارت سے مسکراتا نیچے بڑھ گیا۔۔۔

ہاں ہاں لگا دینا میں بھی دیکھتا ہوں میری ڈرپوک چوہیا میں کتنی ہمت ہے۔۔۔ اذان نے مسکراتے ہوئے کہا۔۔۔ حمنہ کے دل کی دھڑکن ایکدم تیز ہوئی میں کوئی چوہیا نہیں ہوں۔۔۔ حمنہ نے اُسکی بات سنتے ہی دھیمے لہجے میں خفگی سے کہا۔۔۔ 'اچھا پھر کیا ہو؟ اذان اسکے خفگی سے کہنے پر محظوظ ہوا۔۔۔

حمنہ۔۔۔ میرا نام حمنہ ہے۔۔۔ حمنہ نے اذان کے کہنے پر ماتھے پر بل ڈالتے ہوئے کہا جو اسے زچ کرنے کی کوشش کر رہا تھا۔۔۔

اوووو!! ٹھیک ہے آج اور ابھی سے میں تمہے حمنہ چوہیا کہوں گا۔۔۔ اوکے۔۔۔ اذان نے شرارت سے کہتے ولید کو اندر آتا دیکھ کر کال ڈسکنیکٹ کی دوسری طرف حمنہ اُسکی بات سنتے ہی رو دینے کو ہو گئی۔۔۔

خود کیا ہیں بلا کہیں کے۔۔۔ حمنہ نے بڑبڑا کر میسج ٹائپ کرتے اذان کو سینڈ کیا۔۔۔

اور تم میری بلی۔۔۔ اذان کا جواب پڑھ کر بے ساختہ حمنہ مسکرائی۔۔۔



روحی جلدی کرو یا رہم لیٹ ہو رہے ہیں۔۔۔ خود پر پر فیوم چھڑکتے زور سے کہا۔۔۔ آج روحی کے گھر والوں نے سب کو دعوت پر بلا یا تھا۔۔۔

آگئی میں تیار ہوں چلیں۔۔۔۔۔ روحی کی آواز پر ریان نے اسے دیکھا ڈارک گرین شلوار قمیض
کھولے بالوں میں بہت پیاری لگ رہی تھی۔۔۔۔۔ ریان مسکراتے ہوئے قدم قدم چلتا اسکے
نزدیک آیا۔۔۔

چلو۔۔۔۔۔ ریان گہری نظروں سے اسے دیکھ کر بہت کچھ بولنے کی خواہش دباتا چلنے کا بولتا کمرے
سے نکل گیا۔۔۔۔۔ جب کے روحی جو ریان سے تعریفی کلمات سننے کے لئے دل لگا کر تیار ہوئی
تھی ریان کے اس طرح چلے جانے پر دل مسوس کے رہ گئی۔۔۔



ہیلو۔۔۔۔۔ موسیٰ کہاں ہو؟

ماموں کے گھر پر ہوں۔۔۔۔۔ مام کوئی کام ہے۔۔۔

روحی کے سسرال جانا ہے آج دعوت ہے انکی طرف تمہیں نہیں تالیہ بھا بھی نے۔۔۔۔۔ حنانے
اچھنبے سے پوچھے۔۔۔

جی جانتا ہوں۔۔۔۔۔ یہ آپ کو کب انوائٹ کیا؟ موسیٰ سنتے ہی کرسی سے کھڑا ہوا۔۔۔

میرے ذہن سے نکل گیا تھا خیر آ جاؤ گھر۔۔۔

ٹھیک ہے میں آ رہا ہوں۔۔۔۔۔ موسیٰ نے کہتے کال ڈسکنیکٹ کرتے خالی خالی نظروں سے
موبائل کی اسکرین کو دیکھا۔۔۔

کہاں غائب ہو لڑکی۔۔ بڑ بڑاتے وہ اندر بڑھنے لگا جب موبائل ایک بار پھر بجا۔۔ موسیٰ نے
بیزاری سے اسکرین پر اجنبی نمبر دیکھ کر کال ریسیو کی۔۔

ہیلو۔۔۔۔

ہیلو موسیٰ میں ذمار بات کر رہی ہوں۔۔ موسیٰ نے حیرت سے ذمار کی آواز سنی۔۔

تم رو رہی ہو؟ موسیٰ نے حیرت سے پوچھا۔

ہاں۔۔ ذمار نے گال صاف کرتے ہوئے روندھی ہوئی آواز میں کہا۔۔ موسیٰ حیران و
پریشان اسے روتے سن رہا تھا۔۔ ذمار کی جگہ جنت تب بھی اتنا حیران نہیں ہوتا لیکن ذمار جو ہر
وقت ہنستی مسکراتی رہتی ہے اچانک اسکا اس طرف رونا۔۔

ذمار کیا ہوا ہے مجھے بتاؤ۔۔ تمہارے گھر پے تو دعوت ہے نہ۔۔

ہاں لیکن سب تمہاری اور اس لائبریری کی کمیٹی کی پٹھی۔۔

ذمار لینگو تاج۔۔ ہوا کیا ہے مجھے یہ بتاؤ صرف۔۔ ذمار جو غصے اور بے بسی میں اسے سنار ہی تھی
موسیٰ کے چیخ کر ڈانٹنے پر دوبارہ رونے لگی۔۔

بہت ہو گیا ذمار بتا رہی ہو یا نہیں۔۔

کیا بتاؤ میری زندگی تمہاری اس پرکٹی کی وجہ سے برباد ہونے جا رہی ہے میں اس پر کیس
کرواؤں گی بس ایک بار اس مصیبت سے نبٹ لوں۔۔

آہ!! وہ گئی بھاڑ میں ڈیم اٹ سیدھے سے بتا رہی ہو یا نہیں۔۔۔ موسیٰ گہری سانس لیتا دانت
پس کر ضبط سے بولا۔۔۔

تو ٹھیک ہے سنو سیدھے سیدھے یہ کہ میں تمہیں پسند کرتی ہوں گدھے لیکن وہ کمینی
میرے ماں باپ کو اور غلا کر چلی گئی ہے جس کا نتیجہ آج سرپرائز کی صورت سب کو ملنے والا ہے
تم آجانا کر سیاں لگانے اسٹوپڈ۔۔۔ زمار نے عرصے سے ساری بھڑاس نکال کر کال ڈسکنیکٹ کر دی
جب کی موسیٰ سن کھڑا رہ گیا۔۔۔



آج تو کوئی بہت اچھا لگ رہا ہے۔۔۔ مناہل جو ڈریسنگ کے سامنے کھڑی بالوں کو آگے کی
طرف کے سلجھا رہی تھی منہاج کی آواز پر اسے دیکھنے لگی۔۔۔
روز بری لگتی ہوں۔۔۔ مناہل نے ہاتھ روک کر پوچھا۔۔۔
نہیں یار تم تو دن بادن بہت اچھی لگنے لگی ہو۔

منہاج نے مسکرا کر اسکے گرد بازو جمائل کرتے گردن کو چوما۔۔۔
پلیز منہاج مجھے ہر وقت کارومانس اچھا نہیں لگتا۔۔۔ مناہل نے کندھے جھٹک کر اس سے دور
ہونے لگی جب ایک دم منہاج نے بازو سے پکڑ کر جھٹکے سے اپنے قریب کرتے ایک ہاتھ سے
اسکا جبر ا پکڑ کر نزدیک کیا۔۔۔

آئندہ ایسی حرکت مت کرنا مسز منہاج ورنہ کبھی میں نے تمہیں جھٹکانہ تو بہت مشکل میں
پڑ جاؤ گی۔۔۔ منہاج نے سختی سے اپنی بات مکمل کرتے جھک کر گردن کو چوم کر سیدھا
ہوا۔۔۔

اب جلدی کرو ہمیں نکلنا بھی ہے۔۔۔ ہممم۔۔۔ سنجیدگی سے گال تھپتھپا کر کہتا منہاج
کمرے سے نکل گیا جب کے مناہل ہونٹ بھنج کر رہ گئی۔۔۔

یہ رونادھو نابد کرو سب آچکے ہیں۔۔۔ زوبیہ بیگم کمرے میں آتیں ڈانٹتے ہوئے بولیں جو
سننے ہی اٹھ کر ہاتھ روم بھاگی۔۔۔

عجیب لڑکی ہے۔۔۔ ذمار کو جاتے دیکھ کر زوبیہ بیگم بڑبڑا کر کندھے اچکا کر کمرے سے نکل
گئیں۔۔۔

جلدی جلدی تیار ہو کر ذمار سیڑیاں پھلانگ کٹ نیچے والے پورشن کی جانب
بڑھی۔۔۔ سامنے ہی لاؤنج میں بیٹھے نظر آئے۔۔۔

السلام علیکم۔!! با آواز سلام کرتی آگے بڑھ کر سب سے مل کر روجی اور جنت کے ساتھ بیٹھ
گئی۔۔۔

امی آج کچھ خاص ہے؟ زین نے مسکرا کے شمینہ بیگم کو دیکھا جو اسکی بات سن کر مسکراتے
ہوئے سفیان صاحب کو دیکھا تھا

السلام علیکم!! سوری لیٹ ہو گئے۔۔۔ حنا کی آواز پر سب نے دروازے کی طرف دیکھا
جب کے ذمار موسیٰ کو دیکھتے ہی گھورنے لگی۔۔

و علیکم اسلام آپ کا ہی انتظار ہو رہا تھا۔۔۔

ہنہ محلے والوں کو بھی بلا لیتیں۔۔۔ ذمار نے چڑ کر بڑبڑاتے ہوئے اپنی تائی کو دیکھا۔۔

حنا سلام کا جواب دیتی سب سے مل کر وہیں بیٹھ گئی۔

روحی جنت چلو ہم کمرے میں چلتی ہیں۔۔۔ ذمار نے آہستہ سے انہیں کہا۔۔

چلو۔۔۔ میں حمنہ اور مناہل باجی کو لے کر آتی ہوں۔۔۔ جنت دونوں کو کہتی اٹھ گئی۔۔

رو کو تم لوگ کہاں جا رہی ہو؟ زوبیہ بیگم نے ایک دم دونوں کو جاتے دیکھ کر روکا۔۔ موسیٰ نے
بھی گردن گھوما کر انہیں دیکھا۔۔۔

امی کمرے میں۔۔۔

چلی جانا پہلے یہاں آ کر بیٹھو۔۔۔ زوبیہ بیگم کی بجائے سمینہ بیگم نے مسکرا کر کہتے ذمار کا ہاتھ

پکڑتے زین کے ساتھ لا کر بٹھایا۔۔۔ زین نے تعجب سے اپنی ماں کو دیکھا جب کے ذمار کا دل
ڈوب کر ابھرا۔۔۔ یہ کیا ہونے جا رہا تھا اسکے ساتھ۔۔

اذان نے ناگواری سے زین کو دیکھا اسے وہ اتنا پسند نہیں تھا۔۔

موسیٰ نے حیرت سے انہیں دیکھا۔۔

امی یہ سب کیا ہے؟ روحی نے حیرت سے سمینہ بیگم سے پوچھا۔۔

آپ سب کے لئے سرپرائز ہے جیسا کہ ہم اب ایک ہی فیملی ہیں اس لئے ہم نے سوچا کہ آپ لوگوں کو سرپرائز دیا جائے۔۔ شمینہ بیگم نے مسکراتے ہوئے سب کو بتاتے ہوئے سائیڈ ٹیبل پر رکھے بیگ سے لال ڈوپٹہ نکال کر ذمار کو اڑایا۔۔

سب نے حیران ہو کر انہیں دیکھ رہے تھے۔۔ زین نے سن ہوتے دماغ کے ساتھ اپنے ساتھ بیٹھی ذمار کو دیکھا جس نے ہونٹ بھنج لئے تھے شکایت بھری نظروں سے اپنے ماں باپ کو دیکھ رہی تھی جو اسکی اور زین کی منگنی کا بتا رہے تھے۔۔ موسیٰ کی سمجھ نہیں آ رہا تھا کہ کیا کرے جب کہ سب اب مبارکباد دے رہے تھے۔۔

ہوش تو تب آیا جب زوبیہ بیگم نے اسکے ہاتھ میں انگوٹھی تھمائی۔۔

پہناؤ۔۔ زوبیہ بیگم نے کہتے ہی کندھے پر ہاتھ رکھتے ہلکے دبایا۔۔

ذمار نے ایک نظر سب کو دیکھ کر ضبط کرتے زین کے ہاتھ میں انگوٹھی پہنائی جو اپنے باپ کو ہی دیکھ رہا تھا۔ موسیٰ پہلو بدلتا زین کو ذمار کو انگوٹھی پہناتے دیکھتا جھٹکے سے اٹھ کر باہر نکل گیا۔۔ علی نے چونک کر اسے جاتے دیکھا۔۔



مبارک ہو۔۔۔ میں بہت خوش ہوں لیکن اتنی بڑی بات مجھ سے کیوں چھپائی امی اور تم نے بھی بتانے کی زحمت نہیں کی۔۔۔ خوش گوار ماحول میں سب نے کھانا کھانے کے بعد چائے کا دور چلا جب روحی ذمار کے کمرے میں آتی چہک کر بولی۔۔۔

پھر سر پر انز کیسے کہلاتا۔۔۔ اور تم خوش ہو؟ شمینہ بیگم نے مسکراتے ہوئے پوچھا جب کے ذمار خود کو رونے سے روکتی خاموشی سے بیٹھی تھی۔۔۔

میں بہت خوش ہوں زین بھائی اور ذمار کے لئے مجھے یقین نہیں آ رہا یہ سب اتنا اچانک ہو گیا۔۔۔ زین بھائی بڑے ہی چھپے رستم نکلے ہیں۔۔۔ روحی مسکرا کر بولے جا رہی تھی ذمار چڑ کر ہاتھ روم چلی گئی۔۔۔



مجھے وہ شخص پسند نہیں ہے حیرت ہے انکل آنٹی نے اپنی بیٹی کا رشتہ اس شخص سے کیوں کر دیا۔۔۔

اذان وہ روحی کا بھائی ہے دوبارہ ایسی کوئی بات مت کرنا۔۔۔ ولید نے اذان کی بات پر سنجیدگی سے اسے ٹوکا۔۔۔

میں صرف آپ کو بتا رہا تھا پاپا روحی الگ ہے لیکن اسکا بھائی۔۔۔

اذان ہم کوئی اور بات نہیں کر سکتے۔۔۔ تالیہ نے ایک دم دونوں باپ بیٹے کو دیکھ کر کہا۔۔۔ گاڑی میں صرف وہ تینوں ہی تھے جب کے ریان دوسری گاڑی میں روحی اور جنّت کے ساتھ تھا۔۔۔

جی بلکل کر سکتے ہیں۔۔ اذان نے گہری سانس لے کر مسکراتے ہوئے کہا۔۔ ولید اور تالیہ نے مسکرا کر ایک دوسرے کو دیکھا آج کل اذان کے انداز انکی نظروں سے اوجھل نہیں تھے۔۔

پھر کیا خیال ہے اپنی دوسری بہو کو بھی لے آئیں۔۔ تالیہ نے مسکراتے ہوئے پوچھا اذان کی مسکراہٹ گہری ہو گئی۔۔

پاپا آپ کو نہیں لگتا نیک کام میں دیر نہیں کرنی چاہیے۔۔

دیکھ رہے ہیں اپنے بیٹے کی بے صبری۔۔

سہی تو کہ رہا ہے میرا بیٹا بس اسی طرف باپ کے نقش قدم چلتے رہا ایک دن بہت آگے جاؤ گے۔۔ ولید نے قہقہہ دباتے ڈرائیو کرتے اذان کے کندھے پر تھکی دی۔۔

ہا ہا ہا!! اچھا تو والد صاحب اپنی بہن سے بات کریں رخصتی کے لئے۔۔

بیوی کل ہی چلتے ہیں پھر۔۔ ولید نے اذان کو دیکھتے ہوئے تالیہ سے کہا۔۔

اذان نے محبت سے اپنے باپ کو دیکھا۔۔ جو گردن گھوما کر تالیہ سے بات کر رہے تھے۔۔



حمنہ سونے لیٹی ہی تھی جب موبائل پر اذان کا لنگ دیکھ کر مسکرا کر ریسیدو کرتے آہستہ سے بولی۔۔

السلام علیکم

ذمار کی منگنی کی وجہ سے اذان کو موقع ہی نہیں ملا تھا اس سے بات کرنے کا۔۔۔

وعلیکم اسلام۔۔۔ کیسی ہو بلی۔۔۔

میں ٹھیک ہوں۔۔۔ حمنہ نے کروٹ لیتے اسکے بلی کہنے پر مسکرا کر کہا۔۔۔

کبھی میرا حال چال بھی پوچھ لیا کرو یا۔۔۔

آپ کیسے ہیں۔۔۔ حمنہ نے اسکے کہنے پر جلدی سے پوچھا۔۔۔

بہت خوش۔۔۔ پوچھو گی نہیں؟

ہمم۔۔۔ حمنہ نے مسکراہٹ دبا کر سر ہلایا جیسے وہ سمنے ہی ہو۔۔۔

مجھے لگا تم میاؤں کرو گی۔۔۔ اذان نے شرارت سے کہا۔۔۔

اذان تنگ مت کریں ورنہ میں کال کاٹ دوں۔ گی۔۔۔ حمنہ نے خفگی سے اسکی بات سن کر

کہا۔۔۔

اچھا ہمت ہے تو کر کے دکھاؤ پھر سزا کے لئے تیار رہنا۔۔۔ اذان نے ڈرانے والے انداز میں

اسے کہا حمنہ سنتے ہی گھبرا کر بالکنی کے بند دروازے کو دیکھنے لگی۔۔۔

میں بس ایسے ہی کہ رہی تھی۔۔۔ اب بتائیں مجھے نیند آرہی ہے۔۔۔

ہاہاہا! ڈرپوک بے فکر رہو نہیں آرہا ویسے اب یوں جھپ کر آنے کی نوبت نہیں پڑے گی کیوں کے کل ماما پاپا رخصتی کی تاریخ رکھنے آرہے ہیں۔۔ ریڈی رہو چشمش اپنے کمرے سے میرے کمرے تک کے سفر کے لئے۔۔ اذان نے شرارت سے کہتے کال ڈسکنیکٹ کر دی جب کے حمنہ شرما کر لیٹ کر کمبل میں چہرہ چھپا کر مسکرا دی۔۔

رات کے ڈیر بجے کا وقت تھا جب موسیٰ نے لاؤنج میں قدم رکھا۔۔ حنا جو بہت دیر سے لاؤنج کے صوفے پر بیٹھیں موسیٰ کے آنے کا انتظار کر رہی تھیں قدموں کی آواز پر اٹھ کھڑی ہوئیں موسیٰ انہیں تھکا تھکا سا لگا۔۔۔

السلام علیکم!! خیریت ہے آپ ابھی تک جاگ رہی ہیں۔۔۔

وعلیکم اسلام۔۔۔ ظاہر ہے جو ان جہاں اکلوتا بیٹا جب بتائے بنا گھر سے غائب ہو تو ماں کو تو جاگنا ہی پڑے گا۔۔۔ حنا نے سر تاپیرا سکے حلیے کو دیکھ کر سختی سے کہا۔۔

بکھرے بال آستیں کہنیوں تک موڑے شرٹ کے اوپری دو بٹن کھولے آنکھوں میں سرخ ڈورے لئے وہ انکے نزدیک آیا۔۔۔

کہاں سے آرہے ہو؟ حنا نے اسکے نزدیک آنے پر ناگواری سے ایک قدم پیچھے لیا۔۔

ریلیکس مام میں کوئی نشہ نہیں کرتا۔۔ موسیٰ نے بولتے ساتھ ایک قدم آگے بڑھا کے کہا۔۔

پچھے ہٹو سیکریٹ کی اتنی تیز بدبو آ رہی ہے تمہارے پاس سے لیکن شرم زرا نہیں آ رہی ماں
سے جھوٹ بولتے ہوئے کتنی بار کہا ہے سیکریٹ پینا چھوڑ دو کسی دن تمہارے
باپ کو پتہ چلا۔۔۔

انہیں معلوم ہے مام اور پلیز کل ڈانٹ لیجئے گا ابھی میں بہت تھک گیا ہوں۔۔۔ آپ سو جائیں
جا کر گڈ نائٹ۔۔۔

موسیٰ اُن کی بات کاٹتے ہوئے بولتا اپنے کمرے کی طرف بڑھ گیا جب کے حنا اسکی پشت دیکھ
کر رہ گئیں۔۔۔ اتنی بھی بے خبر نہیں تھیں زین کا ذماں کا ہاتھ پکڑنے پر جس طرح وہ اٹھ کر گیا
تھا انکی نظروں سے چھپا نہیں تھا۔۔۔



السلام علیکم !!

و علیکم اسلام !! کہاں جا رہی ہو؟

کانج جا رہی ہوں۔۔۔ اگزیمنز ہونے والے ہیں نوٹس بھی لینے ہیں۔۔۔ حمنہ نے کرسی پر بیٹھتے
ہوئے بتایا۔۔۔

ٹھیک ہے پھر وقت پر آجانا ولید بھائی اپنی فیملی کے ساتھ شادی کی تاریخ چکی کرنے آرہے
ہیں۔۔۔ حرانے چائے کا گھونٹ بھرتے ہوئے بتایا۔۔۔

علی اور حمزہ دونوں نے چونکتے ساتھ بیک وقت اپنی ماں کو دیکھا۔

آپ نے پہلے کیوں نہیں بتایا مجھے؟

اب بتا تو رہی ہوں۔۔۔ خیر میری تو یہ سمجھ نہیں کے اتنی جلدی کیسے ہو گا سب پھر ایک ہفتہ ہی تو ہوا ہے تمہیں آفس جوائن کئے ایسے میں خالی ہاتھ لڑکی کو رخصت تو نہیں کیا جاسکتا ولید بھائی کو کہا بھی لیکن نہیں وہ تو ہتھیلی پے سر سوں جمائے بیٹھے ہیں اور تمہارا وہ جواری باپ ایسے چھوڑ کے بھاگا جیسے ہم کچھ تھے ہی نہیں۔۔۔ کبھی سوچا ہی نہیں تھا وہ ایسا ہو جائے گا تو کبھی شادی نہیں کرتی۔۔۔

حناناشہ کرتے ساتھ لگا تار دل کی بھڑاس نکال رہی تھیں۔۔۔ علی افسوس سے اپنی ماں کی گفتگو سن رہا تھا جب کے حمزہ اپناؤ باپ۔ کے ذکر پر آدھا کپ پی کر اپنی جگہ سے اٹھتی لاؤنج عبور کر گئی۔۔۔۔



حمزہ روک جاؤ۔۔۔ علی پورج میں آکر زور سے بول کر تیز تیز قدم اٹھاتا بیرونی گیٹ کے قریب روکا۔۔۔

حمزہ علی کو قریب آتا دیکھ کر آنسوؤں چھپاتی اسکی طرف متوجہ ہوئی۔۔۔

چلو میں چھوڑ دیتا ہوں خود آنے کی ضرورت نہیں ہے میں لینے آ جاؤں گا ٹھیک ہے۔۔۔ علی اُسے کہتا اپنی بائیک کی طرف بڑھنے لگا۔۔۔

میں خود چلی جاؤں گی۔۔۔

چُپ کرو کبھی گئی ہوا کیلی ہاں چلو آ جاؤ شاہباش۔۔

علی نے گھور کر ڈپٹتے ہوئے کہتے آگے ہمارہ گیا۔۔ مسکرا کر علی کے پیچھے چل دی۔۔



آپ کیا کہتے ہیں؟ ہرنے چائے کا کپ حماد خان کو دیتے ہوئے ولید کو دیکھ کر پوچھا۔۔

ٹھیک ہے پھر اگلے مہینے کی بیس تاریخ سہی ہے۔۔ اور ہاں حرا بلکل تیار یوں کو سر پر سوار مت

کرنا سب ہو جائے گا۔۔ جب تک بچیوں کے پیرز بھی ہو جائیں۔۔ جو بھی کرنا ہو تیاریاں

شروع کرو مل کر۔۔ کیوں پاپا ٹھیک ہے نہ۔۔ ولید نے کہتے آخر میں حماد خان کو دیکھا

جنہوں نے مسکرا کر سر ہلاتے ہاں میں ہاں ملائی۔۔

جیسا آپ سب کو ٹھیک لگے۔۔۔ حرا نے بھی مسکرا کر اپنے باپ اور بھائی کو دیکھا۔۔

مبارک ہو سب کو چلو حرا جلدی سے مٹھائی لاؤ۔۔

ہا ہا ہا۔۔!! ہاں لاؤ لیکن پاپا کو منا ہے۔۔ تالیہ نے ہنستے ہوئے حرا سے کہا اذان ریان اور

علی خاموش بیٹھے مسکرا رہے تھے۔۔

میں اپنے لئے تھوڑی کہ رہا ہوں بچے بیٹھے ہیں انکا منہ میٹھا کرواؤ۔۔ حماد خان کے بات بدلنے پر سب مسکرانے لگے روحی نے ریان کو دیکھا جو اسکی طرف متوجہ نہیں تھا ایک دم ہی وہ افسردہ ہوئی جو اس سے شادی کے دوسرے دن دوستی کرنے کے بعد سے دور دور رہنے لگا تھا۔۔



حمنہ کالج کے گیٹ سے جیسے ہی باہر آئی علی کی جگہ اذان کو دیکھ کر ایک لمحے کے لئے ٹھہر گئی۔۔ اذان جو علی کی منا کرتا خود اسکی بائیک پر آیا تھا حمنہ کو دیکھتے ہی مسکرا کر سیدھا ہوا۔۔ حمنہ ارد گرد دیکھتی جلدی سے اُسکے قریب پہنچی۔۔

السلام علیکم۔۔۔ آپ یہاں۔۔۔

وعلیکم اسلام کیوں میں نہیں آسکتا یہاں؟ جھکی پلکوں پے نظریں مرکوز کئے اذان نے مسکرا کر پوچھا۔۔۔

میں نے ایسا تو کچھ نہیں کہا۔۔۔

واہ یار میں تو بڑا ہی شریف سمجھا تھا چھوٹی بلبل کو۔۔۔ اس سے قبل اذان کچھ بولا دو لڑکے جنہیں وہ کب سے بائیک ہر بیٹھے سب کو آتا جانا دیکھ رہے تھے۔۔۔

ہو نہہ!! میں کہتا تھا جانی قدمت دیکھ مال۔۔۔۔۔ تراخ ایک دم چہرے پر پڑنے والا تھپڑ پوری قوت سے مارا گیا تھا کے لڑکا جھٹکا کھا کر زمین بوس ہوا۔۔۔

ابے تیری۔۔۔ دوسرا سا تھی جو ایک لمحے کے لئے ساکت ہو گیا تھا اچانک اذان کو دیکھ کر
آگے بڑھا اذان نے غصے سے اُسے گریبان سے چکڑ کر جھٹکا دیتے غرایا۔۔۔

ذلیل آدمی بیوی ہے میری۔۔۔۔۔ تڑاخ

اذان نے غصے سے کہتے کھنچ کر اُسکے منہ پر تھپڑ رسید کیا۔۔۔

حمنہ پیچھے کھڑی ڈر کے مارے تھر تھر کانپنے لگی۔۔۔

جان سے مار دوں گا تجھے میری بیوی ہے وہ۔۔۔۔۔ بیوی ہے۔۔۔ اذان غصے سے اسے لگاتار گے مار
رہا تھا جب لوگوں کا رش بڑھنے لگا۔۔۔ حمنہ سینے سے اپنا بیگ بھجے کا پتی ٹانگوں کے ساتھ
روئے جا رہی تھی۔ یکدم دوسرے لڑکے نے اذان کے چہرے پر مگلا مارا۔۔

اذان۔۔۔۔۔ روکو۔۔۔ روکو کوئی پلیز۔۔۔۔۔ حمنہ اذان کو مارنے پر تڑپ کر اسکی جانب
بڑھی۔۔۔ معاملہ بڑھتا دیکھ کر ہر و فیسر آگے بڑھے۔۔۔

روک جاؤ میں پولیس کو کال کر چکا ہوں۔۔۔

سنائی نہیں دے رہا۔۔۔۔۔ کالج کے پروفیسر نے چیخ کر دھمکی دی۔۔۔

چل بھاگ ورنہ بھائی ہمہیں چھوڑوانے کے بجائے لمبا پھنسا دے گا اسے دیکھ لیں گے بعد
میں۔۔۔ پولیس کا سنتے ہی ایک لڑکے نے سرگوشی کرتے اسے کھنچا۔۔۔

اس سے قبل اذان دوبارہ انکی جانب بڑھتا حمنہ نے پیچھے سے اسکی شرٹ مٹھی میں جکڑ کر کھچا۔۔۔

چھوڑ۔۔۔،

مم مار لیں مجھے بھی۔۔۔ اذان ایکدم غصے سے بولتے ساتھ پلٹا حمنہ کو دیکھ کر ہاتھ ہوا میں ہی رہ گیا۔۔۔۔ حمنہ کے خفگی سے آنسوں بہاتے ہوئے کہنے پر اذان کا سارا غصے ایکدم ختم ہو گیا۔ اذان نے دھیرے سے مسکرا کر مضبوطی سے اُس کا ہاتھ تھام کر سب کو نظر انداز کرتے خود بانیک پر بیٹھا۔۔

بیٹھو چوہیا۔۔۔ اذان نے خوش گوار لہجے میں کہتے اسے دیکھا اذان کا انداز ایسا تھا جیسے کچھ ہوا ہی نہ ہو۔۔۔۔ حمنہ آنسوں پوچھتی اذان کے پھٹے ہونٹ کو دیکھ کر آہستہ سے پیچھے بیٹھ گئی۔۔۔ لڑکی بعد میں شرمالینا بھی مضبوطی سے پکڑ لیا گر گر گرائی تو کیا کروں گا میں میرے پاس ایک ہی چوہیا ہے۔۔۔۔ اذان کے مسکراہٹ دبا کر کہنے پر حمنہ نے مسکرا کر ایک ہاتھ کندھے جبکہ دوسرا کرپے رکھا۔۔

اذان نے جان بوجھ کر تھوڑا آگے جا کر زور سے بریک لگائی۔۔۔ حمنہ جو ہنوز شرمالے کا شغل فرما رہی تھی گھبرا کر اسے مبوطی سے پکڑ کر سانس کھینچ کر رہ گئی۔۔

سمجھل کر یار سہی سے پکڑو اب مت چھوڑنا۔۔

اتنی سی چوٹ پر رو رہی ہو۔۔۔ ابھی میں دوائی لگا دیتا ہوں، ہممم۔۔۔ ریان نے اسے تسلی دیتے اٹھ کر جانے لگا جب روجی نے اُسکا ہاتھ پکڑا۔۔۔

میں چوٹ لگنے کی وجہ سے نہیں رو رہی۔۔۔ میں۔۔۔ روجی نے اتنے کہتے دوبارہ رونا شروع کر دیا۔۔۔

شش!! رونا بند کرو روجی بتاؤ مجھے کیا ہوا۔۔۔ ادھر دیکھا۔۔۔ روجی میں۔۔۔۔۔ ریان جو اسکا چہرہ دونوں ہاتھوں سے تھامے چپ کروانے کی کوشش کر رہا تھا روجی کے ایک دم سینے سے لگنے پر جھٹکا کھا کر رہ گیا۔۔۔ حیران نظروں سے اپنے ساتھ لگی روجی کو دیکھا جو سینے میں چہرہ چھپائے جانے کیا کہ رہی تھی۔۔۔

ریلیکس!! سچ کہوں تو مجھے تمہاری بات سمجھ نہیں آرہی۔۔۔ رونا بند کرو تم مجھے اب پریشان کر رہی ہو۔۔۔ ریان اُسے کہتے ہی ایک ہاتھ کنڈے کے گرد جمائل کرتے ہلکے ہلکے تھپتھانے لگی۔۔۔ روجی نے ریان کے یوں کرنے سے دونوں بازو اسکے گرد جمائل کرتے سراٹھا کر ایک نظر ریان کو دیکھ کر دوبارہ سینے سے لگ گئی۔۔۔

تم بہت پریشان کر رہی ہو اب مجھے بتاؤ ورنہ میں جنت نے پوچھوں جا کر۔۔۔

نہیں میں آپ کی وجہ سے رو رہی ہو۔۔۔

اچھا!! لیکن میں نے تو کچھ نہیں کیا۔۔۔ ریان نے مسکراہٹ دبا کر پوچھا۔۔۔

آپ خوش نہیں ہیں نہ میرے ساتھ۔۔۔ میں بہت بری ہوں۔۔۔ روحی نے سراٹھا کر روتے ہوئے کہتے دوبارہ سر سینے میں چھپا لیا۔۔۔

ریان اُسکی بات پر بمشکل اپنے قہقہہ ضبط کرنے میں کامیاب ہوا۔۔۔

واہ ریان بیٹا یہ طریقہ اتنی جلدی کام کر گیا۔۔۔ ریان سوچتا ہوا خود کو شاباشی دینے لگا جو اس کے شروع دن کے رویے کی وجہ سے جان بوجھ کا کھچا کھچا سا رہا تھا۔۔۔

تمہارے اس چھوٹے سے دماغ میں یہ خرافات ڈالتا کون ہے ہاں۔۔۔۔۔ کہاں بُری ہو۔۔۔۔۔ ریان نے دوبارہ چہرہ تھام کر اُسکی آنکھوں میں جھانکا۔۔۔

جھوٹ بول رہے ہیں۔۔۔

تمہیں لگتا ہے میں اپنی اتنی بیاری دوست سے جھوٹ کہوں گا۔۔۔ ریان نے مسکراتے ہوئے روحی کو دیکھا جس نے سنتے ہی اسکے دونوں ہاتھ اپنے چہرے سے ہٹا کر رخ پھیر لیا تھا۔۔۔

میں بیوی بھی ہوں آپ کی مجھے اچھا نہیں لگتا جو آپ۔۔۔ روحی نے بولتے ہوئے ایک دم لب بھنج لئے۔۔۔ ریان بے یقینی سے اسے دیکھ رہا تھا۔۔۔ اسے تو لگا تھا روحی

روحی ریان کو خاموش دیکھ کر آنسوؤں پوچھتی گھبرا کر اٹھنے لگی جب ریان نے ہوش میں آتے ہی دونوں کندھوں کو تھام کر اُسکا رخ اپنی جانب کیا۔۔۔

جلدی خیال نہیں آگیا کہ یہ بیچارہ تمہارا شوہر ہے۔۔۔ ریان نے شرارت سے کندھوں سے
تھامے ہی قریب کرتے ہلکا سا جھک کر دیکھنے لگا روجی نے شرمندگی سے نظریں جھکا لیں۔۔
اس سے قبل روجی کچھ کہتی ریان نے باری باری دونوں آنکھوں کو چوم لیا۔۔۔

مجھے۔۔

شش!! گھبراؤ مت نہیں کھا رہا۔۔۔۔۔ ریان نے ایک دم کچھ بھی بولنے سے روکتا جھک گیا

--



اذان نے بانیک سے اتر کر جیسے ہی حمنہ کی طرف دیکھا سفید پڑھتے چہرے کو دیکھتے قہقہہ دباتا
آگے بڑھ کر اسکا گال سہلایا۔۔

سب ٹھیک ہے دیکھو۔۔۔۔۔ ہا ہا ہا۔۔۔۔۔ اذان نے آہستہ سے بولتے زور سے قہقہہ لگایا۔۔

حمنہ نے لمبی سانس کھینچ کر بازو پر زور سے ہاتھ مار کر اندر جانے لگی۔۔

آہ!! اتنی زور سے مار دیا۔۔۔۔۔ اذان نے اکیٹنگ کرتے کراہ کر کہتے جھکا۔۔

آپ کو چوٹ لگی ہے؟

ہاں ابھی مارا تم نے اتنی زور سے۔۔۔۔۔ حمنہ جو اسکی بات پر واپس آئی تھی اذان کی بات پر

دوبارہ کندھے پر مرنے لگی جب ایک دم اذان نے اسکا ہاتھ تھاما۔۔

چوہیا ہاتھ بہت چل رہے ہیں بائیک پر باندھ کر دوبارہ لے جاؤں گا۔۔۔ اذان نے روعب سے کہتے اسے قریب کیا۔۔۔

حمنہ نے گھبرا کر اسے دیکھا جو اتنی تیز بائیک چلا کر لایا تھا کہ حمنہ اسکے ساتھ چپک کر بیٹھی مضبوطی سے پکڑ کر بیٹھی رہی تھی۔۔۔ ڈر کے مارے اُسکی آواز بھی نہیں نکل سکی۔۔۔

میں مار نہیں رہی تھی۔۔۔ حمنہ نے خفگی سے اسے کہا۔۔۔

اس سے قبل اذان کچھ بولتا موبائل رنگ ہونے لگا۔۔۔

ہیلو!! جی پاپا آگئے۔۔۔ ٹھیک ہے میں باہر ہی ہوں۔۔۔ اوکے۔۔۔ اذان کال ریسیو کرتا ولید سے بات کرنے لگا جب کہ حمنہ اذان کے چہرے کو غور سے دیکھنے لگی۔۔۔

اذان نے بات کرتے آئی برو اچکائی۔۔۔ حمنہ نے ہاتھ اٹھا کر بے ساختہ ہونٹ کے پھٹے کنارے کو نرمی سے چھو کر اسے خفگی سے گھور کر اندر بڑھ گئی۔۔۔ جب کہ اذان بات کرنا بھولتے اسے جاتا دیکھتا رہ گیا۔۔۔



ذمار مجھے تم سے بات کرنی ہے۔۔۔۔۔ زین دروازہ کھٹکھٹاتے ہوئے سنجیدگی سے کہتا اندر

آیا۔۔۔ ذمار جو کتابیں پھیلائی بیٹھی تھی زین کو دیکھ کر چڑ گئی۔۔۔

میں ابھی پڑھ رہی ہوں زین بھائی۔۔۔ ذمار نے مصروف انداز میں بولتے بھائی پر زور دیا۔۔۔

زین کا پارہ ایک دم چڑھا۔ آگے بڑھ کر سختی سے بازو جکڑ کر دوسرے ہاتھ سے اسکا چہرہ جکڑ کر جھکا۔۔۔ ذمار کی حیرت سے آنکھیں پھیل گئیں۔۔۔

میں تمہارے نخرے دیکھنے نہیں آیا ہوں سمجھی ہو نہہ منگنی کر کے بھائی کہ رہی ہوں۔۔۔ کسی نے بتایا نہیں منگیترا کو بھائی نہیں کہتے۔۔۔ زین نے سلگ کر دانت پیس کر کہا۔۔۔ ذمار ہنوز آنکھیں پھیلائے اسے دیکھ رہی تھی۔۔۔

چاچا چاچی کو تم خود جا کر منا کرو کہ تم مجھ سے شادی نہیں کر سکتی ورنہ اچھا نہیں ہوگا سمجھی۔۔۔ زین جھٹکے سرا سے چھوڑ کر پیچھے دکھلتا بولنے کا موقع دیے بغیر کمرے سے نکل گیا۔۔۔

میں کون سا مرے جا رہی ہوں۔۔۔ ذمار نے چیخ کر پین پوری قوت سے دروازے پر پھینکا۔۔۔



ٹھک ٹھک ٹھک !!

کون ہے؟

ریان بھائی آپ کی معصوم جنت۔۔۔ نیچے آجائیں سب آچکے ہیں۔۔۔۔۔ جنت کی شرارت بھری آواز پر ریان نے مسکراتے روجی کو دیکھا۔۔۔ اذان کے جانے کے بعد وہ بھی روجی کے ساتھ اپنی گاڑی میں گھر آ گیا تھا۔۔۔

چلو۔۔۔۔۔ روحی نے دروازہ کھولتے ہوئے کہا۔۔۔ جنت جو پلٹ کر جانے لگی تھی
روحی کو دیکھ کر مسکرائی۔۔۔

روحی میری شرٹ نہیں مل رہی ڈھونڈ دو پھر چلی جانا۔۔۔ اس سے قبل روحی کمرے سے
نکلتی ریان بیڈ سے اٹھ کر زور سے بول کر گھورنے لگا۔۔۔

وائٹ والی ناوہ وارڈروب میں ہی ہے۔۔۔۔۔ روحی مسکرا کر زور سے بولتی جھپاک سے باہر
نکل گئی۔۔۔

بعد میں بتاتا ہوں اسے۔۔۔

ریان نے دانت پیس کر دروازے کو دیکھ کر وارڈروب کی طرف بڑھ گئی۔



السلام علیکم !!

ٹائی کی ناٹ ڈھیلی کرتے وہ چھوٹے چھوٹے قدم لے کر مناہل کے قریب پہنچ کر کندھوں سے
تھام کر اپنی طرف گھوما یا۔۔۔

کیا ہوا طبیعت تو ٹھیک ہے۔۔۔ منہاج ایکدم پریشان ہوتا تھا چھو کر پوچھنے لگا۔۔۔

ہاتھ مت لگاؤ مجھے تمہیں کہا تھا نہ مت قریب آیا کرو کیوں آئے ہاں۔۔۔۔۔ پیپر سائن کرنے
کے باوجود میرے ساتھ دھوکا کیا زبردستی میرے قریب آتے رہے میں برداشت کرتی رہی

کے چلو جو ہونا تھا شاید میرے نصیب میں یہی سب لکھا تھا۔۔۔ تم بہت برے ہو آئی ہیٹ
یو۔۔ آئی ہیٹ یو۔۔۔ مناہل گھسے سے زور سے اسکا ہاتھ جھٹکتی پھاڑ کھانے والے انداز میں
بولتی دونوں ہاتھوں سے چہرہ چھپا گئی۔۔۔ جب کے منہاج اپنی جگہ ساکت رہ گیا۔۔
ہونٹ بھیج کر اسے روتے دیکھتا رہا جو چہرہ چھپائے روئے جا رہی تھی۔۔ ایک قدم پیچھے لیتا جھٹکے
سے پلٹ کر لمبے لمبے ڈاگ بھرتا کمرے سے نکل گیا۔۔۔



شادی کی تیاریاں زور و شور سے جاری تھیں۔۔۔۔۔ حمنہ اور جنّت کے پیپر ز ختم ہوتے ہی
دونوں کو مایوں بیٹھا دیا گیا تھا

مناہل بھی منہاج اور انعم کے ساتھ روکنے آگئی۔ تھی۔۔۔۔۔ مناہل کو دکھ تھا غصے میں وہ منہاج
کو اتنا کچھ بول چکی تھی منہاج اس دن سے مناہل سے ناراض تھا۔۔۔
چونکہ دونوں کو ساتھ ہی مایوں بیٹھا یا تھا اس لئے حنا اور حرا شادی تک کے لئے وہیں آگئے
تھے۔۔۔

تالیہ اپنے کمرے سے نکل کر جنّت کے کمرے کی طرف بڑھی۔۔۔۔۔ اندر داخل ہوتے ہی
مسکرا کر سب کو دیکھا ایک جگہ اسکی دونوں نندیں بیٹھیں بری بیک کر رہی تھی جب کے
دوسری طرف مناہل روجی حمنہ اور جنّت کے پاس نیچے بیٹھی ہنسی مذاق کر رہی تھیں۔۔۔

آنٹی اچھا ہوا آپ آگیں دیکھیں جنت رور ہی ہیں۔۔۔ انعم جو ابٹن کا باؤل اٹھا کر جا رہی تھی
تالیہ کو دیکھ کر شرارت سے بولی۔۔

کوئی نہیں ماما میں۔۔۔

میری بہن کو رولا دیا۔۔ اس سے قبل جنت بات مکمل کرتی ریان منہاج کے ساتھ اندر آتے
ہوئے بولا۔۔۔

تم دونوں یہاں کیا کر رہے ہو چلو باہر۔۔ تالیہ نے ایک دم دانتے والے انداز میں کہا۔۔۔
لیکن میں تو بہن کو دیکھنے آیا ہوں۔۔ آہ!! کیا کر رہی ہیں ماما بیوی والا ہو گیا ہوں وہ دیکھیں
آپ کی بہو مسکرا رہی ہے چھوڑ دیں عزت کا سوال ہے۔۔ تالیہ کے کان کھینچنے پر ریان سرگوشی
میں التجا کرنے لگا تالیہ کے ساتھ منہاج بھی اسکی باتیں سن کر مسکرا رہا تھا جب تالیہ نے منہاج
کو متوجہ کیا۔۔

اور منہاج تم منا کرنے کے بجائے خود نہیں اندر آگئے۔۔ چلو فوراً نکالو کمرے سے دونوں
باہر۔۔۔ تالیہ نے دونوں کو دپٹے دروازے کی طرف اشارہ کیا۔۔ سب کے ساتھ جمنہ اور
جنت بھی مسکرا رہی تھیں۔۔

میں تو روکنے کے لیے پیچھے آیا تھا مممانی جان۔۔ منہاج نے جلدی سے صفائی دینی چاہی جب
ولید کی آواز پر سب نے دروازے کی طرف دیکھا۔

جھانک کیوں رہے ہیں اندر آجائیں آپ کا ہی تو انتظار ہو رہا ہے۔۔۔ تالیہ نے ولید کے اندر
جھانکتے دیکھ کر لطیف سا طنز کیا۔۔۔

بیوی اب اتنے پیار سے بلارہی ہو تو آہی جاتا ہوں

ولید مسکراتے ہوئے کہتا اندر آیا حنا اور حرامنہ نیچے کئے ہنس دی اس سے قبل تالیہ کچھ بولتی
جنت کی آواز پر روک گئی۔۔۔

میری گڑیا۔۔۔ ولید نے آگے بڑھ کر جنت کے سرپے ہاتھ رکھا ایک دم ہی ماحول میں افسردگی
پھیلی۔۔۔

حمنہ نے گھونگھٹ میں ہی آنکھوں کو جھپک جھپک کر خود کو رونے سے روکا۔۔۔ منہاج اور
ریان کے اندر آتے ہی دونوں نے گھونگھٹ کر لیا تھا۔۔۔ ورنہ شامت پکی تھی۔۔۔

روحی ایک کپ چائے بنا دو۔۔۔ ریان نے سب کو اُداس دیکھ کر روحی کو مخاطب کیا۔۔۔

جی۔۔۔ پاپا آپ پیئیں گے۔۔۔ روحی نے اٹھ کر ولید سے پوچھا۔۔۔

نیکی اور پوچھ پوچھ ضرور۔۔۔ ولید نے مسکرا کر روحی کے سرپے ہاتھ رکھ کر کہا۔۔۔

روحی تم رہنے دو بیٹا میں بنا دیتی ہوں۔۔۔

ماما آپ کو میرے ہاتھ کی چائے پسند نہیں؟ روحی نے خفگی سے تالیہ کو دیکھا۔۔۔

ہمم ماما پانی والی بہت تھی اس دن چائے۔۔۔

اچھا بچو پھر کیوں کہا اُسے چائے کا جاؤ اب خود بناؤ دودھ والی لیکن اسٹرونگ ہونی چاہئے ہم
 سب کے لئے جاؤ۔۔۔ ریان جو روحی کو چڑھانے کے لئے تالیہ کے جواب دینے سے قبل ہی
 بول پڑا تھا تالیہ کے کندھے پر چپت مار کے حکم دینے پر سٹیٹا گیا۔۔۔ منہاج نے جلدی سے
 کمرے سے نکلنا چاہا۔۔۔

روک جائیں منہاج بھائی میرے ساتھ آئے تھے میرے ساتھ ہی کچن تک جائیں گے۔۔۔ ماما
 آپ نے سب کے سامنے مجھے لکارا ہے۔۔۔ اب دیکھئے گا منہاج بھائی ایسی چائے بنائیں گے کے
 کیا ہی کسی نے بنائی ہو۔۔۔ چلیں۔۔۔ گھوریں مت مرد بنیں۔۔۔

ریان کے بچے۔۔۔ منہاج نے دانت پیسے جو اسے چھوڑنے کو تیار نہیں تھا۔۔۔ مناہل منہاج
 کے تاثرات دیکھ کر مسکرانے لگی۔۔۔

یہ لڑکا کبھی نہیں سدھرے گا۔۔۔ تالیہ نے ہنستے ہوئے ریان کو دیکھ جو منہاج کا بازو پکڑے
 کمرے سے نکل گیا تھا۔۔۔

موسیٰ رو کو مجھے تم سے بات کرنی ہے۔۔۔ وہ جو سب کے کمرے سے جانے کے بعد خود بھی
 اب ڈھیلے قدموں سے باہر نکل رہا تھا علی کی آواز پر روکا۔۔۔

چلو لان میں چلتے ہیں۔۔۔ علی قریب آ کر مسکرا کر بولتا آگے بڑھ گیا مجبوراً اسے بھی پیچھے جانا

پڑا۔۔۔

تم دونوں اس وقت کدھر چلو ہمارے ساتھ کچن میں مدد کروانے۔۔۔ ریان اور منہاج
دونوں ایک دوسرے سے الجھے کچن کی طرف جا رہے تھے دونوں کو دیکھ کر ریان منہاج کو
چھوڑتا تیزی ان دونوں کا راستہ روک کر بولا۔۔۔

ہاں ہاں پڑوسیوں کو بھی جگا کر لے آؤ چائے نہیں چائے کی نہر نکالنے جا رہے ہو۔۔ منہاج بیٹا
جاؤ آرام کرو اب یہ خود بنائے گا اور تم دونوں بھی۔۔ تم چلو جلدی سے بنا کر لاؤ۔۔۔ اس
سے قبل علی کوئی جواب دیتا تالیہ کمرے سے آتیں ڈانٹ کر بولتیں ریان کو گھورنے لگیں جو
منہ بنا کر ناراض ہوتا کچن کی جانب بڑھ گیا۔۔۔

ہمارے لئے بھی پلیز۔۔۔ علی مسکرا کر اُسے جاتے دیکھ کر کہتا تیزی سے بھاگا۔۔ ریان نے
پلٹ کر دانت پستے ہوئے اُسے باہر جاتے دیکھ کر سر جھٹک کر رہ گیا۔۔۔



اچھی مصیبت ہے اب یہ ساس پین کہاں رکھا ہے۔۔۔ ریان بڑبڑاتا باری باری کیمینٹ کھول
کر چیک کر رہا تھا جب کچھ رکھنے کی آواز پر ایک دم پلٹا۔۔

روحی برنر کے پاس کھڑی فل سائیز کا ساس پین رکھ کے دودھ ڈال رہی تھی۔۔
میں بنا رہا تھا۔۔

ہممم! کوئی بات نہیں میں بنا دیتی ہوں اگلی بار آپ بنا دیجئے گا۔۔ روحی اسکے ناراضگی سے
کہنے پر مسکرا کر بولتی دودھ ڈال کر فریج کی جانب بڑھی۔۔

ریان ٹیک لگا کر سینے پے بازو لپیٹے اسے دیکھنے لگا۔۔۔

روحی جیسے ہی قریب آئی ریان نے اسکا ہاتھ تھام کر اپنے قریب کیا۔۔

چھوڑیں۔۔۔۔

اگر نہیں چھوڑوں۔۔۔ ریان نے دونوں ہاتھ اسکی کمر کے گرد حائل کرتے اپنے اور نزدیک

کیا۔۔۔ روحی نے شرمیلی مسکراہٹ کے ساتھ نظریں جھکالیں۔

ریان اسکی طرف جھکنے لگا جب قدموں کی آواز پر روحی بوکھلا کر ریان کے حصار سے نکل کر بے

مقصد کیبٹ کھولنے لگی۔۔۔ ریان اسکے گھبرانے پر محظوظ ہوتا دروازے کی طرف متوجہ

ہوا۔۔۔

مناہل باجی منہاج بھائی کمرے میں ہیں۔۔۔

جانتی ہوں۔۔۔ مناہل اسے جواب دیتی اندر آئی۔۔

عجیب ہیں منہاج بھائی بھی دوسروں کی جاسوسی کے لئے بھٹکنے کے لئے چھوڑ دیا اپنی بیگم

کو۔۔۔ بیچارے کا بھی کیا قصور ہم بیچاروں کو بھی چُن چُن کر پیس ملے ہیں۔۔۔ مناہل کے انے

پر بد مزہ ہوتے وہ بڑبڑا کر ایک نظر روحی کو دیکھ کر کچن سے نکل گیا۔



موسیٰ اب بتاؤ مجھے کیا ہوا ہے میں دیکھ رہا ہوں آج کل بڑے خاموش ہو سب خیریت تو ہے
نہ۔۔۔

ہاں سب ٹھیک ہے مجھے کیا ہونا ہے۔۔۔۔ موسیٰ نے لان میں رکھی کرسی پر بیٹھتے ہوئے
کہا۔۔۔ شادی والا گھر تھا سب کے ایک جگہ ہونے پر رت جگے ہو رہے
تھے۔۔۔

موسیٰ کی بات پر علی نے کرسی سے ٹیک لگا کر گہری نظروں سے اُسے دیکھا وہ کزنز ہونے کے
ساتھ دوست اور بھائی بھی تھے ایک دوسرے کو اچھے سے جانتے تھے۔۔۔
پکی بات ہے؟

ہاں یار۔۔۔۔ موسیٰ نے کہتے ساتھ زبردستی مسکرا
پھر بھی اگر کوئی بات ہے تو مجھ سے شیئر کر سکتے ہو ورنہ ریان کو تو جانتے ہی ہوا گرا سے
تمہارے اس لٹکے منہ کی بھنک پڑی پھر وہ ہو گا اور اسکی جاسوسی ہا ہا خیر تم سوچو جب تک میں
چائے کا معلوم کر کے آتا ہوں کہیں ایسا نہ ہو چائے۔ کے بجائے کڑوا۔ پانی بن رہا ہو۔۔۔۔۔ علی
اسے وارن کرتا ہنستے ہوا اٹھ کر موسیٰ کا کندھا تھپتھپاتے اندر کی طرف بڑھ گیا۔۔۔ موسیٰ نے
علی کے جاتے ہی ایک بار پھر ذمار کا نمبر چیک کیا جو بند جا رہا تھا۔



دو دن بعد مہندی تھی۔۔۔

حماد خان نے دونوں لڑکوں کو حمنہ اور جنت سے ملنے اور دیکھنے پر پابندی لگائی ہوئی تھی یہی وجہ تھی کہ اذان دو دن وقفے وقفے سے حمنہ کو میسج کرتا لیکن آگے سے حمنہ کوئی جواب نہیں دے رہی تھی اذان اسکے جواب نہ دینے پر تمللا کر رہ جاتا۔۔۔ اسی بے چینی میں دو دن بھی گزر گئے۔۔ دوسری طرف حمنہ بے بسی سے اپنے موبائل کی طرف دیکھتی۔ سب کی موجودگی میں وہ موبائل استعمال نہیں کر رہی تھی۔۔



صبح سے ہی گھر میں افراتفری کا عالم تھا۔۔

مہندی کی تقریب کے لئے گھر کے قریب ہی خالی پلاٹ پے شامیانے لگوا کر اپنی مرضی سے سیٹنگ کروائی گئی تھی۔۔

آٹھ بجے کا وقت تھا جب گھر کے مرد حضرات سفید شلوار قمیض پر پیلا دوپٹہ گلے میں ڈالے جانے کے لئے تیار کھڑے تھے۔۔ اذان اور علی بھی تیار وہیں بیٹھے تھے۔۔ چلو آ جاؤ سب۔۔

امی کیسی لگ رہی ہوں۔۔۔ حمنہ نے حرا کو دیکھ کر مسکرا کر۔ پوچھا سب ایک ہی کمرے میں ایک دوسرے کی مدد کر رہی تھیں۔۔۔ مناہل جو روحی سے پھولوں کا ٹیکا سہی کروا رہی تھی حمنہ کی بات سن کر اسے دیکھنے لگی جو پیلے لہنگے میں تیار کھڑی بہت خوبصورت لگ رہی تھی۔۔۔

اچھی۔ لگ رہی ہو۔۔۔ لیںس لگوائے تھے نہ۔۔

حرا کے مسکرا کر اس طرح پر پوچھنے پر حمنہ کی مسکراہٹ پھینکی پڑی۔۔

جی لگوائے تھے لیکن مجھے عادت نہیں ہے تو۔۔

تو عادت بنانے سے بنے گی حمنہ اب کیا تم اپنی شادی میں بھی وہ بڑا سا چشمہ پہنے اچھی لگو

گی۔۔۔

پھوپھو اس میں کچھ غلط بھی نہیں چوہیا کیوٹ لگے گی۔۔۔ حرا جو اُسکی بات کاٹتیں اسے ڈپٹ

رہی تھیں اذان کی آواز پر ایک دم چپ ہوئیں سب نے گردن گھوما کر دروازے کی طرف دیکھا

جہاں اذان چوکھٹ سے پشت ٹیکا کر دونوں بازو سینے پر باندھے جانے کب سے آنکھوں میں

مجت سموئے حمنہ کو دیکھ رہا تھا۔ حمنہ کو اس روپ میں دیکھتے ہی دودن سے آیا غصہ خود بخود

ختم ہوتا چلا گیا۔

وہ تو ہمیں لگے گی بیٹا دوسرے تو مذاق۔ بنائیں گے اور تم کیا کر رہے ہو یہاں میں لا رہی تھی

سب کو۔۔ حرا نے مسکرا کر اسے کہا جس کے چہرے پر ناگواری پھیلی تھی۔۔۔

وہ میری۔۔۔۔

اس سے قبل اذان کوئی سخت بات کر دیتا حما خان کے آنے پر خاموش ہوتے گہری سانس لے

کر رہ گیا۔۔۔



مجھے ساجن کے گھر جانا ہے

مجھے ساجن کے گھر جانا ہے

اوووو!! مجھے ساجن کے گھر جانا ہے

اوووو!! مجھے ساجن کے گھر جانا ہے۔۔۔

ارے لڑکیوں آگے بھی گالو کمبخت ایک ہی جگہ اٹک گئیں ہیں سن لیاد کھڑا تم سب کی ماؤں نے۔۔۔ ڈھول کی تھاپ پر پر جوش انداز میں تالیاں بجاتیں لڑکیاں بڑے سے گول دائرے میں اسٹیج کے قریب ہی نیچے بیٹھیں ایک ہی لائن دوہرائے جارہی تھیں جب قریب ہی کھڑی کسی بزرگ عورت نے جھنجھلا کر سب کو ڈپٹا۔۔۔

دادی اماں میں تبھی یہاں نہیں بیٹھی اگر امی نے میرا کھڑا سنجیدگی سے لے لیا تو میں نے تو دکھ میں ہی چلے جانا ہے۔۔۔ بزرگ عورت کی پوتی نے قریب آ کر شرارت سے کہتی واپس بھاگی۔۔۔

آئے ہائے بڑی بے شرم کڑیاں ہیں۔۔۔

ہاہاہا!! ارے آپ کیوں پریشان ہو رہی ہیں آجائیں۔۔۔ اور تم لڑکیوں کوئی اور گانا گاؤ۔۔۔

تالیہ نے قریب آ کر ہنس کر بولتی انہیں لئے آگے بڑھ گئی۔۔۔

میں بتاتی ہوں گانا۔۔۔ انعم نے پر جوش ہو کر سب لڑکیوں کو دیکھا۔۔۔

ساجن

اوو!! بہن ساجن کو چھوڑو ورنہ اس بار دادی اماں کی لاٹھی ہی نہ پڑ جائے۔۔ ہاہاہا۔۔ ڈھول
بجاتی لڑکی نے ہنس کر ٹوکا۔۔

ہاہاہا!! مجھے تو لگتا ہے دادی اماں کے ساجن سے دو دو ہاتھ ہو گئے ہیں۔۔

بس کرو تم سب سوچ سمجھ کر مذاق کیا کرو۔۔ روحی جو وہیں بیٹھی تھی ایک دم سب کو ڈپٹا۔

--



ذمار مجھے تم سے بات کرنی ہے۔۔۔ موسیٰ جو ریان اور منہاج کے ساتھ کھڑا تھا ذمار کو دیکھ کر
تیزی سے اسکی جانب بڑھا۔۔

ذمار مجھے تم سے بات کرنی ہے۔۔۔ موسیٰ جو ریان اور منہاج کے ساتھ کھڑا تھا ذمار کو دیکھ کر
تیزی سے اسکی جانب بڑھا۔۔

ذمار نے نظر پلٹ کر اسے دیکھ کر احتیاط سے اطراف کا جائزہ لے کر موسیٰ کے گلے میں ڈالے
ڈوپٹے کو جلدی سے کھینچ کر باہر کی جانب بڑھی۔۔

موسیٰ اسکی حرکت پر حیران ہوتا سے دیکھنے لگا جب دوبارہ ذمار نے پلٹ کر گھورتے ہوئے پیچھے
آنے کا اشارہ کیا۔۔۔

موسیٰ بالوں کو سیٹ کرتا ارد گرد دیکھتا پیچھے چل دیا۔۔۔



مہندی کی تقریب جاری تھی۔۔۔۔۔ اسٹیج پر دونوں جوڑیوں کے لئے گیندے اور موتیے کے پھولوں سے سجے جھولے رکھے گئے تھے۔۔۔۔۔ باری باری سب مہندی کی رسم کر رہے تھے۔۔۔ تصویریں اور مووی بن رہی تھی۔۔۔

اذان نے کنکھیوں سے ساتھ بیٹھی حمنہ کو دیکھا جو بار بار اپنی آنکھوں کو جھپک رہی تھی۔۔۔ اذان نے ٹیبل پر دیکھنے کے بعد ارد گرد دیکھا ہر کوئی مہندی کو انجوائے کرنے میں مشغول تھا۔۔۔ حمنہ تم ٹھیک ہو؟ اذان نے اسکے ہاتھ پر اپنا ہاتھ رکھ کے فکر مندی سے پوچھا۔۔۔

میری آنکھوں میں چھن ہو رہی ہے پلیز امی کو بلا دیں۔۔۔ حمنہ نے آنکھوں کو جھپک کر بیچارگی سے کہا۔۔۔ اذان نے اسکی بات سن کر ایک نظر پورے حال میں دوڑائی حراد و عورتوں کے پاس کھڑی تھیں۔۔۔

ایک منٹ۔۔۔۔

اذان اسے کہتا فاصلے پر کھڑی انعم کو آواز دینے لگا وہ جو تصویر بنانے میں مشغول تھی آواز پر مسکرا کر جلدی سے قریب آئی۔۔۔

جی اذان بھائی۔

انعم میرے آنکھوں میں چھن ہو رہی ہے۔۔۔ اذان کے بولنے سے قبل ہی حمنہ نے روہانسی ہو کر بتایا۔۔۔

لینس کی کٹ آپ کے پاس ہے؟ انعم حمنہ کی سرخ ہوتی آنکھوں کو دیکھ کر پریشانی سے پوچھا۔۔۔

جواب دوا سے کہاں ہے تمہارا کلچ۔۔۔ اذان نے حمنہ کو ایک دم خاموشی سے اسے انعم کو دیکھتے پا کر کہتے ٹیبل سے کلچ۔ اٹھایا جب اچانک حمنہ کی بات سن کر ہونٹ بھیج کر اسے دیکھنے لگا۔۔۔ تمہارا دماغ کہاں ہوتا ہے۔۔۔

سوری میں نے ڈریسنگ ٹیبل پر رکھا تھا کے رکھ دوں گی۔۔۔ حمنہ نے اذان کے سختی سے بولنے پر اسے دیکھ بتایا۔۔۔ انعم نے اپنا ماتھا پیٹ لیا۔۔۔

کسی اور سے نہیں کہہ سکتی تھی تم۔۔۔ اب اگر انفیکشن ہو گیا آنکھوں۔۔۔

اذان بیٹا کیا ہو گیا سب دیکھ رہے ہیں۔۔۔ تالیہ دونوں کے تاثرات دیکھ کر جلدی سے قریب آ کر آہستہ سے بولیں۔۔۔

ماما لینس آنکھ میں تکلیف کر رہے ہیں اور آپ کی بھلکڑ بھتیجی کٹ کو آرام کے گرز سے چھوڑ آئی ہیں۔۔۔۔

فکر مت کرو ابھی کھانا کھلنے والا ہے میں مناہل کو کہتی ہوں ایک بار نکال کر پانی سے دھو کر پہنا دے گی۔۔۔

ماما سکی آنکھ میں انفیکشن ہو جائے گا مناہل یہاں ہے بھی نہیں۔۔۔ اذان نے تالیہ کو دیکھ کر بتایا جو اسکی بات پر مسکرا رہی تھیں جب کے حمناہ تالیہ اور انعم کے سامنے شر مندہ ہو رہی تھی۔۔۔

اذان بھائی ڈونٹ وری ہم ہیں نہ حمناہ آپنی کو کچھ بھی نہیں ہونے دیں گے۔۔۔ میں آتی ہوں بھابھی کو بلا کر۔۔۔ انعم شرارت سے کہتی آگے بڑھ گئی۔۔۔

حمناہ اگر پھر بھی چبھن ہو تو گھر چلے جانا ویسے ہی سب کھانا کھا کر جائیں گے ہی۔۔۔۔۔ تالیہ پیار سے گال پر ہاتھ رکھتی نرمی سے بولتی واپس چلی گئیں۔۔۔

مناہل سے کہ دینا چبھن ہو رہی ہے سمجھی۔۔۔۔۔ اذان نے تالیہ کے جاتے ہی سرگوشی کی حمناہ نے حیرانگی سے اُسے دیکھا۔

لیکن۔۔۔

خاموش رہو چوہیادودن سے مجھے نظر انداز کر رہی ہو ایسے ہی جانے دوں گا تمہیں چلو ذرا تم گھر بتاتا ہوں۔۔۔۔۔ اذان نے ڈرانے والے انداز میں کہتے اسکا ہاتھ تھام لیا۔

اذان کی بات سنتے ہی حمناہ کی ہتھیلیاں بھیگ گئیں۔۔۔

کنکھیوں سے اُسکے تاثرات دیکھتا اذان دھیمے سے مسکرا کر انگوٹھے سے نبض کو سہلانے لگا۔۔۔ اذان کی حرکت سے حمنہ کی سٹی گم ہو گئی۔۔۔

وہ کیسی سزا دینے کی بات کر رہا تھا۔۔۔ یہی سوال سوچ میں گردش کرنے لگا جب مناہل کے آجانے پر پر سکون سانس کھینچتی وہ اُس کی طرف متوجہ ہو گئی جب کے اذان جو اُسے ہی دیکھ رہا تھا حمنہ کے گھبرانے شرمانے پر مسکرا کر موبائل پر جھک گیا۔۔۔



اہم بہت اچھی لگ رہی ہو۔۔۔ علی نے جھک کر سرگوشی کی۔۔۔

پہلے نہیں لگتی تھی۔۔۔ جنت نے شرمانے ہوئے پوچھا۔۔۔

کیا باتیں ہو رہی ہیں۔۔۔۔۔ ریان کی آواز پر دونوں نے چونک کر اسے دیکھا جو روحی کے ساتھ کھڑا دونوں کو دیکھ رہے تھے۔۔۔

پر سنل ہیں۔۔۔۔۔ علی نے شرارت سے مسکرا کر اسے جواب دیا۔

کوئی ایسی بات نہیں ہے ریان بھائی۔۔۔۔۔ جنت نے علی کو گھور اتے ہوئے ریان سے کہا۔۔۔

اوائے میری بہن کو تنگ مت کرو۔۔۔

بیٹا بیوی ہے میری۔۔۔۔۔ بھابھی لے کر جائیں اپنے شوہر صاحب کو۔۔۔۔۔ علی نے شرارت سے

روحی سے کہا جو انکی باتیں سن کر حیران ہونے کے ساتھ شرما بھی رہی تھی۔۔۔

یار میں تو کب سے جانے کے لئے تیار ہوں بس تم لوگوں کی بھابھی ہیں جو مجھ سے بھاگتی رہتی ہے۔۔۔ ریان نے سرداہ بھرتے مظلومیت سے کہا۔۔۔

ارے۔۔۔ روکو کہاں جا رہی ہو۔۔۔ ریان کی بات سن کر روحی گھورتی ہوئی آگے بڑھ گئی۔۔۔ ریان ہنستا ہوا اسکے پیچھے گیا۔۔۔



ذمار میں کچھ پوچھ رہا ہوں تم سے جواب دو۔۔۔ موسیٰ نے ہلکی آواز میں پوچھتے آگے بڑھ کر دونوں ہاتھوں سے ذمار کو کندھے سے پکڑ کر اپنے نزدیک کیا ذمار ہنوز خاموشی سے اسکی آنکھوں میں دیکھ رہی تھی۔۔۔

میں تم سے کچھ پوچھ رہا ہوں ذمار۔۔۔

میں تمہارے کسی سوال کے جواب دینے کی پابند نہیں ہوں سمجھے تم۔۔۔ کیوں جاننا چاہتے ہو کے میں کہاں تھی؟ کون لگتی ہوں میں تمہاری؟ آخر رشتہ ہی کیا ہے تمہارا اور میرا ہاں بولو جواب دو۔۔۔ مسٹر موسیٰ ریحان کیا تمہارے پاس میرے سوالوں کا جواب ہے؟ ذمار نے تڑاکا گھورتے ہوئے غصے سے بولتے دونوں ہاتھوں سے اس کا گریبان جکڑ کر جھٹکا دیا۔۔۔ دونوں ایک دوسرے کے قریب کھڑے تھے۔۔۔

ذمار میں۔۔۔

چپ رہو سمجھے تم بزدل انسان ہو میں نے اس دن کہا تھا میں تمہیں پسند کرتی ہوں اور تم نے سن کر کیا کیا میری منگنی میں مٹھائی کھانے چلے آئے تھے۔۔۔ ذمار کہتے ہی گریبان چھوڑ کر سینے پر ہاتھ مار کر جانے لگی۔۔۔

روک جاؤ یا پہلے میری بات تو سن لو۔۔۔ موسیٰ نے جلدی سے اسکا بازو پکڑ کر روکا۔۔۔
مجھے تمہاری فضول تسلیوں کی ضرورت نہیں ہے اب کرنا تم اس پر کٹی لائے آپا سے شادی تم ہو اسی کے لائیک۔۔۔

اچھا۔۔۔ ٹھیک ہے اب تم اتنا کہ رہی ہو تو یہ بھی کر لوں گا۔۔۔ موسیٰ نے اپنے قریب کرتے آنکھوں میں جھانک کر کہا ذمار سراٹھا کر اسے ہی گھور رہی تھی۔۔۔
کر کے دکھاؤ دونوں کی جان لے لوں گی۔۔۔

سچ میں لے لوں گی۔۔۔

موسیٰ نے آہستہ سے مسکرا کر دونوں ہاتھ اسکے گال پر رکھے۔۔۔ ذمار کی آنکھوں میں تیرتی نمی وہ دیکھ سکتا تھا۔۔۔

ہاں لے لوں گی اور اگر نہیں لے سکی تو خود کو مار لوں گی تاکہ زین سے میری جان چھوٹ جائے۔۔۔ ذمار نے روہانسی ہو کر گال پر رکھے ہاتھوں پر اپنے ہاتھ رکھے۔۔۔

میں ایسا کچھ نہیں ہونے دوں گا میں بات کروں گا ڈیڈ سے۔۔۔

پکا۔۔ اگر وہ نہیں مانے۔۔

مان جائیں گے میں مناؤں گا۔۔ موسیٰ کی بات سن کر ذمار مسکرا کر اسے دیکھنے لگی۔۔

ایک بات کہوں۔۔ موسیٰ جو اس پر جھک رہا تھا ایک دم روکا۔۔

کیا؟

مجھے یقین نہیں ہے۔۔ تم ہو ہی ڈر پوک۔۔۔ ذمار مسکرا کر پیچھے ہٹتی جانے لگی۔۔

محترمہ پھر انتظار کرو۔۔

میں انتظار کروں گی تمہارا۔۔۔ موسیٰ کے کہنے پر ذمار نے پلٹ کر مسکراتے ہوئے اسے

بولتی آگے بڑھ گئی۔۔



مہندی کی تقریب دیر رات تک چلی۔۔۔ گھر پہنچتے ہی سب لاونج میں ہی بیٹھ گئے۔۔ ذمار

بھی انکے ساتھ آگئی تھی۔۔

حرا چائے بنانے چلی گئی تھیں۔۔

حمنہ کپڑے بدل کر جیسے ہی نیچے جانے لگی کسی نے پیچھے سے منہ پر ہاتھ رکھتے اسے کھنچ کر

کمرے میں لا کر دیوار سے لگایا۔۔۔ اچانک ہوئی افتاد پر وہ ابھی سمجھلی ہی نہیں تھی جب اذان

نے کمرے کے گرد۔ بازو حائل کرتے جھک کر اسکی پیشانی پر لب رکھے۔۔

ذمار اور بتاؤ تمہارے ہونے والے ان نے آج کتنی تعریف کی؟
 میں جب جب انکے سامنے جا رہی تھی۔۔۔ ذمار نے شرما کر سر جھکا کر کنکھیوں سے دروازے
 کے پاس کھڑے موسیٰ کو دیکھا جس کے ماتھے پر بل پڑے تھے۔۔۔
 پانچوں لڑکیاں اس وقت جنت کے کمرے میں چائے پینے کے ساتھ باتیں کر رہی تھیں۔۔۔
 ذمار کی بات سن کر سب مسکرائیں۔۔۔

اوو تو بات یہاں تک پہنچ گئی ویسے بڑی چھپی رستم ہوا تنی خاموشی سے منگنی بھی کر
 لی۔۔۔ جنت نے آنکھیں مٹکا کر شرارت سے کہا موسیٰ نے جنت کی بات سن کر گھور اتے ہوئے
 اُسے دیکھا۔۔۔

مجھے خود بھی نہیں پتہ تھا زندگی یوں مذاق میرا مطلب بدل جائے گی۔۔۔ ذمار نے گڑبڑا کر
 مسکرا کر ان تینوں کو دیکھا۔۔۔ موسیٰ سر جھٹک کر پلٹ گیا۔۔۔
 آپ کہاں جا رہی ہیں؟

سونے تھک گئی ہوں میرا خیال ہے تم سب بھی اب آرام کرو پر سوں شادی ہے پھر کہاں اس
 طرف آرام کرنے کو ملے گا۔۔۔ مناہل سنجیدگی سے حمنہ کو جواب دے کر کمرے سے نکل
 گئی۔۔۔

میں بھی چلتی ہوں پھر تم تینوں باتیں کرو۔۔۔ روحی کو ایک دم ریان کا خیال آیا جو اسے جلدی
 آنے کی تلفین کر کے کمرے میں جانے کی اجازت دی تھی۔۔۔

ہاں ہاں جاؤ کسی کو زیادہ انتظار نہیں کروانا چاہیے۔۔۔ ذمار نے ذومعنی لہجے میں مسکرا کر اسے اٹھتے دیکھ کر کہا۔۔۔

بہت بے شرم ہو تم ایسا کچھ نہیں ہے مجھے تو لگتا ہے شادی کے بعد میرے بھائی نے شرمانا سیکھ لینا ہے۔۔۔ روحی اسکے سر پر چپت مارتی مکرے سے نکل گئی ذمار کی مسکراہٹ ایک دم سمٹی۔۔۔



روحی جیسے ہی مکرے میں داخل ہوئی کسی نے ایک دم پیچھے سے اکراپنے حصار میں لیا۔۔۔ روح ڈر کر پلٹ بھی نہیں سکی۔۔۔ ریان کی گرفت مضبوط تھی۔۔۔

بہت حسین لگ رہی تھی۔۔۔ سرگوشی کرتے اس نے لبوں سے کان کی لو کو چھوا۔۔۔ روحی جواب دئے بغیر سر جھکا لیا۔۔۔

شکریہ ادا نہیں کرو گی۔۔۔

شکریہ۔۔۔۔۔ ریان کے پوچھنے پر روحی نے جلدی سے بول کر اسکا حصار توڑنا چاہا لیکن ریان کی پکڑ مضبوط تھی۔۔۔

مزه نہیں آیا الگ انداز میں کرو نہ شکریہ۔۔۔

جیسے کے؟

جیسے کے۔۔۔۔۔ ریان نے اسکی بات زیر لب دوہرا کر کہتے جھک کر اسے باہوں میں اٹھایا۔۔۔

ایسے۔۔۔۔۔ ریان مسکرا کر آنکھ دباتا بیڈ کی طرف بڑھ گیا روحی نے شرما کر آنکھیں میچ کر اسکے سینے میں چہرہ چھپالیا۔۔۔

ایک تو تمہارا شرمنا آج ختم کرتا ہوں۔۔۔۔۔ آہ!! شوہر کو مار رہی ہو۔۔۔۔۔ ریان اسکے شرمنا پر شرمنا پر بولا اس کی بات سن کر روحی نے چہرہ اٹھ کر کندھے پر ہاتھ مارا۔۔۔ یہ نیچرل ہے۔۔۔

ہاں تو محترمہ یہ سب بھی نیچرل ہے۔۔۔۔۔ ریان نے آنکھ دبا کر کہتے بیڈ پر لا کر گرانے والے انداز میں اُسے چھوڑا جو زور سے بیڈ پر گری تھی۔۔۔ آہ!! یہ کون سا طریقہ ہے اتارنے کا۔۔۔ روحی نے گھورتے ہوئے اٹھنے لگی۔۔۔ اوئے ابھی کہیں نہیں جاسکتی۔

مجھے کپڑے چینج کرنے ہیں۔۔۔ روحی نے ریان کے کہنے پر اسے بول کر اٹھ کھڑی ہوئی۔۔۔ کبھی بھی تنگ کئے بغیر سن لیا کرو میری بھی ظالم۔۔۔

آپ ہی کی تو سنتی ہوں۔۔۔ ریان کے گھور کر بولنے پر روحی منمنائی۔۔۔

یہ کون سا سننا ہے تمہارا۔۔۔

اففف!! آپ ڈانٹا بند کریں میں بس نہانے جا رہی ہوں۔۔۔۔۔ روحی بیچارگی سے بولتی
تیزی سے ہاتھ روم کی جانب بڑھ گئی۔

آہ!! ایک تو اسے چین نہیں ہوتا۔۔۔ دس منٹ ہیں جلدی آؤ ورنہ میں اندر آ جاؤں
گا۔۔۔۔۔ ریان بڑبڑا کر گرنے والے انداز میں لیٹ کر زور سے بولتا سر تکیے پر گرا چکا تھا۔

۔۔۔۔۔

طبیعت ٹھیک ہے تمہاری؟

ہاں میں ٹھیک ہوں۔۔۔۔۔ منہاج کے پوچھنے پر مناہل جواب دے کر اسے دیکھنے لگی جو سن کر
کندھے اچکا کر لیٹ کر اسکی طرف پشت کر کے لیٹ گیا تھا۔

مناہل گہری سانس لے کر لیٹ بند کرتی ڈوپٹہ تکیے کے پاس رکھتی لیٹ کر سر گھوما کر اسے ہی
دیکھنے لگی۔۔۔۔۔ اس دن کی ہوئی لڑائی کے بعد منہاج سہمی سے بات نہیں کر رہا تھا۔۔۔ یہی
وجہ تھی کہ مناہل کو کچھ بھی اچھا نہیں لگ رہا تھا۔۔۔

کچھ لمحے ہی گزرے تھے جب منہاج جو سونے کی کوشش کر رہا تھا مناہل کے ساتھ پشت سے
لگنے پر چونک گیا۔۔۔

ناراض ہو؟

نہیں۔۔۔۔۔ سو جاؤ۔۔۔۔۔

مجھے کچھ بتانا ہے تمہے۔۔۔ مناہل نے اسکی بات نظر انداز کرتے ہوئے کہا۔۔۔

میں سن رہا ہوں۔۔۔ منہاج نے ہنوز خفگی سے کہا۔۔۔ مناہل اسکے رویے سے چڑ کر ایک دم اُسے چھوڑ کر اٹھ بیٹھی منہاج نے اسکے دور ہونے پر گردن موڑ کر اُسے دیکھا۔۔۔

اپنے سارے حق پورے کئے اور مجھے ناراض ہونے کا بھی حق نہیں ہے تم سے۔۔۔ الٹا تم ناراض ہو گئے۔۔۔

حق تو تو چھوڑو پہلے یہ تم تم کر کے بات مت کیا کرو مجھ سے سمجھی۔۔۔ منہاج تپ کر بیٹھتا گھورتے ہوئے اسے ڈانٹا۔۔۔

میری مرضی تم۔۔۔۔۔

اس سے قبل مناہل اپنی بات مکمل کرتی منہاج نے دونوں کندھوں سے جکڑ کر اپنے نزدیک کیا۔

مناہل سدھر جاؤ اب بھی وقت ہے ایسا نہ ہو کے بعد میں تمہیں پچھتاوا ہو۔۔۔

چھوڑو مجھے۔۔۔ منہاج دماغ خراب ہو گیا ہے۔۔۔ منہاج کے جھکتے سے اسے نے دھکا دے کر لیٹنے پر مناہل نے تڑپ کر اسے کہا۔۔۔ منہاج کے چہرے پر ایک دم مسکراہٹ نمودار ہوئی۔

مسز منہاج تمہیں دیکھتے ہی ہمیشہ دماغ خراب ہو جاتا ہے۔۔۔ منہاج نے سرگوشی کرتے کمرے میں واحد جلتا سائیڈ لیپ بھی ہاتھ بڑھا کر بند کر دیا۔۔۔



شام کا وقت تھا۔۔۔ چونکہ کل رخصتی تھی اس لئے صبح سے ہی سب انتظامات ساتھ تیار یوں
میں مصروف تھے۔۔۔ جب کے ذمار کو گھر چھوڑنے ریان تالیہ اور موسیٰ جا چکے تھے۔۔۔
حمنہ کتنا خوبصورت شرارہ ہے ماشاء اللہ۔۔۔ حرا شرارہ دیکھتیں مسکرا کر نرمی سے چھو کر
بولیں جو اپنی ماں کو دیکھ رہی تھی۔۔۔

امی آپ سے کچھ پوچھوں۔۔۔ حمنہ کی سنجیدہ آواز پر حرا نے چونک کر اپنی بیٹی کو دیکھا۔۔۔
پوچھو لیکن کوئی فضول بات مت کرنا حمنہ

نہیں امی کوئی فضول بات نہیں کرنی میں تو بس یونہی پوچھ رہی تھی میری رخصتی کے بعد آپ
مجھے یاد کریں گی۔۔۔ حمنہ نے حرا کی بات پر نفی میں سر ہلاتے ہلکی آواز میں پوچھا۔۔۔ حرا
نے اسے دیکھا جو معصومیت سے اس سے سوال کر رہی تھی۔۔۔
آپ نے جواب نہیں دیا۔۔۔

رہنے دو حمنہ کس سے کیا سوال کر رہی ہو کوئی کچھ کرے یا نہ کرے تمہارا بھائی تمہیں بہت
مس کرنے والا ہے۔۔۔ اس سے قبل حمنہ کے دوبارہ پوچھنے پر حرا کچھ بولتیں علی کی آواز پر
دونوں چونکی۔۔۔

علی مسکرا کر اسکے گرد بازو حائل کرتا مسکرا کر سر پے پیار کیا۔۔۔ حمنہ علی کو دیکھ کر زبردستی مسکرائی جب کے حرا کے ماتھے پر ناگواری سے ماتھے پر شکنوں کا جال بن گیا۔۔۔

میں تو تمہیں بلانے آیا تھا نا جان بلا رہے ہیں کمرے میں جاؤ۔۔۔

میں جاتی ہوں۔۔۔ آپ نے میرا جوڑا دیکھا؟ حمنہ اُٹھتے ہوئے ایک دم شرارہ کو دیکھ کر علی سے پوچھا

میں دیکھ چکا ہوں ماشاء اللہ بہت خوبصورت ہے سنا ہے اذان بھائی ممانی جان کے ساتھ جا کر خود پسند سے لائے ہیں۔۔۔ علی نے کہتے ہی شرارتی مسکراہٹ سے اسے دیکھا۔۔۔

حمنہ علی کی بات سنتے ہی شرما کر مسکراتی ہوئی کمرے سے نکل گئی۔۔۔

حمنہ کے جانتے ہی علی کے چہرے ہی مسکراہٹ سجیدگی میں بدلی۔۔۔

امی وہ آپ کی سگی اولاد ہے۔۔۔ آپ کا رویہ شروع سے سخت رہا ہے اس کی ساتھ جس کی وجہ سے وہ بے حد حساس ہو گئی ہے چھوٹی چھوٹی باتوں سے جلدی گھبرا جاتی ہے یہ سب آپ کی وجہ سے ہوا ہے آپ کو اس بات کا احساس ہے۔۔۔ ایسا بھی کیا ہے امی کے آپ اس سے کھینچی کھینچی رہتی ہیں۔۔۔

تم کیا چاہتے ہو کون سی نرمی کروں اسکے ساتھ کاش وہ ہماری زندگی میں نہیں ہوتی تو عثمان کبھی ایسا قدم نہیں اٹھاتا ہنہ۔۔۔ خود تو وہ بھاگ گیا گھٹیا آدمی جانتے ہو کتنا برا لگتا ہے مجھے

تمہاری تنخواہ سے زیادہ ہے یہ سب جو میرا باپ بھائی کر رہے ہیں۔۔۔ حرا عرصے میں ہنکار
بھرتیں دوبارہ کم کی طرف متوجہ ہو گئیں۔۔۔

علی حیران ہوتا انکی سوچ پر افسوس کرتے کمرے سے نکل گیا۔۔۔

حمنہ قدموں کی آواز پر تیزی سے بھاگتی کمرے کا دروازہ کھول لڑا ندر بڑھ گئی۔۔

حمنہ دروازے سے پشت ٹیکا کر نیچے بیٹھتی چلی گئی۔۔۔

لبوں کو سختی سے دبائے آنکھوں کو میچ کر بے تحاشا رونے لگی۔۔ یہ دیکھے بغیر کے وہ کس کے
کمرے میں ہے اذان جو ابھی ساور لے کر بنا شرٹ کے گیلے بال تولنے سے رگڑتا ڈریسنگ روم
کی جانب بڑھ رہا تھا ہلکی سی آواز پر چونک گیا سامنے ہی دروازے کے ساتھ نیچے بیٹھی حمنہ
آنکھیں بند کئے رونے میں مشغول تھی۔۔۔

اذان شدید حیران ہوتے تیزی سے اسکی طرف بڑھ کر دوزانوں اسکے سامنے بیٹھا۔۔

حمنہ کیا ہوا۔۔۔

اذان کے پریشانی سے پوچھنے پر حمنہ نے آنکھیں کھول کر اسے دیکھا اس سے قبل اذان دوبارہ
کچھ کہتا حمنہ روتے ہوئے آگے بڑھ کر اسکے گلے لگ کر رونے لگی۔۔۔

اذان بری طرح سٹیٹا گیا۔۔

چوہیا کیا کر رہی ہو مجھ پر ترس کھاؤر خستی کل ہے۔۔ اذان نے اسے چپ کروانے کے لئے کہا جس نے ہنوز گلے لگے ہی ہاتھ سے اسکے کندھے پر مارا۔۔

اونے۔۔ ہا ہا ہا۔۔ اچھا اچھا رولویا۔۔ اذان نے مسکرا کر اپنا بازو اسکے گرد لپیٹ کر دوسرے ہاتھ سے سر پر پھیرنے لگا۔۔

ایک بندے کے نہانے سے پانی اتنی جلدی ختم تو نہیں ہوتا جو تم آج پھر اپنی ان آنکھوں کو زحمت دے رہی ہو۔۔۔

کافی دیر خاموشی سے اسے رونے دینے کے بعد اذان نے مسکرا کر پوچھا جو ایک دم ہوش میں آکر جھٹکے سے الگ ہوئی تھی لیکن سامنے ہی اذان کو بنا شرٹ کے اپنے نزدیک دیکھ کر نظریں جھکا گئی یہ خیال ہی اسے شرم سے پانی پانی کر رہا تھا کہ وہ اسکے سینے سے لگی ہوئی تھی۔۔۔

اذان اسکے شرمانے پر اٹھ کر بیڈ سے اپنی شرٹ اٹھا کر پہنتا بٹن بند کرتے اسے دیکھنے لگا۔۔۔ چلو اب بتاؤ کیوں رو رہی تھی؟ اذان شرٹ کے کف کمنیوں تک موڑتا ڈریسنگ ٹیبل کی طرف بڑھا۔۔

حمنہ نے آواز پر دھیرے سے نظر اٹھا کر اسے دیکھ کر گہری سانس لی کچھ نہیں۔۔۔

بتا رہی ہو یا۔۔۔ اذان نے اکی ببات پر ہاتھ روک کر بات ادھوری چھوڑی۔۔۔

آپ کو لگتا ہے ابو میری وجہ سے ہمیں چھوڑ کر چلے گئے۔۔۔ حمنہ آہستہ سے کھڑی ہوتی بھیگی آواز میں اسے دیکھ کر پوچھنے لگی۔۔۔

نہیں۔۔۔ یہ انکی اپنی مرضی تھی۔۔۔ زندگی اگر ایک ہی ڈگر پر چلتی رہی تو کبھی ہم بدلتے حالات میں ثابت قدم نہیں رہ سکیں گے ہم بدلتے حالاتوں سے ہار جائیں گے ان کے نیچے دب کر اپنا آپ کھونے لگیں گے۔۔۔ اور یہ میں اتنی آسانی سے اس لئے نہیں کہ رہا کے ہمارے پاس پیسوں کی۔ کمی نہیں ہے لیکن یہ زندگی ہے وقت اور حالات کبھی بھی کسی کے بھی بدل سکتے ہیں وہ امیر غریب نہیں دیکھتے۔۔۔ اس لئے کوئی کچھ بھی کہے تمہیں فرق نہیں پڑنا چاہیے عثمان انکل نے خود اپنے ہاتھوں سے سب کیا اس میں کسی کا کوئی عمل دخل نہیں ہے ہم اب رونابند کرو چشمش ورنہ جانے نہیں دوں گا۔۔۔ اذان گہری سانس لے کر سنجیدگی سے اپنی بات مکمل کرتا آخر میں شرارت سے بولا۔۔۔

حمنہ جو یک ٹک اسے دیکھ رہی تھی اذان کی بات پر سٹیٹا کر دھیرے سے مسکرا کر بھر نکل گئی۔۔۔

ڈرپوک چوہیا۔۔۔۔



اگلے دن چاروں ناشتے کے بعد پار لڑ چلی گئی تھیں۔۔۔ ریان اور موسیٰ منہاج کے ساتھ صبح سے ہی اذان اور علی کے کمروں کو سجانے میں مصروف تھے۔۔۔۔

جب کے ولید حماد خان کے ساتھ انکے کمرے میں بیٹھا تھا۔۔

ادا اس ہونے والی کیا بات ہے اللہ کا شکر ہے وقت پر ہماری بچی آپے گھر کی ہونے جارہی ہے۔۔۔ حماد خان نے اپنا ہاتھ اسکے ہاتھ پر رکھتے تھپتھپا کر کہا۔۔

بلکل پاپا۔۔۔

آپ لوگ ایسے کیوں بیٹھے ہیں مغرب ہونے والی تھی تیار نہیں ہونا پارلر سے سب کو بھی لینا ہے۔۔۔ تالیہ جلدی جلدی کمرے میں داخل ہوتی بول کر حماد خان کا سوٹ رکھا۔
چلوگی برخوردار اٹھ جاؤ اس سے پہلے سیلاب آجائے۔۔۔ حماد خان مسکرا کر رازداری میں ولید کی جانب جھک کر کہتے اٹھ گئے۔۔

بیوی چلو۔۔۔ ولید ہنس کر کمرے سے نکل گیا۔۔۔



حمنہ اور جنّت پارلر سے سیدھا بنقوٹ آئیں دونوں دلہن کے روپ میں بہت خوبصورت لگ رہی تھیں۔۔

روحی اور مناہل دونوں نے اپنی شادی کا شرار اپہنا ہوا تھا۔۔

دونوں کو لا کر برائیڈل روم میں لا کر بٹھایا تھا۔

حمنہ اور جنت پار لڑ سے سیدھا بنقوٹ آئیں دونوں دلہن کے روپ میں بہت خوبصورت لگ رہی تھیں۔۔

روحی اور مناہل دونوں نے اپنی شادی کا شرار اپہنا ہوا تھا۔۔

دونوں کو لاکر برا بیڈل روم میں بٹھایا تھا جب ذمار بھی مسکراتی ہوئی اندر داخل ہوئی

اسلام علیکم!! ماشاء اللہ ماشاء اللہ آج تو لگتا ہے دلوں پر بجلیاں گرنے والی ہیں۔۔ اففف!! میں تو بہت ہی ایکساٹڈ ہوں۔۔

تم کس خوشی میں ایکساٹڈ ہو محترمہ اور شرم کرو کوئی الٹی سدھی بکو اس مت کرنا۔۔ روحی نے ایکدم اُسکی بات سن کر مصنوعی گھوری سے نوازا تھا جو لہنگے میں بہت پیاری لگ رہی تھی۔۔ شادی شدہ ہونے کا کوئی فائدہ ہی نہیں ہوا تمہیں شرمیلی بطنج۔۔ ذمار نے اُسکے ٹوکنے پر افسوس کیا۔۔

بہت ہی بیہودہ ہو تم دیکھ رہی ہیں مناہل باجی اسے۔۔ ذمار کے بولنے پر روحی نے مناہل کو دیکھا جو ایکدم کھڑی ہوئی تھی۔۔

کیا ہوا آپ کو؟ حمنہ نے پریشانی سے مناہل کو دیکھا جس کے ماتھے پر کولنگ ہونے کے باوجود پسینے کے ننھے ننھے قطرے چمک رہے تھے۔۔

آ۔۔۔ کچھ نہیں میں ٹھیک ہوں۔۔۔ تم لوگ باتیں کرو میں آتی ہوں۔۔۔ مناہل گھبرا کر کہتی
کمرے سے نکل گئی۔

مناہل باجی زیادہ بات نہیں کرتیں تم لوگوں سے؟ ذمار نے مناہل کو جاتے دیکھ کر پوچھا۔

ایسا ہی ہے۔۔۔

حیرت ہے۔۔۔

اب اتنی بھی حیران ہونے والی بات نہیں ہے پرسوں مہندی والے دن کوئی آنٹی امی کو بتا رہی
تھیں کہ مناہل اور اذان بھائی کی خوب دوستی رہ چکی ہے انکا تورشنتہ اوہ سوری حمنہ وہ۔۔۔

روحی جو ذمار کو روانی سے بتا رہی تھی ذمار کے گھور کر منہ پر انگلی رکھ کر اشارے سے چپ
کروانے پر گڑ بڑا کر حمنہ کو دیکھ کر بولی۔۔۔ اس سے قبل حمنہ کچھ کہتی تالیہ کے ساتھ حرا وغیرہ
بھی اندر داخل ہوئیں۔۔۔



کچھ ہی دیر میں دونوں کپلز اسٹیج پر آ کر بیٹھے۔۔۔۔۔ اذان کی نظریں بھٹک بھٹک کر ساتھ بیٹھی
حمنہ پر اٹھ رہی تھیں جو نظریں جھکائے خاموش بیٹھی تھی۔ اذان نے ایک سرسری نظر فاصلے
پر بیٹھے علی اور جنّت کو دیکھا علی اسے کچھ کہ رہا تھا جو نظریں جھکا کر مسکرا رہی تھی۔۔۔

دھیرے سے دونوں کو اسی طرف خوش رہنے کی دُعا دیتا نکھیوں سے حمنہ کو دیکھ کر سنجیدگی سے سامنے دیکھنے لگا جہاں مووی بن رہی تھی۔۔۔



امی مناہل کو دیکھا ہے آپ نے؟

نہیں بیٹا۔۔۔ میں خود ابھی اسٹیج سے ہو کر آئی ہوں۔۔۔

اچھا ٹھیک ہے میں دیکھتا ہوں۔۔۔ منہاج اپنی ماں کو جواب دیتا آگے بڑھ گیا۔۔۔ جب نظر برائیلڈ روم کے پاس کھڑی مناہل اور حنا پر پڑی۔۔۔

تمہارا دماغ خراب ہو گیا ہے کس وقت کا انتظار کر رہی ہو کم از کم منہاج کو تو بتاؤ۔۔۔

منہاج جوانکی جانب بڑھ رہا تھا حنا کی بات پر وہیں روک گیا۔۔۔

میں ان سب جھنجھٹ میں نہیں پھنسا چاہتی پہلے ہی آپ کے اور ڈیڈ کی وجہ سے آج میں یہاں ہوں۔۔۔ مجھے شادی کرنی ہی نہیں تھی صرف آپ سب کی وجہ سے مجھے منہاج سے شادی کرنی پڑی۔۔۔

مناہل نے جھنجھلا کر اپنی ماں کو دیکھا۔۔۔ منہاج کے چہرے پر ناگواری پھیلی۔۔۔

فضول باتیں مت کرو مناہل کبھی نہ کبھی تو تم نے شادی کرنی ہی تھی۔۔۔

نہیں کرنی تھی میں آزاد رہنا چاہتی تھی آپ کو کیا معلوم منہاج جب زبردستی۔۔۔ خیر آپ کو کیا فرق پڑتا ہے آپ تو خوش ہیں نانی بننے جو جا رہی ہیں۔۔۔ کبھی کبھی میرا دل چاہتا ہے خود کو مار ڈالوں تاکہ یہ بچہ

بسبس!! خبردار کوئی غلط بات منہ سے نکالی تم نے ارے کون سی آزادی چاہتی ہو تم؟

حنانے ہاتھ اٹھا کر غصے سے اسکی بات کاٹ کر کندھوں سے تھام کر جھنجھوڑا۔۔۔

منہاج جو کچھ فاصلے پر کھڑا سب سن رہا تھا مناہل کی باتیں سن کر گنگ رہ گیا۔

کس چیز کی آزادی چاہیے تمہیں مناہل؟ منہاج یا اسکے گھر والوں نے کس چیز کا روک ٹوک کر رکھا ہے تمہارے ساتھ ہاں اگر تم مجھ سے متاثر ہو کر میری طرح ایک بوتیک چلانے کی خواہش رکھتی ہو تو یہ تمہاری سب سے بڑی غلطی ہے یہ سب میری مجبوری تھی مجھے ان چیزوں کا کبھی شوق نہیں رہا ہے اپنی اولاد کے لئے ہم نے مل کر زندگی کو آسان بنایا یہ بڑی بڑی یونیورسٹیوں میں پڑھنا تمہیں لگتا ہے آسان ہے کاروبار میں بھی اپنا اینڈ ڈاؤن تو آتا ہے لیکن کبھی تمہیں یا موسیٰ کو ہم نے اس چیز کی آج تک بھنک تک نہیں لگنے دی تمہیں یہ سب آسان لگتا ہے کبھی کبھی پر سکون زندگی جینے لئے یہ زندگی بھی مجھے مختصر سی لگتی ہے۔۔۔

حنانے سے بوتیں جھٹکے سے اسے چھوڑ کر ایک قدم پیچھے ہٹیں۔۔۔

منہاج ہونٹ بھنچے لمبے لمبے ڈاگ بھرتا حال سے ہی نکلتا چلا گیا۔۔۔

اب بھی وقت ہے سمجھل جاؤ زندگی ہمیں بار بار موقع نہیں دیتی اپنا نظریہ بدلو جو تم دیکھنے کی خواہش میں کبوتر کی طرف آنکھیں بند کر کے سب روندھ کر آگے بڑھنے کی کوشش کر رہی ہو مناہل یاد رکھنا اس میں تمہارے ماں باپ بھائی ہم سب بھی پس جائیں گے۔۔۔ حنا آنکھوں میں نمی لئے اپنی بیٹی کو باغی ہونے سے روک رہی تھیں۔۔۔

مناہل اپنی ماں کی باتوں سے شرمندگی سے سر جھکا کر ہونٹ بھنج کر خود کو رونے سے روکنے لگی

مجھے معاف کر دیں مام۔۔۔

معافی مجھ سے نہیں معافی تمہیں منہاج سے مانگنی چاہیے مناہل جانے کتنا دل دکھایا ہو گا تم نے۔۔۔ میری ایک بات ہمیشہ یاد رکھنا دوسروں کو تکلیف دینے والا خود بھی کبھی سکون سے نہیں رہ پاتا بیشک اسکے پاس جتنی بھی دولت ہی کیوں نہ ہو سکون پھر بھی ان کاغذوں سے کھی میسر نہیں ہو گا سمجھیں۔۔۔

حنا آنکھ کا کنارہ پوچھتی ساتھ سے گزا کر آگے بڑھ کر ایک دم رکیں مناہل اپنی ماں کی باتیں سنتی سر جھکا کر رونے لگی جب حنا کی بات سن کر جھٹکے سے پلٹی۔

ایسے کیا دیکھ رہی ہو یہ حقیقت ہے اس لئے جو بھی قدم اٹھاؤ ایک بار اپنے ماں باپ کی تربیت کا ضرور سوچ لینا۔۔۔ حرا کہتے ہی آگے بڑھ گئیں جب کے مناہل جہاں تھی وہیں رہ گئی۔۔۔



بارہ بجے تک رخصتی کا شور بلند ہوا۔۔۔ چونکہ حماد خان کے کہنے پر حرا شادی تک یہیں رہ رہی تھیں اس لیے حمنہ کے ساتھ آج جنت بھی اپنے ہی گھر جا رہی تھی۔۔۔
سوا ایک بجے تک سب گھر پہنچے۔۔۔

دونوں جوڑیوں کا استقبال بہت پر جوش اور شاندار طریقے سے ہوا۔۔۔
چند رسموں کے بعد حمنہ کو روحی اور ذمار اذان کے کمرے میں چھوڑ کر چلی گئیں۔۔۔
مناہل جنت کو کمرے میں لے جاؤ۔۔۔ حرانے پریشان کھڑی مناہل سے کہا جس نے چونک کر سر اثاب میں ہلایا۔۔۔

مناہل باجی روکیں میں بھی چلتی ہوں۔۔۔ ذمار نے ایک دم قریب آ کر کہا۔۔۔
ٹھیک ہے چلو۔۔۔ مناہل ہلکے سے مسکرا کر کہتی آگے بڑھ گئی۔۔۔
ارے واہ آج تو مسکرا کر بات کی جا رہی ہے۔۔۔ خیر اچھا ہے نند صاحبہ دوستی ہی اچھی ہے۔۔۔ ذمار کمرے ہاتھ رکھتی آنکھوں کی پتلیاں چھوٹی کرتی مناہل کو جاتا دیکھ کر بڑبڑا کر تیزی سے اسکے پیچھے گئی۔۔۔



حمنہ چھوٹے چھوٹے قدم لیتی پھولوں کی لڑیوں کو انگلیوں کے پوروں سے نرمی سے چھو کر مسکرانے لگی جب دروازہ کھول کر اذان اندر آیا۔۔۔ حمنہ نے نظروں کا زاویہ پھولوں سے ہٹا

کر اذان کی جانب مرکوز کیا۔۔۔ جس نے مسکرا کر اسے دیکھ کر پلٹ کے دروازہ لاک کر کے دوبارہ اُسے دیکھ کر اسکی جانب قدم بڑھائے تھے

حمنہ ہنوز اذان کو قریب آتا دیکھ رہی تھی یہاں تک کے وہ اسکے بالکل نزدیک پہنچ گیا۔

حمنہ چہرہ اٹھائے اذان کے چہرے کو تک رہی تھی۔۔۔ اذان نے ہنوز مسکرا کر شہادت کی انگلی نرمی سے اُسکی نتھ چھیڑی۔۔۔

بہت خوبصورت لگ رہی ہو۔۔۔ اذان نے آہستہ سے کہتے جھک کر نتھ کے موتی کولبوں سے چھوا حمنہ جو اسکی تعریف پر مسکرا نے لگی تھی اذان کی حرکت پر لمحوں میں مسکراہٹ غائب ہو گئی۔۔۔ چہرہ شرم سے لال ٹماڑ ہونے لگا۔۔۔

ہا ہا ہا اتنے پیار سے مت گھورو میں چیک کر رہا تھا کہ کہیں تمہاری طرح یہ میرے چھونے سے شرماتی ہے یا نہیں۔۔۔

اذان نے اُسکے گھورنے پر ایک قدم پیچھے لے کر کہا جانتا تھا اگر دوبارہ کچھ کیا تو کوئی بعید نہیں محترمہ رونے ہی بیٹھ جائے گی۔۔۔

مجھے کپڑے چینج کرنے ہیں۔۔۔ حمنہ نے جلدی سے بات بدلی۔۔۔

مجھے کوئی اعتراض نہیں ہے چلو۔۔۔

نہیں!! میرا مطلب تھا میں خود کرنے جا رہی ہوں۔۔۔ اذان کے شرارت سے کہنے پر حمنہ
گڑ بڑا کر تیزی سے بولی۔۔۔

چلی جانا اتنی کیا جلدی ہے۔۔۔ اذان نے کہتے ساتھ اسکے گرد بازو لپیٹ کر اپنے نزدیک کیا۔
تنگ مت کریں ورنہ۔۔۔

ورنہ میرے باپ کو شکایت کر دو گی ہے نہ لیکن میری چھوٹی سی چوہیا خیال رہے روز آپ نے
یہیں اسی کمرے میں یونہی میرے نزدیک رہنا ہے سوچ لو کہیں میں نے غصے میں کچھ ایسا ویسا
کر دیا نہ۔۔۔

آپ تھوڑا پیچھے ہو کر بات نہیں کر سکتے۔۔۔ اذان اسکی بات کا شادھمکی آمیز لہجے میں
مسکراہٹ دبا کر بولتا جھکنٹے لگا جب حمنہ نے اپنے دونوں ہاتھ اُسکے سینے پے رکھ کے چہرہ
دوسری طرف موڑ کر منمناتے ہوئے کہا۔۔۔

اذان مسکرا کر پیچھے ہٹا۔۔۔

ٹھیک ہے جاؤ ہاں اگر مدد کی ضرورت پڑے تو میں یہیں ہوں۔۔۔ اذان مسکرا کر بولتا
وارڈ روب سے ٹراؤزر اور ٹی شرٹ نکل کر با تھر روم کی طرف بڑھ گیا۔۔۔ حمنہ اذان کے جاتے
ہی لمبی سانس لے کر ڈریسنگ ٹیبل کی جانب بڑھی زیور اتارنے لگی۔۔۔



اذان جیسے ہی ہاتھ روم سے باہر آیا سامنے ہی ڈریسنگ ٹیبل سے ٹیک لگا کر کھڑی حمنہ کو دیکھ کر ایک پل کے لیے تھم گیا جو زیور اور شرارے کے بھاری ڈپٹے سے آزاد اپنا چشمہ پہنے اونچے جوڑے میں سر جھکا کر قالین کو گھور رہی تھی۔

کیا بات ہے چشمش ایسے کیوں بیٹھی ہو ویسے ابھی تم چھوٹا پیک بڑا دھماکہ لگ رہی ہو۔۔۔ اذان نے مسکرا کر قریب آتے ہی ایک دم اسے کمر سے پکڑ کر اپنے نزدیک کیا افف!! اللہ کیا کر رہے ہیں کوئی ایسے ڈراتا ہے۔۔۔ حمنہ بری طرح چونک کر پوری آنکھیں پھیلا کر اسے دیکھ کر بولی۔۔۔

کسی کا پتہ نہیں لیکن میں ضرور کروں گا تم روک سکتی ہو مجھے تو روک کر دکھاؤ۔۔۔ میں اب یہ نہیں کہ رہی چھوڑیں۔ حمنہ نے گڑ بڑا کر معصومیت سے اسے دیکھ کر اپنا ہاتھ اُسکے سینے پر رکھ کر پیچھے کرنا چاہا اذان سنجیدگی سے اسے زور آزمائی کرتے دیکھتا رہا۔۔۔ تم مجھے پسند کرتی ہو؟ اذان اچانک دونوں ہاتھوں سے اُسکی کلائیاں کو تھام کر موڑتا اُسکی پشت سے لگا کر جھک کر اُسکی آنکھوں میں جھانکنے لگا۔۔۔

آپ۔۔

ہاں یا نہیں۔۔۔ اذان بے گرفت مضبوط کرتے اُسکی بات کاٹی۔۔۔

تم نے مجھے پہلے بھی انکار کیا تھا۔۔۔

میں مجبور تھی اس وقت۔۔۔ حمنہ نے تیزی سے نفی میں سر ہلایا۔۔۔

اب تو نہیں ہو تو مجھے جواب دو میں تم سے سننا چاہتا ہوں۔ عجیب لہجے میں کہتے اذان نے ایک ہاتھ سے اسکا چشمہ اتار کر اپنا چہرہ نزدیک کیا۔۔۔ حمنہ ہنوز حیرت سے اذان کی کاروائی دیکھ رہی تھی۔۔۔

اپنے اور تمہارے درمیان اب مجھے تمہارا یہ عینک بھی اچھا نہیں لگ رہا۔ اذان نے کہتے ساتھ اسکی آنکھوں کو چھوا۔۔۔

آپ مجھے ڈرا رہے ہیں۔۔۔

پھر اپنے دل کو مضبوط کرو میں تمہیں روز ڈرانے والا ہوں۔ اذان مسکراہٹ دبا کر بولتا سے لئے بیڈ کی جانب بڑھنے لگا۔

مجھے واشر روم جانا ہے۔۔۔

کیوں؟ اذان نے سرتاپیرا سے دیکھ کر آئی برو اوچکائی

آپ کیوں گئے تھے۔۔۔ ایک منٹ کچھ مت کہئے گا ورنہ میں ولید ماموں سے آپ کی شکایت کر دوں گی کے آپ نے مجھے باشر روم جانے نہیں دیا۔۔۔۔۔

اتنی ہمت ہے چوہیا تم میں؟ اذان نے بولتے ساتھ اسکی۔ جانب قدم بڑھائے جو تیزی سے شرارے کو دونوں طرف سے ہلکا سا اٹھا کر باشر روم کی جانب بھاگی تھی۔۔۔

ڈرپوک باہر آؤ ذرا بتاتا ہوں تمہیں۔۔۔ اذان نے روک کر وہیں سے تیز آواز میں کہتے کمرے کو دیکھا کر مسکرا کر کمرے کی لائٹ بند کرتا اپنی جگہ پر لیٹ گیا۔۔



حمنہ ڈار لنگ۔۔۔۔

آآآ!! آپ۔۔۔ آپ اٹھے ہوئے ہیں؟ حمنہ خوشب خوابی کا لباس تبدیل کر کے ہاتھروم سے نکلی تھی کمرے میں اندھیرے میں لمپ کی مدھم روشنی میں اذان کا سوتے دیکھ کر سکون بھرا سانس لے کر لیٹ کر آنکھیں موندی ہی تھی جب اذان اچانک اپنے نزدیک اذان کی آواز سن کر ڈر کر اٹھنے لگی جسے بروقت اذان نے کندھوں سے تھام کر ناکام کیا تھا۔۔

تمہارا کیا خیال ہے میں سو کر گنہگار بن جاتا۔۔۔

یہ کیا بات ہوئی۔۔۔ حمنہ کھسک کر گھبرا کر بولی۔۔

ششش!! چشمش بہت بول رہی ہو آج اور جاگدھر رہی ہوا گر نیچے گر گئی کسی چڑیل پر۔

کیا اچڑیل۔۔۔ حمنہ اذان کببات سنتے ہی تیزی سے کھسک کر اسکے نزدیک آئی۔۔۔ جی نے جلدی سے اسکے گرد بازو حائل کرتے اُسے اپنے حصار میں لیا تھا۔

چھوڑیں مجھے آپ نے تحفہ بھی نہیں دیا۔ حمنہ نے جلدی سے اسکے سینے پے ہاتھ رکھا۔

ایسے نہیں ملے گا۔۔۔ جب تک تم مجھے جواب نہیں دو گی تب تک بھول جاؤ۔۔۔

وہ میرا حق ہے۔۔۔ اچھا سوری ایسے مت گھوریں۔۔۔

اذان جو اسے اپنے حصار میں لئے ہوئے تھا اسکے گھبرا کر نظریں جھکا کر بولنے پر مسکرا دیا۔

ویسے تو عشق ممنوع ہے

لیکن

جاؤ تمہیں مجھ سے کرنے کی اجازت ہے ♥ !!



یہ تمہارے لئے لیا تھا۔۔۔ علی نے اسکے ہاتھ میں بریسلٹ پہناتے ہوئے مسکرا کر اسے بتایا۔۔

بہت خوبصورت ہے۔۔۔ شکر یہ۔۔۔ جنت نے آہستہ سے کہتے اسے دیکھا جو اسی کو دیکھ رہا

تھا۔۔

ایسے کیا دیکھ رہے ہیں۔۔۔ جنت نے اسے دیکھ کر شرماتے ہوئے پوچھا۔۔

علی دونوں کے درمیان کا فاصلہ مٹاتا قریب آیا۔۔۔

مجھے کچھ کہنا ہے تم سے۔۔۔ علی نے دونوں ہاتھ اسکے گالوں پر رکھے۔۔

جانتی ہوں۔۔۔

لیکن مجھے پھر بھی کہنا ہے۔۔۔ علی نے اسکی بات سن کر مسکرا کر کہا۔۔

میں۔۔

ہاہاہا۔۔۔ آئی لویو۔۔۔ جنت نے علی کے اٹکنے پر ہنس کر کہتے اسکے سینے میں چہرہ چھپایا۔۔

یہی کہنے والے تھے نہ۔۔۔ جنت نے سینے سے چہرہ اچھپائے ہی پوچھا۔۔

نہیں میں تو کچھ اور کہنے والا تھا۔۔۔ علی نے شرارت سے کہا۔۔

کیا؟ آپ علی چیٹر۔۔

ہاہاہا!!۔۔ ارے ارے کیا کر رہی ہو مذاق کر رہا تھا آئی لویو قسم سے۔۔۔ جنت کے تیزی سے

الگ ہو کر سینے پر مارنے سے علی نے ہنستے ہو ادونوں ہاتھوں کو پکڑ کر اپنے نزدیک کرنے

لگا۔۔

پکا۔۔

پکا۔۔۔ جنت کے کہنے پر مسکرا کر جواب دیا۔۔۔ جنت نے سنتے ہی مسکرا کر دوبارہ اسکے سینے پر

سر رکھ لیا۔۔

زندگی بنا کر تم کو

محبت اوڑھ لی میں نے ♥ !!



گڈ مارنگ !!

گڈ مارنگ !! جلدی اٹھ گئی۔۔

جی جگہ بدلنے کی وجہ سے نیند بھی بہت مشکل سے آئی۔۔ مناہل نے مسکرا کر تالیہ کو جواب
دیا جب روحی کچن میں داخل ہوئی۔۔

السلام علیکم !!

وعلیکم اسلام !! اچھا ہوا آگئی ایک نظر سب کو دیکھ لیا اگر اٹھ گئے ہوں تو ناشتہ کرنے
آجائیں۔۔۔

جی ٹھیک ہے میں دیکھتی ہوں۔۔۔ روحی انکی بات پر سر ہلا کر کچن سے نکل گئی مناہل جلدی
سے پانی کا گلاس رکھتی روحی کے پیچھے گئی۔۔
روحی رو کو۔۔۔

جی مناہل باجی۔۔۔ روحی نے آواز پر پلٹ کر اسے دیکھا جو پریشان لگ رہی تھی۔۔

ریان سے پوچھ لو ذمار کے ساتھ مجھے بھی گھر چھوڑ آئے۔۔

منہاج بھائی یہاں نہیں ہیں؟ روحی نے حیرانگی سے اس سے پوچھا۔۔

نہیں وہ گھر چلے گئے تھے رات کو۔۔ خیر تم بول دو اسے اگر اٹھ گیا ہے تو۔۔

اٹھ تو گئے ہیں میں بول دیتی ہوں۔۔ روحی سر ہلا کر آگے بڑھ گئی۔۔۔

جب کے مناہل اپنا بیگ لینے کمرے کی طرف بڑھ گئی۔۔



حمنہ آئینے کے سامنے کھڑی اپنے بالوں کو سلجھا رہی تھی۔۔ بالوں میں برش کر کے یونہی کھلا چھوڑتی ایک نظر بیڈ کی جانب دیکھا اذان دوسری طرف کروٹ لئے گہری نیند سو رہا تھا۔۔ اذان کو دیکھتے ہی شرمیلی مسکراہٹ نے اُسکے لبوں کو چھوا۔۔

بالوں کو یونہی کھولا چھوڑتی آنکھوں پے چشمہ لگا کر دبے قدموں آگے بڑھ کر ڈوپٹہ اڑھتی کمرے سے جلدی سے نکلنے لگی جب اذان کی آواز پر ٹھٹکی۔۔ رات کی وجہ سے اسے اذان سے شرم محسوس ہو رہی تھی۔۔

کہاں بھاگ رہی ہو؟ خمار آلود آواز میں بولتے وہ اٹھ کر بیٹھا۔۔

مجھے ممانی جان بولا رہی ہیں آپ آجائے گا۔۔ حمنہ جلدی سے کہتی بھاگے والے انداز میں کمرے سے نکل گئی۔۔

اذان جو اٹھ کر بیٹھا تھا حیرت سے پوری آنکھیں کھولے حمنہ کو بھاگتے دیکھتا رہ گیا۔۔



ناشتے کی ٹیبل کے گرد گھر کے سبھی افراد خاموشی سے ناشتہ کر رہے تھے۔۔ جب اذان آکر حمنہ کے ساتھ والی کرسی پر بیٹھا۔۔

ولید بھائی حمنہ اور جنّت کو پار لہر چھوڑ کر میں علی کے ساتھ گھر جاؤں گی۔۔

ٹھیک ہے۔۔۔ روحی ریان کہاں ہے؟ ولید نے اثباب میں سر ہلا کر کہتے روحی سے پوچھا۔۔
مناہل باجی کو گھر چھوڑنے گئے ہیں۔۔

اچھا تبھی میں سوچوں یہ محترمہ نظر نہیں آئی ورنہ کل تک تو یہیں منڈلا رہی تھی۔۔۔ روحی
کے بتانے پر اذان چونک کر بولتا چائے پینے لگا۔۔۔ حمنہ نے کنکھیوں سے اذان کو دیکھ کر سر
جھٹکا۔۔۔ تالیہ جو اذان کی بات پر حمنہ کو دیکھ رہی تھیں حمنہ کے اس طرح کرنے سے گہری
سانس لے کر رہ گئیں۔۔۔



السلام علیکم منہاج بھائی۔۔

وعلیکم السلام اندر آؤ۔۔۔ منہاج نے مسکرا کر ملتے کہتے ہوئے سر سری نظر اس پر ڈال
کر ہٹائی۔ مناہل اپنا بیگ لئے مسکرا کر منہاج کو دیکھ کر اندر بڑھ گئی اگر منہاج
اسکا مسکرانا دیکھ لیتا تو شاید دوبارہ نظر ہٹانا ہی بھول جاتا۔

پھر کبھی ان شاء اللہ رات کو ولیمے میں تو آرہے ہیں نہ۔۔

ہاں ان شاء اللہ چلو پھر رات میں ملاقات ہوتی ہے۔۔۔ منہاج مسکرا کر ملتاریان کے جاتے ہی

اندر بڑھ گیا۔

منہاج نے جیسے ہی لاؤنج میں قدم رکھا مناہل کو اپنی ماں کے پاس بیٹھا دیکھ کر ایک پل کے لئے حیران ہوا لیکن اگلے ہی لمحے پیشانی پر بل ڈالتا لمبے لمبے ڈاگ بھر کے کمرے کی طرف بڑھ گیا۔۔۔

کمرے میں آتے ہی منہاج بے گہری سانس لے کر کھٹکے پر چونک کر پیچھے دیکھا مناہل اندر آ کر دروازہ لاک کر کے پلٹی منہاج کے چہرے پر ناگوری اور غصہ بیک وقت نمودار ہوا تھا۔
تم۔۔۔ آپ مجھے بنا بتائے کل آگئے یہ کہ کر کے میں کل چلی جاؤں گی۔۔۔ جانتے ہیں مجھے آپ کی عادت ہو رہی ہے اکیلے میں ساری رات بے چین رہی۔۔۔ مناہل خفگی سے بولتی چھوٹے چھوٹے قدم اٹھا کر اسکے مقابل آئی۔۔۔ منہاج جو سپاٹ چہرے کے ساتھ اسے ہی دیکھ رہا تھا ایک دم قہقہہ لگانے لگا۔۔۔

اس میں ہنسنے والی کیا بات ہے اپنے دل کی بات۔۔۔

آ۔۔۔ ایک منٹ ایک منٹ۔۔۔ دل کی بات۔۔۔ ہا ہا ہا۔۔۔ منہال بی بی دل ہے تمہارے پاس ہاں اور یہ کیا آپ کر رہی ہو۔۔۔ ایک دن کی دوری میں تم سے آپ؟ اگر تمہاری جگہ کوئی اور ہوتی نہ تو شاید میں مان بھی جاتا لیکن تم۔۔۔ نہیں کبھی نہیں۔۔۔ ہنہ دل ہمارے درمیان کبھی آیا ہی نہیں بلکہ تم نے تو میرے دل کی بھی قدر نہیں کی تو یہ اچانک اپنے دل کی بات کیسے کر سکتی ہو مجھ سے۔۔۔

منہاج ہنستا ہوا کندھوں سے تھام کر اسکا مذاق اڑا رہا تھا مناہل سکتے میں کھڑی یک ٹک اُسے
 دیکھنے لگی وہ تورات کو ہی فیصلہ کر آئی تھی کے منہاج کو بتائے گی وہ باپ بننے والا ہے وہ اپنی
 زندگی اسکے ساتھ نئے سرے سے شروع کرنے آئی تھی لیکن منہاج نے جیسے اسکی دھی اڑادی
 تھی کے وہ اپنی صفائی میں کچھ بولنے کی ہمت تک نہ کر سکی۔۔۔ منہاج اپنے دل کی بھڑاس
 نکال کر کمرے سے جا چکا تھا جب کے مناہل دم سادے جہاں تھی وہیں رہ گئی۔۔

اسے کہنا۔۔!!

گلے انہی سے ہوتے ہیں،

جو دل کے پاس ہوتے ہیں،

شکایت انہی سے ہوتی ہے،

جو خاص ہوتے ہیں،

میرے تم سے گلہ کرنا،

تمہارا دل دکھا دینا،

خفا کرنا، منا لینا،

محبت کی علامت، یہ الفت کی علامت ہے،

محبت میں کبھی ہر گز اسے دل پر نہیں لینا،

اُسے کہنا محبت کی توقع انہی سے ہوتی ہے،

جن سے آس ہوتی ہے۔۔۔ ❤️ !!



سنو لڑکے۔۔۔

کیا مسئلہ ہے تمہارے ساتھ بار بار کیوں ڈسٹرب کر رہی ہو۔۔۔۔۔ موسیٰ نے چڑکرا سے کہا
جو لگاتار اسے کال میسجز کر رہی تھی۔

اففف!! یہ تیرا جلنا ہائے۔۔۔۔۔ ذمار نے مسکراہٹ دبا کر شرارت سے کہا۔۔۔

دیکھو یہ چھپوڑی حرکتیں مجھے بلکل پسند نہیں ہیں سمجھی اپنے منگیترا صاحب کو کرو تنگ جس
کے منہ سے تمہیں اپنی تعریفیں سننا بہت پسند ہے۔۔۔

ہاہاہا۔۔۔!! جلنے کی بو آرہی ہے مجھے۔۔۔

تم سے امید بھی کیا کی جاسکتی ہے کھانا بنانا آتا نہیں محترمہ کو پھر تو یہی ہوگا۔۔۔ موسیٰ نے اس کے
ہنسنے پر تپ کر بات ہی بدل دی۔۔۔

ہاہاہا! اچھا سنو تو۔۔۔

مجھے کچھ نہیں سننا سمجھی اپنے دانت اندر رکھو۔۔۔

ہاں ہاں جانتی ہوں دانت توڑ دو گے لیکن سوچ سمجھ کر یہ قدم اٹھانا ورنہ آگے جا کر یہ نہ ہو
کے لوگ کہیں کتنا ظالم آدمی ہے۔۔۔

ذمار۔۔۔ اس سے قبل ذمار اپنی بات مکمل کرتی دروازہ کھول کر تیزی سے زین اندر آیا۔۔

ذمار نے موبائل کان سے ہٹا کر جلدی سے اٹھ کر ڈوپیٹہ سہی کیا۔

یہ کیا طریقہ ہے زین بھائی کسی لڑکی کے کمرے میں آنے کا۔۔۔ آآ۔۔۔ چھوڑیں مجھے کیا کر
رہے ہیں۔۔۔

وہ جو زین کے اس طرح آنے پر ڈپٹ رہی تھی یہ دیکھے بغیر کے وہ کتنے عرصے میں ہے اپنی ہی
سنائے جا رہی تھی جب زین نے آگے بڑھ کر اسکا گلابوچا۔۔۔

ذمار ہیلو۔۔۔ ہیلو کیا ہوا یہ کیا کر رہا ہے۔۔۔ ذمار۔۔۔ دوسری طرف موسیٰ تیزی سے اپنی جگہ
سے کھڑا ہوتے گھبرا یا۔۔۔

تمہیں کہا تھا نہ میں نے کے منا کر دو شادی سے میری بات سمجھ نہیں آئی تمہیں ہاں یا تم خود
چاہتی ہو کے میں تم سے شادی کروں۔۔۔

آپ خود کیوں نہیں کر دیتے یا آپ ایک ڈرپوک بزدل انسان ہیں۔۔۔

زبان سمجھال کر بات کرو۔۔ زین نے غصّے سے تیز آواز میں اسے پیچھے کی طرف دھکا دے کر کہا۔۔ ذمار اُسے شدید غصّے میں دیکھ کر اندر ہی اندر گھبرا گئی۔۔ وہ اپنے پورشن میں اکیلی تھی۔۔۔

اسکی تو۔۔ موسیٰ زین کی بات پر غصّے سے بڑبڑاتا کمرے سے نکل گیا۔۔

زین بھائی میں صرف۔۔۔

بس!! خاموشی میں سب سمجھ رہا ہوں لیکن ذمار میں نے تمہیں ہمیشہ روحی کی طرح سمجھا اور تم سمیت سب نے زبردستی رشتہ جوڑ دیا اس لئے اب میں آزاد ہوں۔۔۔ بہت شوق ہے نہ تمہیں مجھ سے شادی کا تو چلو آج منگنی کو انجوائے کرتے ہیں تاکہ تمہیں کوئی شکایات نہ ہو۔۔ ایک دم اسے سرتاپیر دیکھ کر زین نے پینتر ابد لا چند قدم پیچھے لیتے کھلے دروازے کو بند کیا ذمار اسکی بات سنتے ہی تیزی سے اپنی جگہ سے اٹھ کھڑی ہوئی۔۔

مجھے لگتا تھا آپ تھوڑے شریف ہیں لیکن آپ نے ثابت کر دیا آپ بیچ ہیں مجھے دکھ ہے آپ ہمارے کزن اور روحی کے بھائی ہیں۔۔۔

تعریف کے لئے شکریہ اب یہی بیچ تمہیں نوچے گا ہم منگیتر جو ہیں۔۔ زین نے اسکی بات سن کر کھا جانے والی نظروں سے کہہ کر آگے بڑھ کے بازو سے پکڑ کر زور سے بیڈ پر گرایا۔۔ اتنی جلدی سب ہوا کے ذمار کو سمجھنے کا موقع نہیں مل سکا۔۔۔

زین نے دھکادیتے ہی دونوں پیروں سے پکڑ کر اُسے اپنی طرف کھینچتا مارا کو ڈرانے کے لئے
چہرے پے جھکنے لگا۔۔۔

نہیں۔۔۔ پلیز۔۔۔ ذمار اسکے قریب ہونے پر حلق کے بل چیخی۔۔۔

زین نے بوکھلا کر ایک ہاتھ سے اسکا منہ دبوچا۔۔۔

جنگلی کہیں کی۔۔۔ خاموش ہو جاؤ۔۔۔ زین کے منہ دبانے سے ذمار آنکھوں پھاڑے بری
طرح مچلنے لگی اس سے قبل زین پیچھے ہٹتا۔۔۔ قدموں اور زور و شور سے آتی آوازوں کے ساتھ
دھاڑ سے کمرہ کھولتا کوئی تیزی سے اندر بڑھا لیکن سامنے کا منظر دیکھ کر بھانگنے والے انداز میں
پہنچتا زین کو شرٹ سے گھسیٹ کر نیچے پٹختا۔۔۔



لاؤنج میں اس وقت سکوت کا عالم تھا۔۔۔ زین غصے سے کھڑا موسیٰ کو گھور رہا تھا ایک طرف
ذمار اپنے باپ کے ساتھ سر جھکائے بیٹھی تھی۔۔۔ جب کے ریان اور ولید
ریحان کے بلانے پر آئے چپ چاپ بیٹھے تھے۔۔۔

اب کیا چاہتے ہو تم لوگ؟ تماشا تو اب ہو گیا جو کرنا تھا۔۔۔ کاشان صاحب کی آواز نے ایک دم
سکوت توڑا۔۔۔

معاف کیجئے گا لیکن میں اس لڑکی سے شادی نہیں کر سکتا جو اپنے یار کو بلوا کر اپنے ہی کزن کو پٹوانے کی کوشش کرے۔۔۔

جھوٹا بویہ الزام لگا رہے ہیں زین بھائی میرے ساتھ بد تمیزی کرنے کی کوشش کر رہے تھے۔۔۔ ذمار جھٹکے سے اپنی جگہ سے کھڑی ہوتی اسکے الزام پر تڑپ اٹھی۔۔۔

موسیٰ دوبارہ غصے سے اٹھنے لگے۔۔۔ ولید نے موسیٰ کے کندھے پر ہاتھ رکھ کر دبایا یہ اشارہ تھا کچھ مت کرنا۔۔۔

ذمار کیا تعلق ہے تمہارا اس لڑکے سے پہلے بھی میں نے تمہیں سمجھایا تھا تم کوئی الٹی سیدھی حرکت نہیں کرو گی اور آج تم نے سب کے سامنے ہماری غزت دو کوڑی کی کر دی۔۔۔ زویہ بیگم نے غصے سے کہتے منہ موڑ لیا ذمار اپنی ماں کو صدمے سے دیکھتی رہ گئی۔۔۔

انکل آپ سب سچائی جانے کیسے ذمار کو غلط سمجھ سکتے ہیں۔۔۔

موسیٰ چپ رہو تم بہت تماشا ہو گیا چلو اب یہاں سے۔۔۔

نہیں مام میں ذمار کو مصیبت میں اکیلا چھوڑ کر نہیں جاسکتا۔۔۔

سن لیا آپ سب نے دیکھ لیں خود۔۔۔ زین نے طنزیہ لہجے میں بولتے سب کی طرف دیکھا۔

زین بہت ہو گیا جاؤ یہاں سے۔۔۔

وہ کیوں جائے تائی جان آپ کا بیٹا ہے اس لئے جس نے میرے کمرے میں اکر دھمکی دی کے
میں رشتہ ختم کر دوں کاش میں پہلے ہی بتا دیتی جس دن منگنی کے بعد یہ میرے کمرے میں
آئے تھے۔۔۔ شمیمہ بیگم کی بات سنتے ہی ذمار نے غصے سے انہیں بتایا موسیٰ کے ساتھ ریان نے
بھی زین کو گھورا تھا۔۔

جھوٹ بول رہی ہے یہ آپ سب۔۔۔

بس بہت ہو چکا کون جھوٹا ہے کون سچا اس بات کو یہیں ختم کرو اب یہ رشتہ ختم اور تم آئندہ
اوپر جاتے نظر نہیں آؤ گے۔ سفیان صاحب جو کافی دیر سے خاموش بیٹھے تھے ہاتھ اٹھا کے
اپنے بیٹے کو گھورتے ہوئے بولے وہ جانتے تھے ذمار جھوٹ نہیں بول رہی اس دن
وہ اسی کے کمرے میں آرہے تھے لیکن اندر ہوتی گفتگو سن کر واپس پلٹ گئے تھے۔۔
زین باپ کے گھورنے پر ہونٹ بھنج کر اگلی سے انگوٹھی نکال کر ٹیبل پر زور سے پٹختے دندنا کر
کمرے کی جانب بڑھ گیا۔۔

مل گئی خوشی تمہیں جاؤ اب ہو گئی آزاد کر لو اپنی منمائی۔۔

امی آپ نے مجھے پہلے بھی غلط سمجھا اور اب بھی وہی غلطی کر دی میں سب دیکھ رہی ہوں زین
بھائی کو منظر سے ہٹا دیا کیا آپ کو یہ نظر نہیں آ رہا۔۔

ذمار تمیز سے رہو ہمارا نہ سہی دوسروں کا لحاظ کر لو۔۔ زوبیہ بیگم نے ناگواری سے اسے ٹوکا
جس کی زبان تیزی سے چل رہی تھی۔۔۔

ذمار کے منہ بنا کر خاموش ہوتے ہی سب جانے کے لئے اپنی جگہ سے کھڑے ہوئے۔۔ ذمار نے گھورتے ہوئے موسیٰ کو آنکھیں دکھائیں۔۔۔

ہم بھی چلتے ہیں رات کو تقریب ہے گھر پہ سب انتظار کر رہے ہونگے۔۔ ولید نے سب کو دیکھ کر ریحان کو اشارہ کیا۔۔۔

سب مل کر جا ہی رہے تھے جب کے ذمار ہنوز موسیٰ کو آنکھیں دکھا رہی تھی۔۔

بیٹا اگر کچھ کہنا چاہتا ہے تو ابھی کہ دے معاملہ گرم ہے ورنہ یونہی دور سے ہی دیکھتا رہ جائے گا۔۔ ریان نے مسکراہٹ دبا کر سرگوشی میں کہا موسیٰ اسکی بات سن کر ذمار پہ ہی نظریں مرکوز کیے سر اثاب میں ہلانے لگا۔۔

اہم۔۔۔ مجھے بات کرنی ہے آپ سب سے۔۔۔ موسیٰ نے گلا کھنکھار کے سا کو دیکھا۔۔

میں ذمار سے شادی کرنا چاہتا ہوں۔۔۔ موسیٰ نے اپنی ماں کو دیکھ کر گہری سانس لے کر تیزی سے کہتے ریان کو دیکھا۔۔

واہ میرے شیر صدقے۔۔۔ ذمار نے آہستہ سے بڑبڑا کر مسکراہٹ دبا لی۔۔

یہ وقت اس بات کا نہیں ہے۔۔۔ ریحان نے گھورتے ہوئے اپنے بیٹے کو دیکھ کر سنجیدگی سے کہا۔۔

ٹھیک ہے لیکن ہم بعد میں کر لیں گے بات لیکن مجھے ابھی جواب چاہیے سوچ سمجھ کر فیصلہ کیجئے گا ابھی ابھی آپ کی بیٹی کی منگنی ختم ہوئی ہے لوگوں کے منہ بند نہیں کر سکیں گے۔۔ میں خوش رکھوں گا آپ کی بیٹی کو۔۔۔ موسیٰ باپ کو دیکھ کر روانی سے اپنی بات مکمل کرتا کاشان صاحب کو دیکھنے لگا۔۔

کاشان صاحب گہری نظروں سے سامنے کھڑے لڑکے کو دیکھ رہے تھے
رشتے اس طرح نہیں جڑتے موسیٰ۔۔

رشتے اس طرف بھی نہیں ٹوٹتے مام۔۔ موسیٰ کی بات سن کر کاشان صاحب دھیرے سے مسکرائے۔۔۔

ٹھیک کہا میں تمہاری بات سے متفق ہوں ابھی جاؤ جلد بات کریں گے۔۔ کاشان صاحب بول کر مسکرائے۔ ذمار نے خوش گوار حیرت سے اپنے باپ کو دیکھا جب کے ریحان نے جبراً بھنج لیا۔۔۔

موسیٰ مسکرا کر سکون بھری سانس لے کر اپنی ماں کو دیکھنے لگا حنا اسکے دیکھنے پر ہلکے سے مسکرائیں وہ کبھی مناہل کے ساتھ ہوئی غلطی دوبارہ نہیں دوہرانا چاہتیں تھیں۔۔



رات کو ولیمے کی تقریب تھی۔۔۔

حمنہ اور جنّت پار لڑ سے سیدھا بنقوٹ آگئیں۔۔

اسٹیج پر بیٹھے دونوں کپلز سب سے مبارکباد وصول کر رہے تھے۔۔

ہر کوئی خوش گپیوں میں مصروف تھا علی اور جنّت دونوں ہاتھ پکڑے مہمانوں کے پیچ کھڑے تھے۔۔

حمنہ صوفے پر بیٹھی اذان کو دیکھ رہی تھی۔۔ ساتھ ہی انعم اسکے پاس بیٹھی سیلفی بنانے میں

مصروف تھی۔ اذان بات کرتے کرتے سر سری نظر حمنہ پر ڈال کر مسکرایا۔۔

اس سے قبل اذان واپس اسٹیج پر آتا مناہل کے پکارنے پر پلٹ کر اسے دیکھا۔۔

اذان مجھے تم سے بات کرنی ہے۔۔

ہاں کہو نہ۔۔

یہاں نہیں مجھے ضروری بات کرنی ہے پلیز۔۔ مناہل نے ایک نظر حمنہ کو دیکھ کر اذان کو

دیکھا۔۔

ٹھیک ہے چلو۔ لیکن جلدی کرنا میری بیگم میری راہ دیکھ رہی ہے۔۔ اذان نے آنکھوں میں

مجت سموئے حمنہ کو دیکھ کر ہلکا سا جھک کر رازداری سے کہا۔۔

ڈونٹ وری اتنا ٹائم نہیں لوں گی۔۔ مناہل زبردستی مسکرا کر بولتی آگے بڑھ گئی اذان نے

ایک بار پھر حمنہ کو دیکھا جس نے نظریں جھکا کر دوسری طرف چہرہ کر لیا تھا۔۔



آپ مجھے بتا رہے ہیں یا نہیں؟

اففف!! کیا ہو گیا ہے میں کہ رہا ہوں ناگھر جا کر بتا دوں گا لمبی بات ہے۔۔۔ ریان نے روحی کے گال کو انگوٹھے سے سہلاتے ہوئے کہا۔۔۔

چھوڑیں مجھے بات ہی نہیں کرنی آپ سے۔۔۔

ہاں ٹھیک ہے پیار کر لینا۔۔۔ ریان نے اُسکے خفا ہونے پر ناک دبا کر شرارت سے کہا۔۔۔ وہ بھی نہیں کرنا مجھے۔۔۔

وہ تو تمہارے اچھے بھی کریں گے ویسے بہت ہی ان رومانٹک فنکشنز فٹ ہے تمہارے دماغ میں جسے صرف شرمانا گھبرانا ہی آتا ہے۔۔۔ ریان کی بات پر روحی نے اسے گھورا ناک یکدم لال ہوئی۔۔۔

کر لیتے پھر کسی رومانٹک فنکشنز والی لڑکی سے شادی۔۔۔

وہ کہتے ہیں نادل آجائے اگر کسی گدھی پر تو پری بھی کیا چیز ہے بس یہی دھوکا میرے دل نے کر دیا ہے۔۔۔

آپ نے مجھے گدھی کہا جائیں مجھے بات نہیں کرنی۔۔۔

تمہیں بس دور بھاگنے کے بہانے چاہیے کسی دن سچ میں دور چلا گیا نہ تو یاد کرتی پھیر و
گی۔۔۔ ریان نے اسکے دور ہونے پر خفگی سے کہا۔۔

ایسا تو مت بولیں۔۔۔ روحی نے اسکے بازو پر ہاتھ رکھ کر کہا۔۔

میں جا رہا ہوں۔۔۔ ریان کنکھیوں سے اسے دیکھ کر ر سحی کا ہاتھ اپنے بازو سے ہٹا کر آگے بڑھ
گیا۔۔۔

بہت مان ہے تم پر،

سنو پاس و فار کھنا،

سبھی سے ملو لیکن،

ذرا سا فاصلہ رکھنا،

بچھڑ جانا بھی ہوتا ہے،

ذرا سا حوصلہ رکھنا،

وہ سارے وصل کے لمحے،

تم آنکھوں میں سجا رکھنا،

ابھی امکان باقی ہے،

ابھی لب پر دُعا رکھنا،

بہت نایاب ہیں دیکھو،

ہمیں سب سے جدار کھنا!!



آئینے کے سامنے کھڑی اپنا عکس دیکھتی وہ سوچوں میں گم تھی۔۔ ہاتھروم سے پانی گرنے کی ہلکی ہلکی آواز بھی اسکی سوچوں میں خلل نہ ڈال سکی۔۔

(مناہل اور اذان دوست ہیں)

(مناہل اور اذان دوست ہیں)

روحی کی کہی بات اسکے ذہن میں چلنے لگی۔۔ مناہل کا اذان سے اکیلے میں بات کرنے کے لئے لے جانا سے ایک آنکھ نہیں بھایا تھا۔۔

آہ!!

بیکدم کسی کے حصار میں لینے پر حمنہ بری طرح ڈری۔۔۔۔ اذان جانے کب آکر اسے اپنے حصار میں لئے جھک کر کندھے پر تھوڑی رکھے آئینے میں اسے دیکھ رہا تھا۔۔

کیا کر رہے ہیں ٹھنڈ لگ جائے گی۔۔

اتنا نازک مزاج نہیں ہوں۔۔ اذان نے آئینے میں اسے دیکھ کر کہتے گرفت مضبوط کی۔۔

مجھے نیند آرہی ہے۔

ہممم۔۔ لیکن میرا کوئی ارادہ نہیں ہے۔۔ اذان نے آنکھ دبا کر کہتے اسکے سر پر پیار کیا۔۔

چھوڑیں مجھے کپڑے بدلنے ہیں۔۔۔ حمنہ نے سر جھٹک کر جھنھلا کر کہا۔۔

چلی جانا اتنی جلدی کیا ہے یا پہلے اپنا گفٹ تولے لو۔۔ اذان نے اسے اپنی طرف گھوما کر بند

مٹھی کھولی جس میں خوبصورت ڈائمنڈ کا نازک سا بریسلیٹ جگمگا رہا تھا۔۔

حمنہ نظر جھکا کر بریسلیٹ کو دیکھنے لگی جب کے اذان اسے۔۔۔

بہت خوبصورت اور مہنگا بھی ہے۔۔۔

حمنہ۔۔۔ اذان نے اچانک آہستہ سے اسے پکارا جس نے چہرہ اٹھا کر سوالیہ انداز میں اسے دیکھا

تھا۔۔۔

جی۔۔۔

تم نے۔۔۔۔۔ اذان نے کہتے ہی ایک قدم آگے بڑھایا۔۔۔۔

میں نے کیا۔۔، حمنہ نے کہتے ایک قدم پیچھے لیا۔۔۔۔

تم نے کیا۔۔۔ اذان نے پھر اتنا کہہ کر ایک قدم آگے بڑھا کر کمر کے گرد بازو حائل کرتے

جھٹکے سے اپنے نزدیک کیا۔۔۔ اذان کی حرکت پے حمنہ سانس روکے اسے دیکھ رہی

تھی۔۔۔ اذان جھک کر کان کے قریب چہرہ لے جا کر آہستگی سے بولا۔۔۔

تم نے کیا اپنے ولید ماموں سے اس کی قیمت واپس دلوانی ہے۔۔۔ اذان نے اتنی سنجیدگی سے پوچھا کہ حمنہ سوچ میں پڑ گئی۔۔۔ اس سے قبل وہ کچھ کہتی دروازہ زور زور سے بجنے لگا۔۔۔ اس وقت کون آگیا۔۔۔ اذان بڑبڑا کر بریسلٹ ٹرؤزر کی جیب میں ڈال کر دروازے کی طرف بڑھ گیا۔

آ رہا ہوں کیا ہو گیا۔۔۔۔۔ اذان نے کہتے ہی دروازہ کھولا سامنے ہی تالیہ بھگے چہرے کے ساتھ کھڑی دونوں کو چونکا گئیں۔۔۔

ماما کیا ہوا؟ سب ٹھیک ہے

پاپا آنکھیں نہیں کھول رہے اذان جلدی چلو ولید اکیلے ہیں۔۔۔ تالیہ نے روتے روتے اسے بتایا اذان نے سنتے ہی نیچے کی جانب دوڑ لگا دی۔۔۔

ریان تم گاڑی نکالو میں علی کے ساتھ لاتا ہوں دادا جان کو۔۔۔ پاپا سمجھالیں اپنے آپ کو وہ ٹھیک ہو جائیں گے۔۔۔ اذان نیچے آتے ہی تیز تیز بولتا ولید کے کندھے پے ہاتھ رکھ کر تسلی دینے لگا۔۔۔

نہیں اذان وہ نہیں ہیں میں انکے پاس ہی بیٹھا تھا۔۔۔ یہ میرے پاپا نے میرے ہاتھ پکڑے ہوئے تھے وہ تو مسکرا کر ماما کی باتیں کر رہے تھے پتہ نہیں اچانک۔۔۔

پاپا سمجھالیں خود کو ہم ہسپتال جا رہے ہیں سن رہے ہیں۔۔۔ اذان نے جھک کر انہیں جھنجھوڑتے ہوئے کہتا کمرے کی طرف بڑھ گیا۔۔۔



ہسپتال پہنچتے ہی ولید کا خوف حقیقت بن گیا۔۔۔ حماد خان ہسپتال آنے سے قبل ہی اس جہاں
فانی سے کوچ کر چکے تھے۔۔۔

ولید نڈھال سے سر جھکا کر سن ہوتے دماغ کے ساتھ بیٹھے تھے۔۔۔

علی ریان سب نے جلدی جلدی سب کو انفارم کر کے بتایا۔۔۔

اذان بے بسی سے اپنے باپ کو دیکھ رہا تھا جو شدت سے آنکھیں میچے خود کو رونے سے روکے
ہوئے تھے۔۔۔۔ چودہ سال کا وہ بچہ جو صرف اپنے باپ کے سامنے ضبط کھوتا
تھا آج سچ میں تنہا ہو گیا تھا۔۔۔



منابہل۔۔۔

کیا ہوا؟ وہ جو افسردگی سے بالکنی میں کھڑی تھی منہاج کی آواز پر حیرت سے گھومی۔۔۔

ریان کی کال آئی ہے ابھی وہ۔۔۔

اس وقت سب خیریت تو ہے۔۔۔ منابہل بے حیرانگی سے منہاج کو دیکھا۔۔۔

نہیں خیریت نہیں ہے تمہارے نانا جان کا انتقال ہو گیا ہے۔۔۔ منہاج ضبط سے بتا کر نزدیک

آہا۔۔۔۔ جو سنتے ہی سکتے میں آگئی تھی۔۔۔

ریلیکس!! منہاج نے کندھے پر ہاتھ رکھا مناہل منہاج کو نرم پڑتے دیکھ کر اسکے سینے سے لگ کر شدت سے روپڑی۔۔

شادی کے بعد پہلی بار مناہل خود اسکے قریب آئی تھی۔۔ لیکن اگلے ہی پل مناہل کی باتیں اسکے ذہن میں چلنے لگیں۔۔

مناہل۔۔۔ مناہل چپ ہو جاؤ۔۔ منہاج نے کہتے ہوئے اسے خود سے دور کرنا چاہا کس نے اور مضبوطی سے دونوں ہاتھوں سے اسکی شرٹ کو جکڑ لیا۔۔

منہاج مجھے آپ کو کچھ بتانا ہے پلیز ایک بار میری بات سن لیں۔۔

مجھے جانا ہے ابھی تم امی ابو کے ساتھ کل آجانا۔۔

آپ میری بات سن رہے ہیں مجھے کچھ بتانا ہے۔۔ مناہل نے چڑ کر سینے سے سراٹھا کر اسے دیکھا۔۔

ایک پل کے لئے منہاج کا دل چاہا کہ سب بھلا کر ایک بار اسے معاف کر دے لیکن وہ اتنی جلدی سب نہیں بھلا سکتا تھا۔۔ مناہل نے اس سے بات چھپا کر رکھی وہ اسکے بچے کو مارنے کا ارادہ رکھتی تھی۔۔۔۔

کوئی ماں کیسے اپنی ہی اولاد کو ختم کرنا چاہے گی پر نہیں جانے کتنی ہی مناہل ہو گئی جنہیں خود سے زیادہ کچھ عزیز نہیں ہوتا۔۔۔

مجھے کچھ نہیں سننا تم سے جو تم بتانا چاہتی ہو وہ میں جانتا ہوں میں وہ بھی جانتا ہوں کے تم کس قدر ناشکری بد لحاظ ہو تمہارے لیے یہی بہتر ہوگا کہ ان سب باتوں کو مت چھیڑو۔۔ اللہ حافظ۔۔

سر دلہے میں بولتا منہاج کمرے سے نکل گیا جب کے مناہل دوبارہ اسکی جانب نظر نہ اٹھا سکی



اگلے دن ظہر کے بعد تدفین کر کے سب گھر آگئے۔۔ ولید بکھری حالت میں نڈھال سا اذان اور ریان کے ساتھ گھر میں داخل ہوئے حال میں ہی لوگ جماتھے۔ ہم دیکھ لیں گے ابھی آپ چلیں آرام کر لیں۔۔ اذان ولید کے چہرے پر بیزاری دیکھ کر جلدی سے بولا۔۔

ٹھیک ہے۔۔ ولید سر ہلاتے کمرے ریان کے ساتھ کمرے کی طرف بڑھ گئے۔۔

علی ماما کہاں ہیں

کچن میں ہیں جنت کھانا کھلا رہی ہیں رات سے سب خالی پیٹ کی وجہ سے طبیعت خراب ہو گئی تھی۔۔ علی اسے بتا کر باہر نکل گیا۔۔



رات کا وقت تھا اذان بہت دیر سے بالکنی میں کھڑا اندھیرے میں دیکھ رہا تھا جب کسی نے نرمی سے اسکے کندھے پر ہاتھ رکھا اذان نے آنکھ کا کونا صاف کرتے سر گھوما کر دیکھا روئی روئی سی وہ اسے ہی دیکھ رہی تھی۔۔۔

آپ روتے ہوئے بلکل اچھے نہیں لگتے۔۔۔ حمنہ نے نم آنکھوں کو دیکھے اسے کہا جس نے پورا اسکی طرف گھوم کر جھک کے اپنی پیشانی اسکی پیشانی پر رکھتے آنکھوں کو میچ گیا۔۔۔ دونوں خاموشی سے ایک دوسرے کے قریب کھڑے تھے۔۔۔

حمنہ نے پیر اوپر اٹھا کر دونوں بازو اذان کی گردن کے گرد حائل کرتے اپنا سر اسکے کندھے پر رکھا۔۔۔

پلیز آپ روئیں مت۔۔۔ حمنہ نے آہستہ سے کہا۔۔۔

اذان اسکے تسلی دینے کے انداز پر ناچاہتے ہوئے بھی مسکرا کر دونوں بازو کمر کے گرد حائل کر گیا۔۔۔

اگلے ایک ہفتے تک روز ہی قریبی دوست احباب تعزیت کے لئے آتے جاتے رہے۔۔۔ ولید باپ کے جانے کے غم میں بیمار ہو گئے تھے۔۔۔ جنت اپنے سسرال چلی گئی تھی۔۔۔ منہاج کا رویہ ہنوز مناہل کے ساتھ اکھڑا اکھڑا تھا۔۔۔

موسیٰ اور ریحان کی دن بادن تلخ کلامی ہونے لگی۔۔۔

ولید بھائی میں تو شکر کرتی ہوں کے ہم گھر نہیں گئے تھے آخری وقت میں وہیں تھے ورنہ کیا بعید کے ہمیں بعد میں بتایا جاتا۔

حرام غلط سوچ رہی ہوں کوئی کرتایا نہیں میں کرتی آخر انکی بیٹی ہو۔۔ حنا کو بھی اسی وقت فون پر بتایا تھا۔۔

تالیہ نے حمنہ کے ہاتھ سے پانی کا گلاس لیتے حرا کو جواب دیا۔۔

السلام علیکم !! پھوپھو کیسی ہیں علی اور جنت نہیں آئے؟ اذان نے لاؤنج میں داخل ہوتے ایک نظر حمنہ کو دیکھ کر ان سے پوچھ کر تالیہ کے کندھے پے ہاتھ رکھ کے پوچھا۔

دونوں آئے ہیں ولید بھائی کے پاس ہیں۔۔

سہی! میں آتا ہوں چینیج کر کے۔۔۔ اذان کوٹ کو کندھے پر ڈالتا سیڑیوں کی جانب بڑھ گیا۔۔

تم کیا کھڑی ہو جاؤ کھانے کا پوچھو۔۔

جی امی۔۔ حمنہ ہو اذان کو جاتے دیکھ رہی تھی چونک کر سر ہلاتی آگے بڑھ گئی۔۔



پاپا بس اب جلدی سے ٹھیک ہو جائیں ورنہ میں آپ سے ناراض ہو جاؤں گی۔۔

ارے بھی میں بلکل ٹھیک ہوں یہ جو تمہاری اکلوتی ماں ہے نہ زبردستی مجھے بیڈریسٹ کروا رہی ہے میڈم۔۔ ولید نے مسکرا کر پیار سے اسکے سر پر ہاتھ پھیرا۔۔۔ علی انکی بات پر مسکرایا جب کے تالیہ جو اندر آرہی تھیں ولید کی بات سن چکی تھیں۔۔

یہ اکلوتی کہنا ضروری تھا آپ کا۔۔۔

ہاں تو اکلوتی ہی ہونہ دوسری تو ملی ہی نہیں۔۔۔ ولید نے شرارت سے اسکی طرف متوجہ ہو کر کندھے اُچکائے علی اور جنت دونوں انکی نوک جھونک سے محظوظ ہو رہے تھے۔۔

اتنے دنوں بعد ولید کو اس طرح دیکھ کر انہیں خوشی ہو رہی تھی۔۔۔

آپ دونوں لڑائی جاری رکھیں ہم آتے ہیں چلو جنت۔۔۔ علی نے اپنی جگہ سے اٹھ کر شرارت سے دونوں سے کہا۔۔

استغفر اللہ لڑکے میں اپنی بیوی سے لڑنے کی جرأت بھلا کر سکتا ہوں ہاں پہلے تو ہو جاتی تھی کنٹرول لیکن اب بس ان کی عمر کا لحاظ کر لیتا ہوں۔۔۔

آپ سے تو چھوٹی ہوں خود اپنی عمر کا معلوم ہے آپ کو۔۔۔ تالیہ نے تڑپ کر اسے جواب دیا۔ جنت لبوں پر ہاتھ رکھے اپنے امنڈانے والے قہقہے کا گلا گھونٹنے میں لال ٹماٹر ہو گئی تھی۔۔

علی کنکھوں سے اُسی کی جانب متوجہ تھا۔۔

جنت کے ایک دم دیکھنے پر اشارہ کرتے کمرے سے نکل گیا۔۔

کتنے ہی لمحے وہ اسے گہری نظروں سے دیکھتا رہا کچھ غلط ہو جانے کا احساس بڑی شدت سے ہوا تھا۔۔۔

حمنہ ادھر آؤ۔۔۔ اذان نے سنجیدگی سے پکارا۔۔۔

آپ فریش ہو جائیں تب تک میں کھانا لے کر آتی ہوں۔۔۔ حمنہ اسکے انداز پر بات بدل کر جلدی سے کمرے سے نکل جانا چاہتی تھی۔۔۔

ایک بار کی بات سمجھ میں نہیں آتی تمہارے ادھر اور نہ میں آیا تو اچھا نہیں ہوگا۔۔۔ اچانک اذان سخت لہجے میں گھورتے ہوئے بولا۔۔۔

حمنہ نچلا لب کاٹتی چھوٹے چھوٹے لے کر اسکے مقابل آئی۔

کیا بکواس کر رہی تھی ابھی تم۔۔۔ اب سر جھکا کر چپ کیوں کھڑی ہو جواب دو مجھے۔۔۔

کچھ غلط نہیں کہ رہی تھی۔ ولیمے والے دن بھی آپ کیسے مناہل باجی کے ساتھ گئے تھے اور۔۔۔۔۔ ایک دم حمنہ کی نظر اس پڑی حمنہ چپ ہو گئی۔۔۔

حمنہ کی باتوں پر اذان کا دماغ بھک سے اڈ گیا۔۔۔

اذان نے آگے بڑھ کر دونوں ہاتھ اسکے دائیں بائیں گالوں پر رکھے۔۔۔ حمنہ اندر ہی اندر گھبرا گئی۔۔۔

مجھے شکی عورتوں قطعی پسند نہیں ہیں حمنہ جو تصویر کا ایک رخ دیکھ کر اپنے دماغ کو چلا کر اپنے ہی گھر کو جلا کر راکھ کر دیتی ہیں۔۔۔ اگر مجھے کسی سے تعلق بنانا ہو گا نہ تو یوں چھپ کر نہیں کروں گا۔۔۔ ہم نم۔۔۔ تھوڑی دیر تک کھانا لے آنا جب تک میں نہا کر آتا ہوں۔ کت اذان سنجیدگی سے اپنا چہرہ اپنے چہرے کے نزدیک ہو کر بات مکمل کرتا گا ل تھپتھپتا با تھر و م کی جانب بڑھ گیا۔۔۔

حمنہ کی آنکھوں میں نمی چمکنے لگی۔۔۔

وہ اسے اپنی بیوقوفی کی وجہ سے ناراض کر چکی تھی۔۔۔



السلام علیکم۔!

وعلیکم السلام!! ذمار میں موسیٰ بات کر رہا ہوں۔۔۔ موسیٰ نے کمرے میں بے چینی اور غصے میں ٹہلتے ہوئے اسے کہا۔۔۔

اوہ!! مزے کی بات بتاؤں

آہ! جلدی بتاؤ۔۔۔ موسیٰ نے گہری سانس لیتے بیزار سے کہا۔۔۔

مجھے پتہ ہے۔۔۔ ہا ہا ہا۔۔۔ زمار اسکے لہجے کو محسوس کیے بغیر شرارت سے بولتی ہنسنے لگی۔۔۔

موسیٰ اسکی فضول بات پر دانت پیس کر رہ گیا۔۔۔

کبھی کبھی تم مجھے زہر لگتی ہو۔۔

ہاہاہا!! ایک بار شادی ہو جانے دو یہ زہر تمہیں بھی زہریلا کر دے گی۔۔

ہو گئی بکو اس تمہاری۔۔

ہمم ابھی تھوڑی باقی ہے کہو تو عرض کروں۔۔۔ ذمار مسکراہٹ دبا کر شرارت سے کہتی نیم
دراز ہوئی۔۔ موسیٰ کا دل چاہا اسکا گلاب دے جو مسلممل اسے ذبح کرنے کی کوشش کر رہی
تھی۔۔

ذمار سنجیدہ ہو جاؤ ہر وقت کا مذاق اچھا نہیں ہوتا سمجھی۔۔ موسیٰ نے اس بار عرصے سے اسے
جھڑکا ذمار کی مسکراہٹ ایک دم غائب ہوئی۔۔

کیا ہوا؟

ڈیڈ نہیں مان رہے ہمارے رشتے کے لئے۔۔۔ موسیٰ نے سانس کھینچ کر پریشانی سے کہا۔۔
پر کیوں میں اتنی بری لگی ہوں انہیں۔۔۔۔۔

ذمار بعض آجاؤ۔۔

یہ میں سنجیدگی سے ہی پوچھ رہی ہوں۔

ٹھیک ہے مس سنجیدہ خاتون اب بتاؤ میں کیا کروں۔۔۔ موسیٰ نے چڑ کر چبا چبا کر کہا۔۔

واٹ؟ خاتون؟ تم۔۔۔

ذمار بسس میں بلکل بھی مذاق کے موڈ میں نہیں ہوں سمجھی یو نہیں اگر تم غیر سنجیدہ رہی تو بیٹھی
رہنا ڈیڈ لائے کو بہو بنانے کی کوشش میں ہیں۔۔۔۔

کر کے دکھاؤ اس پر کٹی سے شادی منہ نوچ لوں گی اسکا خود تم اپنے ماں باپ کو نہیں مناسکتے تو
میں کیا مشورہ دوں۔۔ ذمار نے جھٹکے سے کھڑے ہوتے تلملا کر کہا۔۔

میں کر چکا ہوں بات مام کو کوئی اعتراض نہیں ہے لیکن ڈیڈ نہیں مان رہے..
اب۔۔۔ ذمار ایک دم پریشان ہوئی۔۔

مجھے ولید ماموں سے بات کرنی پڑے گی وہی ڈیڈ سے بات کریں گے۔۔ اوکے میں بعد میں
بات کرتا ہوں اللہ حافظ۔۔ موسیٰ اسے بتا کر کال ڈسکنیکٹ کر چکا تھا جب کے ذمار سوچ میں پڑ
گئی۔۔۔

جانے اب کیا ہوگا۔۔۔



آپ خفا ہیں؟ حمنہ نے اذان کو دیکھ کر پوچھا جو سنجیدگی سے نظریں جھکا کر بیٹھا پلیٹ میں سالن
ڈال رہا تھا۔۔

ہوں بھی تو تمہیں کیا فرق پڑتا ہے ہمیشہ سے سوچے سمجھے بول دیتی ہوں۔۔ اذان نے نوالہ اسکی طرف بڑھاتے ہوئے کہا۔۔۔ حمنہ جو رونے کی تیاری میں تھی آگے بڑھ کر اسکے ہاتھ سے کھاتی نم آنکھوں سے اسے دکھنے لگی۔۔۔

جانتی ہو رشتے کو مضبوط اور کمزور کرنا ہمارے اپنے ہاتھ میں ہے اگر مجھے یہ سب کرنا ہوتا تو تم سے کبھی شادی نہیں کرتا ہماری شادی کو وقت ہی کتنا گزرا ہے صرف دس دن۔۔ اذان نے سنجیدگی سے بولتے دوبارہ نوالہ بنا کر اسکی طرف بڑھایا۔۔۔

حمنہ نم آنکھوں سے اسکے ہاتھ سے کھانے کے ساتھ اذان کی باتیں بھی سن رہی تھی۔۔۔
سوری آئندہ ایسا نہیں ہوگا۔۔۔

اور اگر ہو گیا پھر۔۔ اذان نے ایک دم ہاتھ روک کر اسے دیکھا۔۔

کہانہ اب ایسا نہیں ہوگا لیکن مناہل باجی آپ سے کیا بات کر رہی تھیں۔۔ حمنہ نے نوالہ چبانے کے بعد آنکھوں کو رگڑتے ہوئے پوچھا۔۔۔

آہ!! چوہیا تم نہیں سدھرو گی۔۔ اذان نے گھورتے ہوئے افسوس سے اسے دیکھا۔۔

اچھامت بتائیں۔۔ حمنہ خفگی سے بولتی اٹھو کھڑی ہوئی اذان نے ایک دم اسکی کلائی تھامی۔۔

بیٹھو۔۔۔

نہیں مجھے نہیں جاننا۔۔

ٹھیک ہے نہیں بتا رہا لیکن کھانا کھاؤ۔۔۔ اذان نے اسکے روٹھنے پر مسکراتے ہوئے کہا۔۔
میرا پیٹ بھر گیا ہے آپ کھائیں۔۔۔ حمنہ آہستہ سے بول کر ہاتھ چھڑوا کر جانے لگی جب اذان
نے گرفت مضبوط کی۔۔

حمنہ مجھ سے بدگمان مت ہونا میں تمہیں بار بار موقع نہیں دوں گا یہ یاد رکھنا۔۔۔ اذان نے کہتے
ہی اسکی کلائی آزاد کرتے اٹھ کر چلا گیا۔۔۔ جب کے حمنہ جہاں تھی وہیں رہ گئی۔
حوصلہ بہت ہے مجھ میں،

پر یہ لازم تو نہیں نہ کہ ہر بار آخری حد تک آزما یا جاؤں
السلام علیکم اینڈ گڈ مارنگ !!

وعلیکم اسلام !! یہ آج سورج کہاں سے نکلا ہے۔۔۔

اذان اور پاپا کو آج جاگنگ پر لے کر گیا تھا وہیں سے۔۔۔ ریان دونوں کو دروازے سے اندر
آتے دیکھ کر شرارت سے بولتا کرسی کھنچ کر بیٹھ گیا۔۔۔

جی تبھی اذان بھائی آپ کو کمرے سے زبردستی کھنچ کر لے کر گئے تھے۔۔۔ روجی نے مسکرا کر
پراٹھ حمنہ کی طرف بڑھایا۔۔۔ سب کے چہروں پر مسکراہٹ در آئی۔۔۔

کھنچا نہیں تھا محترمہ وہ اسٹائل تھا۔ ریان نے گھورتے ہوئے فرضی کالر جھاڑے۔۔۔

ولید کا تہقہ نکل گیا بیک وقت سب بے انکی طرف دیکھا تھا جو ہنس کر ریان کے قریب پہنچ کر سر پر چپت لگاتے کرسی کھنچ کر بیٹھ گئے تھے۔۔

ولید ماموں میں نے آپ کے ڈمپل کو بہت مس کیا

اس سے قبل کوئی کچھ کہتا حمنہ اٹھ کر انکے پاس آ کے گلے میں بازو ڈال کر لاڈ سے بولی۔۔

میرا پیارا بچہ۔۔۔ ولید نے پیار سے اسکے ہاتھ کو تھپکا۔۔

اہم اہم۔۔۔ ویسے بھابھی صاحبہ میرے ڈمپل پر کبھی غور کیا ہے۔۔

کیوں ایسا کیا ہے تمہارے ڈمپل میں۔۔۔ اذان کرسی کی بیک پر دونوں ہاتھ رکھتے سنجیدگی سے پوچھنے لگا۔۔

وہ تو دیکھنے کے بعد ہی پتہ چلے گا۔۔۔

شرم کرو سامنے ہی بیگم بیٹھی ہے تمہاری۔۔۔ اذان نے گھورتے ہوئے اُسے شرمندہ کرنا چاہا جس نے آنکھوں میں چاہت سموئے روحی کو دیکھا۔۔

ہماری بیگم تو اللہ کی گائے ہے۔۔

لیکن تم تو بکرے ہو۔۔۔ اذان نے ایک دم لہجے میں حیرانگی لاتے ہوئے کہا۔۔۔ جہاں ریان کی مسکراہٹ غائب ہوئی تھی وہیں بے ساختہ سب ہنس دیے۔۔

حماد خان کے جانے کے ایک ہفتے بعد اس گھر کے مکینوں کے چہروں پر مسکراہٹ آئی تھی۔۔ لیکن بزرگوں کے چلے جانے کے بعد گھر کی رونق مانند پڑ جاتی ہے۔۔ تالیہ اپنی ہنسی روکتیں سب کو دیکھ کر سوچ کر رہ گئیں۔۔



آپ یہاں ہیں میں کب سے آپ کو ڈھونڈ رہی تھی۔۔ جنت ہاتھ میں ٹرے لئے چھت پر آئی جہاں علی اندھیرے میں آسمان کی جانب چہرہ کیے کھڑا تھا۔۔ جنت کی آواز پر چونکتے ہوئے اپنے خیالوں سے باہر آتے پلٹ کر اسے دیکھا۔۔

آپ کی چائے۔۔

تھینکس۔۔ علی نے تھکے تھکے انداز میں ہاتھ بڑھا کر مگ اٹھایا۔۔ جنت نے دیوار پر ٹرے رکھ کر اسے دیکھا جو آج شام سے ہی کچھ زیادہ سنجیدہ لگ رہا تھا۔۔

کچھ پریشان ہیں۔۔۔

ہمم۔۔ نہیں کچھ بھی نہیں۔۔ امی سو گئیں۔۔

علی نے چونک کر جنت کو جواب دیتے بات بدلی۔۔

یہ میرے سوال کا جواب نہیں ہے اگر آپ نہیں بتانا چاہتے تو آپ کی مرضی ورنہ پریشانیاں
چھپانے سے ختم نہیں ہوتیں بلکہ بڑھ جاتی ہیں۔۔۔ جنّت نے اسکے سینے پے ہاتھ رکھتے
مسکراتے ہوئے کہا۔۔۔

آہ!! جنّت آج راستے میں مجھے ابو دیکھے کسی عورت کے ساتھ۔۔۔ علی کے بتانے پر ایک پل
کے لئے جنّت کچھ بول نہ سکی

آپ ملے نہیں ان سے پوچھا نہیں کون تھی وہ عورت؟

میں جانتا ہوں اس عورت کو بہت پہلے دیکھا تھا اسے لیکن دیکھنے کے بعد یاد گئی تھی۔۔۔۔

آپ کہاں ملے۔۔۔ جنّت کی پیشانی پر بل پڑے۔۔۔

ایسے مت دیکھو یا ابو کے کعبین میں بیٹھی ہوئی تھی تب دیکھا تھا۔۔۔ علی نے جنّت کے بگڑتے
تاثرات دکھاتے ہلکی سی مسکراہٹ کے ساتھ اسے کہا۔

دونوں اس بات سے انجان تھے کہ حراجو علی کے پاس آرہی تھیں باتیں سن کر مضبوطی سے

چوکھٹ پر ہاتھ جما کر علی کو دیکھ رہی تھیں۔۔۔ آنسوؤں سے ترچہرہ سامنے کے منظر کو دھونڈلا

کرنے لگا اس سے قبل دونوں میں سے کوئی بھی انہیں دیکھتا جلدی سے جیسے آئیں تھیں ویسے

ہی چلی گئیں۔۔۔ حراجو کے جاتے ہی علی نے دروازے کی طرف دیکھ کر ٹھنڈی سانس لی۔۔۔

امی کو اگر معلوم ہوا تو وہ کس قدر ہرٹ ہو گئی۔۔۔ جنّت نے دکھ سے بولتے علی کا ہاتھ پکڑا۔

وہ سن چکی ہیں۔۔۔ علی نے سنجیدگی سے کہتے جنت کو دیکھا۔۔
 جنت نے حیرت سے اسے دیکھنے کے بعد دروازے کی طرف دیکھا۔۔
 آپ۔۔۔

انہیں پتہ ہونا چاہیے یہ حق ہم کیسے چھین سکتے ہیں ان سے پہلے ہی میرے باپ نے بہت کچھ
 چھین لیا ہے ہم سے۔۔۔ علی نے سپاٹ لہجے میں کہتے سر جھٹک کر گہری سانس لی۔۔۔ جنت بنا
 کچھ کہے آگے بڑھ کر اسکے سینے سے لگ گئی۔۔



ہفتے کا دن تھا چھوٹی ہونے کی وجہ سے آج سب نائٹ اسٹے کے لیے آئے ہوئے تھے۔۔ حنا
 اور حرا دونوں اپنے بھائی کے کمرے میں تھیں۔۔۔ جب کے سب کزنز ہمیشہ
 کی طرح گول دائرے کی شکل میں کرسیوں پر بیٹھے خوش گپیوں میں مصروف
 تھے۔۔۔ مناہل بھی آج منہاج کے ساتھ آئی ہوئی تھی۔۔۔

منہاج مجھے تم سے بات کرنی ہے۔۔۔ اذان سب کو باتوں میں مصروف دیکھ کر منہاج سے
 بولا مناہل جو روحی کی کوئی بات سن رہی تھی اذان اور منہاج کو جاتا دیکھتی رہی۔۔۔

مناہل باجی آپ خوش ہیں منہاج بھائی کے ساتھ۔۔۔ حمنہ نے ایک دم نظر گھوما کر اسے
 دیکھا۔۔۔

ہاں خوش ہوں اور تم اذان کے ساتھ خوش ہو؟ مناہل نے چونک کر حمنہ کو دیکھ کر مسکرا کر جواب دیتے پوچھا روحی اور جنّت دونوں قریب ہی بیٹھیں مسکرا رہی تھیں۔۔۔

کب کے ریان موسیٰ اور علی کے ساتھ بیٹھے باتوں میں لگے ہوئے تھے۔۔۔

میں خوش رہنا چاہتی ہوں

کیا سوچنے لگ گئی۔۔۔ مناہل نے اسکے سامنے ہاتھ ہلایا۔۔۔

نہیں۔۔۔ وہ کچھ نہیں۔۔۔ میں بہت خوش ہوں۔۔۔ حمنہ نے ہڑبڑا کر جلدی سے اسے کہہ کر لمبی سانس کھنچی۔۔۔ مناہل روحی کے ساتھ جنّت بھی مسکرا کر اسے دیکھنے لگی۔۔۔



تم دونوں میرا منہ کیا دیکھ رہے ہو میں سنجیدہ ہوں۔۔۔

ہاں تو ہم کون سی کامیڈی مووی دیکھ رہے ہیں۔۔۔ موسیٰ کے جھنجھلا کر کہنے پر ریان نے بولتے اسے کندھے اچکائے۔۔۔

علی نے سر جھکا کر مسکراہٹ دبائی۔۔۔

تم دونوں ہو ہی فضول بھاڑ میں جاؤ میں اذان بھائی سے بات کرتا ہوں۔۔۔۔۔ جرواں جو کر۔۔۔ موسیٰ سلگ کر دونوں کو غیر سنجیدہ دیکھ کر بولتا آخر بات منہ میں بڑبڑا کر انداز کی جانب بڑھ گیا۔۔۔

نہیں۔۔۔ اللہ بچائیں۔۔۔ اذان کے زور سے پکڑنے پر حمنہ دونوں کانوں پر ہاتھ رکھتی اندر چلی گئی۔۔۔

روحی اور جنّت اذان اور منہاج کو دیکھ کر ہنسی ضبط کرنے لگی جب کے مناہل پیٹ پر ہاتھ رکھے ہنسے جا رہی تھی۔۔۔

اذان نے ناگواری سے اسے دیکھ کر اندر کی جانب قدم بڑھائے جب کے منہاج بھی تیوری چڑھا کر مناہل کی طرف بڑھنے لگا۔۔۔
ماما حمنہ کہاں گئی ہے۔۔۔

یہ رہی۔۔۔ تم لوگ میری بیٹی کو کیوں ڈرا رہے ہو۔۔۔ اذان جو اسکے پیچھے اندر آیا تھا ولید کے کمرے کے کمرے میں جھانک کر پوچھا۔۔۔ حمنہ حرا کے ڈانٹنے پر ولید کے پیچھے چھپ گئی تھی۔۔۔ اذان کی آواز پر سر نکال کر اذان کو دیکھ رہی تھی۔۔۔

آپ کو لگتا ہے میں ایسا کر سکتا ہوں یہ خود ڈر پوک چوہیا ہے پوری۔۔۔ اذان کے ڈپٹ کر کمرے سے چلے جانے پر حمنہ کی آنکھوں میں آنسو آگئے۔۔۔

اس سے قبل وہ کمرے میں جاتی ریان تیزی سے اندر آیا

چلو آنسکریم کھانے جا رہے ہیں۔۔۔

مجھے نہیں جانا آپ سب چلے جائیں۔۔۔

لیکن۔۔۔ ریان تیزی سے اسکے پیچھے گیا جو خفگی سے کہتی کمرے کی جانب جا رہی تھی۔۔۔ لاؤنج میں ہی سب کھڑے تھے جب ریان کو حمنہ کے پیچھے جاتے دیکھا۔۔۔

کیا مسئلہ ہے تمہارے ساتھ۔۔۔۔۔ ریان نے تپ کر اسکا بازو پکڑ کر روکا۔۔۔

ریان رہنے دو اگر وہ نہیں جا رہی تو۔۔۔ منہاج نے وہیں سے اسے کہا۔۔۔

ٹھیک ہے خزرے کرتی رہو بس۔۔۔ ریان منہ بنا کر نیچے اترنے لگا حمنہ نے نظر گھوما کر دروازے کے پاس دیکھا جہاں اذان موسیٰ اور علی کے پاس کھڑا اسے کھا جانے والی نظروں سے گھور رہا تھا۔۔۔ حمنہ جلدی سے نظر پھیرتی چلی گئی۔۔۔



بالکنی میں کھڑی وہ پیشانی پر بل ڈالے گیٹ سے گاڑیاں نکلتے دکھنے لگی۔۔۔ منہاج کے بعد اذان کی گاڑی کے جاتے ہی گیٹ دوبارہ بند ہو چکا تھا۔۔۔

بہت برے ہیں اذان مناہل باجی کو ڈانٹنے کی بجائے سب کے سامنے مجھ پر غصہ اتارنے لگے آجائیں واپس کمرے کو لاک کر دوں گی۔۔۔

کمرے کی چابی ایک میرے پاس ہے۔۔۔

ہاں تو کیا ہوا میں کنڈی۔۔۔ بولتے بولتے ایک دم اسے جھٹکا لگا۔۔۔ اذان کی آواز اسے اپنے قریب سے آئی تھی۔۔۔

جاری رکھو بات میں سن رہا ہوں۔۔۔ اذان نے اپنا ہاتھ ریلیٹیج پر رکھتے ہوئے مسکرا کر کہا۔
 حمنہ نے روہانسی ہوتے ہوئے پلٹ کر اسکے سینے سے لگ گئی۔۔۔ اسکے پاس واحد
 ایک یہی طریقہ تھا اذان کے سوالوں سے بچنے کے لئے۔۔
 اتنا بُرا بھی نہیں ہوں کہ اپنی بیوقوف بیوی کو چھوڑ کر چلا جاؤں تاکہ محترمہ بدگمان ہو جائیں
 ویسے سچ بتاؤ اور کیا کیا چل رہا ہے تمہارے دماغ میں میرے خلاف۔۔
 کچھ بھی تو نہیں۔۔

بعد میں مجھے بتاؤ گی تو درخت کے ساتھ باندھ دوں گا۔۔

اگر ابھی بتایا تو یہیں باندھ دیں گے۔۔

نہیں باندھ رہا اب بتاؤ اس چھوٹے پیک کے دل و دماغ کو کیا چیز پریشان کر رہی ہے۔۔ اذان
 نے آگے بڑھ کر پیار سے ناک دبا کر پوچھا۔۔

آپ مطلب اس دن مناہل باجی سے کیا بات کر رہے تھے۔۔ حمنہ نے ہچکچا کر آہستہ سے
 پوچھتے اسے دیکھا۔۔

اذان نے گھورتے ہوئے اسے دیکھ کر نفی میں سر ہلا کر گہری سانس لے کر سب
 بتانے لگا۔۔



اگلے دن شام تک سب اپنے گھروں کو روانہ ہو گئے۔۔۔ موسیٰ جو اذان سے ناشتے کے بعد سب بات چیت کر کے سرشار سا آیا تھا لاؤنج میں قدم رکھتے ہی لائبرے اور اسکی فیملی کو دیکھ کر سب ہوا میں تحلیل ہوتا چلا گیا۔

لو آ گیا موسیٰ۔۔۔ موسیٰ ادھر آؤ۔۔۔ ریحان کی نظر اس پر پڑی تو مسکرا کر آنے کا اشارہ کیا۔ موسیٰ نے ضبط کرتے زبردستی چہرے پر مسکراہٹ سجا کر انکی جانب قدم بڑھائے۔۔۔ السلام علیکم انکل آئی کیسے آنا ہوا؟ موسیٰ نے سرسری انداز اپناتے صوفے کے ہتھے پر ٹکتے ہوئے پوچھا۔۔۔

ریحان نے ناگواری سے اپنے بیٹے کے انداز کو دیکھا۔۔۔
وعلیکم السلام !! ہم یونہی نہیں آسکتے۔۔۔

جی کیوں نہیں میں نے آج ڈیڈ سے کہنے والا تھا آپ سب کو انوائٹ کریں آخر کار ڈیڈ کے بیسٹ فرینڈ ہیں آپ۔۔۔ موسیٰ باپ کو دیکھے بنا سامنے بیٹھے لائبرے کے ماں باپ سے مخاطب تھا۔۔۔ لائبرے ٹانگ پر ٹانگ جمائے موسیٰ کو دیکھ رہی تھی آج موسیٰ کا انداز بدلہ بدلہ سالگ رہا تھا۔۔۔

موسیٰ کس طرح سے بات کر رہے ہو

کیا ہو گیا ڈیڈ میں تو ایسے ہی بات کرتا ہوں۔۔۔ موسیٰ نے ریحان کو دیکھ کر معصومیت سے کہا۔۔۔

موسیٰ بیٹھ جاؤ۔۔۔ حنا نے ایک دم ہلکی آواز میں ٹوکا۔۔۔

میں ٹھیک ہوں مام مجھے لائبہ سے کچھ بات کرنی ہے۔۔۔ موسیٰ نے سنجیدگی سے اپنی ماں کو کہتے لائبہ کو دیکھ کر مسکرایا۔۔۔ حنا نے تعجب سے اپنے بیٹے کو دیکھا۔۔۔
مجھ سے کیا بات کرنی ہے تمہیں؟

کچھ زیادہ وقت نہیں لوں گا مجھے کچھ دیر تک کہیں جانا ہے۔۔۔

موسیٰ کی بات سنتے ہی لائبہ آئی اچکا کر باہر کی طرف جانے لگی وہ جو سمجھ رہی تھی موسیٰ کو اس سے اکیلے میں بات کرنی تھی۔۔۔ موسیٰ کی آواز پر حیرانگی سے پلٹ کر کھسیانی مسکراہٹ سے اس کے مقابل آئی۔۔۔

اہم۔۔۔ انکل آئی پلیرز جو میں کہنا چاہتا ہوں اسے اپنی انسلٹ مت سمجھیے گا لائبہ اچھی لڑکی ہے آپ اور ڈیڈ جو چاہتے ہیں وہ میں نہیں چاہتا۔۔۔ لائبہ تمہیں مجھ سے اچھا کوئی مل جائے گا تم۔۔۔

موسیٰ۔۔۔ بہت ہو چکا جاؤ یہاں سے۔۔۔۔۔ ریحان نے ایک دم اپنی جگہ سے کھڑے ہوتے غصے سے اسکی بات کاٹی سب بھی جلدی سے کھڑے ہو گئے۔۔۔

میں یہاں سے نہیں جاؤں گا آپ کو سمجھنا ہو گا زبردستی آپ نہیں کر سکتے۔۔۔

میں کہتا ہوں خاموش ہو جاؤ تم حد سے بڑھ رہے ہو۔۔۔

ایک منٹ ریجان بولنے دو اسے جو وہ کہنا چاہتا ہے میری بیٹی بوجھ نہیں ہے مجھ پر نہ ہی مجھے اتنی جلدی ہے یہ تو میں نے اپنی بیٹی کی خواہش پر تم سے کہا تھا ورنہ میں بھی زبردستی کا قائل نہیں ہوں۔۔۔ لائبرے اپنے باپ کو دیکھنے لگی جو ریجان کی بات کاٹ کر انہیں کہہ رہے تھے۔۔۔ دیکھو تم۔۔۔

نہیں ریجان تم نے سنا نہیں تمہارا بیٹا کیسے ہمارے ہی سامنے ہماری بیٹی کو ٹھکرا رہا ہے میں ان لوگوں میں سے نہیں ہوں جو اپنی بیٹی کو زبردستی زندگی بھر کے لئے ایسے شخص کے حوالے کر دوں جسے اسکی قدر نہ ہو۔۔۔ چلو یہاں سے۔۔۔ ڈیڈ۔۔۔

لائبرے میں نے تمہاری بات مانی ہے لیکن زندگی مذاق نہیں ہے اب تمہیں میری بات مانی پڑے گی ورنہ اپنے ماں باپ کو بھول کر ایسے شخص کی زندگی میں زبردستی مسلط ہو جاؤ جو شاید کبھی تمہاری دل سے قدر نہ کرے۔۔۔

سہی کہ رہے ہیں انکل میں واقعی تمہارے لائق نہیں ہوں کیوں کے میں اپنی زندگی میں پہلے ہی کسی کو شامل کر چکا ہوں۔۔۔۔۔ موسیٰ انکی بات سن کر سر ہلا کر لائبرے سے کہتے اپنے کمرے کی طرف بڑھ گیا۔۔۔



واہ بھی آج کھانے میں اتنا اہتمام کیا کوئی مہمان آرہا ہے۔۔۔ منہاج کرسی کھینچ کے بیٹھتا
کھانا دیکھ کر خوش گوار حیرت سے پوچھنے لگا۔

جی بلکل بھائی ہمیں بھی آج ہی بھابھی نے بتایا ہے کوئی بہت ہی خاص آرہا ہے۔۔۔ انعم نے
شرارت سے اسے دیکھ کر آنکھیں مٹکائیں۔۔۔ منہاج نے چونک کر مناہل کو دیکھ جس نے
شرما کر نظریں جھکائیں تھیں۔۔۔
اوہ۔۔۔ سمجھ گیا۔۔۔

برخوردارک اگر سمجھ گئے ہو تو گلے لگو ماشاء اللہ اتنی بڑی خوشی دی ہے ہمیں۔۔۔ احمر صاحب
اپنے جگہ سے اٹھا کر باہیں پھیلا کر بولا منہاج اپنے باپ کے خوشی سے چمکتے چہرے کو دیکھ کر
مسکرا کر اٹھ کر انکے گلے لگا۔۔۔

مناہل منہاج کو مسکراتے دیکھ کر یک ٹک اسے دیکھنے لگی۔۔۔
منہاج دوبارہ بیٹھتا سرسری نظر اس پر ڈالتا دوبارہ سنجیدہ ہوتے کھانے کی طرف متوجہ ہو گیا۔۔۔
خوش گوار ماحول میں کھانا کھانے کے بعد منہاج قہوہ کا بوتلا لان میں چہل قدمی کے لئے نکل
گیا۔۔۔



آپ کا قہوہ۔۔۔ منہاج جو موبائل پر اذان سے مسیج پر بات کر رہا تھا آواز پر سراٹھا کر اپنے سامنے کھڑی مناہل کو دیکھا۔۔

رکھو دو اس ٹیبیل پے۔۔۔ منہاج نے دوبارہ موبائل پر انگلیاں چلاتے مصروف سے انداز میں کہا۔۔۔

مناہل نے بنا کچھ بولے کپ کو لکڑی کی گول ٹیبیل پر رکھا۔۔۔
مناہل رو کو۔۔۔

جی۔۔۔ مناہل جو رکھ کر منہ بنا کر جانے کے لئے پلٹی تھی منہاج کی آواز پر مسکرا کر اسکی جانب گھومی تھی۔۔۔

جو بھی ہو اور ہو رہا ہے یہ ہمارا آپسی معاملہ ہے اس بار معاف کر رہا ہوں اگلی بار کسی کو بتاؤ تو یہ خیال رکھنا کے ہر بات سب سے نہیں کی جاتی۔۔۔ اس لباس کو کھنچ کر کسی تیسرے چوتھے شخص پر ڈالنے کی کوشش کرو گی تو ہم دونوں ہی بے لباس ہو جائیں گے۔۔۔ اذان کزن دوست ہی سہی پر میں ہر گز برداشت نہیں کروں گا تم سب اسے یا اپنی ماں کو بتاتی پھیرو۔۔۔ اب تم جاسکتی ہو۔۔۔ منہاج سرد لہجے میں کہتا جھک کر کپ اٹھا کر آگے بڑھ گیا جب کے مناہل کی ساری خوش فہمی پر پانی پھیر گیا۔۔۔



اتنا بھی ضروری نہیں ہے آپ کا موبائل پر لگے رہنا۔۔۔ حمنہ نے خفگی سے دھیمے لہجے میں کہتے نظریں جھکا کر آگے بڑھ کر اسکے سینے پر سر ٹیکا یا۔۔۔ حمنہ کا شکوہ سن کر اذان کی مسکراہٹ گہری ہوں۔۔۔

کیا تم جیلس ہو رہی ہو۔۔۔

ہاں میں ہو رہی ہوں جیلس مجھے اچھا نہیں لگتا آپ کا مناہل باجی۔۔۔ حمنہ روانی میں بولتی دانتوں تلے زبان دبا گئی جب کے اذان نے بالوں کو سہلے گہری مسکرات سے اسکی بات سن رہا تھا قہقہہ لگا گیا۔۔۔

اففف میری چوہیا تمہارا کچھ نہیں ہو سکتا۔۔۔ اذان نے قہقہہ لگا کر سر چوما کر اسے کہا جو منمنا کر

سوری کرتی دوبارہ اسکے سینے سے لگ گئی۔۔۔



ریان جیسے ہی ہاتھ روم سے کپڑے چینج کر کے نکالاروحی کو بیڈ پر آنسوؤں بگاتے دیکھ کر گہری سانس لے کر رہ گیا۔۔۔

تمہیں اس لئے نہیں بتایا تھا کہ ماتم کرنے بیٹھ جاؤ۔

آپ نہیں سمجھیں گے زین بھائی نے ذمار سے نظر ملانے کے لائق نہیں چھوڑا۔۔۔

محترمہ تمہیں کہ کون رہا ہے نظر ملاؤ۔۔۔ یہ ناچیز کب سے تمہاری راہوں میں بیٹھا ہے اس سے ملاؤ لڑاؤ۔۔۔ ریان نے بالوں میں ہاتھ پھرتے شریر لہجے میں کہتے اسکی گود میں سر رکھا۔۔

مذاق مت کریں آپ کو نہیں معلوم مجھے کتنی تکلیف ہو رہی ہے۔۔ روحی بے اسکا سر پکڑ کر خود پیچھے سر کنا چاہا۔۔

ریان اٹھ کر بیٹھنا سے گھورنے لگا جس نے رو کر خود کو ہلکان کیا ہوا تھا۔۔

ریان کو اچانک اس پر ترس آیا۔۔ آگے بڑھ کر اسے خود سے لگا کر پشت سہلانے لگا۔۔

رولویار لیکن بس پانچ منٹ تک۔۔۔

ٹائم دیکھ کر کون روتا ہے۔۔۔

رونے والے۔۔ اب جلدی سے رونادھونا ختم کرو۔۔ ٹائم ختم ہو گیا تو رونے نہیں دوں گا۔۔

ریان نے مسکرا کر اسے جواب دیا روحی اسکی بات پارنا چاہتے ہوئے بھی مسکرا دی۔۔۔

ریحان کیا سوچا ہے آپ نے؟ حنا نے اسٹڈی روم میں داخل ہوتے سوچوں میں گم بیٹھے

ریحان کے کندھے کو چھو کر پوچھا۔۔

سوچنے کے لئے کچھ بچا ہی کہاں ہے اب۔۔۔ ریحان نے گہری سانس لیتے سر جھٹکا۔۔

ذمارا چھی لڑکی ہے آپ ایک بار اپنے بیٹے کا سوچیں۔۔۔

میں نے کب کہا وہ لڑکی بری ہے تم اچھے سے جانتی ہو میں کیوں چاہتا تھا لیکن میں شرمندہ ہوں میں جن لوگوں کے پیچھے اپنے بیٹے سے لڑتا رہا وہ آج ہمیں ہی ریجیکٹ کر کے یوں چلے جائیں گے کبھی سوچا نہیں تھا۔۔

اب پچھتانے سے کیا ہو گا ریحان یہ ضروری نہیں جو ہم چاہئیں وہی سب ہو یہ تو قدرت کے فیصلے ہیں ورنہ آپ خود سوچیں بلفرض اگر شادی ہو جاتی تو کیا لائے موسیٰ کی بے رُخی برداشت کرتی۔۔ زندگی ان دونوں نے ساتھ گزارنی ہے۔۔۔

حنّا نہیں بولتیں کمرے سے جانے لگی جب ریحان کی آواز پر روک کر پلٹیں۔۔

موسیٰ سے کہنا ہم کچھ دن تک چلیں گے۔۔۔ ریحان نے کہتے ہی موبائل اٹھا یا جب کے حنا خوش گوار حیرت سے تیزی سے باہر نکل گئیں۔۔۔



شام کا وقت تھا صبح سے ہی موسم بہت ابر آلود ہو رہا تھا۔ گھر کے سبھی افراد لان میں بیٹھے چائے کے ساتھ پکوڑوں سے لطف اندوز ہو رہے تھے۔۔۔ جب اذان اٹھ کر کچن کی جانب بڑھنے لگا۔۔۔

کچن میں داخل ہوتے ہی نظر حمنہ پر پڑی۔۔۔ حمنہ جو پکوڑے تلنے کے ساتھ روحی سے باتیں کر رہی تھی اذان چوکھٹیر دونوں بازو سینے پے باندھ کر اسے دیکھنے لگا جو

بالوں کو لپیٹ کر کیچر لگائے ڈوپٹہ بائیں بازو کے نیچے کمر کے پاس کس کے باندھ ہوا تھا گلانی رنگت جو گرمی کے باعث اور دمک رہی تھی۔۔

حمنہ اذان بھائی۔۔۔ روحی نے کنکھوں سے پیچھے دیکھتے ہوئے قریب جھک کر سرگوشی کی۔۔۔

حمنہ نے چونک کر پیچھے دیکھا اذان نے اسکے دیکھنے پر مسکرا کر دیکھتے ہاتھ سے اپنے پیچھے آنے کا اشارہ کرتے کچن سے نکل کر سیڑیوں کی جانب بڑھ گیا۔۔

کیا سوچ رہی ہو جاؤ یہ میں کر لوں گی۔۔۔ روحی نے کندھے سے کندھا مارتے مسکرا کر کہا۔۔۔ میں پہلے یہ۔۔۔

کوئی ضرورت نہیں ہے پہلے جاؤ میں ہوں کر لوں گی۔۔۔ روحی نے اسکی بات کاٹتے اسے باہر نکلنے کا اشارہ کیا۔۔

حمنہ منہ بنا کر سنگ میں ہاتھ دھو کر ڈوپٹہ کھول کر سہی سے لیتی باہر نکلنے لگی جب ریان کو باہر جاتے دیکھ کر آنکھیں چمکیں۔۔۔

روحی میں جا رہی ہوں تم اکیلے کر لو گی نا؟ حمنہ نے ریان کی جانب چہرہ کیے زور سے کہا ریان اور روحی دونوں نے بیک وقت چونک کر اسے دیکھا۔۔

کہ تو رہی ہوں کر لوگنگی میں اور یہ تمہاری آواز بڑی نکل رہی ہے خیریت ہے۔۔۔ روحی نے گھورتے ہوئے اسے دیکھا جو دروازے کے پاس کھڑی شرارت سے مسکرا رہی تھی۔۔۔

محترمہ آپ یہاں ہیں۔۔۔۔۔ ریان کے ایکدم آنے پر روحی نے دوبارہ حمنہ کو گھورا اسکے زور سے چلانے کا مقصد اسے اب سمجھ آیا تھا۔۔۔ حمنہ اسکے گھورنے پر کندھے اچکاتی چلی گئی۔۔۔ آپ تو سو رہے تھے۔۔۔

ہاں تو بند اٹھتا بھی ہے۔۔۔۔۔ ریان مسکراتے ہوئے بولتا اندر داخل ہوتے اسکے قریب جا کر پکوڑا اٹھا کر کھانے لگا۔۔۔

میں نے ایسا تو نہیں کہا ویسے کیوں ڈھونڈ رہے تھے۔۔۔۔۔ روحی کڑائی میں پکڑوں کو پلٹتے ہوئے پوچھنے لگی۔۔۔

ابو کی کال آئی تھی گھر پر آرہے ہیں۔۔۔۔۔ ریان نے کھاتے ساتھ اسے دیکھنے لگا۔۔۔

ابو آرہے ہیں؟ روحی نے چہک کر آنچ ہلکی کرتے اسکے مقابلہ کر پوچھا۔۔۔

دیکھ لو اب خود قریب آرہی ہو میں شرافت سے کھڑا تھا۔۔۔۔۔ ریان نے اسکی بات پر کہتے کمر کے گرد بازو حائل کرتے ہوئے کہا۔۔۔

تنگ مت کریں بتائیں کون کون آرہا ہے؟

صرف ابوہی آرہے ہیں۔۔ ریان بتا کر چہرے کے گرد لٹ کو چھیڑنے لگا۔۔

امی کیوں نہیں آرہیں نہ ہی میری ذمہ بات ہوئی ہے۔۔۔

کیوں بات نہیں ہوئی۔۔

کال آرہی تھی لیکن میں نے نہیں اٹھائی اور چھوڑیں مجھے سب سمجھ رہی ہوں آپ کی چالاکی۔۔۔ روحی نے بتاتے ہوئے اسکا ہاتھ ہٹا کر برنر کے سامنے جا کھڑی ہوئی۔۔۔

بڑی سمجھدار ہو گئی ہو۔۔۔ ریان نے گہری سانس کے کراسے دیکھا۔۔

ہو نہیں گئی ہوں میں پیدا ہی سمجھدار ہوئی تھی۔۔۔

ہممم تبھی قد لمبا ہونے کے ساتھ ساتھ سمجھداری دماغ سے گٹھنوں میں چلی گئی۔۔۔ ریان نے شریر لہے میں سوچنے والے انداز میں کہتے اسکے گال کولاڈ سے کھینچتے باہر کی جانب دوڑ لگا دی۔۔۔

بہت برے ہیں آہ! روحی نے تیز آواز میں بولتے پیر پٹھا پھر گال کو ہاتھ سے چھو کر مسکراتے ہوئے سر جھٹک کر رہ گئی۔۔



حمنہ جیسے ہی اوپر آئی چھت کی طرف جاتی سیڑیوں پر اذان کو بیٹھے دیکھ کر مسکرا کر چلتی خاموشی سے ایک اسٹیپ نیچے بیٹھ کر گھوم کر اسے دیکھنے لگی اذان نے آگے کی جانب جھک کر اسکے گلے کے گرد بازو حائل کرتے اسکے گال سے گال مس کیا۔۔۔

میرے ساتھ چلو گی۔۔۔

کہاں جانا ہے؟

لانگ ڈرائیو پر۔۔۔ اذان نے مسکرا کر آہستہ سے اسکے کان میں سرگوشی کی۔۔۔

اس سے قبل وہ ہاں کرتی ایکدم اسکے ذہن میں بارش والا منظر گھوم گیا۔۔۔

میں نہیں جا رہی۔۔۔ حمنہ نے کہتے ہی اُسے ہٹانا چاہا اذان نے اپنی گرفت مضبوط کر دی۔۔۔

میری خواہش ہے حمنہ میں تمہیں بے خوف بارش میں خوش دیکھنا چاہتا ہوں جہاں ڈر و خوف نہ ہو جہاں صرف تم، میں، بارش اور ہماری محبت ہو۔۔۔۔۔ اذان نے سرگوشی میں کہتے سرپے

پیار دیا

حمنہ کے دل کی دھڑکن تیز ہو گئی۔۔۔

اس سے قبل اذان کچھ کہتا سیڑیوں پر قدموں کی چاپ سن کر حمنہ دھڑکتے دل کے ساتھ اس سے دور ہوتی کھڑی ہو کر بھاگنے لگی ایکدم اذان اسکی کلائی تھام کر کمرے کی جانب بڑھ گیا۔۔۔



السلام علیکم !!

وعلیکم اسلام !! آج یہ اندھیری آتمہ یہاں کیسے۔۔۔ ریان نے شرارت سے موسیٰ اور منہاج کو لاؤنچ میں آتے دیکھ کر موسیٰ کو سرتاپیر دیکھا۔۔۔ یہ اشارہ تھا کہ وہ صرف اسے ہی بول رہا تھا۔۔۔

ہاہاہیٹا آج ہم خوش ہیں اس لئے معاف کر دیتے ہیں۔۔۔ موسیٰ نے فرضی کالر جھاڑتے صوفے پر تانگ پر تانگ رکھتے ہوئے کہا۔۔۔

ریان نے حیرت سے اسے دیکھ کر منہاج کو دیکھا۔۔۔

بکر اقربان ہونے سے قبل ایسے ہی بہک جاتا ہے۔۔۔ منہاج نے مسکرا کر ریان کے دیکھنے پر آنکھ دبا کر کہا۔۔۔

ہاہاہا یہ تو ہے۔۔۔ ریان نے ہنس کر اسکی بات سے اتفاق کیا۔۔۔

موسیٰ جو سٹائل میں بیٹھا دونوں کی گفتگو سن رہا تھا ایک دم جل کر سیدھا ہوتے دونوں کو گھورنے لگا اس سے قبل وہ کچھ کہتا اذان اور علی ولید کے کمرے سے نکلتے وہیں آگئے۔۔۔

السلام علیکم !! آج کیسے آنا ہوا۔۔۔

ہم یہاں سے گزر رہے تھے سو چا ایک ایک کپ چائے پی لی جائے۔۔۔ منہاج کے بولنے سے قبل ہی ریان بول پڑا۔۔۔

تم سے پوچھا ہے کباب میں ہدی۔۔۔ موسیٰ نے اٹھ کر اسکے سر پر چیت لگائی۔۔۔
 اے پنکج اداس بڑے پر نکل رہے ہیں لگتا ہے بزدلوں کی طرح پیچھے ہٹ گیا ہے۔۔۔ ریان نے
 گھورتے ہوئے اسے دیکھا تینوں خاموشی سے دونوں کو دیکھ کر مسکرا رہے
 تھے۔۔۔

ہا!! سوچ ہے آپ کی ہم وہ نہیں جو بزدلوں کی طرح منظر سے ہٹ جائیں۔۔۔ کل ہی مام
 ڈیڈ جا رہے ہیں رشتہ لے کر تمہیں پتہ نہیں چلا اذان بھائی بتایا نہیں ہمارے ریان بی بی سی
 کو۔۔۔ موسیٰ نے چڑانے والی مسکراہٹ سے اسے بتا کر اذان کو دیکھا۔۔۔
 کیا؟ کیسے؟ کب؟ اتنا بڑا کانٹ ہو گیا وہ بھی بنا بتائے۔۔۔ اذان علی مجھے کسی نے کیوں نہیں
 بتایا۔۔۔ ریان جھٹکے سے کھڑا ہوتے صدمے میں چلا گیا۔۔۔

موسیٰ اسکے ردِ عمل کو دیکھ کر محظوظ ہوتا دوبارہ صوفی پر پھیل کر بیٹھ گیا۔۔۔



دودن بعد:

یہ لو مٹھائی کھاؤ۔۔۔ موسیٰ نے مسکراتے ہوئے اسکے سامنے ڈبہ کیا۔۔۔

مجھے نہیں کھانی مٹھائی جاؤ پہلے ساری دنیا کو کھلا کر آ جاؤ ہم کون ہیں تمہارے کچھ بھی نہیں شادی میں بھی مت بلانا۔۔۔ ریان نے خفگی سے ڈبے کو پرے کیا۔۔۔ ریان موسیٰ سے دو دن سے ناراض تھا موسیٰ کے رشتہ پکا ہونے پر ولید اپنی فیملی کے ساتھ مبارکباد دینے آئے تھے۔۔۔

بھابھی آپ ہی بولیں ورنہ یاد کرے گا۔۔۔

کیوں تمہاری رخصتی ہے جو یاد کروں گا ویسے بھی جو مجھے یاد نہیں رکھتا میں بھی اسے یاد نہیں رکھتا۔۔۔ ریان گھورتے ہوئے اسے کہتا چہرے کا رخ بدل گیا۔۔۔ روحی جو ریان کے ساتھ ہی بیٹھی تھی مسکراہٹ دبا کر سر جھکا کر گئی۔۔۔

بھابھی آپ ہی کچھ کریں۔۔۔

اوبھائی کسے بول رہے ہو ان محترمہ کے آسرے میں رہے تو بھول جانا ریان ولید بھی تمہاری زندگی میں تھا۔۔۔ ریان نے موسیٰ کی بات کر ٹھنڈی سانس لے کر موسیٰ کو دیکھا جو اسکی بات سمجھنے کی کوشش کر رہے تھے روحی نے اسکی بات پر زور سے بازو پر چپت لگایا۔۔۔

بہت برے ہیں۔۔۔

میں اچھا لگتا ہی کب ہوں سب۔۔۔

السلام علیکم! یہ کیا ہو رہا ہے۔۔ منہاج کی آواز پر دونوں چونکے

وعلیکم السلام! منہاج بھائی کچھ نہیں

اذان کہاں ہے؟ مناہل نے ایک دم اس سے پوچھا۔۔

اذان ولید ماموں کے ساتھ گئے ہوئے ہیں آپ کیوں پوچھ رہی ہیں؟

بس یونہی پوچھ رہی تھی۔۔۔ سچ

مناہل نے جواب دیتے منہاج کو اپنی طرف دیکھتا پا کر آہستہ سے کہا۔۔

ریان خاموشی سے سب کے تاثرات دیکھ رہا تھا۔۔

مناہل پھر بھی اذان کا کیوں پوچھ رہی ہیں۔۔

اففف!! غلطی ہو گئی کزن ہے میرا تم سدھر جاؤ۔۔ شادی ہو گئی ہے حرکتیں وہی

ہیں۔۔۔ مناہل نے گھورتے ہوئے اسے دیکھا۔۔

شادی ہو گئی ہے تو کیا ہوا بھابھی سالی بہنوئی پہلے میرے کزن ہیں کیوں منہاج سہی کہانہ

ہاں بالکل لیکن بیٹا خیال سے۔۔ اب چلو اندر ہونے والے دولہا کا بھی حال دیکھ

لیں۔۔۔ منہاج مسکرا کر اندر بڑھ گیا۔۔۔۔



رات کے نو بج رہے تھے حمنہ وارڈروب کھولے کل کی دعوت کے لئے کپڑے نکال رہی تھی جب ایک دم ہی اسکی آنکھوں کے آگے اندھیرا چھایا زور سے سر کو جھٹکتے دوبارہ اپنے کام میں مصروف ہو گئی۔۔

محترمہ کبھی ہمیں بھی دیکھ لیا کرو۔۔۔ کمر سے تھام کر ایک دم کان میں سرگوشی میں کہتے کان کی لو کو چوما۔۔

حمنہ اسکی بات پر مسکرا کر اپنے کام میں مصروف رہی پھر جھنجھلا کر کندھا اچکا کر اذان کو بعض کیا۔۔

مت کریں تنگ۔۔۔ میں پہلے ہی الجھ گئی ہوں۔۔۔ سلجھا ہی رہا ہوں۔۔۔ بو جھل آواز میں بولتے اذان نے اسکے بال ایک طرف کیے۔۔

اچھا ان میں سے کون سا سوٹ پہنوں۔۔۔ حمنہ نے اسے خود سے پیچھے کرتے ہوئے کہا۔۔۔ بے وقت کے کام کیوں نکال کر بیٹھ جاتی ہو چشمش نہیں بتا رہا میں چھوڑوا نہیں۔۔۔ اذان نے گھورتے ساتھ اسکے ہاتھ سے ہینگ کیا سوٹ کھنچا۔۔

آپ بھی بے وقت تنگ مت کریں پاپا کو بتا دوں گی۔۔۔ حمنہ نے ولید کی دھمکی دیتے ہوئے دوبارہ اسکے ہاتھ سے سوٹ جھپٹا۔۔۔ (تالیہ کے کہنے پر حمنہ بھی اذان کی طرف تالیہ اور ولید کو ماما پاپا کہنے لگی تھی)

اچھا تو اب آپ دھمکیاں دیں گی ہاں۔۔۔ اذان نے آبرو اُچکاتے آگے بڑھ پڑھا سے اپنے
حصار میں لے لیا۔۔۔ اس سے قبل حمنہ سے پیچھے کرتی اذان کا موبائل رنگ کرنے لگا۔۔۔
حمنہ بنا کر اسے چھوڑتا وہ سائیڈ ٹیبل سے موبائل اٹھانے کے لئے بڑھا حمنہ کی آنکھوں میں
ناگواری آئی۔

کس کی کال ہے۔۔۔

جنت ہے۔۔۔ اذان نے اسکے ناگوار انداز میں پوچھنے پر مسکرا کر بتاتے ہوئے کال رسیو کی۔۔۔
حمنہ مسکرا کر دو بارہ اپنے کام میں لگ گئی۔۔۔

ہاں یہیں ہے اس نے کہاں جانا ہے۔۔۔ اذان بات کرنے کے بعد اسکے قریب آیا موبائل
تھماتے وہ دو بارہ اسے گرد بازو مضبوطی سے حائل کر چکا تھا۔۔۔



ذمار تیار ہو جاؤ تمہاری ساس آرہی ہیں ناپ کے لیے۔۔۔

لو بھلا کسی کو بھیج دیتیں۔۔۔ ذمار بالوں کو خشک کرتی کندھے اُچکا کر بولی۔۔۔

جب خود ماں بنو گی تب پوچھوں گی تم سے۔۔۔

ہیں۔۔۔ اس میں ماں بننے کی کیا بات آگئی ویسے امی آپ بھی نہ مجھے تو شرم آنے لگتی ہے ایسی باتیں سن کر تو۔۔۔ ذمار نے اچھنبے سے کہتے شرم آنے کی اداکاری کرتے بالوں سے چہرہ چھپھا لیا۔۔۔ زوبیہ بیگم اسکی حرکت دیکھ کر ماتھا پیٹ کر رہ گئیں۔۔۔

اچھی طرح جانتی ہوں تمہاری شرم موسیٰ بیٹے پر تو اللہ ہی رحم کرے۔۔۔

ہا! ہا! امی آپ اپنی ہی بیٹی کو کہ رہی ہیں۔۔۔

ہاں ہاں تمہیں ہی کہ رہی ہوں جلدی کرو شیشہ دیکھ دیکھ کر اپنی ہی نظر لگوا کر دم چھوڑو گی۔۔۔

اففف!! اللہ امی کچھ دن کی مہمان ہوں کچھ تو خیال کریں۔۔۔

کون سا امریکا جا رہی ہو لڑکی اب جلدی کرو۔۔۔ مجھے بھی باتوں میں لگا دیا ہے۔۔۔ زوبیہ بیگم ہاتھ جھلا کر بولتیں باہر نکل گئیں کمرے سے نکلتے ہی ٹھنڈی سانس لیتیں آنکھ کا کونہ صاف کرتی آگے بڑھ گئیں۔ دوسری طرف ذمار صدمے میں کھڑی بڑبڑا رہی تھی۔۔۔

ذمار تمہاری تو عزت کا فالودہ ہی ہو جاتا ہے بڑی ہی بے عزت ہو۔۔۔



روحی تم مجھ سے کیوں چھپ رہی ہو؟ روحی جو آج اپنے والدین سے ملنے آئی تھی ذمار کی بات سن کر لب کاٹنے لگی۔۔۔

ایسی کوئی بات نہیں ہے شادی کی تیاریوں میں مصروف ہیں پرسوں نکاح اور مہندی ہے اس لئے کام زیادہ بڑھ گیا ہے۔۔

یہ کوئی بہانہ نہیں ہے میں اچھی طرح جانتی ہوں تم کیوں مجھ سے بھاگ رہی ہو۔۔۔ دیکھو مجھے اتنا کچھ ہونے کے باوجود کچھ نہیں بدلہ صرف اس لئے کیوں کے سب جانتے ہیں کون غلط تھا بہت ظرف چاہیے ہوتا ہے غلط کو غلط اور سہی کو سہی قبول کرنے کے لئے روحی تمہارے بھائی کی غلطی تھی تمہاری نہیں میں ان لوگوں کی طرح نہیں ہوں اسٹوپڈ جو ایک کی غلطی کی سزا دوسروں کو دے کر رشتوں سے دل میں نفرت لے کر انہیں بھی ایک ہی قطار میں کھڑا کر دوں۔۔ ذمار نے اسکے دونوں ہاتھ تھام کر روانی میں کہا۔۔

میں شرمندہ تھی۔۔ روحی نے دھیرے سے اسے کہا۔۔

میں شرمندہ تھی۔۔ روحی نے دھیرے سے اسے کہا جو اسکی بات سن کر گھورے جا رہی تھی۔۔۔

تمہارا کچھ نہیں ہو سکتا لڑکی شادی ہو گئی ہے بچے۔۔۔ مطلب چلو یا ان باتوں کو بھول جاؤ ویسے بھی تکلیف دہ لمحے وقت، رویہ اور لوگوں کو بھول جانا چاہیے ورنہ یہ پیروں کی زنجیر زندگی کے آخری لمحوں تک کستے رہیں گے۔۔ ذمار نے اپنی ماں کو دیکھتے ایک دم بات بدل کر اسکے گال کو پیار سے چھو کر کہتے ہاتھ پکڑ کر کمرے کی طرف جانے لگی۔۔

روحی حیرت سے اپنی لابی اور لاپرواہ سی کزن کو دیکھنے لگی۔۔

زوبیہ یہ اپنی ذمار ہی تھی۔۔۔ شمیمہ بیگم کے حیرت سے کہنے پر زوبیہ بیگم دھیرے سے مسکرا کر سر ہلانے لگیں۔۔۔



یار حمنہ جلدی کرو پہلے ہی دیر ہو چکی ہے۔۔۔ یہ تم بال کس خوشی میں باندھ رہی ہو۔۔۔ اذان تیزی سے سفید شلوار قمیض کے ساتھ پیلا ڈوپٹہ گلے میں ڈالے بکھرا نکھرا سا کمرے میں داخل ہوئے ساتھ بولتا اسکے قریب ہاتھ پہنچ کر برش جھپٹا۔۔۔

حمنہ نے پلٹ کر پیشانی پر بل ڈالے دونوں ہاتھ کمر پر رکھے۔۔۔

رات کو مہندی مایوں ہے ابھی نکاح میں بھی وہاں مہمان ہوں گے میری طبیعت پہلے ہی اچھی نہیں ہو رہی کھلے بالوں میں گرمی سے اور حالت عجیب ہو جائے گی آپ اپنی فرمائش بعد کے لئے سنبھال کر رکھیں۔۔۔ حمنہ نے چہرہ اٹھا کر خفگی سے اسے بتایا جو طبیعت کا سن کر ایک دم فکر مند ہوتے آگے بڑھ کر ہاتھ سے اسکی پیشانی چھو کر چیک کرنے لگا۔۔۔ بخار نہیں ہو رہا مجھے۔۔۔

کیا ہو گیا ہے میری عینک کو اتنا چڑکیوں رہی ہو۔۔۔ حمنہ کے چڑ کر اپنا سر گھومنے پر اذان نے دونوں ہاتھوں سے اسکے چہرے کو تھام کر پیار سے پوچھتے پیشانی سے پیشانی ٹکرا کر سر پر پیار دیا۔۔۔

پتہ نہیں کب سے آپ کی وجہ سے تیار ہو رہی ہوں ایک بار بھی تعریف نہیں کی۔۔۔

بس اتنی سی بات۔۔۔ اذان اسکے منہ بنا کر خفگی سے کہنے پر بول کر جھکنے لگا حمنہ نے تیزی سے دونوں ہاتھ اسکے سینے پر رکھے۔۔۔

کیا کر رہے ہیں۔

ابھی بتانا ہوں۔۔۔ اذان نے کہتے ہی جھک کر اسے اٹھایا۔۔۔ اس سے قبل اذان آگے بڑھتا ایک دم دروازہ کھولتے ریان اور روحی اندر آئے پیچھے ہی جنت اور علی بھی تھے حمنہ اپنے بھائی کو دیکھ کر سختی سے آنکھوں کو میچ کر اذان کو کوسنے لگی۔۔۔

اذان حیرت سے باہر نکلتا جلدی سے حمنہ کو نیچے اتار کر اب پیشانی پر بل ڈالے ان چار کباب کی ہڈیوں کو دیکھ رہا تھا جو بنا اجازت کے تیار ہو کر ایسے اندر آئے تھے جیسے تقریب کا کھانا یہیں بٹ رہا ہے۔۔۔

بتانا پسند کریں گے آپ سب کا اچانک بن بولائے مہمانوں کی طرح کیوں آنا ہوا؟

اذان نے طنزیہ انداز اپناتے ہوئے پوچھا حمنہ جلدی سے ڈریسنگ ٹیبل سے برش اٹھا کر ڈریسنگ روم کی جانب بڑھ گئی۔۔۔

اذان بھائی ہم حمنہ کے پاس آرہی تھیں۔۔۔ روحی نے جلدی سے اسے آنے کی وجہ بتائی۔۔۔

میں تمہیں کہ رہا تھا تمہارے جیٹھ صاحب ہمیں ملیں گے لیکن نہیں ویسے اذان۔۔۔

ریان بھائی کوئی فضول بات مت کریں اب چلیں ہمیں نکلنا بھی ہے۔ جنت نے ایکدم اُسے
ٹوکا۔۔

چلو تم لوگ ہم آتے ہیں۔۔۔

مجھے بھروسہ نہیں ہے تمہاری وجہ سے ہمیں دیر ہو جائے گی اور وہاں وہ بے چین روح منہ
پھولا کر بیٹھ جائے گا۔۔۔ ریان نے اذان کی بات سن کر سر ہلا کر کہا علی اور جنت ہنسی ضبط
کرنے لگے جب کے روحی نے ریان کے پیچھے سے کرتا پکڑ کر ہلکے سے کھنچا
چلیں۔۔

چلیے۔۔۔۔۔ ریان نے روحی کے آہستہ سے کہنے پر مسکرا کر جواب دیتا علی اور جنت سے پہلے
باہر نکل گیا۔

ہا ہا ہا!! دیکھیں ذرا خود تو بڑے محترم تخیل مزاج ہیں۔۔۔ علی بے ہنستے ہوئے اذان سے کہا
جو خود بھی مسکرا دیا تھا۔۔

انکے کمرے سے جاتے ہی اذان پر سکون سانس لیتا ڈریسنگ روم کا سلائیڈ ڈور کھولتے اندر جا کر
لاک کرتے ٹیک لگا کر اسے دیکھنے لگا جو اپنے بالوں کا جوڑا بنا رہی تھی
اذان مسکرا ہٹ دبا کر ڈریسنگ روم کی لائٹ بند کیے وہیں کھڑا رہا۔۔۔۔
اذان۔۔۔۔۔

اذان آپ ہیں؟ حمنہ نے بالوں کو جلدی سے باندھ کر دروازے کی جانب دوڑ لگا دی صدا کی
ڈرپوک حمنہ کی گھپ اندھیرے میں جان نکل رہی تھی اس سے قبل وہ درازے تک پہنچتی
اذان نے جلدی سے اسے پکڑ کر اپنی طرف کھینچ لیا

آآآ!! حمنہ خوف کے مارے چیخ پڑی جب اذان نے سرگوشی کی۔۔۔ ساتھ ہی حمنہ اسکے
سینے سے لگ گئی۔۔۔

بد تمیز۔۔۔ لائٹ کھولیں پلیز۔۔۔

ہاہاہا!! میں تمہارا ڈر دور کرنا چاہ رہا ہوں یا راندھیرے کو محسوس کرو۔۔۔

مجھے کچھ محسوس نہیں کرنا پلیز کھولیں میرا دل بند ہو جائے گا۔۔۔ حمنہ اسے پیچھے دکھلتے ہوئے
بولی اس سے قبل اذان کچھ کرتا جیب میں رکھا اسکا موبائل رنگ کرنے لگا۔۔۔

آہ!!! چلو آگیا بلاوا پچ گئی تم عینک۔۔۔ اذان نے کہتے ہی ہاتھ مار کر لائٹ جلاتے بد مزہ ہو کر
اُسے لیے باہر کی جانب بڑھ گیا۔۔۔



آہ!!!

منابل۔۔۔!! دیکھ کر نہیں چل سکتی ہو تم ابھی گر جاتی۔۔۔ منابل غرارہ پہنے ہاتھ میں
گجرے کو سہی کرتی اپنے ہی دیہان میں ہاتھ روم سے نکل رہی تھی جب اچانک ہی اسکے پیروں

میں غرارہ الجھ گیا اس سے قبل وہ گرتی منہاج جو بالوں میں جیل لگا کر بال سیٹ کر رہا تھا تیزی سے اسکے قریب پہنچ کر گرنے سے بچا چکا تھا۔۔۔

سوری۔۔ وہ غلطی سے۔۔۔

کتنی غلطیاں کرو گی مناہل اللہ نہ کرتا اگر میں یہاں نہیں ہوتا تو گری پڑی ہوتی۔۔ میری بات کان کھول کر سن لو میرے بچے کو کچھ ہونا نہیں چاہیے۔۔۔۔ منہاج نے اسکے گرد بازو حائل کرتے اپنے نزدیک کرتے ہوئے کہا۔۔

اس سے قبل وہ اپنی ناراضگی بھول جاتا ایک دم اسے چھوڑتا جانے لگا مناہل نے جلدی سے اسکا بازو تھام کر روکتے ہوئے مقابل آکر اسکے سینے سے لگ گئی۔۔ مناہل کے اس طرف کرنے پر منہاج کو جھٹکا لگا۔۔

مناہل ہٹو۔۔۔

نہیں۔۔۔ مناہل نے ضدی انداز میں کہتے سر اٹھا کر اسے دیکھا منہاج ہونٹ بھنجے اسے دیکھنے لگا۔۔

کیا مسئلہ ہے تمہارے ساتھ۔۔۔

میرا مسئلہ آپ ہیں منہاج میں کتنی بار معافی مانگ چکی ہوں آپ سے۔۔۔ دھوکہ آپ نے کیا میرے ساتھ میں پھر بھی برداشت کر گئی۔۔

یہ تمہاری خود کی مرضی تھی کے تم برداشت کر رہی ہو میں اپنے لیے معاف کر دوں لیکن اس دن جو تم اپنی ماں سے میرے بچے کے لیے کہ رہی تھی۔۔ آہ! تم ایسا کیسے کہہ سکتی ہو مناہل اتنی بڑی بات کیوں چھپائی جانتی ہو میری ماں نے کتنی بار دادی بننے کی خواہش ظاہر کی کتنی حسرت ہوتی تھی انکے لہجے میں اور تم اپنی ماں سے زہر کھا کر مر جانے کو ترجیحی دے رہی تھی کیوں مناہل اتنا بھی کون سا ظلم کا پہاڑ ٹوٹ گیا ہے تم پر اگر اتنا ہی ناپسند تھا تو کاغذی رشتہ بھی جوڑنے کی ضرورت کیا تھی۔۔۔

میں اپنی غلطی مانتی ہوں پلیز آپ مجھے اور شرمندہ مت کریں۔۔ منہاج سے ٹوٹے ہوئے لہجے میں کہنے پر مناہل نے بھگے لہجے میں کہتے دوبارہ سینے پر سر رکھ دیا۔۔۔ منہاج نے اسکی بات سن کر سختی نے آنکھوں کو میچ کر کھولا پھر آہستہ سے اسکے گرد بازو حائل کر لئے۔۔۔

آخری بار مناہل لیکن وعدہ کر دو دوبارہ ایسا نہیں سوچو گی ورنہ میں خود تمہاری جان لے لوں گا۔۔

وعدہ اب ایسا نہیں ہو گا۔۔۔ مناہل نے اسکی بات پر سینے سے سراٹھا کر کہا۔۔۔

پکا۔۔۔ منہاج نے دونوں ہاتھوں سے چہرہ تھام کر اسکی آنکھوں میں جھانکا۔۔۔

پکا وعدہ۔۔۔ مناہل نے نم آنکھوں سے مسکرا کر کہتے اسکے اور نزدیک ہوئی منہاج نے مسکرا

کر اسکی پیشانی پر لب رکھ چکا تھا۔۔۔

محبت روٹھ جائے تو،

اسے باہوں میں لے لینا،

بہت ہی پاس کر کے تم،

اسے جانے نہیں دینا،

وہ دامن چھڑائے تو،

اسے تم قسم دے دینا،

دلوں کے معمولوں میں تو،

خطائیں ہو ہی جاتی ہیں،

تم ان خطاؤں کو،

بہانہ مت بنا لینا،

محبت روٹھ جائے تو،

اُسے جلد منا لینا،



نکاح کے ہوتے ہی موسیٰ مسکرا کر سب سے مبارکباد

وصول کر رہا تھا۔۔۔۔۔ مہندی چونکہ ساتھ ہی میرج حال میں تھی اس لئے نکاح ہوتے ہی لڑکی والے بھی آپکے تھے۔۔۔

حال کو مہندی کی تقریب کے لحاظ سے سجایا گیا تھا۔۔۔ فلورا سٹیج کے دونوں طرف گاؤتیکے رکھے گئے تھے۔۔۔

موسیٰ کو اسٹیج کے پاس ہی رکھے جھولے پر لا کر بیٹھایا۔۔۔ ساتھ ہی سب کزنز اسکے پاس ہی کھڑے اسے چھیڑ رہے تھے۔۔۔ جب ذمار کو لا کر ساتھ بٹھایا گیا۔۔۔ پیلے غرارے میں پھولوں کا زیور پہنے نظریں جھکا کر بیٹھی وہ بہت پیاری لگ رہی تھی۔

مہندی کی رسم ہونے کے بعد موسیٰ اور تصویروں کو سلسلہ چلا جب ذمار نے اچانک موسیٰ کے قریب سرگوشی کی۔۔۔

یہ لوگ ڈانس پریکٹس کر کے نہیں آئے کیا؟

ذمار کے منہ بنا کر پوچھنے پر موسیٰ نے مسکرا کر کندھے۔ اچکائے۔۔۔

شاید نہیں انکل نے منا کیا ہے کوئی ناچ گانا نہیں ہوگا۔

واٹ؟ پر کیوں سب کی مہندی میں ڈانس وغیرہ ہوا تھا دیکھا نہیں تھا سب سے زیادہ میں نے رونق لگائی تھی۔۔۔ ذمار تو سنتے ہی اسکے کان کے نزدیک جل بھون کر بولتی موسیٰ کو قہقہہ لگانے پر مجبور کر گئی تھی جب اچانک ہی ڈانس فلور پر اذان وغیرہ آئے تھے۔۔۔ ریان نے آگے بڑھ کر موسیٰ کے کندھے پر ہاتھ مارا۔۔۔

بیٹا چلو ہمیں بھی نچایا تھا اب آپ دونوں کی باری۔۔۔ ریان نے کہتے ہی ذمار جلدی سے اٹھی
لیکن سب کو مسکراتا دیکھ کر آہستہ سے دوبارہ بیٹھ گئی۔

بلے بلے، نی ٹور پنجا بن دی

ہو و و بلے بلے، نی ٹور پنجا بن دی

ہو جوتی کھل دی مروڑانیو چل دی، ٹور پنجا بن دی.

ہو جوتی کھل دی مروڑانیو چل دی، ٹور پنجا بن دی.

ہو بلے بلے۔۔۔!!!!!!

رات کی رنگینی دیکھو کیا رنگ لائی ہے

ہاتھوں کی مہندی بھی جیسے کھل کھلائی ہے۔۔

رات کی رنگینی دیکھو کیا رنگ لائی ہے

ہاتھوں کی مہندی بھی جیسے کھل کھلائی ہے۔۔

مستیوں نے آنکھ یوں کھولی۔۔

جھومتی دھڑکن یہی بولی۔۔

بلے بلے۔۔۔۔۔

ہو وبلے بلے بنا چے ہے یہ باور اجیا
 بلے بلے لے جائے گا سانوار اپیا
 جلے جلے نینو میں جیسے پیار کا دیا۔۔
 ہو وبلے بلے بنا چے ہے یہ باور اجیا
 بلے بلے لے جائے گا سانوار اپیا
 جلے جلے نینو میں جیسے پیار کا دیا۔۔



اونچی آواز میں گانا چل رہا تھا اسٹیج فلور پر سب ناچ رہے تھے زوبیہ بیگم صبر کے گھونٹ بھرتیں
 اپنی بیٹی کو دیکھ رہی تھیں جو سب کے ساتھ ناچتے میں مصروف تھی۔
 منہاج نے منائل کا ہاتھ پکڑ کر رکنے کا اشارہ کرتے اسٹیج سے اترنے کو کہا۔۔ اذان ریان علی
 بھنگڑا کر رہے تھے جب ذمار چڑ کر انکے درمیان آئی۔۔
 اس گانے پر بھنگڑا کون کرتا ہے۔۔
 تو کیا بلے بلے پر ٹھمکے لگائے جاتے ہیں سالی صاحبہ۔۔ ریان نے ہنس کر اشارے سے گانے
 کی آواز کم کرواتے اسے دیکھا۔۔
 بلے بلے پر کریں یہ کیا پورے گانے کا بیڑا غرق کر دیا۔۔

ذمار اب بیٹھ جاؤ چلو۔۔۔ اس سے قبل ریان جواب دیتا زوبیہ بیگم نزدیک آتیں گھورتے ہوئے
اسے تمیز سے بیٹھ جانے کو کہنے لگیں۔۔۔

امی صرف ایک دو تین پانچ منٹ مجھے ریان بھائی سے بات کرنے دیں میرے پسندیدہ گانے پر
یہ ظلم ہے۔۔۔ ذمار اپنی ماں سے کہتی ریان کی جانب گھومی زوبیہ بیگم افسوس سے سر کو نفی میں
جمبش دیتیں واپس پلٹ گئیں۔۔۔

روحی میری سالی صاحبہ کو گنتی نہیں سیکھائی۔۔۔ ریان نے وہیں حمنہ کے ساتھ کھڑی روحی
سے پوچھا۔۔۔

یہ کس نے کہا آپ سے؟

ابھی تمہی نے تو ایک دو تین پانچ کہا اور چار کھا گئی۔۔۔ اس سے قبل ذمار جواب دیتی حنا ان
سب کے قریب آگئیں۔۔۔

کھانا لگ رہا ہے۔۔۔ اور تم دونوں بیٹھو جگہ پر۔۔۔ حنا کے کہنے پر سب آگے پیچھے ہو گئے ذمار
بھی منہ بنا کر دوبارہ بیٹھ گئی۔۔۔

مجھے آتی ہے کاؤنٹنگ

جانتے ہیں یار وہ صرف مذاق کر رہا تھا پھر تم نے بھی تو غلط بتایا۔ موسیٰ نے اسکے موڈ کو دیکھ کر
سنجیدگی سے اسکے ہاتھ پر ہاتھ رکھ کر سمجھانے والے انداز میں بولا

مجھے معلوم ہے لیکن اتنی بے عزتی۔۔۔ دلہن ہونے کا بھی لحاظ نہیں کر رہا کوئی دیکھا تھا امی بھی گھور کر چلی گئیں۔۔۔ ذمار نے چھوٹے بچے کی طرف روٹھتے ہوئے موسیٰ کو بتایا جسے سن کر ہنسی اور پیار اس پے بیک وقت آرہا تھا۔۔۔

جنتِ حمنہ کہاں ہے؟ اذان موسیٰ اور ذمار کو ایک نظر دیکھ کر مسکرا کر نظر دوڑانا جنت کے پاس آکر پوچھنے لگا۔۔۔

واشر و م گئی ہے۔۔۔ جنت اسے بتاتی آگے بڑھ گئی۔۔۔



منہاج تنہا گوشے میں مناہل کی کمر کے گرد بازو حائل کیے سرگوشی کر رہا تھا۔۔۔

میں منتظر ہوں۔۔۔۔۔ منہاج نے کہتے اپنا چہرہ اسکے نزدیک کیا۔

میرے پاس ابھی کوئی جواب نہیں ہے اس لئے منتظر ہی رہیں۔۔۔۔۔ مناہل نے مسکراہٹ دبا کر خود کو پیچھے کرنا چاہا۔۔۔

ایسا مشکل بھی سوال نہیں کیا ہے جس کا جواب دینے میں اتنی مشکل پیش آرہی ہے۔۔۔

کون سا سوال ہے منہاج بھائی مجھے بتادیں ہو سکتا ہے میں جواب دے دوں علی اپنے ہی دھن میں جنت کے ساتھ ہاتھ میں پلیٹ پکڑے دونوں کے نزدیک آیا۔۔۔

منہاج اور مناہل آواز پر بری طرح چونک کر ایک دوسرے سے دور ہوئے۔

تم سے پوچھنے والا نہیں ہے اور تم دونوں ایک جگہ بیٹھ کر نہیں کھا سکتے۔۔۔ منہاج نے علی کو گھورتے ہوئے کہا۔۔۔

بھئی ہم بھی تنہائی تلاش کرتے کرتے یہاں آگئے کھانا تو کھالیا ہے یہ میں آسکریم کھا رہا تھا آپ کھائیں گے۔۔۔

نہیں تم کھاؤ۔۔۔۔۔ چلو۔۔۔

منہاج بھائی کہاں چل دئے۔۔۔ علی نے شریر لہجے میں اسکی بیزار دیکھی۔۔۔

سب بتادوں۔۔۔۔۔ منہاج بے دانت پیس کر بولتے مناہل کو لئے آگے بڑھ گیا۔۔۔

جان بوجھ کر تنگ کیا ہے نہ آپ نے۔۔۔ جنّت نے علی کو مسکراتے دیکھ کر پوچھا۔۔۔ جس پر علی نے جنّت کو دیکھ کر اسکا گال کھنچا۔۔۔

بلکل میری جان۔۔۔۔



السلام علیکم!! تمہاری طبیعت ٹھیک ہے؟ حمنہ جو گھبراہٹ ہونے کے باعث ہاتھروم سے نکل کر باہر کی طرف جا رہی تھی۔۔۔ ایک دم ہی زین جو کسی سے بات کر رہا تھا حمنہ کو دیکھ کر اسکے سامنے آیا۔۔۔

وعلیکم اسلام۔۔۔ میں ٹھیک ہوں زین بھائی آپ کو ابھی دیکھا۔۔۔

ہاں میں ابھی آیا ہوں۔۔۔ زین نے اسکے زرد ہوتے چہرے کو دیکھ کر بتایا وہ اسے ٹھیک نہیں لگ رہی تھی۔۔۔

اوکے۔۔ تم جاؤ۔۔ زین اسے خاموش دیکھ کر خود ہی کہتے اندر کی جانب بڑھنے لگا جب گرنے کی آواز پر تیزی سے پلٹا۔۔

حمنہ۔۔۔ زین تیزی سے اسکی طرف بھاگا جو نیچے گری ہوئی تھی۔۔۔

اس سے قبل زین اسے چھوٹا تیزی سے کسی نے اسے دھکا دیتے پیچھے کیا زین گرتے گرتے بچا۔۔

تمہارا دماغ خراب ہو گیا ہے۔۔ زین سیدھا ہوتے غصے سے بولا۔۔

ہاتھ مت لگانا سے۔۔ اذان سخت لہجے میں بولتا حمنہ کے قریب بیٹھا۔۔

حمنہ حمنہ کیا ہوا۔۔۔ اذان نے گال تھپتھا پے بے چینی سے پوچھا۔۔ زین ہونٹ بھنجے اسے دیکھنے لگا۔۔۔

تم یہاں نہیں تھے ورنہ مجھے کوئی شوق نہیں دوسروں کی بیویوں کو چھونے کا اتنا بھی گرا ہوا نہیں ہوں میں۔۔

تمہاری بکو اس سننے کا وقت نہیں ہے میرے پاس۔۔۔ اذان ولید کو میسج کرتا حمنہ کو باہوں میں اٹھا کر تیزی سے جانے لگا

تم ہمیشہ اسکے ساتھ نہیں ہو گے تو کیا اسے ایسے ہی چھوڑ دیا جائے گا۔۔۔

زین کی بات پر ایک لمحے کے لئے وہ روک گیا۔۔ پھر سر جھٹک کر آگے بڑھ گیا۔۔۔



مہندی کی تقریب اپنے اختتام کو پہنچی۔۔۔ ولید یہاں سے سیدھا ہسپتال جانا چاہ رہا تھا جب اذان کا آیتا سچ پڑھ کر گھر کی طرف روانہ ہو گئے۔۔۔

ڈاکٹر میری وائف۔۔۔ اذان ڈاکٹر کو دیکھتا جلدی سے اپنی جگہ سے اٹھا۔۔۔

گھبرانے کی کوئی بات نہیں اس کنڈیشن ایسا ہو جاتا ہے۔۔۔

کیا ہوا ہے ڈاکٹر آپ تو مجھے ڈر رہی ہیں۔۔۔ اذان نے گھبراتے ہوئے پوچھا کاش وہ اس وقت اسکے پاس ہوتا۔۔۔

ڈاکٹر اسکے تاثرات دیکھ کر دھیرے سے مسکرائیں۔۔۔

آپ کی وائف پر یگنٹ ہیں اس لئے پریشان والی کوئی بات نہیں یہ تو خوشی کی خبر ہے کھانے پینے کا خاص خیال رکھیے گا میں آپ کو میڈیسن لکھ کر دے دیتی ہوں۔۔۔ نرم لہجے میں بولتیں ڈاکٹر اپنے ہی دھن میں بات مکمل کرتی اسے پیچھے آنے کا کہہ کر جانے لگیں اذان خود پے قابو پاتا ڈاکٹر کے پیچھے چل دیا۔۔۔



روحی دوکپ کا اور اضافہ کر دو اذان اور حمنہ آگئے ہیں۔۔۔

جو ٹھیک ہے۔۔۔ روحی نے جھانک کر جواب دیا۔۔

السلام علیکم ماما

وعلیکم السلام !! میں پوچھ سکتی ہوں یہ کیا حرکت تھی بنا کسی کو بتائے تم حمنہ کو ہسپتال لے گئے۔۔

پاپا کو بتایا تھا میسج پر۔۔۔ اذان نے کان کھجاتے ولید کو دیکھا جس نے ٹیبل پر رکھا صحیح کا اخبار اپنے سامنے پھیلا لیا۔۔۔ ولید کی حرکت پر سب مسکرا نے لگے تالیہ اٹھ کر انکے سر پر جا کر کھڑی ہو گئیں۔۔

بڑی بات ہے آپ الٹا اخبار بھی پڑھ لیتے ہیں شادی کے اتنے سالوں بعد اس راز سے آشنا ہوئی ہوں۔ بھر پور طنزیہ لہجے میں کہتے تالیہ نے اسکے دیکھا۔

ہانڈ ٹیلیفونٹ ہے مطلب تھا بیوی۔ ولید نے اخبار نیچے کرتے ڈھٹائی سے اسے کہا۔۔ ولید کی بات سنتے ہی سب ہنسنے لگے حمنہ نظریں جھکا کر اذان کے خاموشی سے نظروں میں چاہت سموئے دیکھتے رہنا نظریں جھکانے پر مجبور کر رہا تھا۔

خاموش ہو جاؤ سب شادی ہو گئی ہے پھر بھی نہیں سدھرے۔۔۔

بیوی سدھر گئے تو آپ تنگ ہو جائیں گی۔۔ سدھر جانے والے پھر آپ کو سدھارنے لگیں گے۔۔

پاپا آپ ہمیں کہ رہے ہیں؟ ولید کی بات پر ریان نے خفگی سے باپ کو دیکھا۔۔

تم ہمیں سدھارنے کی کوشش کرو گے برخوردار؟ ولید نے صوفے کی بیک پر بازو پھیلاتے ہوئے سنجیدگی سے سوالیہ انداز میں پوچھا۔۔

استغفر اللہ پاپا میں کیوں ایسے کرنے لگا سب سے نیک شریف بچہ صرف آپ کا میں ہی ہوں۔۔

شکل دیکھی ہے اپنی آیا بڑا شریف۔۔۔ ریان کی بات سنتے ہی اذان سے آگے بڑھ کر سر پر چپت لگا کر کہتے ولید اور تالیہ کو مسکراتے ہوئے دیکھا ریان نے اسکے مارنے پر ماتھے پر بل ڈالے دیکھا

بیٹا مجھے دیکھنے کی ضرورت ہی کیا ہے تم چلتے پھرتے شیشے ہونہ اب سوچ لو شریف ہو یا بد معاش۔۔۔ ریان کہتے ہی اٹھ کر حمنہ کے پیچھے چلا گیا۔۔

تیری تو۔۔۔۔، اذان جو اسکی طرف بڑھنے لگا تھا ٹھٹھک کر اپنے بھائی کو دیکھنے لگا۔۔۔ زین کی بات ایک بار پھر یاد آئی تو سر جھٹک کر رہ گیا۔۔

کیا ہو گیا اسٹیچو اسٹیچو تھوڑی کھیل رہے ہیں کیوں حمنہ۔۔۔ ریان نے شرارت سے کہتے اسکے کندھے پر بازو پھیلا یا

ریان۔۔ بھائی کو تنگ کرنا بند کرو جا کر کپڑے بدل لو۔۔ تالیہ نے گھورتے ہوئے اسے کہا جو شروع ہوتا ہے تو بندے کو زچ کر دیتا ہے۔

چائے۔۔ روحی ٹرے لئے وہیں آگئی۔۔۔۔

روحی چائے کے ساتھ کیک بسکٹ کچھ تولاؤ۔۔۔۔ ریان جلدی سے اپنی جگہ پر بیٹھتا روحی سے بولا۔۔

جی اچھا۔۔۔ روحی اسے جواب دیتی دوبارہ کچن کی طرف بڑھ گئی۔۔

تمہیں پھر بھوک لگ گئی ہے

ظاہر ہے ماما آپ تو جانتی ہیں شادی میں اگر میں دیگ بھی ہڑپ کر جاؤ گھر آکر باسی بسکٹ بھی چائے کے ساتھ کھالیا تب جا کر اس معصوم دل اور پیٹ کو قرار آتا ہے۔۔۔۔

ہاہا ہا ہا پاپا کل سے اسے باسی بسکٹ تین ٹائم ملنا چاہیے اب ہمیں تمہارے معصوم دل اور پیٹ کے قرار کے لئے اتنا تو کرنا ہی چاہیے۔۔۔۔ اذان اسکی بات سن کر شرارت سے حمنہ کا ہاتھ پکڑ کر تالیہ کے قریب آیا۔۔۔

اہم اہم! توبہ توبہ ہماری نوجوان نسل کیسے بگڑ رہی ہے۔۔۔

چپ کر پھمھے کٹنی۔۔۔۔ ویسے ماما کس پر چلا گیا ہے یہ۔۔۔

تم پر۔۔۔۔ ریان نے منہ پھلایا تنے میں روحی بھی کچن سے آگئی تھی۔۔۔

اذان ان چاروں کو دیکھ کر کان کی لومسلنے لگا .

کچھ کہنا ہے؟ ایک منٹ ان باپ بیٹے کی وجہ سے میں اصل بات بھول ہی گئی حمنہ ڈاکٹر نے کیا کہا؟ تالیہ نے ماتھے پر ہاتھ مارتے ولید اور ریان دونوں کو دیکھتے ہوئے حمنہ سے پوچھا۔۔۔

حمنہ نے سٹپٹا کر اذان کو دیکھا جو خود مسکرا کر اپنی گدی پر ہاتھ پھیر رہا تھا۔۔۔

یہ تم دونوں ایک دوسرے کو کیا دیکھ رہے ہو؟ تالیہ نے مشکوک نظروں نظروں سے دیکھتے ہوئے پوچھا حمنہ شرمیلی مسکراہٹ سے سر جھکا کر انگلیاں مڑوڑنے لگی۔۔۔

تالیہ اسکے انداز پر کافی دیر جاچتی نظروں سے دیکھتی رہیں نظر گھوما کر اذان کو دیکھا۔۔۔

پتہ ہے ہم تم سے زیادہ زورس تھے لیکن تم کچھ سیکھو اپنے باپ سے زبان اور اشاروں سے کیسے بتایا جاتا ہے جانے کس پر چلے گئے ہو دونوں۔۔۔ تالیہ خوش گوار حیرت سے بولتیں اذان کا کان پکڑ کر نرمی سے کھنچ کر ڈپٹنے لگیں حمنہ کی پیشانی چوم کر دُعائیں دینے لگی۔۔۔ ولید جو مسکراہا رہے تھے بات سمجھتے ہی اپنی جگہ سے کھڑے ہوئے۔۔۔

بیوی اولاد صرف میری نہیں ہے اگر یہ مجھ پر نہیں تو تم پر گئے ہیں۔۔۔ ولید نے کہتے اذان کے کندھے پر ہاتھ مارا۔

ارے یہ ذومعنی انداز میں باتیں کیوں ہو رہی ہیں ماما آپ کیا میری بھابھی جان کے کان میں گھس پھس کر رہی ہیں اللہ جنت نصیب کرے دادا جان کہتے تھے محفل میں ایسی حرکتیں زیب نہیں دیتیں یہ عادت ہوتی بھی گندی ہے لیکن کون سمجھائے بنتِ حوا کو استغفر اللہ

ٹھیک ہے بات مت کیجئے گا۔۔۔ یہ۔۔۔ آپ کا تکیہ صوفے پر سوئیں یا زمین پر میری بلا سے۔۔۔ حمنہ جھٹکے سے اٹھ کر بیڈ سے تکیہ اٹھا کے صوفے پر پھینکتی بالوں کا جوڑا بنا کر اپنی جگہ پر لیٹ گئی۔۔۔ اذان اسکی تیزی دیکھ کر قہقہہ لگا کر ہنس دیا۔۔۔

حمنہ نے اذان کے ہنسنے پر رضائی سر تک اوڑھ لی۔۔۔

ہاہاہا!! میری عینک لو یو یار

جھوٹے۔۔۔ اذان خوشی سے اسکے پاس بیٹھتے روانی میں بول رہا تھا حمنہ نے سنتے ہی دھیرے سے مسکرا کر کہا۔۔۔

یہ اندر ہی اندر کیا بڑ بڑا رہی ہو؟

نہیں بتاؤں گی آپ مجھے باتوں میں نہ لگائیں میں پھر بھی آپ کو بیڈ پر سونے کی اجازت نہیں دوں گی جائیں صوفے پر جا کر سو جائیں جیسے ناولز میں ہیر و سوتے ہیں۔۔۔

بڑی ظالم ہیر و سن ہیں یار۔۔۔ اذان نے ہمدردی ظاہر کی حمنہ نے پٹ سے آنکھیں کھول کر آہستہ سے چہرے سے رضائی ہٹا کر نظریں اس پر مرکوز کیں۔۔۔

آپ کو ان کے لئے دکھ ہو رہا ہے؟ حمنہ نے سنجیدگی سے پوچھا اذان نے چونک کر اسے دیکھا۔۔۔

ہاں بالکل لڑائی جھگڑے ایک طرف لیکن یہ کیا شوہر کو اسکی جگہ سے بے دخل کر دیا جائے۔۔۔ اذان کے منہ بنا کر کہنے پر حمنہ جھٹکے سے اٹھ بیٹھی۔۔

پھر آپ کو ہیر و سنز پر بھی افسوس کرنا چاہیے۔۔ ہیر و جو اپنے آپ کو جانے کیا سمجھتے ہیں ہی بیچار یوں کی پٹائی کرتے ہیں اور صوفہ کیا فرش پر بھی سونے کا حکم دیتے ہیں اور آپ کو ان کے صوفے پر سونے کا دکھ ہو رہا ہے۔۔ جائیں میں آپ سے بات نہیں کر رہی۔۔

حمنہ منہ پھولا کر بولتی دوبارہ لیٹنے لگی اذان نے جلدی سے رضائی اپنے قبضے میں کی۔۔۔

بہت زبان چلنے لگی ہے تمہاری اٹھو شرافت سے ورنہ ہاتھ پیر باندھ کر لان میں درخت کے تنے سے باندھ دوں گا۔۔ دیکھ کیا رہی ہو اٹھو ادھر آؤ میرے پاس۔۔ اذان نے سنجیدہ مگر روعب سے حکم دیتا سے دیکھنے لگا۔۔

آپ خفا کیوں ہو رہے ہیں۔۔۔ میں ناراض ہوں آپ سے۔۔۔ حمنہ نے درخت کا سنتے ہی گھبرا ہوئے منمنا کر اسکے کہا۔۔

مجھ سے پوچھ رہی ہو اور خود بھی ناراض ہو کیا کہنے تمہارے عینک کہیں کی پھر مجھے بھی کیا ضرورت تم سے ناراضگی ختم کرنے کی۔۔ اذان کہتے ہی اسکے قریب آکر بیٹھا۔۔ حمنہ نے نا سمجھی سے اذان کو قریب ہوتے دیکھ کر خود پیچھے ہونے لگی۔۔

یہ یہ کیسی ناراضگی ہے۔۔۔

تم سے ہوں لیکن آج میں اتنا خوش ہوں کہ بیان نہیں کر سکتا اس لیے تمہارے قریب رہ کر
 اس خوشی کو محسوس کرنا چاہتا ہوں۔۔۔۔۔ اذان نے مسکراتی آنکھوں سے اسے کہتے دونوں
 ہاتھوں سے چہرہ تھام کر پیشانی پر لب رکھے حمنہ مسکرا کر آنکھیں موند گئی ایک دم ہی وہ اس
 سے پیچھے ہوتی دوسری طرف چہرہ کر کے بیٹھ گئی۔ اذان حیران ہوتا اسکے بدلتے رویے کو دیکھنے
 لگا۔۔

آپ سے اب بھی خفا ہوں میں۔

تمہارے خفا کی ایسی کی تیسی۔۔۔۔۔ اذان سنتے ہی اسکے اپنی جانب کھنچ چکا تھا جو مچل کر رہ گئی
 تھی۔



اچھا خاصا تھا کنوارہ کہاں پھنس گیا بیچارہ۔۔۔۔۔ آہاں۔۔

اچھا خاصا تھا کنوارہ کہاں پھنس گیا بیچارہ۔۔۔

بیوی کے نخرے اٹھائے گا ہمارا پیارا۔۔۔۔۔ اہاں۔۔۔۔۔ آہاں

اچھا خاصا آہ!! کون ہے بے

تمہارا باپ۔۔۔۔۔ ریان جو موسیٰ کو شیر وانی میں دیکھتا گانے کو لولا لنگڑا کرتے اسکے گرد بھنگڑا کرنے لگا یہ دیکھے بنا کے ولید اذان موسیٰ کا باپ منہاج علی سب مسکراہٹ دبائے اسے دیکھ رہے تھے ولید موسیٰ کو اشارہ کرتے اسکے کندھے کو تھپتھپایا۔۔۔

پاپا آپ۔۔۔ ارے واہ سب یہیں ہیں۔۔۔

جی بلکل صاحبزادے بعض آجاؤ اپنی حرکتوں سے شادی ہو چکی ہے۔۔۔

ارے پاپا یہ تو خوشی کا موقع ہے میں اسے چڑاپ کر رہا تھا۔

تم چڑاپ کر رہے تھے یہ گانے کا چیر پھاڑ؟ ابھی بیوی دیکھ لیتی بندروں کی طرح ناچتے منہ چھپاتے پھرتے۔۔۔ ریحان نے بھی اسے لتاڑا۔۔۔ ریان خاموشی سے سب کو دیکھنے لگا پھر پلٹ کر مصافحے کے لئے ہاتھ آگے بڑھایا موسیٰ بے اچھنبے سے اسکے بڑھتے ہاتھ کو دیکھا جب کے ولید نے نفی میں سر ہلاتے سر جھٹکا۔

آج آپ کی شادی کا دن ہے بہت خوشی ہو رہی ہے یہ سوچ کر کے دنیا میں ایک اور کنوارہ ہماری لائن میں فٹ ہونے والا ہے اور ہمارے اذان بھائی صاحب پیسپیر دودھ فیڈر بپ چسنی کی خریداری پر فائز ہونے جا رہے ہیں ہم سے بھی ایک منزل۔۔۔۔۔ ریان اتنی سنجیدگی سے بولا کے ایک لمحے کہ لئے سب اسکی بات پر غور کرنے لگے۔۔۔ جب تک انہیں سمجھ آئی ریان دوبارہ گانا گاتے کمرے سے نکل گیا ورنہ اس بار اذان سے بھی اسکی شامت آجاتی۔۔۔

ریان کے بچے۔۔۔۔۔ اذان تیزی سے پیچھے گیا جب کے سب ہنس دئے۔۔۔



ساڑی کھل جائے تو میرے۔۔

نہیں آؤں گی۔۔۔ حمنہ نے شرماتے ہوئے اسکی بات بیچ میں اچکی۔۔

ایسے کیسے..

ماشاء اللہ کتنی پیاری لگ رہی ہو۔۔ اس سے قبل اذان کچھ بولتا تالیہ قریب آکر اسے مہرون رنگ کی خوبصورت ساڑی بالوں کو کھلا چھوڑے بہت پیاری لگ رہی تھی۔

ماما میں۔۔۔۔

تم بھی میری جان چلو سب گاڑیوں میں بیٹھ چکے ہیں۔۔ تالیہ اذان کے کہنے پر پیار سے اسکے گال پر ہاتھ رکھ کے بتانے لگیں۔۔

حمنہ نے مسکرا کر چہرہ تھوڑا اوپر کرتے مسکرا کر اسے دیکھا جو آج بہت اچھا لگ رہا تھا۔۔

اذان مسکرا کر آگے بڑھ کر ماتھا چومتا حمنہ اور تالیہ کے ساتھ پورج کی جانب بڑھ گیا۔۔۔



ساڑے آٹھ بجے کے قریب سب برات لے کر پہنچ چکے تھے۔۔ کچھ ہی دیر میں ذمار کو بھی

لے آیا گیا تھا جو دلہن کے روپ میں سچی سنوری بہت حسین لگ رہی تھی۔۔۔۔ موسیٰ نے

مسکراتے ہوئے اُسکا ہاتھ تھامتا سٹیج تک لا کر بٹھایا۔۔۔۔

موسیٰ ہر تھوڑی دیر بعد گلا کھنکھار کر اسے اپنی طرف متوجہ کرنے کی کوشش کر رہا تھا۔۔

ذمار

تم جواب کیوں نہیں دے رہی۔ موسیٰ نے گھورتے ہوئے سرگوشی کی ہر وقت پٹر پٹر کرنے والی آج اتنی خاموش۔۔

پلیز چپ رہے ہیں ورنہ میں رو دوں گی۔۔ ذمار نے جھنجھلا کر اسے ٹوکا۔

واٹ؟ لیکن کیوں؟؟ موسیٰ نے حیرت سے سامنے دیکھتے ہوئے آہستہ سے اسے کہا۔

خود کی رخصتی ہوتی تو پوچھتی۔۔ ذمار نے جل بھون کر اسے جواب دیا جسے اسکی بات سن کر ہنسی اور ترس آیا لیکن اس بار چپ رہا ذمار کا بھروسہ نہیں تھا کہ رونے ہی بیٹھ جائے۔۔



منہاج یہ لیں۔۔۔

منہاج باجی مجھے بھی لادیں گی پلیز۔۔۔ حمنہ نے پلیٹ سے نظر اٹھا کر اسے کہا جو منہاج کے

لئے کڑا ہی لائی تھی۔۔

اچھا لاتی ہوں۔۔۔ منہاج کے مسکرا کر بول کر جانے پر جہاں حمنہ حیران ہوئی ہوئی تھی وہیں

جنت جو پیچھے ہی کھڑی تھی جھک کر حمنہ سے سرگوشی کرنے لگی۔۔۔

کچھ ہی دیر میں کھانے سے فارغ ہوتے مہمان جانے لگے۔۔۔ حمنہ اور جنت دونوں اسٹیج کی جانب بڑھ رہی تھیں جب حرا نے مسکرا کر دونوں کو اشارہ کیا۔۔۔

کھانا کھا لیا تم دونوں نے؟

جی امی۔۔۔ حمنہ نے مسکرا کر حرا کو جواب دیا۔۔۔

تالیہ اور زوبیہ بیگم بھی وہیں بیٹھیں مسکرا کر انہیں دیکھ رہی تھیں۔۔۔

تالیہ بھابھی نصیب دیکھیں میرے بعد آپ ساس بنی اور اب ماشاء اللہ دادی بننے والی ہیں آہ۔۔۔ حرا نے کہتے ہی گہری سانس لی۔۔۔ حرا کی بات سنتے ہی سب کی مسکراہٹ غائب ہوئی۔

امی جب نصیب کی بات ہے تو پھر ہمیں اپنے اچھے نصیب کا انتظار کرنا چاہیے اولاد تو ویسے ہی آپ کے بیٹے کے نصیب سے ہوگی ان شاء اللہ۔۔۔ ناامیدی کفر ہے۔۔۔ اچانک علی کی آواز پر سب نے چونک کر اسے دیکھا جو مسکرا کر کہتا جنت کے ساتھ آکر کھڑا ہوتا اسکا ہاتھ تھام کر بولا۔۔۔

بیشک۔۔۔ میں تو بس بات کر رہی تھی۔۔۔ میں اپنی بیٹی کے لئے بہت خوش ہوں۔۔۔ حرا نے کھسیانی مسکراہٹ سے بولتے حمنہ کے سر پر ہاتھ رکھا۔۔۔ تالیہ نم آنکھوں سے مسکراتی ہوئی علی کو دیکھنے لگیں جو جنت کو دیکھتا آہستہ سے کچھ کہ رہا تھا۔۔۔

زندگی میں کیے گئے فیصلے جہاں غلط ہو جاتے ہیں وہیں کچھ فیصلوں پر ہم خود پر فخر محسوس کرتے ہیں اور تالیہ ولید کو اس وقت فخر ہو رہا تھا کہ اپنی بیٹی کے نصیب میں علی جیسا ہمسفر چن کر وہ خوش و مطمئن تھے۔



ہم کہاں جا رہے ہیں۔۔۔ مناہل نے حیرت سے منہاج کو دیکھا۔۔۔
ہوٹل۔۔۔ منہاج نے آنکھ دبا کر اسے دیکھا مناہل کی آنکھیں حیرت سے اور پھیل گئیں۔۔۔
لیکن۔۔۔

ارے یار اتنے سوال کیوں کر رہی آجائیں گے کل۔۔۔

لیکن میری میڈیسن گھر پر ہیں۔۔۔ مناہل نے فکر مندی سے اسے بتایا جو مسکرانے لگا تھا۔۔۔
بیگ میں ہے میں پہلے ہی سب رکھ چکا ہوں۔۔۔ منہاج نے فرضی کالر جھاڑتے ہوئے اسے بتایا۔

یقین نہیں ہوتا ضرور انعم نے ہیپ کی ہوگی۔

تمہیں کیسے پتہ چلا۔۔۔ ہا ہا ہا۔۔۔ منہاج نے برامانے بغیر بولتے ہنسنے لگا مناہل نے مسکرا کر اسکے کندھے پر چپت لگاتے سیٹ پے ہی اسکی طرف ہوتے سر کندھے پر رکھ دیا۔۔۔



گھر پہنچتے ہی موسیٰ اور ذمار کا استقبال کیا گیا اذان اور ریاں اور علی پچھلی گاڑی سے اترے موسیٰ
ذمار کا ہاتھ تھامے اسے لئے اندر بڑھ رہا تھا۔۔

دو تین رسموں کے بعد ذمار کو موسیٰ کے کمرے میں لے جایا گیا۔۔

اچھا ذمار ہم چلتے ہیں اب۔۔۔۔۔ حمنہ نے مسکرا کر اسے کہا۔۔۔

شکر ہے تم لوگ ساتھ ہو ورنہ میں کیسے آتی یہاں تک۔۔۔ ذمار نے حمنہ کا ہاتھ پکڑ کر روجی
کے کندھے پر سر رکھا

جیسے ہم آئی ہیں ویسے مجھے حیرت ہو رہی ہے تم تو ہم سے بھی زیادہ رخصت ہونے پر افسردہ
ہو۔۔۔ روجی نے حیرت سے اسے دیکھا روجی کی بات پر ذمار نے اسے گھورا۔۔۔

اب ایسی بھی کوئی بات نہیں ہے دکھ تو ہوتا ہی ہے خود تم اپنی رخصتی پر کیسے مگر مچھوں کی طرح
ٹسوے بہا رہی تھی اب میں نے تھوڑے سے بہا دئے تو حیرت ہو رہی ہے ہائے میری امی کیسے
رورہی ہوں گی پتہ نہیں کھانا سہی سے کھایا ہو گا یا نہیں۔۔

چپ کرو پاگل لڑکی وہ تو خوش ہو رہی ہو گی کے اچھا ہوا بلا ٹلی۔۔۔ اب چپ چاپ بیٹھو ہم جا
رہی ہیں چلو حمنہ ورنہ یہ ہمارا دماغ کھا جائے گی۔۔

ہاں بہت شکر یہ نکلو دونوں یہاں سے چلو نکلو میرے کمرے سے۔۔۔

موسیٰ کو آنے دو پھر پوچھوں گی تم سے کہ کس کا کمرہ ہے۔۔۔ روحی نے مسکراہٹ دبا کر
مصنوعی گھوری سے اُسے دیکھا۔۔۔

ہنہ!! شوق سے پوچھنا ویسے بھی یہاں کمرہ پنکھا پردے لائٹ وہ صوفہ اور محترم کے کپڑوں
کے علاوہ فرنیچر وہ ایل سی ڈی اے سی وغیرہ وغیرہ میرا ہے اس حساب سے کمرہ برابر دونوں کا
ہے اب نکلو چلو ورنہ ریان بھائی کو بلاؤں گھسیٹ کر لے کر جائیں گے تمہیں شرمیلی
بطخ۔۔۔ ذمار نے تیز تیز بولنے کے ساتھ ہاتھ نچا کر دونوں کو حیرت میں ڈال گئی۔۔۔

ذمار اسے گھورنے کے باوجود دونوں کے گالوں کو چومتی پلٹ کر پھولوں سے سبے بیڈ پر شرارہ
پھیلا کر بیٹھنے لگی۔۔۔ جب کے حمنہ اور روحی مسکراتی ہوئیں کمرے سے چلی گئی دونوں کے
جاتے ہی ذمار نے لمبا سا گھونگھٹ نکال لیا۔۔۔



اہم اہم۔۔۔ السلام علیکم!! موسیٰ دروازہ لاک کر تاگلا کھنکھارتے ہوئے قدم قدم چلتا اسکے
سامنے آکر بیٹھا۔۔۔

وعلیکم السلام۔۔۔ ذمار نے آہستہ سے اُسے جواب دے کر سر تھوڑا اور جھکا لیا۔۔۔
خیریت ہے تم ایسے کیوں بیٹھی ہو؟ ہا ہا ہا۔۔۔ اچھا سمجھ گیا شرماری ہی ہو۔۔۔ موسیٰ نے ہنستے ہوئے
اسے کہتے اپنے ہاتھ سے اسکا پیر چھوا۔۔۔

ذمار اُسکی ہنسنے پر ضبط کر کے رہ گئی۔۔۔

ایک بار تحفہ لے لوں پھر بتاتی ہوں۔۔

کچھ بولو بھی یار کہیں تم گتکا تو نہیں چبار ہی۔۔

اففف!! میری منہ دکھائی کا تحفہ دیں پہلے۔۔ ذمار نے آگ بگولہ ہوتے اپنی ہتھیلی اسکے آگے پھیلائی۔۔

موسیٰ نے ہنسی ضبط کرتے اسکا ہاتھ پکڑ کر ہتھیلی پر اپنے لب رکھ دئے۔۔ ذمار کا سارا غصہ اُڑن چھو ہو گیا۔۔

اب سمجھایہ پردے داری کس لئے ہے۔۔ موسیٰ نے مسکراتے لہجے میں بولتے جیب سے مخملی ڈبیا نکال کر اُسکے ہاتھ پر رکھی۔۔

ذمار نے جلدی سے گھونگھٹ ہٹا کر گہرا سانس لیا۔

ہائے شکر ہے جلدی دے دیا کب سے گھونگھٹ کیے بیٹھی تھی میں تھینک یو۔۔ ذمار چمکتے ہوئے ڈبہ ہاتھ میں لیتی کھولنے لگی موسیٰ مسکراتے ہوئے ہک ٹک اُسے دیکھنے لگا ذمار نے ڈائمنڈ کی رنگ دیکھنے کے بعد پہن کر ہاتھ اسکی طرف بڑھایا۔

کتنی خوبصورت لگ رہی ہے نہ

آخر پسند کس کی ہے میری خوبصورت تو ہوگی جیسے۔۔

آہ!! کیا کر رہی ہو۔۔۔ موسیٰ جو اسکی تعریف کرنے والا تھا ذمار کے رنگ اتار کر اسکے سینے پر مارنے پر حیرت سے بولا۔۔۔

مجھے لگا آپ کہیں گے کہ پہلے اتنی نہیں تھی لیکن تمہارے پہنتے ہی اس کی خوبصورتی میں اضافہ ہو گیا ہونہ ان رومانٹک تبھی وہ پرکائی نے آسانی سے جان چھوڑ دی۔۔۔ ذمار رخ پھیرتی خفگی سے بولی۔۔۔ موسیٰ رنگ اٹھا کر مسکراتا ہوا اسکے نزدیک ہوا۔۔۔

یار تم پوری بات سن لیتی تو ایسا الزام نہیں لگاتی لیکن آئندہ لائبرے کا ذکر ہمارے درمیان مت کرنا بعد میں کچھ کہوں گا تو یونہی الزام تراشی شروع ہو جائے گی ادھر دیکھو میں یہاں بیٹھا ہوں۔۔۔۔ موسیٰ نے تپ کر ایک ہاتھ سے اسکا چہرہ اپنی طرف گھوما یا۔۔۔

پہنائیں۔۔۔۔ ذمار اسے دیکھنے کے بعد ہاتھ آگے کرتی دھیرے سے مسکرا کر بولی موسیٰ نے رنگ پہنا کر اسکا ہاتھ چوما۔۔۔

آئی لو تو پٹا نہ۔۔۔ موسیٰ نے جھک کر کان کے نزدیک سرگوشی کرتے اسکے گرد حصار باندھا۔۔۔



حمنہ کمرے میں آتے ہی وارڈروب سے شب خوابی کا لباس نکلنے لگی کھٹکے پر سرسری نظر پیچھے دیکھا جہاں اذان اندر آتا بیڈنی چیت لیٹ گیا۔۔۔

اذان نے سر گھما کر اسے دیکھا بالوں کا ڈھیلا سا جوڑا بنائے کپڑے نکال کر ڈریسنگ کی کرسی پر رکھتی ڈریسنگ ٹیبل کے سامنے کھڑی جیولری اتارنے لگی۔

اذان کی نظر اسکے سر اُپے پے مرکوز تھی۔۔۔ حمنہ جوڑا کھولتی سلجھانے لگی جب اذان اٹھ کر اسکے نزدیک جاتا پشت پر آکر روکا حمنہ نے ہاتھ روک کر اذان کا عکس شیشے میں دیکھا۔۔۔ ایسے کیا دیکھ رہے ہیں۔۔۔

بس یو نہی اپنی چیز کو دیکھنے پر پابندی ہے کیا۔۔۔ اذان نے جواب دیتے اسکے گرد بازو حائل کیے۔۔۔

تنگ مت کریں۔۔۔

پکی بات ہے سوچ لو۔۔۔ اذان نے گرفت مضبوط کرتے کان میں سرگوشی کی حمنہ نے مسکرا کر نظریں جھکا کر اسکے ہاتھوں پر اپنے ہاتھ رکھ کر اسے دور کرنا چاہا میری ساڑی۔۔۔

ارے یار نہیں کھل رہی تمہاری ساڑی ویسے جس طرح تمہاری حالت ہو جاتی ہے نہ یہ پہن کر میں نے سوچ لیا ہے اپنی بیٹی کو بچپن سے ہی اسے کیری کرنا سیکھاؤں گا۔۔۔ اذان نے شرارت سے بولتے آہستہ سے اسے چھوڑ کر ایک قدم پیچھے ہٹا۔۔۔

حمنہ کے دل کو کچھ ہوا وہ بیٹی کی خواہش رکھتا تھا۔۔۔

کوئی ضرورت نہیں ہے اٹے سیدھے کام کرنے کی۔۔۔ اور اگر بیٹا ہو گیا پھر۔۔۔ حمنہ نے ہچکچاتے ہوئے پلٹ کر اس سے سوال کیا اذان اسکے سوال پر مسکرایا۔۔۔

نعمت ہو یا رحمت مجھے پرواہ نہیں نہ تمہیں ہونی چاہیے عینک فضول کے سوال آئندہ مت کرنا ورنہ تمہیں۔۔۔۔ اذان نے بولتے ہوئے آگے بڑھ کر اسے اٹھا لیا۔۔۔

کہاں جا رہے ہیں اتاریں مجھے آپ کیا مجھے ہر وقت اٹھاتے رہتے ہیں۔۔۔

میری مرضی سمجھی زیادہ زبان مت چلایا کرو۔۔۔ اذان نے مصنوعی گھوری سے دیکھتے اسے کہا جو منہ بنا کر اسکے کندھے پر سر رکھتی خاموش ہو گئی تھی۔۔۔ اذان مسکرا ہوا اسے لئے بیڈ کی طرف بڑھ گیا۔۔۔

رات کے تین بج رہے تھے جب ایک دم اسکی آنکھ کھلی کمرے میں نائٹ بلب کی روشنی جل رہی تھی حمنہ نے گردن گھوما کر اپنے برابر میں دیکھا اذان بے خبر اسی کی جانب کروٹ لئے سو رہا تھا حمنہ مسکراتے ہوئے کروٹ لیتے ہاتھ بڑھا کر ماتھے پے گرے بالوں کو پیچھے کرتی سر میں انگلیاں چلانے لگیں۔۔۔

یار سونے دو۔۔۔ اذان نے بند آنکھوں کے ساتھ بولتے اسکے اوپر بازو رکھا۔۔۔

اذان۔۔۔۔

سو جاؤ عینک۔

پر۔۔۔۔

حمنہ نے کچھ کہنا چاہا جب اذان نے اسے تھپتھپانا شروع کیا حمنہ کی آنکھیں حیرت سے پھیل گئیں بمشکل خود کو ہنسنے سے روکا۔۔۔

ششش!! سو جاؤ میری جان کیوں تم چاہتی ہو میں اٹھ کر دو بارہ تمہیں تنگ کروں۔۔ اذان نے بولتے ہوئے ساتھ لگاتے بچوں کی طرح اسکا سر تھپتھپاتا دو بارہ سو گیا حمنہ یک ٹک اسے نزدیک سے دیکھنے لگی پھر دھیرے سے سراٹھا کر آہستہ سے ماتھے پر لب رکھتی مسکرا کر دو بارہ سینے سے لگ کر آنکھیں موند گئی۔۔



موسیٰ اور ذمار کا ولیمہ دو دن بعد تھا اس لئے آج سب دیر تک سوتے رہے۔۔۔

السلام علیکم! آپ کب اٹھیں؟

وعلیکم اسلام!! بس ابھی اٹھی ہوں اتنے دنوں کی بھاگ دوڑ نے تھکا دیا تھا خیر سے سب ہو گیا۔۔۔ تالیہ نے مسکرا کر حمنہ کو جواب دیا۔۔۔

اذان اٹھ گیا؟

نہیں سو رہے ہیں الارم سیٹ کر کے آگئی ہوں۔۔ حمنہ نے مسکرا کر جواب دیتے چائے کے لئے پانی چڑھایا۔۔ تالیہ اُسکی بات سنتی مسکرا کر اسے دیکھنے لگیں۔۔۔

تھوڑی دیر ہی گزری تھی جب اذان غصے سے اسے ڈھونڈتا کچن میں داخل ہوا۔۔۔

عینک!!! یہ تمہارے جہیز کی گھڑی کا آج جنازہ نکالتا ہوں میری نیند برباد کر دی اس بیہودہ نے۔۔۔ اذان کی دھاڑ پر دونوں ڈر کر پلٹیں۔۔۔

اففف!! میرے اللہ کیسے چیخ رہے ہو ماں کو مارنا چاہتے ہو اففف آنے دو باپ کو ذرا۔۔۔

ماما سوری پلیز آپ ابھی مت بولیں اور تم ادھر آؤ۔۔ اذان نے تالیہ کے ڈانٹنے پر گڑ بڑا کر کہتے سخت لہجے میں حمنہ کو گھورا۔۔۔

کیوں آئے وہ نہیں آرہی جاؤ کپڑے بدل لو۔۔۔

ماما آپ۔۔۔ آہ!!! یہ گھڑی کچرے میں جا رہی ہے سن لو تم عینک۔۔۔ اذان بے بسی سے بولتا اُسے دھمکی دیتا پلٹ گیا جب کے حمنہ مسکرا کر رہ گئی۔۔۔



آج پھر آسمان پر کالے بادل چھائے ہوئے تھے گھر کے سبھی افراد لان میں بیٹھے چائے کے ساتھ ریفریشمنٹ سے لطف اندوز ہو رہے تھے۔۔۔

اذان صبح اسکے کمرے میں نہ آنے پر حمنہ سے بات نہیں کر رہا تھا جب کے وہ بے چین ہوتی
بات کرنے کی کوشش میں ناکام ہو رہی تھی۔۔۔

اندھیرا بڑھنے لگا تھا جب سب اندر جانے لگے حمنہ بھی بادلوں کی گر گراہٹ پر گھبرا کر سب
خود بھی جلدی سے اٹھ کر جانے لگی جب اذان نے جلدی سے اسکا ہاتھ تھام لیا۔۔

مجھے۔۔

میں نے جانے کو کہا ہے تمہیں؟ اس سے قبل حمنہ کچھ بولتی اذان نے اسکی بات کاٹتے سختی
سے کہتے اپنے نزدیک کیا۔۔۔

آپ کو۔۔۔

مجھے معلوم ہے تمہیں ڈر لگتا ہے چڑیا جتنا دل جو ہے تمہارا یہی.... یہی ڈر مجھے پسند نہیں تھا
بچپن میں بھی تم ہر چھوٹی سی چھوٹی بات پر ڈر جاتی تھی مجھے ڈر پوک لڑکیاں کبھی پسند نہیں
آئیں لیکن تمہارے لیے یہ اس دل نے دھوکہ دے دیا اور میں جسے اپنی ہی ڈر ہو کہ سی چار
فٹ دوانچ کی گول چشمہ لگانے والی چوہیا سے محبت ہو گئی۔۔۔

اذان اسے کندھوں سے پکڑے اس کی جانب جھکا کہے جا رہا تھا جب گرج چمک کے ساتھ
بارش شروع ہونے پر ہاتھ ہٹا کر دو قدم پیچھے لئے حمنہ اسکے اظہار کرنے پر حیرت سے
اسے دیکھتی تیز سے تیز تر ہوتی بارش سے گھبرا کر نچلا لب چباتی اندر جانے کے لئے پلٹی ہی تھی
جب اذان کے سوال پر تھام گئی۔۔۔۔

مجھ سے محبت نہیں ہے تمہیں؟

ہم اندر جا کر بھی بات کر سکتے ہیں۔

نہیں مجھے جواب چاہیے ابھی۔ اذان ضدی لہجے میں بولتا چلتا ہوا اسکے مقابل آیا۔۔

دونوں سرتاپیر بری طرح بھیگ چکے تھے حمنہ کا دل بیٹھا جا رہا تھا لیکن اذان جانے کیوں ضد کر رہا تھا۔۔

میں جواب سننے بغیر نہ تو خود جاؤں گا نہ ہی تمہیں جانے دوں۔ گا۔۔

اذان۔

صرف جواب حمنہ۔۔ اذان نے اسکے کپکپاتے لبوں کو دیکھا۔۔

ہا۔۔ ہاں کرتی ہوں محبت بہت کرتی ہوں بہت پہلے سے بے انتہا کرتی ہوں مجھے اچکا منا ہل باجی سے بات کرنا بھی سخت برا لگتا تھا آپ میرے تھے ہیں مجھے نہیں اچھا لگتا تھا اب چلیں اندر۔۔۔ حمنہ کپکپاتے ہوئے روانی میں کہتی اذان کی سینے سے شرٹ جکڑ کر بولنے لگی۔۔

اذان نے سنتے ہی جھک کر اُسکی گیلی پیشانی چومتے اسکے دونوں ہاتھ ہٹائے۔۔

اتنی محبت کرتی ہو تو چلو بارش انجوائے کرتے ہیں۔۔

نہیں مجھے ڈر لگ رہا ہے۔ حمنہ نے اسکا بازو تھاما۔۔

ٹھیک ہے جاؤ تم اپنے ڈر کے ساتھ رہو یونہی مجھے اور میری محبت کو بھول جاؤ۔۔ اذان نے سنجیدگی سے اسے خود سے دور کیا .

ایسامت کہیں پلینز

تم جاؤ اور دبا کر بیٹھ جاؤ بل میں کہیں یہ بارش تمہاری جان نہ لے لے۔۔ اذان نے خفگی سے کہتے دونوں ہاتھ پشت پر باندھ کر سر اٹھا کر آنکھیں موند لیں حمنہ ڈر کر کھڑی لرز رہی تھی جب بجلی زور سے چمکی حمنہ چیخ مارتی اندر کی طرف بڑھتے ایکدم رکی اذان ہنوز اسی طرح کھڑا تھا۔۔

اففف !! عجیب لڑکی ہے کیا سوچ رہی ہے کھڑی۔۔ اذان جل کر سوچ رہا تھا جب حمنہ نے اپنے ٹھنڈے برف ہوتے ہاتھ سے اسکا ہاتھ تھاما۔۔

اذان نے جلدی سے آنکھیں کھولتے اپنے دائیں طرف دیکھا۔۔

حمنہ اسکے دیکھنے پر نزدیک ہوتی دونوں ہاتھوں سے اُسکا چہرہ تھام کر دونوں پیروں کو اٹھا کر اسکا ماتھا چوم کر اسے دیکھنے لگی جو مسکرا کر اُسے دیکھ رہا تھا۔۔

میں آپ سے اپنے ڈر سے زیادہ محبت کرتی ہوں سنا آپ نے۔۔ حمنہ زور سے سینے پر ہاتھ مارتے اسکے سینے سے لگ گئی۔۔



سردی لگ رہی ہے؟ اذان نے سینے سے لگی کھڑی حمنہ سے پوچھا۔۔۔

اب خیال آرہا ہے پوچھنے کا۔۔ حمنہ نے خفگی سے سراٹھا کر اسے دیکھا۔ بارش ہنوز جاری تھی۔۔

یہ کیوں نہیں پوچھتی کے اب قرار آیا ہے۔۔۔ اذان نے مسکراتے ہوئے کہتے اسکے گیلے لبوں پے انگوٹھا پھیرا۔۔۔

اندر چلنا چاہیے۔۔ حمنہ اسکے دیکھنے پر جلدی سے بولتی پیچھے ہوئی۔۔

ہاں چلو یار باقی کی محبت بھری باتیں اپنی پرائیویٹ جگہ پر کرتے ہیں۔۔۔ اذان مسکراتے ہوئے شرارت سے اسکا ہاتھ تھامتا اندر بڑھنے لگا جو شرما کر نظریں جھکائے چل رہی تھی ایک بار پھر بادل گرجے ساتھ ہی حمنہ چیخ مارتی اذان کے ساتھ چپک گئی۔۔۔

ہاہاہا!! تم نہیں سدھر سکتی۔۔۔ اذان نے ہنستے ہوئے اسکے کندھے پر بازو پھیلا یا۔۔ حمنہ اسے گھورنے کے بعد خود بھی ہنستی ہوئی اندر بڑھ گئی۔۔



گڈ مارنگ!! حمنہ نے مسکرا کر اذان کو دیکھا

گڈ مارنگ!! تم کب اٹھی۔۔

آدھا گھنٹہ ہو گیا ہے۔۔۔ حمنہ اسے بتاتے ہی اپنے بالوں میں برش کرنے لگی۔۔۔

اذان اسے دیکھنے کے بعد اٹھ کر واشر و م چلا گیا۔۔۔

تھوڑی دیر بعد جب باہر آیا حمنہ کو بالوں میں ہی الجھتا دیکھ کر مسکرایا۔۔۔

کیا ہو گیا کیوں ظلم کر رہی ہو۔۔۔

بال سہی سے نہیں بندھ رہے چٹیا ٹیڑی ہو رہی ہے۔۔۔

تمہارے کام کون سے سیدھے ہیں اب ہٹوسا منے سے وہاں بیٹھ کر سیدھے کرتی

رہو۔۔۔ اذان نے شرارت سے کہتے دونوں کندھوں سے تھام کر اسے سائینڈ پر کیا حمنہ نے

تیوری چڑھا کر اذان کو دیکھ کر ہاتھ میں پکڑا، ہیئر برش اُسکے ہاتھ میں دیا۔۔۔

آپ کیوں نہیں یہ کام کر دیتے۔۔۔

ارے مجھے تھوڑی آتا ہے یہ پکڑو جاؤ شاہباش خود کرو۔۔۔ اذان نے حیرت سے برش کو دیکھ کر

اسے بولتے دوبارہ اسے دیا۔۔۔

میں سیکھاتی ہوں نہ آپ کو چلیں پکڑیں۔۔۔ حمنہ نے اسی کے انداز میں بولتے ایک بار پھر

اسے برش پکڑا دیا۔۔۔

اچھا یہاں کھڑی ہو جاؤ۔۔۔ اذان نے گہری سانس لیتے اسے سامنے کھڑا کیا۔۔۔ حمنہ مسکرا کر

پلٹ کر کھڑی ہو گئی۔۔۔

اذان آہستہ آہستہ اسکے بالوں میں برش چلاتے لگا
لو ہو گئے۔۔۔

کیا ہو گئے؟ چٹیا کون بنائے گا۔۔۔ حمنا نے حیرت سے پلٹ کر اسے دیکھا اذان نے اسکی بات
پر حمنا کے دونوں ہاتھ تھام کر سامنے کئے۔۔۔

اپنے ان چھوٹے چھوٹے ہاتھوں سے بناؤ میری عینک۔۔۔ اذان نے کہتے ہی اسکے ہاتھوں پر
بوسہ دیتے چھوڑ کر اپنے بال بنانا پر فیوم لگانے لگا۔۔۔

بہت برے ہیں آپ بات نہیں کرونگی میں آپ سے۔۔۔ خفگی سے بولتی برش رکھ کر دونوں
ہاتھوں سے جوڑا بندھتی ڈوپٹہ اڑھ کر کمرے سے نکل گئی اذان اسکے ناراضگی دیکھ کر مسکرا
دیا۔۔۔۔



روحی۔۔۔۔۔ رو۔۔۔۔۔ واؤ اچ تو تم کمال دھمال و بال لگ رہی ہوں چھوڑو ولیمہ
کینسل۔۔۔۔۔ ریان روائل بلو تخنوں۔۔۔۔۔ تک آتی میکسی میں تیار دیکھ کر بولتا اسکے نزدیک آیا۔۔
روحی نے شرما کر مسکراتے ہوئے ریان کو پیچھے کیا۔۔۔
کوئی ضرورت نہیں ہے چلیں ذمار کتنی بار میج کر چکی ہے۔۔۔

ایک تو سالی صاحبہ کو شادی کے بعد بھی چین نہیں ہے بیچارہ موسیٰ کیسے برداشت کر رہا ہوگا
لگتا ہے مجھے ٹریننگ دینی پڑے گی اسے۔۔

بس بس کوئی ضرورت نہیں ہے اب چلیں۔۔ ریان کے مسکرا کر بولنے پر روحی اس سے دور
ہوتی دروازے کی طرف جانے لگی جب کے ریان جو اسکے پیچھے جانے لگا تھا کال آنے پر وہیں
روک گیا۔۔۔

ہیلو!! ہاں اذان۔۔۔۔۔ ٹھیک ہے میں آتا ہوں۔۔۔



تم دونوں تیار ہو کر کہاں جا رہے ہو؟ تالیہ کی آواز پر دونوں نے مڑ کر انہیں دیکھا تو مسکرا دیے
تالیہ کا دل ایک دم بیٹھا۔

ماما ریحان انکل کے کوئی گیسٹ آرہے ہیں ایئر پورٹ لینے جا رہے ہیں۔۔۔

ڈرائیور کو کیوں نہیں بھیج رہے دونوں کا جانا ضروری ہے؟ تالیہ نے ناگوار سے اذان کو جواب
دیا 0 پہلی بار تھا کہ تالیہ نے اس طرح سوال جواب کئے تھے۔۔

تین فرد ہیں اب اکیلے جانا چھانہیں لگ رہا تبھی میں جا رہا ہوں ساتھ آپ فکر مت کریں ہم
سیدھا وہیں آئیں گے۔۔ اس بار ریان نے مسکراتے ہوئے جواب دیا تالیہ خاموش ہوتی سر
جھٹک کر رہ گئیں۔۔۔



دونوں کے جاتے ہی ولید سب کو لے کر سٹیوٹ حال پہنچ گئے حمنہ نے سیاہ رنگ کی میکسی پہنی ہوئی تھی۔۔۔

گاڑی سے اترتے ہی چاروں اندر کی جانب بڑھ رہے تھے جب ولید نے تالیہ کو دیکھا۔۔

کیا بات ہے بیوی کب سے خاموش ہو۔۔

کچھ نہیں آپ ایک بار اذان کو کال کر کے پوچھیں کب تک آئیں گے۔۔

آجائیں گے ابھی تو گئے ہیں۔۔ میں کر لوں گا بات۔۔ ولید نے مسکراتے ہوئے تالیہ کا ہاتھ پکڑ لیا۔



ویسے کی پر رونق تقریب جاری تھی موسیٰ اور ذمار کا فوٹوشوٹ ہو رہا تھا حمنہ اور روحی اسٹیج پر کھڑی باتیں کر رہی تھیں جب مناہل اور جنت بھی وہیں آ گئیں تھیں۔

اذان بھائی اور ریان بھائی کہاں ہیں؟

ایئر پورٹ گئے ہیں ریحان انکل نے بھیجا ہے مہمان آرہے ہیں آنے والے ہونگے کافی ٹائم تو ہو گیا ہے۔۔ حمنہ نے مسکراتے ہوئے جنت کو جواب دیا۔۔

جنت سر ہلاتی موسیٰ اور ذمار کو دیکھنے لگی۔۔۔

السلام علیکم علی بھائی۔۔ حمنہ علی کی طرف بڑھی۔۔

و علیکم اسلام کیسی ہو؟

بلکل ٹھیک ہوں امی کہاں ہیں؟ حمنہ نے مسکرا کر پوچھا۔۔۔ اس سے قبل وہ جواب دیتا ولید کے آنے پر انکی جانب متوجہ ہوا۔۔۔

علی بیٹا مجھے بات کرنی ہے میرے پیچھے آؤ ولید آہستہ سے بول کر مضبوط قدموں سے اسٹیج سے اتر کر پارکنگ کی جانب بڑھ گئے۔



واؤ بہت خوبصورت ہے ماشاء اللہ۔۔۔

تھینکس۔۔۔ ذمار نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔۔۔

مناہل باجی دیکھیں۔۔۔ ذمار نے جنت کو جواب دیتے ہاتھ مناہل کے سامنے کیا۔۔۔

بہت پیاری ہے۔۔۔

حمنہ آپی آپ لوگ یہاں بیٹھے ہیں تالیہ آنٹی وہاں رو رہی ہیں۔۔۔ ذمار کے بولنے سے قبل ہی انعم تیزی سے گھبراتے ہوئے بولی۔۔۔

کیا ہوا ہے۔۔۔

پتہ نہیں سب کہیں جا رہے ہیں۔۔۔ انعم کے بولتے ہی سب اپنی جگہ سے اٹھیں۔۔۔

ذمار تم بیٹھو ہم آتی ہیں۔۔۔ حمنہ اسے روکتی اسٹیج سے اتر کر انٹرنس پر آئیں۔۔۔

ولید میرے بیٹے۔۔۔ ولید کہاں ہیں میرے بیٹے وہ کہہ کر گئے تھے یہیں آئیں گے کہاں ہیں
بلائیں نہ۔۔۔ تالیہ کی آواز پر حمنہ اور روجی ٹھٹھک گئیں۔۔

تالیہ تماشا مت کرو سب ٹھیک ہے میں کہہ رہا ہوں نہ سب ٹھیک ہے ضرور بہت بڑی غلط فہمی
ہوئی ہوگی ان شاء اللہ چلو منہاج۔۔ ولید نے انہیں جھنجھوڑتے ہوئے چھوڑ کر ضبط سے
منہاج کو کہتے گاڑی کی طرف بڑھ گئے۔۔
حرانے جلدی سے تالیہ کو تھام کر خود سے لگایا۔۔

میرے بچے ہائے حرام میرے اذان ریان کچھ ہی وقت پہلے تو مسکرا رہے تھے مجھے دیکھ۔۔ زارو
قطار روتے تالیہ اچانک حرا کے بازوؤں میں جھول گئیں حمنہ اور روجی جو سن کھڑی تھیں تیزی
سے آگے بڑھیں۔۔



ہسپتال پہنچتے ہی ولید کا دل زور زور سے دھڑک رہا تھا ہاتھ پاؤں برف ہونے لگے تھے جب
کے قدم من من بھاری ہونے لگے تھے منہاج اور علی دونوں نے ہونٹ بھجھتے پلٹ کر انہیں
دیکھا۔۔

چلیں۔۔۔ منہاج نے قریب آتے انہیں کہاں دونوں پھر چلنے لگے جب علی کا موبائل
بجا۔۔

ہیلو!! میں آتا ہوں۔۔۔ ہم اچھا کیا۔۔۔ علی کچھ کورونے سے روکتا کال ڈسکنیکٹ کرتا
انکے قریب آنے کا انتظار کرنے لگا۔۔۔

میرے دوست کی کال تھی ممانی جان کابی پی شوٹ کر گیا ہے گھر جا رہے ہیں۔۔۔

آہ!! ان شاء اللہ سب ٹھیک ہو گا تم نمبر ملا کر دیکھو کیا پتہ سگنل کا مسئلہ ہو کچھ بھی ہو سکتا
ہے۔ ولید دھیرے سے بولتے اندر بڑھ گئے جب کے علی سر ہلاتا نمبر ملانے لگا۔۔۔

خطرناک کار ایکسیڈنٹ میں پانچ افراد جان بہاک ہو گئے تھے۔۔۔ پولیس کو وہیں ایک باڈی
کے پاس موبائل ملا تھا جس سے ولید کو اطلاع دی گئی تھی۔۔۔



حمنہ چلو اند یہاں کیوں کھڑی ہو؟

اذان نہیں آئے ابھی تک صبح سے میں ناراض تھی ان سے کب سے گئے ہوئے
ہیں۔۔۔ حمنہ نے بیرونی دروازے کی طرف دیکھتے مناہل کو جواب دیا۔۔۔

اندر چلو کہیں کوئی بھوت آگیا نہ سانس بند ہو جائے گی۔۔۔

مناہل باجی اذان کو بولائیں نہ ورنہ سچ میں دل بند ہو جائے گا۔۔۔

حمنہ کیسی باتیں کر رہی ہو آجائیں گے ابھی دونوں۔۔۔ مناہل نے حیران ہوتے ہوئے اسے سمجھایا جو بھوت کے نام سے ڈر کر بھاگی نہیں تھی جس کے دل و دماغ میں صرف اذان چل رہا تھا۔۔۔

نہیں آپ ابھی کریں آپ دوست ہیں انکی بولیں کے جلدی سے گھر آجائیں۔۔۔ آپ پلیز کر دیں۔۔۔۔۔ حمنہ اسکا ہاتھ تھام کر التجا کرنے لگی مناہل نے ہونٹ بھنج کر اُسے خود سے لگا لیا۔۔۔



اذان ریان۔۔۔۔۔ اذان۔۔۔

تالیہ بھا بھی ہوش میں آئیں۔۔۔۔۔ حرانے تیزی سے انکی طرف جھک کر کندھوں سے ہلا کر کہا۔۔۔ نیند کے انجکشن کے زیر اثر تھیں دو گھنٹے ہو گئے تھے نہ تو اذان اور ریان کا معلوم ہو سکا نہ ہی ولید وغیرہ میں سے کسی نے اطلاع دی روحی اپنی ماں کے سینے سے لگی رو رو کر اب خاموشی سے سو سو کر رہی تھی۔۔۔۔۔ جب کے حمنہ لان میں ہی تنہا بیٹھی بیرونی دروازے پر ٹکٹی باندھے دیکھ رہی تھی۔۔۔

طویل اذیت ناک انتظار کے بعد بیرونی دروازہ کھولا۔۔۔ حمنہ جھٹکے سے اپنی جگہ سے اٹھی۔۔۔۔۔ آگے پیچھے تین گاڑیاں اندر داخل ہوئیں۔۔۔ پورج میں گاڑیوں کے روکنے کی آواز پر سب اندر سے باہر آئے تالیہ جو بیدار ہونے کے بعد روئے جا رہی تھی باہر آئیں جہاں ریحان اور حنا اپنی موسیٰ کے ساتھ تھے جب دوسری دوسری گاڑی سے منہاج علی اور احمر صاحب کے ساتھ اترا

سب کی نظر آخری گاڑی سے اترتے ولید کے ساتھ اذان اور ریان پر پڑی دونوں نے مسکرا کر سب کو دیکھتے قدم انکی جانب بڑھائے حمنہ ساکت نظروں سے تالیہ کو دیکھ رہی تھی جو اذان اور ریان دونوں کو چھوتی سینے سے لگیں رو رہی تھیں۔۔۔



میں ہمیشہ سے تم دونوں کو عقلمند سمجھتی رہی پر نہیں تم دونوں عقل سے پیدل اور غیر زمیدار بھی ہو... گن پوائنٹ پر موبائل چھین لیا مسٹنڈوں نے تو کسی سے موبائل لے کر اطلاع نہیں کر سکتے تھے اور ڈیڈ کل ہی پوچھے گا اپنے دوستوں سے یہ کوئی طریقہ ہے اگر اپنے رشتے دار سے ملنے کی اتنی ہی تڑپ تھی تو منا کر دیتے دوسرے پاگلوں کی طرح ڈھونڈتے تو نہیں۔۔۔۔۔

اففف!! منا بل بس کر دو جو ہو گیا سو ہو گیا آئیندہ کے لئے سبق ہے۔۔ یہ شکر ہے وہ بد معاش کچھ کر کے نہیں گئے تھے۔۔ حنانے جھنجھلا کر اپنی بیٹی کو ٹوکا جو لگاتار بولے جارہی تھی۔۔۔

میں صدقہ اتارتی ہوں ابھی اپنے بچوں کو۔۔ تالیہ جو اذان اور ریان کے درمیان دونوں کا ہاتھ پکڑے بیٹھیں محبت سے دونوں کا چہرہ دیکھ رہی تھیں بولیں۔۔

ہاں بھئی ضرور مجھے تو بہت بھوک لگ رہی ہے موسیٰ یہ ولیمہ زندگی بھر یاد رہے گا۔۔ ولید نے اٹھتے ہوئے ہنس کر کہا ولید کی بات پر سب ہنس دئے۔۔۔

اذان نے مسکراتے ہوئے حمنہ کو دیکھا جس نے گھورتے ہوئے کچن کی جانب قدم بڑھائے تھے۔۔

روٹھی چوہیا۔۔۔



ہم وہاں روک نہیں سکتے تھے؟ ذمار جیولری اتارتے ہوئے موسیٰ کو دیکھ کر بولی جو بیڈ پر لیٹ رہا تھا۔ ذمار کی بات پر چونک کر سراٹھایا پھر سر جھٹک گیا۔۔۔

کیا ہوا جواب دیں۔۔۔

کوئی ضرورت نہیں ہے دوستیں ضرور ہیں لیکن اب سب شادی شدہ ہو چکی ہیں اور ابھی جو حالات چل رہے تھے میرا نہیں خیال سب بیٹھ کر مووی دیکھتے۔۔۔ موسیٰ نے چڑ کر اسے جواب دیتے خفگی سے اسے دیکھ کر روٹ لی۔۔۔

ذمار نے کندھے اُچکا کر وقت دیکھا دو بجنے والے تھے۔۔۔

سورہے ہیں؟

نہیں گیم کھیل رہا ہوں کھیلو گی۔۔۔ موسیٰ نے چڑ کر جواب دیا۔۔۔

ٹھیک ہے پر کون سا گیم؟ ذمار نے سوچنے والے انداز میں ایسے پوچھا جیسے واقعی وہ کوئی گیم کھیلنے والا ہے۔۔۔

آؤ بتاتا ہوں تمہیں گیم۔۔۔ بیوقوف۔۔۔

آپ کیا بڑ بڑا رہے ہیں؟ موسیٰ کے دانت پیس کر بولنے پر ذمار نے آئی برواچکا کر پوچھا تھا۔۔۔

کچھ نہیں مجھے اس وقت صرف سونا ہے۔۔۔ لائٹ بند کر دو۔۔۔

اچھا۔۔۔ ان رومانٹک! ذرا اُسے جواب دیتی بڑ بڑائی جو رضائی میں گم ہو چکا تھا۔۔۔



تم رور ہی ہو؟

ہمم! تو کیا خوش ہوں جانتے ہیں کتنا ڈر گئی تھی میں۔۔۔ حمنہ نے سراٹھا کر خفگی سے اسے دیکھا دونوں صوفے پر بیٹھے تھے حمنہ اسکے سینے پے سر رکھے آدھے گھنٹے سے سوں سوں کر رہی تھی۔۔۔

یار جان پوچھ کر تھوڑی کچھ کیا ہے گھر پر بتا دیتا تاکہ سب پریشان ہو جاتے۔۔۔

بتا دیتے ہو جاتے پریشان نہ بتا کر بھی کون سا کم پریشان ہوئے ہیں ماما بیہوش ہو گئیں تھی چھوٹی سی لاپرواہی کی وجہ سے اگر انہیں کچھ ہو جاتا پھر۔۔۔

اللہ نہ کرے کیسی باتیں کر رہی ہو ہمیں لگا تھا ہم مہمانوں کو لے کر پہنچ جائیں گے لیکن ہمیں کیا معلوم تھا ایئر پورٹ سے ہی رنو چکر ہو جائیں گے تھوڑا انتظار کر لیتے تو گھس جاتے۔۔۔ اب تم رونا بند کرو ورنہ دو رنگا ایک کھنچ کر۔۔۔ اذان نے بولتے ساتھ مسکراہٹ دبا کر گھورا۔۔۔

حمنہ جلدی سے اس سے پیچھے ہٹی۔۔۔

آپ ہیں ہی برے۔۔۔

صبح سن چکا ہوں کچھ اور کہو۔۔۔ اذان نے کہتے ساتھ اسکی گود میں سر رکھا۔۔۔

عینک چھوڑوان باتوں کو مجھے کچھ کہنا ہے تم سے۔۔۔ اذان نے اسکا ہاتھ تھام کر اپنے دل کے
مقام پر رکھتے ہوئے موضوع تبدیل کیا۔۔۔ حمنہ نظریں جھکا کر اسے دیکھنے
لگی۔۔۔

کیا کہنا ہے؟

یہی کے میں تم سے بہت محبت کرتا ہوں۔۔۔۔۔ تمہارے ہر ڈر ہر خوف کو ختم کر دینا چاہتا
ہوں تمہارے ساتھ بارش میں ہاتھ میں ہاتھ تھام کر رات کے پہر جب کوئی نہ ہو سوائے
تمہارے اور میرے علاوہ۔۔۔

اذان دھیرے دھیرے کہتا کبھی ہاتھ اٹھا کر چومتا پھر دو بار دل کے مقام پے رکھتا جب کے حمنہ
دھیمی سے مسکراہٹ سجائے اپنے ہمسفر کی چھوٹی چھوٹی خواہشیں سن رہی تھی۔

محبت پھول ہے جاناں

کہو تو پھول بن جاؤں

تمہاری زندگی کا ایک

حسین اصول بن جاؤں

سنا ہے ریت پر چل کر

تم اکثر مہک جاتے ہو

کہو تو اب کی بار میں

زمین کی دھول بن جاؤں

بہت نایاب ہوتے ہیں

جنہیں تم اپنا کہتے ہو

اجازت دو کہ میں بھی

اس قدر انمول بن جاؤں ❤️



دس بجے کا وقت جب روحی نے آنکھیں کھولیں۔۔

گڈ مارنگ میری جان۔۔ ریان مسکراتے ہوئے اسے جاگتا دیکھ کر بولا

روحی نے دوبارہ آنکھیں موند لیں۔۔۔

اٹھو بیگم نیچے سب آئے ہوئے ہیں۔۔۔۔ ریان نے ماتھا چومتے زور سے اسکے کان میں کہتے

جلدی سے اٹھا۔۔

کیا کر رہے ہیں کوئی ایسے اٹھاتا ہے میں آپ سے ناراض ہوں اس لئے فری مت ہوں۔۔۔
 اوئے کس خوشی میں ناراض ہو ہاں رات کو شرافت سے تمہاری ناراضگی قبول کر لی تھی اب
 نہیں کرونگا رات کی بات گئی سمجھی۔۔۔۔۔ ریان انگلی اٹھا کر وارن کرنے لگا۔۔۔

روحی نے تکیہ اٹھا کر اسکی جانب پھینک کر ہاتھ روم کی جانب دوڑ لگا دی۔۔

ڈرتی نہیں ہوں آپ کی دھمکی سے۔۔۔۔۔ روحی نے بولتے ہی تیزی سے ہاتھ روم میں جا کر
 دروازہ بند کر لیا۔۔۔

بعد میں بتاؤں گا تمہیں ڈریں گے تو تمہارے اچھے بھی۔۔

بہت اچھے بیٹا تھوڑا تو ڈرا کر رکھتا خیر کوئی نہیں اپنی ہی ہے۔ ریان بڑبڑا کر مسکرا کر تکیے کو بیڈ
 پر اچھالتا کمرے سے نکل گیا۔۔۔۔

کسی بات پر ہم،

جھگڑ پڑے تو،

صلح کی خاطر،

اے میرے ہمد،

جھکا کریں گے یہ تہہ ہوا۔❤️!!



شام کا وقت تھا ایک بار پھر سب کزنز ساتھ تھے۔۔ جب علی نے آکر جنت کو تالیہ کا بتایا۔۔
اچھا آتی ہوں۔۔۔

علی تم کہاں چلے ادھر اکرمردوں میں بیٹھو کیوں منہاج بھائی۔۔ ریان نے اُسے جنت کے
ساتھ جاتے دیکھ کر ایک دم آواز دے کر روکا۔۔۔

نہیں یار تم اتنے بڑے مرد کافی ہو یہاں بیٹھو آرام سے کچھ چاہیے ہو تو منگوا لو مرد
بھائی۔۔ علی نے دانت پیستے ہوئے اسے گھورا جو شرمندہ ہونے کے بجائے ڈھٹائی
سے مسکرا رہا تھا۔۔۔

اگر اتنا ہی کہ رہے ہو تو ایک کپ چائے بھجوا دینا سٹر ونگ سی پلیر اور ہاں ساتھ کھانے پینے
کے لئے بھی کچھ لے آنا اب جاؤ۔۔

بیٹا شرم کرو بہنوئی ہوں۔۔۔

اس میں کون سا کمال ہے یہاں سب ہی کسی نہ کسی کے بہنوئی ہیں جیسے اذان، موسیٰ کے
منہاج بھائی اور زین کا موسیٰ۔۔ مطلب ذمار کا کزن ہے اس لحاظ سے۔۔۔

ریان روانگی میں بولتا گڑ بڑایا۔۔

موسیٰ نے سنتے ہی اٹھ کر اسکی گدی پر چپت لگائی۔۔۔

کزن ہی رہنے دے حقیقت میں تو تو ہے اسکا بہنوئی۔۔۔ موسیٰ نے کہتے ہی دوبارہ اُسکے چپت لگائی ریان جھٹکے سے اپنی جگہ سے اٹھا۔۔۔

ہاتھ سے بول یا منہ سے گندی حرکتیں مت کر سمجھا۔۔۔

ریان میرے بھائی سے مت لڑو مناہل نے آتے ہی منہاج کے برابر میں بیٹھتے ہوئے کہا۔

لو آگئیں ہمدرد ہی گولی۔۔۔ ریان مناہل کی بات سُن کر بڑبڑایا۔۔۔

ریان بس کرو۔۔۔۔ اذان نے ایکدم اُسے ٹوکا۔۔۔

ارے میں کون سا کچھ کر رہا ہوں لو بیٹھ گیا۔۔۔ ریان نے احسان کرنے والے انداز میں کرسی

پر واپس بیٹھتے دونوں ہاتھ اٹھائے۔۔۔

چائے کون کون پئے گا۔۔۔۔۔ حمنہ اندر سے آتی سب سے پوچھنے لگی۔۔۔

مجھے پینی ہے۔۔۔۔۔ ریان نے جھٹ کہا پھر سب کو دیکھ کر دوبارہ سے ٹیک لگا کر بیٹھ گیا..

حمنہ پوچھ کر جانے لگی اذان سب کو دیکھا ریان سب کو ایک بار پھر چھیڑ بیٹھا تھا اذان موقع

غنیمت جانتے ہی اٹھ کر چلا گیا۔



ارے واہ یہاں کیا ہو رہا ہے؟

چائے پی رہا ہے موسیٰ۔۔۔ ریان نے ذمار کے پوچھتے ہی ٹرے سے اپنا کپ اٹھا کر چھوٹا سا گھونٹ لیا۔۔۔

ندیدہ۔۔ موسیٰ تپ کر بڑبڑایا ریان اسے علی کے ساتھ مل کر زچ کر چکا تھا جب کے مناہل اور منہاج دونوں ہاتھوں میں کپ پکڑے الگ تھلک چہل قدمی کر رہے تھے۔۔۔

آپ لوگ چائے پی رہے ہیں اتنا اچھا موسم ہو رہا ہے آسکر ایم کھانے چلتے ہیں مزہ آئے گا۔۔۔

ہاں ہاں کیوں نہیں ابھی چلتے ہیں تم پوچھ لو کس کس نے چلنا ہے۔۔۔ ریان فوراً راضی ہوتا مسکرا کر اُسے بولا۔

ابھی چائے تو پی لو اور کوئی نہیں جا رہا کون سی کھانی ہے بتادو آجائے گی۔۔۔ موسیٰ نے ریان کو کہتے ذمار سے کہا۔۔ اس سے قبل وہ کچھ کہتی مناہل اور منہاج وہیں آگئے۔۔

گڈ آئیڈیا اور چپس کے پیکٹ کوک کی جمبو بوتل اور ہاں کوئی بالی ووڈ ہارر موویز کی سی ڈی بھی لے آنا ہم سب رکے ہوئے ہیں مزہ آئے گا۔۔۔

مناہل باجی آپ نے مرر دیکھا ہے؟ ریان نے اسکی بات مکمل ہوتے ہی سنجیدگی سے

پوچھا۔۔۔

ہاں دیکھا ہے کیوں؟

پھر اور کیا ہار دیکھنا ہے اتنا ہار کافی نہیں ہے کیا۔۔۔ ریان نے کہتے ہی اندر کی جانب دوڑ لگا دی ریان کی بات سمجھنے میں کچھ پل لگے تھے اس سے قبل وہ اسے مارنے بھاگتی منہاج نے جلدی سے اسے روکا۔۔

سمجھل کر ڈاکٹر نے احتیاط کرنے کو کہا ہے نہ اور کوئی ہار مووی نہیں دیکھنی چلو اندر۔۔۔۔۔ منہاج نے ایک دم سختی سے اسے ٹوکا۔۔

میں بھاگ نہیں رہی تھی پھر کوئی اور اچھی سی مووی لے آنا موسیٰ پلیز۔۔۔ مناہل نے منہاج کو جواب دیتے موسیٰ سے کہا۔۔

ٹھیک ہے۔۔۔ تم چل رہی ہو؟۔۔ موسیٰ نے مناہل کو جواب دیتے ذمار سے پوچھا جس نے تیزی سے سر اثباب میں ہلایا تھا۔۔

مناہل باجی آپ بتادیں گی امی کو میں۔۔۔۔۔

او یو ڈونٹ وری ہماری فیملی میں ایسی کوئی روک ٹوک نہیں ہے۔۔۔

مناہل نے اسکی بات نیچے میں ہی کاٹ دی۔۔ موسیٰ اور ذمار کے جاتے ہی منہاج اور مناہل اندر بڑھ گئے۔۔۔



میں نیچے جارہی ہوں۔۔۔۔۔

چلی جانا یار۔۔۔ اذان نے اسے نزدیک کرتے پیشانی پر لب رکھے۔۔۔

ماما کو معلوم ہوا میں چھت پر ہوں اچھی خاصی ڈانٹ پڑ جائے گی مجھے۔۔۔ حمنہ اس سے دور ہوتی
جانے لگی جب اذان نے اسکے ڈوٹے کا کنارہ اپنی گرفت میں لیا۔

اب نہیں مانیں گے۔۔۔

بکل نہیں۔۔۔ اذان نے سر نفی میں ہلایا۔۔۔ حمنہ اسکے اس طرح کرنے پر مسکرا کر نزدیک
جانے لگی جب تالیہ کی آواز پر ہڑ بڑا گئی۔۔۔

آ رہی ہوں ماما۔۔۔

حمنہ جلدی سے اپنا ڈوٹہ چھڑوا کر نیچے بھاگی جب کے اذان گہری سانس کھینچ کے رہ گیا۔۔۔



موسیٰ یار یہ فنی سین کب آئے گا؟ آدھے گھنٹے سے رونا دھونا چل رہا ہے۔۔۔ مجھے تو اب اس
بیچاری لڑکی سے شدید ہمدردی ہو رہی ہے۔۔۔ ریان نے اچانک موسیٰ کو مخاطب کیا جو مووی کم
ذمار کی گود میں سر رکھے اسکے ہاتھوں کی انگلیاں اپنی انگلیوں میں پھنسائے کھیل رہا تھا ریان کے
سوال پر آنکھیں گھوما کر رہ گیا۔۔۔

ہو نہہ آپ کو کیوں اتنی ہمدردی ہو رہی ہے۔۔۔ پھینے ناک کی پر تور و ناسوٹ کر رہا ہے اس
لئے اسے یہ کر کڑ دیا گیا ہے مجھے تو کوئی ہمدردی کا ہے بھی نہیں ہوا۔۔۔ موسیٰ کے جواب دینے

سے قبل ہی روحی نے ریان کے ہاتھ سے زبردستی اپنا ہاتھ نکال کر ناراض ہوتے ہوئے
کہا۔۔۔۔

روحی کی بات سنتے ہی سب ہنس دئے جب کے ریان اُسکا ہاتھ زبردستی تھام کر بولا۔۔۔
ہاں یہ بھی ہے کوئی دوسری مووی لگاؤ یار۔۔۔

ہاہا ہاڈر پوک!! موسیٰ نے چڑانے والے انداز میں اسے کہا اس سے قبل سب بحث شروع
کرتے علی اٹھ کر سی ڈی چینج کرنے لگا۔۔

باربی کی مووی دیکھو گی تم۔۔۔۔۔ اذان نے حمنہ کے ساتھ بیٹھے جھک کر سرگوشی کی آج پھر
دونوں وہیں بیٹھے تھے۔۔۔۔

آپ لائے ہیں کیا؟ حمنہ پر جوش انداز میں سرگوشی کرتے اسکی جانب گھوم گئی۔۔۔

نہیں میں تو صرف پوچھ رہا تھا ویسے تمہیں رومانٹک موویز کیوں نہیں پسند عینک۔۔

آپ کو کیوں پسند ہیں؟ حمنہ نے اسکے دوبارہ پوچھنے پر اسی کے انداز میں پوچھا۔

چلو بتاتا ہوں .

نہیں۔۔۔ حمنہ نے سٹیٹا کر اسے کہا اذان مسکرا کر سرپے پیار کرتا مووی کی جانب متوہہ

ہو گیا۔۔۔



ایک سال بعد:

ارے بھی جلدی جلدی سجاؤ توبہ موسیٰ یہ کیا کر رہے ہو کب سے ایک غبارہ نہیں لگایا۔۔۔
ہسپتال سے پہنچنے والے ہیں سب۔۔۔۔

حناسر پر ہاتھ مارتیں موسیٰ سے بولیں جو پنک اور بلوے کلر کے غبارے جما کر رہا تھا۔۔۔
ریان نے ربن لگتے آواز پر ایک نظر انہیں دیکھ کر مسکرایا۔۔۔

مام ہو گیا ہے سب ڈونٹ وری یہ ذمار کی بچی کہاں ہے بلائیں اُسے۔۔۔

دماغ سہی ہے تمہارا ایسی حالت میں اسٹول پر چڑھو اوگے اسے خود کرو چلو وہ کچن میں کپ
کیکس بنا رہی ہے۔۔۔ حنا جھڑکتے ہوئے بولتیں ریان اور روجی کو دیکھنے لگیں۔۔۔ پھر چلتی
ہوئیں اسکے قریب کھڑی ہوئیں۔۔۔

روحی بیٹی تم بھی کوئی کام مت کرنا چوتھا مہینہ ہے جتنی ہوا احتیاط کرو یہ تو ہیں ہی نکمے باپ بننے
جارہے ہیں لیکن عقل نا آئی۔۔۔ بچوں کی طرح چڑھاتے رہتے ہیں۔۔۔ پتہ نہیں آفس میں
کام کیسے کرتے ہیں۔۔۔ حنا نے آخری بات زور سے کہی لیکن وہاں پرواہ کسے تھی دونوں
شرافت سے کام کر رہے تھے جب منہج اور علی کے ساتھ ہی کیشن صاحب اور سفیان صاحب
اپنی فیملیز کے ساتھ اندر داخل ہوئی منہاج کی گود میں تین مہینے کی مریم سورہی تھی۔۔۔ علی
اور جنت بھی خوش تھے شادی کے ایک سال بعد انہیں ماں باپ بننے کی نوید سنائی گئی تھی۔۔۔

السلام علیکم !!

وعلیکم اسلام!! لگتا ہے سب نے ٹائم فکس کیا ہوا تھا۔ حنا سب کو ساتھ دیکھ کر بے ساختہ بول
پڑیں۔۔۔

ہاہاہا!! بلکل بلکل۔۔۔ زوبیہ بیگم ہنستے ہوئے بولیں۔۔۔



گاڑی پورج میں روکتے ہی اذان ڈرائیونگ سیٹ سے اتراجب کے ساتھ والی سیٹ سے ولید اتر
کر پر سکون سانس لیتے مسکرانے لگے۔۔

آرام سے بھئی میرے تم ادھر دو میری پوتی کو۔۔ تالیہ کو روکے وہ خود احتیاط سے لیتے اسے
دکھنے لگے۔۔ اذان حمنہ کو سہارا دیتا مسکراتے ہوئے آگے بڑھنے لگا۔۔

تالیہ نے آگے بڑھ گے حمنہ کی گود سے بچہ لیا۔

ولید میری پوتی ادھر دیں یہ اپنا پوتا پکڑیں۔۔۔

ہر گز نہیں بیوی زیادہ آنکھیں مت دکھاؤ ورنہ پوتا بھی چھین لوں گا۔۔ ولید نے مسکراتے
ہوئے انہیں کہا گاڑیوں کی آواز سنتے ہی سب استقبال کے لئے دروازے پر آئے
لیکن سامنے کا منظر دیکھتے ہی بے یقینی سے ایک دوسرے کو دیکھ کر مسکرانے
لگے۔۔۔

ہماری ویب میں شائع ہونے والے ناولز کے تمام جملہ و حقوق بمعہ مصنفہ کے نام محفوظ ہیں۔ ہمیں اپنی ویب نیو ایر میگزین (New Era Magazine) کیلئے لکھاریوں کی ضرورت ہے۔ اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، آرٹیکل، شاعری، پوسٹ کروانا چاہیں تو اردو میں ٹائپ کر کے مندرجہ ذیل ذرائع کا استعمال کرتے ہوئے ہمیں بھیج سکتے ہیں۔

(Neramag@gmail.com)

انشا اللہ آپ کی تحریر ایک ہفتے کے اندر اندر ویب پر پوسٹ کر دی جائے گی۔ مزید تفصیلات کیلئے اوپر دیئے گئے رابطے کے ذرائع کا استعمال کر سکتے ہیں۔

شکریہ ادارہ: نیو ایر میگزین